فہرست مضامین ترجمہ کتاب اول از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

بعون صانع حکیم و بمکان فضل خلاق مبین اسمہ سبحانہ تعالیٰ
اندنوں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول
ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا
بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے زمن شمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ الہ آبادی حسب الایمای منشی نولکشور
مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوا مطبوع جہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اوسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو بشر سے محال ہے اور اوس کی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان ممدوح کی زبان گویائی لال بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اوسی خاص حکمت بالغہ اور صنعت بیچون و چرا کی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہون یعنی خلقت انسانی مین جو جو رموز اور حکمت غیر متناہی صانع بیچون سبحانہ و تعالی برہانہ نے بمفاد وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کے مخلوق کی اوس سے زیادہ تر معتدل طبعی کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اوس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ سے اس کا پتا بخوبی لگتا ہے اور علم تشریح اعضا اور اوسکے بعد علم علاج یعنی طب جسمانی اور بعد اوسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو بمثل قطرہ از دریا ہے بیان کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جائے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہائے غیر متناہی سے ایسی ہے کہ دونو عالم کا حمد اوسکے مقابل مین بہت کم وزن معلوم ہوتا ہے بہر حال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدۂ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کرتا ہون جو درحقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ذات مقدس اوسی جناب کی ہے اور درود نا محدود اونپر اور اون ارواح مقدسہ پر جنہون نے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہین من علیہم الی یوم یحکم صلوات نامیہ زاکیہ مادام یدوم الدوام و یکون او لا یکون کون الاکوان بعد اسکے ہیچمدان سبحت العبد الراجی الی رحمۃ رب المشرقین سید غلام حسنین کنتوری بخدمت ارباب فطانت و ذکا و صاحبان ذہن رسا کے گزارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم رسمیہ حسیہ و عقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر اسکو فرصت ملی تھی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہین از قسم ریاضیات و طبعیات خواہ اونکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کسیقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب اور تحلیل اجزا کے بہت ضرور ہے اور بدون مشاقی اعمال کیمیائی از قسم حل و عقد و تعفین و تقطیر وغیرہ چارہ نہین ہے کسیقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ علم طب کی کتابین ایسی عمدہ اور قوی ہیں صحیح اور بے نظیر اور بہتر مین اور مدلل ہین اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر اور عامل بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہے کیا باوجود کثرت درس و تدریس

کتب طب کی اونے ادسے مسائل سے اعلی اعلی درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہین بعد کمال غور اور تامل کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور علوم اور فنون میز
متاخرین اہل اسلام نے کردیا ہے فن طب مین کبھی جسکی بنا اکثر تجربیات پر کیا ہے گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت اون احکام کی کی گئی ہے مگر بنا
کار بالکل قیاس فاسد الاساس پر نہین ہوسکتا اور اگر کسیقدر ہے تو اتنا نہین ہے کہ بس اوسی کے پیچھے پڑکے اصل غرض سے دور رہین پہر درس تدریس مین یہہ
کیفیت ہے کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر کیا بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بو علی ٹھہرا ہے اور اوسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دونو طرح سے دیا جاتا ہے اور جو نقصانات
اوس کتاب مین بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو تناقض اور اغلاط اصل مولف سے اوسکی خاص تحقیق مین یا بوجہ اغلاط مترجمین کے جنہون نے یونانی سے عربی
مین ترجمہ کیا تہا اوسکی اصلاح اور درستی مین انبار کتب کے طیار ہین اور اسکی خبر نہین ہے کہ شیخ گو محقق کامل ہے مگر خطا سے کیونکر معصوم ہوسکتا ہے
قرشی کی شرح دیکہیئے تو عجب گل کہلا ہوا ہے ایک مسئلہ نہین چہوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکہیئے تو اونکی توجیہات بسبب مباحثہ لاطائل
کے دفعاً عن الشیخ وحمایۃً عنہ کیا ہو رہے ہین مین ان کاملین کی توہین اور تہجین نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہی ایک فن نہایت دقیق ہے
اور مشاغبۃ اس کا چرچا خوب ہی مگر میرا مطلب یہ ہے کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبعی اور الہی سے شاید پوری نہین
ہوسکتے اور شاید شیخ بہی جسوقت کسی مقام پر ترجیح قول بقراط اور جالینوس مین ایسی تقریر یا ضطراب اس کتاب مین کرتا ہے اوسکی نظر مقصود پر
نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب قانون پر بخوبی واضح ہوگا ٭ علاوہ برآن اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کر دیا ہے
کہ باینہمہ وضوح اور سلاست بیانی جو خاص طریقہ بو علی سے ہے پہیلی اور چیستان سے بہی زیادہ دقیق ہوگئی ہے ٭ اور اب اس زمانہ کے اطباء محققین اگر
ماہرین جو مختصر چند انفاس مین سمجہے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب اور محقق کامل کلی غیر محصور ہے اونکا قول تو برملا یہی ہے کہ شاید قانون کسیکی سمجہہ مین نہین
آسکتا ہے گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کلیہ مین تصنیف ہوئی مین سمجہہ مین آجائے ٭ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کہپتے اس
درجہ تک پہونچے تو اوسکو درس قانون مین جو جو سختیان جہیلنی پڑتی ہین اوسکا بیان کیا ضرور ہے کہ عیان راچہ بیان ایک خاندان کے
عقیدہ کی بات مین نے یہہ بہی سنی ہے کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کر دیا ہے جسمین ہر کس و ناکس کی سمجہہ مین نہ آئی اور وہ رموز
سینہ بسینہ اونہین لوگون کو پہونچتے ہین جو حامل اسرار شیخ کے ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہے وہ گو
یہی کہتے ہین کہ جب شراح متقدمین باینہمہ علم و کمال جو اس زمانہ مین قریب بمحال ہے غرض اصلی شیخ کو نہ سمجہی تو اب کون سمجہ سکتا ہے ٭
بہرحال اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہے اسلئے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اور چیستان کے ایسی ہے
جیسے مصنفات جابر اور جلدکی علم کیمیا مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علماء حروف جفر اور جمل اور دقائق مین پھر کس طرح سے
یہہ علم حاصل ہوسکے ٭ راقم خاکسار کو یہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور الہی اہل اسلام مین تہا نہین ہوسکتا اور کبہی ان اوہام باطلہ کو صحیح نہین
تصور کر سکتا ہے خصوصاً جب اوسکی عادت پر بانی دیگر مصنفات مین بخوبی دیکہی جاتی ہے کہ ہر جگہہ تخلیط جدل اور خطابت سے بیزار دل و جان نار ضر
ہوتا ہے اور خاص قانون کے اکثر مباحث میں جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منطقی کیطرف ہے اوس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہے تو پہر ایسے
شخص کو جو درپے توضیح و ایضاح اور تعلیم اور ارشاد کے ہو یہ چیستان گوئی کیونکر تجویز کر دن ٭ باین لحاظ میری راے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل
کتاب قانون کو جو درحقیقت ایک نہایت اعلی درجہ کی کتاب ہے اور میرا رتبہ اوسکی نکات اور غوامض اسرار کے سمجہنے کا نہین ہے اور نہ مجہے
دعوی اور ناز اپنی ہمہ دانی کا اور نہ مجہے ہوس لن ترانی کی ہے فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اوس کتاب کے ہین اونکو ایسی عبارت سلیس
اردو مین بطور ترجمہ کے لکہون جس پر اکثر اذہان متوسط کی رسائی بآسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہو اوسی یہ ترجمہ کسی

قدر مفہم عبارات قانون کا ہوجاوے اور کسی قدر زحمت ان بیچارونکی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون
کی نہو جسنے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہے اگرچہ یہ ہیچمدان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات
مشہورہ غیر برہانیہ بہ نسبت انشا خواہ اسرار علوم کے ٹھہری ہین اونسے نتائج بہ نسبت میرے نکالین گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت
وہی ہوگا جو اوائل اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا ہے اور جسطرح یونانی دان عربی کیطرف
ان علوم کے مترجم ہونے سے مدعی اسکے تھے کہ اب علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس
ترجمہ کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ زبان کیطرف مین اس کتاب کا ناقل ہون اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین
اپنے خدائے یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جسنے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ ❊
مِنْهَا اخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ اسکا مرتکب ہوا ہون اور مین جانتا ہون کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی ترجمہ
کر گئے ہین گو اونکے معاصرین چین بجبین رہے اور اونکے ترجمہ کو نظر حقارت سے دیکھا گیا لیکن آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون طبیب
بذریعہ انہین تراجم کے ہوے ہین اور لاکھون مریض اونکی کتابونکے پڑھنے والونکے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی
کتاب پڑھنے والے طبیبونکو میسر نہین ہے علاوہ بران ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شی کسی ولایت مین ایجاد ہوئی اور وہان کی زبان
کی کتب مین مروج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم پہلے اوس زبان کو بغرض تحصیل اوسی شی کے سیکہکر اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص
مین اوسکا ترجمہ کرتے چلے آتے ہین کیا علم ہندسی کے استادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین کسیکو شک ہے اور کیا یہہ فعل بالکل خلاف اوضاع سلف
بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے دوسری زبان کی طرف دوسری زبانکے پہلے پہل ہوا ہے۔ اور کیا پچہلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی کا نہین ملا جو مین
اوس سے محروم رہونگا اور کیا میرے معاصرین بوجہ ہمعصر ہونیکے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آئندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے منصف پیدا ہونگے جو میرے معاصرین
ہان ایک بات کا لحاظ ضرور ہے کہ اگر بہ طبق لازمہ بشری مجھسے نقل اور ترجمہ مین کسیطرح کی خطا واقع ہوئی ہو خواہ مین اصل مطلب مرموز کا جو بقول
بعضے ماہران چیستان پہیلی سے خوب نسمجھا ہون اوس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس عیب کی تخصیص کچھ مجھپر نہین
ہے اگر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہو اگر زبان عربی مین اوسے بیان کرے گا تو کیا یہہ زبان محض براہ عربیت
کے اس خطا کو دور کردیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر گنجایش غلطی کی
کہپاؤ کی ہے تو شاید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی کو تاویل اقوال شاہ جمجاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان الغنی جناب واجد علی شاہ بہادر
دام اقبالہ کی بکثرت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال اون اغلاط کے رفع کی امید مین معاصرین اور آئندہ کاملین سے ہرطرح یکسان رکھتا ہون شاید اگر
میرے عذر کمفہمی کو قبول فرمائین گے تو اوسکی اصلاح ضرور کردینگے اور شاید جن مقامات مین حسب عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت پر دلالت
کرے گا اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اوسکے عوض یہہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑے سے گھوڑ چڑھا سوار گرتا ہے اور آگ سے
لوہار اور تیراک زیادہ جلتا ہے اور دریامین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے
تصنیف مین مصنف ہی غلط کرتا ہے جو جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئے اوسکی واقفیت جسقدر راقم
خاکسار کو ہے اوتنی اگر ناظر کتاب ہذا کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر نامساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت
تحریر اوراق ہذا کے ہے اوسکو اگر تمامہ ناظرین بالتمکین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر

فیض رسان کرم گستر یکتائی عصر وحید الدہر مجمع بذل وعطا کان جود وسخا فارس مضمار جود وکرم عالی گوہر والا ہمم عالی جاہ ہنر پرور منشی نول کشور
جو بانی مبانی اسکے ہین نہایت مستعجل اتمام ہوئے لہذا بعجالة یہہ اوراق حیز تحریر مین آئے اور اگرچہ بعض احباب نے اشارہ رجوع بطرف ترجمہ فارسی حکیم
شریف خان دہلوی کی کیا تہا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اوس ترجمہ کی اسوقت تک کہ اتمام جلد کلیات کر چکا ہون اور حمیات کی بہی تا
آخر مباحث بحران کی ترجمہ سے فارغ ہو گیا ہون پتہ نہین ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی بہی ایسی نہین ہے ہان اگر تا اختتام کتاب ہذا کوئی
جلد ملی گی دیکہا جائیگا وکم ترک الاول للآخر * آب مین مختصر بیان اون چیزونکا کرتا ہون جو واسطے تسہیل کتاب ہذا تمام کتاب کی ترجمہ مین ملحوظ رکہے
گئے ہین اوّل یہہ ہے کہ ہر ایک فقرہ بعد تمام ہونیکے آیندہ فقرہ سے بخط عرضی جدا کیا گیا تا کہ ناظر کتاب ہذا کو واسطے سمجہنے اس ترجمہ و نیز سمجہنے اصل
کتاب کی بوجہ افراز فقرات کی مدد کامل ملتی ہے دوسری جس لفظ کی ترجمہ سے محاورہ اردو خراب ہوتا تہا وہ لفظ بعینہ لکہکر اوسکے ساتہہ اوسکا
ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ لفظ اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ ہین سے ہے اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت وہندسہ وحساب و
فروع طبعیات فی زبان انگریزی سے بطرف اردو یہہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کر لی ہے اونکی پیروی سے یہہ اتفاق ہوا ہے * * * *
تیسری جو مصطلحات علم طبعی خواہ ہیئت کی زیادہ معروف تھے اونہین بنظر توضیح واضحات کی چہوڑ دیا اور جو زبان زد عام وخاص نہ تھے حاشیہ یا متن مین اونکی
بہی توضیح کر دی چوتہی واسطے زیادہ آسانی کی جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات مین مہینہ فارسی تازی وغیرہ مذکور تہے اونکی تحویل تخمینی بطرف ماہہا
مروجہ ہندوستان کی کر دی گئی پانچوین اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدح اور جرح خواہ حمام کی آلات خواہ بچہونا اور فرش مرضا کی اور ازین قبیل
اور آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط ایشیائی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تہا اونکی عوض جو چیزین ہندوستان مین مروج ہین
اونکی بہی تصریح کر دی ہے چھٹی دوائین جو بزبان عربی ویونانی درج کتب طبی ہین حتی الوسع اونکی ہندی بہی لکہدی اگرچہ یہہ امر زائد ہے اور مفید
نہین مگر کلموا الناس علی قدر عقولہم کی یہی معنی ہین ساتوین امراض کے اسامی بہی جہانتک ممکن ہے زبان اردو بلکہ ہندی کی لکہدئے
گئے ہین اور جو امراض جدید ہندوستان کے اطبا نے دریافت کئے ہین اور اونکے معالجات بہی بحسب اونکی تجارب کی جدید ہین اونکا اضافہ کر دیا ہے
تا کہ اصلی غرض اس کتاب کی پوری ہوئے آٹہوین مجربات خاص مولف کی جو نسبت امراض کے ہین اور وہ مجربات ساطین اطبائی ہند
ونیز کامل بید اور ماہران اہل تجربہ سے مجہے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہین وہ بہی اضافہ کر دئے ہین نوین اکثر مقامات پہ تخمینہ قیاسی جو بہ نسبت
اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان صنفی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوشش دینے کا اوسی بنظر
تحقیق حال کے جو آلات اوسکی واسطے طیار ہوئے ہین اور جو قواعد بالفعل مروج ہین جیسے مقیاس الحرارت یعنے تہرما میٹر وغیرہ حتی الوسع اونسے اوسکی مقدار
کو ضبط کر دیا ہے دسوین حساب اوزان اور تخصیص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہین ضرورت پڑی ہے جو علامات بالفعل
باختصار تحصیل مروج ہین اور جن قواعد سہل سے اب اعمال حسابی کئے جاتے ہین اوسی طور پر لکہا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی −
اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکہدی ہے گیارہوین کسی مقام پہ
اگر ضرورت زیادہ توضیح کی ہوئی تو بذکر مثلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہے کچھ عبارت بڑہا بہی
دی ہے اور اضافہ اور اصل کا تفرقہ یہہ رکہا ہے مترجم کہتا ہے اور پہر جب عبارت زاید تمام ہو چکی جلی قلم سے لفظ نقش کی لکہدی ہے
بارہوین اگر کسی مقام پہ قیاس منطقی یا کسی مقدمہ پہ شیخ نے کچہہ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے
کوئی مقدمہ ثابت خواہ منع کیا ہے بالاجمال اشارہ اوسی قاعدہ میزانی کیطرف بہی کر دیا ہے کہ طالب علم کو جودت زیادہ ہو اور خود شیخ کی استدلال

برہانی خواہ جدلی مین جو نقصان اور خلل تہا اوسے ذکر نہین کیا اسلئے کہ منصب ترجمہ اور تنقیح کا درستی اصل اور متن کی جہانتک ممکن ہو نہ اوسکو
خراب کرنا جیسے قرشی وغیرہ کا شعار ہے تغیر ہوئین جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا ہو اوسکا اجمالی مشیر دیا ہی اوسکی تصریح مع نشان
فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کی بخوبی کردی ہے تاکہ دقت نہ ہو جو دہ ہوئین امور مفصلہ بالا کے سوا اور امور جزوی جنہین طلب توضیح کی
کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوسے کہ اونکی تفصیل دشوار ہے مرعی نہین ناظرین با تمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لائقہ کی واضح
ہونگے ۞ آپ پہلے مین بطریق عذر تقصیر معذرت کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتدا سے خلقت سے آجتک نسبت ایک امر غریب کے یہی معاملہ جاری
ہو کہ جبتک اوس شئے غریب کی اجمالی غرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی جبلی انسان یہی ہو کہ اوسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچہ خاص ہندوستانی
لوگونکا نہین ہے بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمر ہے اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور اخفائی مافی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا
قطعا مسدود ہو جاوے - اور اگر یہہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہہ تو اوس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال
ہے باینخیال مین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین کرسکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرمائین
کہ آجتک کوئی شے ایسی موجود نہوئی ہوگی صنعت انسانی مین کہ اوسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو
اسیطرح اگر یہہ ترجمہ بہی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اوسکی عدم تادیہ مراد مصنف سے ہے برآمد ہو امید کرین کہ آیندہ جب
کثرت انظار سے اسکی ناہمواری درست ہوتی رہیگی آخر کو پاک صاف ہوکر جیسا چاہئے ویسا ہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطبا
اور ماہران فن کے یہہ ہے کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین مین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجہ
بالائے ہے اوسکی برائی سے مجہی معذور فرمائین اور اگر بالضرور رفع الزام ہی لگانیکا منشا ہو تو اسکا بہی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہے
کہ تاویل صحیح نہوسکے بیشے علوم غیر تعلیمی کی اس شاید جو بات اونکی قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہے کسی اور کے مقدمات برہانی خواہ جدلی
کے ذریعہ سے صحیح بہی ہو جائے تاہم مجہے اپنی خاص احباب سے امید ہو کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکہین اور اسکی غلطی کی اصلاح جہانتک ممکن فرمائین
بعید از الطاف دوستانہ اور اقتضائی نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصا مطلعین سے یہہ گذارش ہے کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسدرجہ
تہا کہ اگر مین متعرض حوالہ اون اختلافات کا ہوتا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلئے سوائے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کے جنکا اختلاف
نسخ مثل اختلاف وقوع اشکال ہندسی کے ہے یعنی باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنے مین چندان فرق نہین ہوتا ہی - اور قسم کی اختلاف کا تا امکان
تعرض کردیا ہی اور ترجیح کی علامت یہہ قرار دی ہی کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تہا پہلے اوس کا ترجمہ کرکے بلفظ تردید دوسری نسخہ کا
ذکر کیا ہے مگر اوسمین رعایت اسکی ضرور رہی ہی کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو - چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکہا گیا
ایک یہہ بہی طرز ہے کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اوسی حصہ مین مذکور تہے ہر قسم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ پر اور بہت توضیح
اور تصریح کے ساتہہ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہی کہ ہر فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کی دیکہنے کی ضرورت کیوقت زیادہ دقت نہو اور جہان کہین
اصل کتاب مین لفظ فصل حذف ہی اور مقام کی نظر سے اوسکا فصل جداگانہ ہونا مناسب تہا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ
حمیات کی جلد مین وہان لفظ فصل لکہدی ہی اسقدر اختلاف کو محمول بغلط پر نفرماوینگے اسلئے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم سمجہی
ہے اوسکے لحاظ سے ترتیب مقرر کی ہی اور نفرا [illegible] ہوا شان تحقیق سے بعید ہے اور خلاف وسا [illegible] متقدمین اور کاملین کی
ہو فصل ہوئی تو کیا اور بیان اور ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب او [illegible] مسئلہ سمجہنا چاہئے ہان اگر اس تبدیل سے کوی خرابی ہوتی جیسے اقلیدس

کی اشکال اور مقالات کی اولٹ پلٹ خواہ اور فروع ہندسے کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور مین نے براہ غلط فہمی عکس ترتیب
کر دیا ہو اوسکی اصلاح فرمائینگے اور معذور جانینگے ۔ مین انشاءاللہ بسلامت تو اوس وقت تک ہو چکا جیسے بسم اللہ اور تمہید کے بعد شروع تسوید اوراق
ہذا کا کیا ہے ۔ اور بخدمت محاورہ دانان لکھنو اور بھائی دہلی کے گزارش ہے کہ اگرچہ مولد اور موطن خاکسار کا قصبہ کنتور متصل بہرام گھاٹ
تحصیل فتحپور ضلع نواب گنج بارہ بنکی مضافات لکھنو سے ہے اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنو مین حاضر رہا ہون اور کسیقدر شعور اہل
اور لطائف محاورات کی سمجھ کاملین کے اوپر بھی رکھتا ہون اور باانیہمہ بوقت تصنیف کتاب ہذا کی اہل زبان شہر سے مشکوک الفاظ کی تحقیق
بھی کرتا رہا ہون تاہم مین کسیطرح قادر اوس فصاحت اور صحت پر نہین ہوسکتا جو لکھنو اور دہلی کے چار پانچ برس کے لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہے
بیت بچہ بط اگرچہ دوشینہ بود ٭ آب دریاش تا بسینہ بود ٭ مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس جسکی مہارت اور کمالات پر اوسکی مصنفات
آجتک دلیل واضح ہین اور آج کمتر کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عرب مین ہوا ہوگا جو اوسکی تصنیفات سے مستفید نہو پھر قبیلے الزام سے بھی ہو گئے
فارسیت آہی گئی اور چھپ انکا چرچا کہ یہ خاکسار اردو کا علم ادب اچھی طرح نہین جانتا ہے بہرحال اگر کسی مقام پر محاورہ مین خواہ تذکیر و تانیث کا
فرق پائین یہ عذر واقعی جاگزین خاطر رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ یہ فن لسانی نہین ہے خیال کیجیے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطبائی قرب کر کے
عبارات مین بخوبی تصرفات کلمات عربی کے اوپر جاری کر دیے پس انہیم بالائی علم تصور کرین ۔ علمائے عرب کی خدمت مین ضرور گزارش
یہ ہے کہ شیخ الرئیس کی عبارت مین جسطرح جو لفظ وارد ہوے خاکسار اوسکا پابند ہے جسکے قواعد کا زیادہ پابند نہین ہوسکتا ہون ٭٭٭
فقہائے اہل اسلام کی خدمتمین گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر بتتبع اصل کتاب کی بعض محاسن اور منافع ادویہ محرمہ خصوصاً شراب کی درج ہوئے
ہون تو مستفاد قُل فِیهِمَا اِثمٌ کَبِیرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثمُهُمَا اَکبَرُ مِن نَّفعِهِمَا کسی چیز کو نافع کہنا اسکا مقتضی نہین ہے کہ اوسکا استعمال بھی عیاذاً باللہ جائز
کیا جاوے ۔ دوم بنظر تقلید ترجمہ کے کچھ اون منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہین اکثر علمائے اہل اسلام جو پابند ترجمے کے ہوئے ہین وہ بھی اسیوجہ
سے معذور سمجھے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ و دیگر کتب طب اسکی گواہ ہین اس مختصر اعتذار کے بعد اب وقت اسکا آیا ہے کہ ترجمہ اصل
کتاب کا خطبہ سے شروع کرون ٭ واسأل اللہ الاعانة والتوفیق بالاتمام انہ خیر موفق و معین وعلیہ ثقتی الی اللہ ومنہ بدایة والیہ النہایة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہون اور خدا ہی پر توکل کرتا ہون ۔ حمد خدا کی اس قدر کرتا ہون جو لائق اوسکی شان کے ہو اور مناسب بخشش کے
شیوع احسان کے ہے ۔ اور درود و ثنا محمود خدا کا اوسکے نبی پر جنکا نام محمد صلعم اور اونکے آل اور اصحاب پر نازل ہو بعد حمد اور صلوۃ کے واضح ہو
کہ مجھسے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جنکے سوال کو مین رد نہین کر سکتا اور اوسکی حاجت روائی مجھپر بقدر میری وسعت اور امکان
کے لازم تھی درخواست کی اس بات کی کہ اوسکے لئے مین ایک کتاب فن طب مین ایسی تصنیف کرون جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جزئیہ
پر ہو اور لطافت یہی ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اوسمین مندرج ہون مشرح بھی ہون اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام کا
جو حق ہے بخوبی ادا ہو جاوے اور پھر ایجاز کی رعایت رہے اجابت اوسکی التماس کے نظر سے بقصد تصنیف کے کیا اور تجویز مناسب اوس
کتاب کی ترتیب مین یہ ٹھہری کہ پہلے مین امور عامہ کلیہ دونو قسم نظری اور عملی طب کی بیان کرون ۔ اوسکے بعد ادویہ مفردہ کی قوتون مین جو
احکام کلی ہین اور اونکے احکام جزئی ادویہ کی بیان کرون ۔ اوسکے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کا مفصل بیان کرون کہ پہلے اوس عضو خاص

کی تشریح اور جو منفعت اوسکی خلقت مین ہے لکہکر بعد ازان اکثر مقامات مین اوس عضو کی حفظ صحت کی اسباب بہی لکہون مگر یہہ تشریح اعضای مرکبہ کی ہے جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضای مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنی فن کلیات مین درج کی ہی اور اسی طرح منافع اعضائی مفردہ کی اسی کتاب اول مین بیان کرونگا پہر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر اونہین امراض کے اور معالجہ اون امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکہونگا جب ان سب امور سے فراغت ہوجائی امراض جزئیہ اوس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بہی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرکے اوسکی بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پہر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائی بسیط خواہ مرکب سی بیان کرونگا اور معالجہ عام خواہ علاج خاص مین اگر اونہین دواؤنکا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جداول اور نقشہ جات مین کر لیا ہے جنسے طالب علم اوس مقام پر پہونچکر واقف ہوسکتا ہی بہرحال ایسے ادویہ کو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نکرونگا بلکہ اوسی مقام کا حوالہ کر دیا جایگا مگر کوئی ضرورتی دوا کہ جسکا ذکر ضرور ہے البتہ مکرر لکہی جائیگی اور جو دوا ہے مرکب ایسی ہی کہ اوسکے منافع اور اوسکے بنانیکا طریقہ لائق اسی کے ہے کہ اوسکا ذکر قرابادین مین کیا جائی اوسکی نسبت بہی یہی طریقہ ملحوظ ہی۔ پہر اس کتاب مین امراض جزئی کی اتمام کرکے مجہے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اون امراض کی بیان مین لکہون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکہتے جیسے حمیات وغیرہ اور انہین امراض کے بعد قواعد زینت کی بہی ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بہی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہے جو ترتیب امراض خاصہ کے باب مین مذکور ہوا ہے۔ پہر اگر خدای تعالی توفیق اتمام اس کتاب کی دی اوسکی بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون۔ اور یہہ تمام کتاب اول سے آخر تک چونکہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہے باین نظر ایسی نہین ہے کہ جو طبیب قصد معالجہ امراض کا بالفعل کرے اوسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم جسقدر علم طبیب کو ضرور ہے اوسپر یہہ کتاب شامل ہی اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکارآمد طبیب کی ہین اونکا حصر دشوار ہے لیکن اگر بحکم خدا تعالی مرگ نے مجہے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب کی دوبارہ ایک اور کتاب جو زوائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اب اسی کتاب کی ابواب اور فصول کو جمع کرتا ہون۔ اس کتاب کو پانچ کتابون پر قسمت کرتا ہون **کتاب اول مین** طب کو امور کلیہ کا بیان ہے **کتاب دوم مین** ادویہ مفردہ کا بیان ہے ٭ ٭٭ ٭ **کتاب سیوم مین** امراض جزئیہ جو انسانکی اعضائی جسمانی مین سر سی لیکر پاؤن تک عارض ہوتی ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ باطنی اونکا بیان ہے **کتاب چہارم مین** اون امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکہتے اسی کتاب مین احکام زینت کی بہی مذکور ہوتے **کتاب پنجم مین** ادویہ مرکبہ کا بیان ہی اور یہی قرابادین ہے **کتاب اول** مین چار فن ہین ٭ ٭٭

فن اول مین چہہ تعلیمین ہین **تعلیم پہلی** مین دو فصلین ہین **فصل اول** علم طب کی تعریف۔ طب ایسا علم ہے کہ جس سے انسانکی بدنکے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتی ہین فائدہ اس علم سے یہ ہی کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جاے اور بیمار کی صحت جو زائل ہوچکی ہے وہ پہیر لائی جائی۔ اس تعریف پر یہ اعتراض ہوسکتا ہی کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسرے علمی اور جب ہمنے کہا کہ طب ایک علم ہے یعنی ایک ادراک ہی تو تمام علم طب نظری ٹہرا استرجم کہتا ہی علم نظری اوس کو کہتے ہین کہ آدمی کی قوت باطنی اوسمین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اوسمین نکرسکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبعیات اور علم عملی وہ علم ہی کہ جسمین حواس خمسہ ظاہر سے کام لیا جائی جیسے فلاحت جر ثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہہ ہے کہ ہر ایک صناعت

ہین نظری اور عملی دونو قسمین ہوتی ہین اور ہر علم مین لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے اون سب کی بیانکی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت
نہین ہے البتہ علم طب مین جو دو قسمین نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہین اونسے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہین - جب کوئی کہے کہ طب کی بعض
قسمین نظری ہین اور بعض عملی تو یہہ خیال کرنا چاہئے کہ قسم نظری طب کی وہ ہو کہ جسکا سیکہہ لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہو کہ جسمین مباشرت عمل کی
بھی درکار ہے جیسا اکثر لوگ خیال کرتے ہین بلکہ اس مقام پر یہہ سمجھنا لائق ہے کہ یہان نظری اور عملی سے کچھہ اور مراد ہو اور وہ یہہ ہو کہ درحقیقت دونو قسم مین علم
طب کی علمی باتین ہین اور عملی اور نظری مین فرق یہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہین اوسمین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہو اور دوسری قسم جسکو عملی کہتے ہین
اوسمین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال اونہین قواعد کا ہوتا ہے پہر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہین مراد یہہ ہو کہ قسم نظری وہ ہے
کہ اوسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کی بیان سے تعرض نہین کیا جاتا ہو **مثلاً** کہتے ہین کہ حمیات کی تین قسمین
ہین یا مزاج انسانکی نو قسمین ہین اور عملی قسم مین علم طب کی یہ مقصود نہین ہوتا ہو کہ بالفعل یہہ عمل کرنا چاہئے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمین
درکار ہے بلکہ اوسمین بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہو کہ یہہ تجویز اور رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہو جیسے طب مین بیان کرتے
ہین کہ جتنے ورم گرم ہین ابتدای علاج مین ضرور ہو کہ ایسی چیزین استعمال کیجائین کہ جو رادع ہون اور برودت پیدا کرین اور تکثیف مسامات کرین اور پہر
بعد رادعات کے ساتہ مرخیات ملائی جائین اوسکے بعد انتہا مین بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جائے سوے اون ورمونکے جنکے مادہ کو اعضا
رئیسہ نے اعضاے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو - پس یہہ تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہو کہ وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل - پس جب ان دونو
قسمونکو تم نے جانا تو ایک سے علم نظری اور دوسرے سے اوسکو علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نکرے - **دوسرا اعتراض** اس مقام پر یہہ بھی وارد ہوتا ہے کہ حالات
بدن انسانکی تین ہین صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہو اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف مین فقط دوہی حالتونکا ذکر کیا گیا یہہ
اعتراض اگر معترض سمجھکر غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو نہ تین حالتونکا بدن انسانمین قائل ہونا اوسے درست معلوم
ہوگا اور نہ یہ بات اوسے صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع مین کوئی حالت ثالثہ بدن انسان مین ہوتی ہے اور ہمنے اوسکو تعریف علم طب مین ترک کر دیا
اور ذکر نہین کیا - ہم فرض کرتے ہین کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول (زوال صحت) شامل ہے مرض اور حالت ثالثہ دونوکو
اسلیے کہ حالت ثالثہ جو انلوگون نے نکالی ہے اوس پر تعریف صحت تو صادق نہین آتی یعنی حالت ثالثہ کو یہہ نہین کہہ سکتے کہ وہ ایک حالت
ہو یا ایک ملکہ ہے کہ اوسکی موجودگی مین افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہون اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف مین علی التعریف صحت کی
کرسکتے ہین جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہان اگر صحت کی تعریف مین ایسی قیدین اور شرطین بڑہائین جنکی کچہ حاجت نہین ہو اور وہ قیدین
ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کو شمول نہین چاہی کرینگے مگر ہمکو اوسوقت اطبا سے کسیطرحکا مناقشہ نہوگا اسلیے کہ تجویز تعریفات اور حدود
ایک امر اصطلاحی ہو اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیب کو نہین ہے نہ تو نزاع لفظی مناسب اونکی شان کے ہے اور نہ علم طب مین نزاع لفظی کچہ فائدہ
دیسکتی ہے - حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسانمین پایا جانا یہ امر علم طب مین محقق نہین ہوسکتا ہو بلکہ طبیعیات مین اسکی تحقیق بخوبی کیگئی
ہو وہان سمجھنا چاہیے

فصل دوسری علم طب کی موضوعات کی بیان مین

چونکہ علم طب مین بدن انسانکے حالات سے بلحاظ حصول صحت
وزوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم جبہی پورا حاصل ہوتا ہے جب اوس چیز کے اسباب جانے جائین بشرطیکہ اوس چیز کے واسطے واقع مین
کچھہ اسباب بھی ہون اسی جہت سے طب مین ضرورت اس بات کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائین - صحت و مرض کے اسباب
ظاہری بھی ہوتی ہین اور پوشیدہ بھی ہوتی ہین کہ اونکو حس نہین دریافت کرسکتی ہو بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کرکے وہ اسباب دریافت کیے جاتے ہین

اسی سبب سے طب میں پہچاننا اون عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہیں بھی ضرور ہے علوم حکمیہ میں یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شے
کا ادراک اور علم اوسکے اسباب اور مبادی پر موقوف ہوتا ہے اوس شے پر علم اسباب اور مبادی مقدم ہوتا ہے اور اگر اوس شے کیواسطے اسباب اور
مبادی نہوں تو اوسکے عوارض اور لوازم ذاتیہ کے دریافت کرنے سے اوس شے کا علم پورا ہوتا ہے۔ اسباب کی اس مقام پر چار قسم کی ہیں مادی صوری
فاعلی غائی مادی اسباب وہ چیزیں ہیں کہ جنمیں صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اوسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے
اخلاط یا اوس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جسطرح سے ارکان اربعہ۔ ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات میں سے علم طب کے ٹھہرایا ہے اگرچہ بعد ترکیب
کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدل کر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اوس استحالہ کو بھی انکی موضوع علم طب کے ہونے میں دخل ہے اور جو چیز کہ بنظر ترکیب
و استحالہ موضوع کسی علم کی قرار دیجاتی ہے وہاں اوس ترکیب اور استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اوسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہاں پر وہ وحدت کہ جو ان
اخلاط اور ارکان کثیرہ کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت
و مرض کی دو قسم ہیں مغیرہ و حافظہ مغیرہ وہ چیزیں ہیں کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتے ہیں اور حافظہ وہ چیزیں ہیں کہ محافظت کرتی ہیں
بدن انسانی کی خواہ از قسم ہوا ہوں یا وہ چیزیں کہ جو قریب بعنصر ہوا ہیں خواہ کھانیکی چیزیں اور پانی یا اور پینے کی چیزیں اور جو قریب بمزاج ان چیزوں کے ہیں خواہ
استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن اور ایسے متصل کیفیات اور چیزیں خواہ حرکات و سکونات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جسمیں خواب و
بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن سے دوسرے سن میں پہونچنا مثلاً لڑکپن سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن میں اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس اور
صناعات اور عادات میں استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کئے جاتے ہیں اور اسیطرح وہ چیزیں جو بدن انسان پر وارد اور اوسکے متصل ہوتی ہیں
مثل ضماد اور طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روغنی وغیرہ کے خواہ طبیعت کی مخالف نہوں یا مخالف ہوں۔ اسباب صوری صحت و مرض کے وہ قوتیں
ہیں کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہیں اور بعد ترکیب کے پیدا ہوتی ہیں۔ اسباب تمامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہیں جو بدن انسان
سے صادر ہوتے ہیں جنکے شناخت میں معرفت قویٰ اور شناخت اون ارواح کی جو حامل قویٰ کی ہیں ضرور دخل ہے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے۔ نتیجہ
موضوعات علم طب کی جو اوپر بیان کئے گئے فقط ان امور سے موضوع قرار دئے گئے ہیں کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر
مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کی خیال کئے جاویں اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جاوے تو ضرور ہے
موضوعات میں کچھ اور چیزیں بنظر اسباب و آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑھینگے۔ حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب تدبیر ماکول و مشروب
یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوسرے علاج کرنا یا علاج بعمل بید کرنا ہے [illegible] چیزیں ایسی ہیں کہ
انکو اطبا تینوں قسم حالات بدن انسان کی اسباب تجویز کرتے ہیں یعنے صحت و مرض اور تیسری وہ قسم ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہے کہ اوسکا
ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہیں ہے پھر کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کی قرار دیجاتی ہیں
اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہیں۔ یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کی گئی اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر دریافت
ہوا کہ علم طب میں اتنی چیزوں پر نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیطہ اعضائے مرکبہ ارواح قوائے طبعی قوائے حیوانی قوائے نفسانی افعال
حالات ثلاثہ بدنیہ۔ یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینوں کے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائیں اور پانی یا مخصوص بلاد اور مساکن اور
استفراغ اور احتقان اور صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون اور سن اور اجناس اور جو چیزیں بدن پر وارد ہوتی ہیں
امور غریبیہ اور تدبیر طعام اور مشروبات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات و سکونات کا اور استعمال دواؤں کا اور عمل بالید [illegible] اور صناعات اور عادات وغیرہ

واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ — انہین سے بعض چیزونکا جاننا طبیب پر بنظر منصب طبابت اسطرح واجب ہی کہ
اون چیزونکی ماہیات کا تصور اور تصدیق اونکے وجود کی کر لی اور اونکو واقعی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان چیزونکا ماننا ہمکو ضرور ہے اور یہ چیزین ہمارے
اصول موضوعہ مین داخل ہین جو علم طبعی مین یہ چیزین بدلیل ثابت کیجاتی ہین اور اسکو اعتقاد ان چیزونکے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیے کہ گویا کسی معتمد
حکیم طبعی نے اسکو واسطے یہ موضوعات مقرر کیے ہین — ان موضوعات مین کچھ ایسی چیزین ہین کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو اسی نہین درکار ہے
— ان موضوعات مین جو چیزین ازقسم مبادی ٹھہرائی جاتی ہین انکی نسبت طبیب کو یہی لازم ہے کہ تقلیداً اونکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی علوم
جزئیہ اون علوم مین مسلمات قرار دیے جاتے ہین اور علوم کلیہ مین اونپر برہان لائی جاتی ہے اور اسیطرح ہر علم جو بہ نسبت کسی دوسرے علم کے
فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہی اوسکی مبادی کا ثبوت جو علم اوس پر مقدم ہی یا جسکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہی اوس مین بیان کیا جاتا ہی یہان تک کہ چڑھتے
چڑھتے جمیع علوم کی مبادی فلسفہ اولی مین ثابت کیے جاتے ہین اور اس علم کو علم مابعد الطبیعہ بھی کہتے ہین — بعض طبیبونکا طریقہ جو ٹھہر گیا ہی کہ شروع
مین علم طب کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہین اور اسیطرح وہ باتین کہ جو طبیب کیواسطے طبعیات مین اصول موضوعہ قرار دی گئی ہین
اونکا ثبوت بھی علم طب مین بدلائل کرنے لگے ہین اون لوگونکو اس طریقہ مین دو قسم کی غلطیان درپیش ہوتی ہین ایک تو یہ کہ جو باتین علم طب مین داخل نہین
ہین اونھین بطور خلط مبحث طب مین ذکر کرتے ہین اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان مین وہ یہ جانتے ہین کہ ہمنے ان چیزونکو بدلیل ثابت
کر دیا حالانکہ اونسے کوئی چیز ثابت نہین ہو سکتی ہی — اسی جہت سے طبیب پر واجب ہی کہ اون چیزونکی ماہیت کا تصور کرکے جو باتین اونمین سے
بدیہی خواہ بین الثبوت نہین ہین اونکے وجود کو تقلیداً مانے اور اونکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے — موضوعات علم طب مین جو بین الثبوت ہوتی ہین
منجملہ اونکے ایک تو ارکان اربعہ ہین کہ آیا یہ موجود ہین یا نہین اور موجود ہین تو کتنے ہین اور انکی تعداد کیا ہے دوسرے مزاج ہی کہ اسکا وجود بھی ثابت ہی
یا نہین اور ہے تو کسطرح ہی اور کتنی قسمین ہین تیسرے اخلاط ہین کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور اسیطرح قوتون کا وجود اور مقدار اور مکان وجود
انکا خواہ ارواح کا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتین طبیب کو اصول موضوعہ مین داخل کرنی چاہیئین اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو خواہ ثبات اور
استمرار کو بحال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہی جسقدر وہ سبب کتنے ہین یہ بھی اصول موضوعہ مین داخل ہی — لیکن اعضائی جسمانی اور اون کے
منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہیئے اور بذریعہ تشریح دریافت کرنا چاہیئے — وہ چیزین کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہی اور اوسکی بعد اون کا
وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہین اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کی ان تدابیر
جو بدیہی نہو طبیب کو اوسی بدلیل اور برہان تفصیلی ثابت کرنا چاہیئے اور اوسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہیئے — جالینوس کا دستور ہے کہ جب
وہ قصد کرتا ہی کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے یعنے جن چیزونپر دلیل لانا ہمنے علم طب مین ناجائز قرار دیا ہی جالینوس جب اونکی دلائل کا ذکر
کرتا ہی اوسوقت اپنے تئین طبیب نہین سمجھتا ہی بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر اون دلائل کو ذکر کرتا ہی اور اوسے اوسوقت ایسا خیال ہوتا ہی کہ علم
طبعی مین بحث کر رہا ہی اور طب سے بالکل الگ ہو گیا ہی جیسے کوئی فقیہ کامل جسوقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے
تو اوسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہین سمجھتا ہی بلکہ اپنے تئین متکلم جانکر درپے اثبات اس مسئلہ کے ہوتا ہی اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکے اور فقیہ بنظر
فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہین رکھتا ہی کہ ان باتونکو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے منصب کے یہ دونو درپے اثبات ایسے امور کے ہون تو
بے شک دور محال لازم آئیگا **تعلیم دوسری ارکانکے بیان مین** اور وہ ایک ہی فصل ہے ارکان چند اجسام بسیطہ کو کہتے ہین جو بدن
انسانکے اجزائے اولیہ ہین اونکی تقسیم مختلف صورتونکے اجسام کی طرف ممکن نہین ہے اور اونکے ملنے اور مرکب ہونیسے انواع مختلفہ کائنات کی پیدا ہوتی ہین

طبیب اس بات کو مسلم مانتے کہ وہ چار ہین زیادہ نہین دو اونمین سے سبک او خفیف اور دو ثقیل او بھاری ہین خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی
اور مٹی زمین کی۔ زمین ایک جسم بسیط ہے کروے الشکل موضع طبعی اوسکی ٹھہرنیکا بیچ مین تمامی کرات عالم کے ہی کہ وہ اوس مقام مین بالطبع ٹھہری ہوئی ہے
ہے اور اگر بیچ مین کل کے نہو تو بالطبع حرکت کرکے اوسی مقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبیعت اوسکی سرد وخشک ہی مراد یہ ہی کہ اگر طبیعت اوسکی
بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی تغیر اوسکے اصل طبیعت مین پیدا نکرے تو اوس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات
کیواسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال اور ہیأت کا فائدہ دیتا ہے۔ پانی جسم بسیط ہی موضع طبعی اوسکا یہ ہی کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اوسکو
شامل ہو یعنے وہ ایسطرح پر واقع ہو کہ سطح مقعر یا اندرونی اوسکی متصل ہو سطح محدب یا اوپری زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرہ زمین اور
ہوا دونو اپنی وضع طبعی پر باقی ہون اور یہ وضع مخصوص پانیکی ثقل اضافی کہلاتی ہے مترجم کہتا ہی زمین کیواسطے از روی قیاس اور شاہد کے
دو مرکز پائے گئے ہین ایک مرکز حجم جو منظر ثقل مطلق کے ہی اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہے یہ اوسکا ثقل اضافی ہے بہ نسبت اتصال کرۂ
آب وہوا کی پیدا ہوا ہی تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کے درمیان دونو مرکز و نکی فروع طبعیات مین دیکھنے چاہیے اور بلا حظ ہیئت کرات عالم
سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہے متن پانیکی طبیعت سرد وتر ہے یعنی جسوقت پانی کے ساتھ کوئی
دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی مین اثر کرے برودت اوسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کی ایک حالت جسکو ہم
رطوبت کہتی ہین یہی محسوس ہوگی رطوبت اوس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت مین اس کیفیت پر ہے کہ ادنی سبب سے حدود مختلفہ کو
بسہولت قبول کرتا ہی اور بہت آسانی سے اوسکی اجزا کا اتصال زائل ہو جاتا ہے اور بآسانی پھر متصل واحد ہو جاتا ہی اور ہر ایک شکل کو بآسانی
قبول پھر کر لیتا ہی اور اوس شکل کی حفاظت نہین کرسکتا ہی بلکہ بسہولت اوسی ترک کر دیتا ہی۔ پانی جو ایک جز مادی کائنات کا ٹھہرا ہے فائدہ
اوسکا یہ ہی کہ جسم مرکبہ بآسانی تمام ہیأت کو قبول کرین جو اونکے اجزا پر بوقت تشکیل اور تخطیط اور تعدیل درکار ہے اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیأت
تشکلیہ کو ترک کرسکتا ہی لیکن قبول اشکال بھی بآسانی کرتا ہے جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیأت تشکلیہ کرتا ہی مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اوس
شکل کا چھوڑنا بھی اوسے دشوار ہوتا ہی مترجم کہتا ہے لوہا خوب جانتا ہی کہ لوہے کو گولی سے کیل بنانا کتنا دشوار ہے کہ اوس دشواری
کی نسبت موم کی گولی سے صورت کیل اور تیر کی بنانی بہت کم دقت رکھتی ہی متن جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ خمیر کرین تو جسم یابس جسم رطب
سے ملکر استفادہ قابلیت تمدید اور تشکیل کا پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہی کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اوس مین حفظ شکل کی قوت
بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ جسم رطب کو ایک استواری اور تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بکیفیت آمیزش جسم رطب کی اپنی پراگندگی اجزا سے
محفوظ رہتا ہی اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس سے ایک چسپیدگی پیدا کرکے اپنے سیلان سے محفوظ رہتا ہی۔ ہوا ایک جسم بسیط ہی اور اوسکا موضع
طبعی پانیکی اوپر اور آگ کی نیچے ہے اور یہ فوقیت ہوا کی اضافی ہے طبیعت اوسکی گرم وتر ہے اوسیطرح جیسے طبیعت زمین اور پانیکی بیان ہوئی یعنی بدون
آمیزش کسی دوسری جسم کے یا بیرون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اوسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا جو کائنات کا ایک جز مادی
قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کی جو اجزا نہایت متصل ہین انکا اتصال دور کرکی تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہین اور لطافت اور خفت اوسکی وجہ
سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہی مثل سونے وغیرہ کی اوتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتی ہین اوسیقدر
سبک ہوتا ہی جیسے دھنی ہوئی روئی۔ آگ جسم بسیط ہی اوسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کی اوپر ہے اور مکان اوسکا سطح مقعر اوس فلک کی ہے
جہان تک کون وفساد منتہی ہوتا ہی اور یہ مکان اوسکا منظر خفت مطلقہ کے ہی۔ طبیعت آگ کی گرم وخشک اور اوسکی موجودگی کائنات میں جز مادی

ہو کر فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہے اور عناصر کو آپس میں ملا دیتی ہے۔ اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہو تو نفوذ جوہر ہوا کا جوہر ارضی اور مائی
میں نہو سکے۔ آگ سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ برودت ارض اور ماء کی ٹوٹ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور اس انکسار برودت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ
دونوں جسم ثقیل محض عنصریت سے نکلکر قابلیت آمیزش کی پیدا کرتی ہیں۔ پانی اور مٹی یہ دونوں ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضا میں بہت بکار آمد ہیں
اور سکون اعضا کو انسے مدد ملتی ہے اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہے اور انکی تحریک ہونے میں فائدہ دیتے ہیں اور اعضا کا کثیف
دینا انہیں دونوں سے متعلق ہے اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہے۔ یہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں یہی ارکان اربعہ ہیں **تعلیم ثالث** اور اسمیں تین
فصلیں ہیں **فصل اول مزاج کا بیان** مزاج ایک نئی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کی آپس میں فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہے یعنے جس وقت عناصر جنکے
اجزا بہت چھوٹے چھوٹے ہیں آپس میں ملتے ہیں اور اکثر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے مماس ہوتا ہے اور اپنی اپنی قوتوں سے ایک کو ایک فعل پیدا کرتا ہے
نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہے کہ ایک کیفیت متشابہہ جو مناسب جمیع عناصر کے ہو پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہے۔ اور انجا
کہ اولی قوتیں ارکان اربعہ مذکورہ کے حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مزاج اون اجسام کا جو ان ارکان سے مجتمع
ہیں کیفیات کا ہوگا۔ ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاج کو سوچیں اور کسی چیز کا سوا ارکان مخصوصہ کے تصور نکریں تو مزاج کی دو قسمیں نظر آتی ہیں
پہلی قسم یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ متساوی ہو کر مقاومت ایک دوسرے کی علی السویہ کرینگے جو
کسر و انکسار ہوگا اوس سے وہ کیفیت متوسطہ جسے معتدل حقیقی کہتے ہیں پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہے **دوسری قسم**
یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر نہو اس صورت میں کیفیات متضادہ کے فعل و انفعال سے مزاج وسط مطلق یعنی معتدل حقیقی پیدا نہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار
زیادہ ہوگی مزاج میں وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست میں کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت میں ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ اضداد اربعہ
میں سے دو کیفیتیں یکجا زائد ہونگی **مترجم لکھتا ہے** تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہے منحصر ہے دو صورتوں میں **پہلی صورت**
یہ ہے کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہوں **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کے برابر نہو مگر دو دو رکن جو اضداد حقیقی
ہیں وہ آپس میں برابر ہوں جیسے نار اور ماء آپس میں برابر ہوں اور ہوا اور ارض آپس میں برابر ہوں مگر بہ نسبت نار و ماء کے ارض اور ہوا کی مقدار کم
ہو خواہ زیادہ **مثال اول کی** جیسے کسی مرکب عنصری کی اجزا ناری دو اور مائی بھی دو ہوں اور اجزائی ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورت میں چاروں
کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگی کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموع مقدار حرارت کی تین ہے اسیطرح برودت مائی دو اور برودت
ارضی ایک ملکر تین ہے اور یبوست ناری اور ارضی بھی ملکر تین ہیں اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی ملکر تین ہے پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان
عناصر اربعہ کی کیفیات اربعہ برابر ہیں اس لئے یہ مرکب معتدل ہوگا دوسری قسم کی مثال فرضی کہ ایک فرضی جسم مرکب کی ہم چوبیس قسمیں
نمبر ۲ جو بیسکہ مصنف رسالہ دقائق المیزان کے لکھتے ہیں مثلا سونا اور چاندی [illegible]
مصنف او سونے سے تعبیر اجزائے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتی ہیں اور چاندی کی مثل اجزائے ناری ایک اور ترابی چار
اور مائی دو اور ہوائی تین ہیں بعد ترکیب ان دونوں کے مجموعہ اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ
اجزای ناری اور مائی آپس میں برابر ہیں اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہیں اور مجموعہ اجزائے حارہ ناری اور ہوائی دس ہیں اسیطرح مجموعہ اجزائے
ترابی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے رطبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہیں اس سبب
سے کیفیات اربعہ اس مرکب کی متساوی ہیں پس یہ معتدل ہے اگرچہ مقدار بسائط کی متساوی نہیں جیسا اس بیان سے واضح ہوا۔

۔ اور جس وقت کیفیات اربعہ متساوی ہونگی معتدل حقیقی ہوگا اوسکی پانچ صورتین ہین پہلی صورت
یہ ہے کہ زیادتی خواہ کسی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال
یہ ہے کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزا ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور
ہوائی ایک ہے اور قلعی مین اجزا ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور ہوائی تین ہین پس مجموعہ اجزا ناری تین اور باقی چار چار اور یہ مزاج بارد بدرجہ اول کا

نام	نار	تراب	آب	ہوا
ذہب	۳	۲	۲	۳
فضہ	۱	۴	۲	۳
میزان	۴	۶	۴	۶

پہلی صورت

دوسری صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کسی دو عنصر مین علی السویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون
بلکہ اضداد مشہورہ ہون جیسے سونا کہ اجزائی ناری اور ہوائی اس کے دو دو ہین اور اجزائے مائی اور ترابی
ایک ایک ہین جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا ٭

نام	نار	تراب	آب	ہوا
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسری صورت

تیسری صورت یہ ہے کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی نہین ہین مگر زیادتی غیر
متساوی ہو اسمین بھی اعتدال حقیقی نہوگا جیسے تانبا کہ اجزا سے ناری اس کے تین اور مائی ایک اور ترابی
تین اور ہوائی دو ہین ۔

نام	نار	تراب	آب	ہوا
ذہب	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

چوتھی صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کسی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی ہین مگر زیادتی
غیر متساوی ہو اور اس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا ۔

نام	نار	تراب	آب	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲

چوتھے صورت

پانچوین صورت یہ ہے کہ زیادتی تین عنصر مین بمقدار غیر متساوی ہو اوس کی
مثال اس جدول سے واضح ہوگی۔

نام	نار	تراب	آب	ہوا
اسرب	۱	۳	۲	۲

نام	نار	تراب	آب	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲
[illegible]	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

—اور تفصیلی بیان اس قاعدہ کا انشاء اللہ تعالیٰ بحث استخراج مزاج ادویہ
بسیط یا مرکب مین کیا جائیگا یہ مقام استطرادی ہے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہین ہے — **متن**
معتبر فن طب مین معتدل اور غیر معتدل سے یہ دونو قسمین جو اوپر بیان ہوئین انمین سے کوئی نہین
ہے بلکہ طبیب کو واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل
حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو — یہ بھی جاننا چاہئے کہ لفظ معتدل
جسے اطبا اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہے جسکے معنی ہم وزن اور برابر ہونے کے ہین بلکہ معتدل مشتق ہے عدل
تو القسمت سے یا یعنی کہ وہ مرکب جسے اطبا معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص اوسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا
پورا حصہ ملا ہے جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہو — کبھی ایسی قسمت معتدل اور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آئی ہے نہایت قریب
ہو جاتی ہے اوس اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہے — یہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار
ہے بہ نسبت بدن انسان کے یہی اعتدال اضافی ہے یقیناً پس طرف غیر انسان کے کہ جسے یہ اعتدال حاصل نہین ہے اور نہ مزاج اوسکا قریب
بمزاج انسان ہے بہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ نوع انسانی بلحاظ
یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیس بنایا جائے بہ نسبت اوس چیز کے کہ جو مختلف اعتدال مین ہے اور خارج از نوع انسانی ہے **دوسری
صورت** یہ ہے کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت اپنی نوع کے اون اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے **تیسری صورت**
نوع انسانی کی ایک صنف [illegible] کا اعتدال مقیس ہو بہ نسبت اون لوگون کے جو اوس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانی کا مزاج مقیس ہو بہ نسبت اون لوگون کے جو اوسی صنف مین داخل ہین اور مختلف الاعتدال ہین - پانچوین صورت ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی مین سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جاسکے بہ نسبت مختلف الاعتدال کے جو خارج ہے اوس شخص سے اور صنف اور نوع مین داخل ہے - چھٹی صورت شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات اپنی کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل - ساتوین صورت ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت اون اعضا کے جو اوس عضو سے خارج ہین اور اوسکے بدن مین داخل ہین غیر معتدل ہو - آٹھوین صورت ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو اپنی ذاتی احوال اوسی عضو کی نسبت مین - پہلی صورت یعنی انسان کا اعتدال مزاج بہ نسبت سائر موجودات کائنات کی ایک ایسی بات ہے کہ اوسکو بہت گنجائش ہے اور کسی حد خاص مین محدود نہین اور یہی کوئی امر اتفاقی نہین ہے بلکہ اس صورت کی دو حدین افراط اور تفریط کے ہین کہ اونمین سے جب کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کے ہو اوسکے تجاوز سے بہائم مین شمار کیا جائیگا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت اور تجرد عن المادہ کو خواص اوس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہین عالم کون فساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات مین داخل ہو جائیگا - جنمین ان دو حدون افراط و تفریط کے متوسطات بیشمار ہین کہ تفاوت مراتب انسانی اون مراتب کو ظاہر کرتا ہے - دوسری صورت وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال مین دو حدون افراط و تفریط کے جنکا پہلے صورت مین بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص مین پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور اصناف کے غایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اوس سے بڑہ کر نشو و نما اور سن مین نہو سکے - اگرچہ یہہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہین رکھتا جسکا وجود ابتدا سے فصل مین ہم محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہے اگر بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدلہ مین پایا جاوے تو اوسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور حقیقیہ اتفاقیہ کے نہوگا بلکہ اوسکے اعضا حارہ مثل قلب و اعضائی بارده مثل دماغ و رطب مثل جگر و یابس مثل استخوان کے ایسے مین متکافی ہونگے اور جتنا ان اعضا کی موازنہ مین تعادل زیادہ ہوگا اوسیقدر یہ شخص مزاجمین معتدل حقیقی کے قریب ہوگا - ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہین ہوسکتا ہان جلد ایک ایسا عضو ہے کہ وہ تنہا اس درجہ اعتدال کو پہونچ سکتا ہے چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح مین اور کچھ آخر فصل ہذا مین بھی کرینگے - ارواح اور اعضا رئیسہ کی اعتبار سے بھی کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہین ہوسکتی بلکہ ان دونو کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت و رطوبت ہوگا اسلیئے کہ مبدأ حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونو نہایت گرم اور بافراط مائل بجانب حرارت ہین بقائے حیات بجہت حرارت کی اور نشو و نما بوجہ رطوبت کے ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہے اور غذا لیتی ہے - اعضائی رئیسہ تین ہین جیسا آگے بیان کرینگے اونمین سے ایک دماغ ہے کہ سرد مزاج ہے پر اوسکی برودت اسقدر نہین ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضا رئیسہ مین فقط قلب ہے لیکن اوسکی خشکی اتنی نہین ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کے تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہین ہے اور قلب بھی اسقدر یابس نہین لیکن قلب بہ نسبت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے - تیسری صورت معتدل کی بہت گنجائش کم رکھتے ہے بہ نسبت قسم اول یعنے اعتدال نوعی کے مگر اوس سے ایک غرض صالح اور سود مند نکلتی ہے کہ وہ مزاج صالح ہے ایک گروہ کا چند گروہون سے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کے باقی ہواؤن سے مثلا اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے اور اونکی صحت اوسی مزاج سے قائم رہتی ہے یا صقالیہ کیواسطے ایسا

مزاج مناسب ہے کہ اونکی صحت اوسی پہ موقوف ہے ہر ایک مزاج ان دونو اقلیمونکا بقیاس اپنی صنف کی معتدل ہے اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاج اگر مثل مزاج صقلابیہ کی ہو جاوے تو وہ شخص بیمار ہوگا یا مر جائیگا اسیطرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کی ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ بیان سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کیواسطے ایک مزاج خاص ہے کہ وہانکی ہوا کی موافق وہی مزاج ہے اور اس مزاج کیواسطے عرض اور گنجایش بھی ہے اور اس عرض کیواسطے دونو جانب افراط اور تفریط کے بھی ہین۔ **چوتھی صورت** وہ ہو درمیانی مزاج ہے اور دو واسطہ ہے بیچ مین عرض مزاج اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج کے معتدل سے یہ مراد ہے کہ اس صنف مین اوس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہے۔ **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول اور ثالث کے اوس سے وہ مزاج مراد ہے کہ ایک شخص معین کیواسطے تا وقتیکہ وہ زندہ صحیح موجود رہے اوسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہے۔ اس مزاج کے لیئے بھی عرض ہے جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین۔ بہت ضروری اس مقام پہ یہ امر جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہے کہ اوسمین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہے یا نادر ہے۔ **چھٹین صورت** وہ مزاج ہے جو درمیان دو حدون افراط و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اون حالات سے ہوگا جن حالات پر اوسے ہونا چاہیے یعنی جتنے حالات اوسکے لائق بحال ہین اونمین سے افضل حالات سے متصف ہوگا۔ **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہے کہ ہر ایک نوع عضو کو عضو آخر اسیر ہونا واجب ہے اور دوسری نوع کو اوسکے مخالف مزاج درکار ہے مثلاً استخوان کو واجب ہے کہ اوسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہے کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہے اور ریہ مین برودت کی ضرورت زیادہ ہے اس مزاج کی واسطے بھی عرض ہے جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین مگر یہ عرض نسبت عروض از جہ مقدمہ کی کمتر ہے۔ **آٹھوین صورت** یہ مزاج واسطہ ہے ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان مین یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہے ایسا کہ جسوقت اوس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اوسکا حال افضل حالات لائقہ پر ہوگا۔ جب لحاظ انواع کائنات کی مزاجونکا کیا جاوے تو اونمین سے نوع انسان کا مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کرین تو ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ہے کہ جو آبادی موازی معدل النہار کی واقع ہے اور اوس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اوسمین نہین واقع ہین اوس مقام کے رہنے والونکا مزاج ایسا ہے کہ قریباً باعتدال حقیقی ہو۔ اور ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہے جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا بسبب قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہے اونکا یہ گمان غلط ہے ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہے اور بکثرت ہوا کو تغیر دیتی ہے بہ نسبت اون مقامات کے کہ جنکا عرض بلد اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہے لیکن جسوقت آفتاب اونکی سمت الراس کے قریب آتا ہے اونکو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور ہوا مین وہانکے تغیر زیادہ ہوتا ہے۔ خط استوا کے رہنے والونکے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور اونکے حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہے اور کسی فصل کی ہوا اونکے مزاج کی ایسی مخالف نہین ہوتی ہے جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ اونکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہے ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جسمین اپنی اس رائے کو بدلیل ثابت کیا ہے۔ بعد سکان خط استوا کی معتدل مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیئے کہ وہ لوگ ایسی جگہ مین ہمیشہ مسامتت آفتاب سے بچا ہے چونکہ اونکے سر پر نہین رہتی ہے لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور یہی یہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والوں کے اخلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی خیرباتی کی نہین ہے بسبب ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے اونکی سمت الراس سے جیسے آخر اقلیم پنجم کے رہنے والا یا جو

اقلیم اوس سے زیادہ عرض رکھتی ہے — ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہے جو نوع کے صنف معتدل ہو اور اوسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اور
نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہے — اعضای انسانی کا حال تو اوپر ظاہر ہوا کہ اعضائی رئیسہ بھی قرب اعتدال حقیقی سے نہین رکھتی بلکہ یہہ
بات جاننی ضرور ہے کہ جملہ اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہے اور اوس سے زیادہ جلد معتدل ہے جلد کا تو یہہ حال ہے کہ اگر ایک پانی
جسمین برابر برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اوسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اوسکا کچھہ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین جسقدر گرمی خون
اور رگونکی پہونچتی ہے اور جتنی تبرید عصب کی پہونچتی ہے برابر ہو جاتی ہے اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونون برابر
تجزیہ ملاکر جلد سے ملائین ظاہرا جلد پر کچھہ بھی اثر نہوگا اسبات کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی ہے یہہ ہے کہ وہ اپنے حس سے ان چیزونکا
ادراک نہین کرتی ہے — یہہ دو معتدل صورتین اجسام کی جو اوپر لکہی گئین کہ جنکا جلد احساس نہین کرتی اور منشار عدم انفعال کا جنسے اعتدال جلد کا
ظاہر ہوا اور دعوی کیا جسنے کہ جنکا مثل نہین چیزونکے معتدل ہے اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزونکے مخالف ہوتی تو البتہ
انکا کچھہ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اس لیئے کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف ہین ضرور ایک [illegible] منفعل
ہوتا ہے — ایک چیز دوسری چیز سے اوسی وقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہے جب کہ دونو کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہہ
مشارکت کیفیت کی اونمین تشابہ ہو عرض سب کم دیکھتا ہے اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونو ایک ہی درجہ کی تپ [illegible] ہون
اوسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہو جاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کے تپ کم
تجویز کیا جاتا ہے غرض اس سے یہہ ہے کہ دو چیزین جب کیفیت مین برابر ہوتی ہین اونمین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات
مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی [illegible] جلد کا بھی یہہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتھ کی
جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتھ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہے اور اوس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے
اوس سے زیادہ انگلیونکے پیٹ کی جلد ہے وہ معتدل ہے اوس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے
اوسکی جلد معتدل ہے — اور انگلیونکے پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات کی مقدار دریافت کرنے مین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونو جانب
افراط اور تفریط رعایا کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فورا اوسے پہچان لے اسیطرح ان انگلیون کا حال ہے کہ
جو شے از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اوسے فورا پہچان لیتی ہین — جو چیزین اوپر بیان ہو چکین اونکے جاننے کے بعد یہہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہہ مراد نہین ہوتی ہے کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہے اس لیئے کہ یہہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہہ مطلب ہے
کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہے اوتنی یہہ دوا بھی معتدل ہو نہین تو یہہ دوا خاص جوہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا
یہہ ہے کہ جسوقت حار غریزی یعنی روح یا خون انسان کے بدن سے یہہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال
اور خارج ایک دو طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنی حار غریزی سے وہ دوا کچھہ متاثر نہوگی بجہت تشابہ کیفیت کے پس گویا کہ یہہ دوا بھی
معتدل ہے بہ نسبت اوس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسیطرح کسی دوا کو جب حار یا بارد ہم کہین تو یہہ غرض نہین ہے کہ وہ اپنے
جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہے یا اوسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہے ورنہ وہ دوا معتدل سے بہر
یہہ مراد ہوگی کہ اوسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت خواہ برودت
انسان کے بدن مین پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے اسی جہت سے بعضے دوا بقیاس مزاج انسان کی [illegible]

اور عقرب کی مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کی مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار
پاجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بنسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اوتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کرکے معالجین
کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اوسکا اثر ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین
مزاج معتدل مین ہمکو جو کچھہ بیان کرنا تہا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے تا ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس
کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اوسکی بھی آٹھہ صورتین ہوسکتی ہین مگر یہہ آٹھون صورتین
اس بات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین اونکا اختلاف اسیطرح
پر حادث ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہہ بات اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ جس معتدل
سے اس مزاج کو نسبت دیجاسکے اوس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلا فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت
مین اور علی ہذا القیاس دوسری صورت یہہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج
اعتدال سے ہو — اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکہتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکہتا ہو اور اوسکی دو قسمین
ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکہتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور
یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکہتا ہو — اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکہتا ہو اوسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اوسمین مقدار مناسب
سے زیادہ رکہتا ہے لیکن حرارت اور برودت اوسکی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اوسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور
برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے — یہہ چارون قسمین مضادت بسیطہ کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک انکی
کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور دوسرے اثر لاحق مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلا غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے
اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تہوڑے زمانہ کے بعد یبس بھی پیدا کرتا ہے اسیطرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ
ہو مقدار مناسب سے بعد تہوڑے زمانہ کے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور
اسیطرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب
ہو اگر یہہ رطوبت بافراط ہے تو بنسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کرکے آخر کو
پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو فائدہ ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھہ مین آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت
حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے — غیر معتدل بسیط کی تو یہہ چارون قسمین بیان ہو چکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت
کسی مزاج معتدل سے رکہے اوسکی بھی چار قسمین ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھہ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون دوسری صورت
کہ حرارت اور یبوست دونون اعتدال سے خارج ہو تیسری صورت کہ برودت اور رطوبت مین ساتھہ ہی غیر معتدل ہو چوتھی صورت
برودت اور یبوست مین معًا خارج از اعتدال ہو — اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معًا خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معًا
ایک مزاج مین جمع نہین ہوسکتی اسلیئے یہہ دو صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کردی گئین اگرچہ
قسمت عقلی اونکو شامل تہی — ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونے
کے یہہ معنی ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی نہو کہ اوسکی جہت سے کسی خلط

کہ نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ پھر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہوکر بدن انسان کو متغیر کر دے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ
بہ وجہ سوت تنگ زدہ یا برف زدہ کی کہ یہہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے - اور با مادہ ہونیکے یہہ معنے ہین کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت
یہہ غیر معتدل کر دے کہ اوس سے ایک خلط مناسب اوسی کیفیت کی اس بدن مین نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اوس پر غالب ہو جیسے بلغم
زجاجی سے سردی جسم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفرا کراثی و زنجاری سے جو سخونت پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد [illegible] ان دونو خلطون کے
جو کیفیت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث و کتاب رابع مین انشاء اللہ تعالی پھر وہ بعد مزاج ساذج و شانزدہ گانہ کی مثالین بہ تفصیل بیان
کیجاینگی — جاننا چاہیے کہ مزاج مادہ کی ساتھہ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ مین بھیگ جاتا ہے
اور کبھی مجاری اور بطون مین یہہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہہ احتباس ہی کبھی تو اوس عضو مین ورم پیدا کرتا اور کبھی نہین پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب اہم
مین بحث اسیقدر تھی جو اس فصل مین کی گئی ان بیانات مین جو باتین غیر واضح ہین طبیب کو چاہیے کہ اونکو مسلم جانے اور اونکا بدلیل ثابت کرنا
حکیم طبیعی کے سپرد کرے **فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان مین** خالق تبارک و تعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک
مزاج خاص عطا فرمایا ہے جو اوسکے لائق اور مناسب تھا اور جس مین اوس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور جتنا اوس حیوان یا عضو
کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچھہ واسطہ نہین ہے - انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل
عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون و فساد مین ممکن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اوسکی قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ اونکا
فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اوسکے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت
سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا - نہایت گرم مزاج بدن انسان مین روح اور دل ہے کہ جو منبع روح کا ہے
اوسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب کے استفادہ اس قدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد مین نہین ہے خون کے
بعد حرارت مین درجہ کبد کا ہے اس لئے کہ جگر بشکل خون بستہ کے ہے اوسکے بعد عضو حار یعنی لحم بعد اوسکے گوشت ہے کہ اوسکی گرمی ریہ کی گرمی سے
بھی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہائے عصب جو سرد مزاج ہے گوشت مین لپٹے ہوتے ہین اوسکی بعد حار مزاج عضل یعنے پٹہ کہ وہ گوشت سے
بھی کمتر گرم ہے اسلئے کہ اوسمین عصب اور رباط کی آمیزش ہوتی ہے اوسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمین دُرد خون کا ہوتا ہے اوسکو
بعد گردونکی گرمی ہے کہ اونمین خون کم ہوتا ہے اوسکے بعد گوشت دونو پستان اور انثیین یعنی خصیونکا اوسکے بعد طبقات جو رگہائے جہندہ مین ہوتے ہین
سیطرح اونکے جوہر عصبی کے جسکے بذریعہ اوس خون اور روح کے جو انمین رہتے ہین گرمی پہونچی ہے بعد اوسکے طبقات اون رگونکے جو ساکن ہین
اور اونمین فقط خون موجود ہے بعد اوس کے جلد تمام بدن کی بعد اوسکی جلد کف دست کی جیسے ہم اوسے معتدل لکھہ چکے ہین - سب سے زیادہ سرد
چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد بالونکی سردی ہے بعد اوسکے ہڈی اوسکے بعد غضروف یعنی کُرّی اور اوسکے بعد رباط اوسکی بعد وتر
یعنی زہ اوسکے بعد غشا یعنے جھلی بعد اوسکے عصب یعنی پٹھہ بعد اوسکے نخاع یعنی حرام مغز بعد اوسکی دماغ یعنے بھیجا بعد اوسکے شحم یعنے
چربی بعد اوسکے سمین یعنی وہ ملنیت بدن انسانکی اوسکے بعد جلد - سب سے رطب چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد خون بعد اوسکو دہنیت
اوسکے بعد چربی بعد اوسکے دماغ اوسکے بعد حرام مغز بعد اوسکے گوشت پستان و انثیین اوسکے بعد پھیپھڑا بعد اوسکی جگر پھر طحال بعد اوسکی
گردے اوسکے بعد عضل اوسکے بعد گرمی بعد اوسکی جلد - یہہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت
ضرور ہے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبعیت مین زیادہ تری نہین رکھتا اسلئے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی مین مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور

مزاج حارّ صفی مین مشابہ اوس چیز کے ہوتا ہی جو اوسکی غذا ہوتی ہی پھر چونکہ پھیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون ہے جسمین صفرے کی آمیزش
زیادہ ہوتی ہے اور یہ بات ہمکو قول جالینوس سے ظاہر ہوئی اس غذا کا مقتضا تو یہی تھا کہ مزاج پھیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن
چونکہ بہت سی فضول رطوبت کی اور بخارات سی جو بدن مین اوٹھتے ہین اور پھیپھڑے کیطرف از قسم نزلات گرتے ہین اس جہت سے
اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت ہی بنا رہا — جگر بہ نسبت ریہ کے زیادہ رطب ہے اور اوسکی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت
زیادہ ہے اور ریہ رطوبات سے بھیگتے اور تر رہتے ہین جگر سے زیادہ ہی اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بھی بڑھاتا ہے —
اسیطرح ضرور ہے کہ حال بلغم کا سمجھا جائے اور خون کا بھی لحاظ کیا جاوے ایک خاص جہت سے وہ یہہ ہے کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب
کرتا ہے اکثر اوپر ہی اوپر بھگو دیتا ہے اور تر کرتا ہے اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہے اوسکے جوہر ذاتی مین رطوبت بڑھتی ہی علاوہ
بران بلغم طبیعی مائی کبھی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ خون چونکہ نضج اوسکا پورا ہوتا ہی بالطبع بہت سی رطوبت اوسکی
متحلل ہو جاتی ہے یعنی بلغم مائی سے جسوقت خون بنتا ہے بوجہ نضج کے اوسکی رطوبت متحلل ہو جاتی ہے — آئندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم
طبیعی درحقیقت خون ہے کہ بعض قسم کی استحالہ کی وجہ سے بلغم ہو گیا ہی — سب سے زیادہ خشک انسان کے بدن مین بال ہے جو بخار دخانی سے
پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ خلاء بخاری متحلل ہو کر محض دخانیت بستہ ہو جاتی ہے بعد اوسکے ہڈی کی یبوست ہے کہ وہ سب اعضا مین سختی اور صلابت
زیادہ رکھتی ہے لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکھتی ہی اسلئے کہ اوسکی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور اوسکی ساخت ایسی ہے
کہ رطوبت اصلی کو جذب کر لیتی ہے اور اوسپر قدرت رکھتی ہے اسی جہت سی بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذا ملتی ہے اور بالونسے
کسیقدر غذا بھی نہین ملتی ہے ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہو جیسا بعضون نے گمان کیا ہے کہ شپرہ بالونکو ہضم
بھی کر لیتا ہے اور بآسانی حلق سی اوتار لیتا ہے مگر ہم جسوقت دو مقدارین برابر ہڈی اور بال سے ہموزن لیکر قرع انبیق مین تقطیر کرین!
ہڈی سے پانی اور دہنیت زیادہ ٹپکیگی کہ اوتنی بالون سے نہ ٹپکیگی اور ثفل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالونکی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی مین بالونسے زیادہ رطوبت ہو بعد ہڈی کے یبوست غضروف کی ہی اوسکے بعد رباط کی بعد اوسکے وتر کی بعد اوسکے
جھلی کی اوسکے بعد شرائین اوسکے بعد اوردہ اوسکے بعد اون پٹھونکی جو آلۂ حرکت ہین بعد اوسکے یبوست قلب کی ہے اوسکے بعد یبوست
اون پٹھونکی ہے جو کہ آلۂ حس ہین اسلئے کہ جو پٹھے آلۂ حرکت ہین اونکی برودت اونکی حرارت سے زیادہ ہے معتدل سے اور اعصاب حس کے
برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبس مین بہ نسبت معتدل کے انکو زیادتی نہین ہے بلکہ شاید یبوست مین قریب بمعتدل ہین اگرچہ برودت کی وجہ سے تمیز
بھی معتدل سے انکو بسقدر بُعد نہین ہے بعد ان پٹھونکی یبوست جلد کی ہی۔ **فصل تیسری تعلیم ثالث سی امزجہ اسنان**
اور اجناس کے بیان مین انسان کی عمر طبیعی کے چار حصہ مقرر کیے گئے اونمین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جداگانہ ہی اور لفظ
سن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنی مین بولی جاتی ہے — پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہی تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہے
اسکے بعد سن وقوف ہے جسے سن شباب بھی کہتے ہین اور اسکی حد پینتیس یا چالیس برس تک ہی بعد اوسکے سن انحطاط ہی مگر اوس سن مین
قوت اصلی باقی رہتی ہے یہہ سن ارباب کہولت کا ہی ساٹھ برس تک اسکی نہایت ہی اور پھر سن انحطاط کا کہ جسمین ظہور ضعف قوت کا بھی
ہوتا ہے اور یہہ سن مشائخ کا ہی آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین اونمین سے پہلا سن طفولیت ہی جبتک لڑکے کی اعضا
مستعد حرکات نشست و برخاست کی نہین ہوتے ہین یا سن طفولیت کہلاتا ہی دوسرا سن صبی ہے کہ لڑکا چلنے پھرنے لگتا ہی مگر ابھی اعضا میں

شدت توانائی کی نہین ہوتی اس سن کو زمانہ کی حد جب تک ہو کہ سب دانت جنہین عوام دودہ کے دانت کہتے ہین گر نجائین اور اونکی عوض
نئے دانت سب نہ نکل آئین تعلیم مشروع ہے جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہے چوتہا سن غلامیت
اور بلوغ ہے اوسکا زمانہ جبتک ریش و بروت برآمد ہو رہتا ہے پانچوان سن فتی ہے اسکا زمانہ جب تک کہ نمو ٹہر جاتا ہو باقی رہتا ہو - صبیان
یعنی سن طفولیت سے لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہے اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زائد ہوتا ہے
مترجم کہتا ہے اگرچہ اس سن مین حرارت بہت زائد ہوتی ہے مگر زیادتی رطوبت کی جسمین برودت لازم ہے اس حرارت کا کسر اور
انکسار کر سکے اوسکو قریب باعتدال کر دیتی ہے متقدمین اطبا مین صبی اور شاب کی حرارت مین اختلاف واقع ہے بعضونکی یہہ رائے ہے کہ صبی کی
مزاج مین حرارت زیادہ ہے اسی جہت سے اونمین نمو بھی زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے افعال طبعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بھی اکثر اور ہمیشہ پایدار
رہتے ہین یہہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین انی ہے - اور دلیل یہہ ہے کہ اس سن مین چونکہ حرارت عزیزی اصلی جو مادہ منی سے اونکو
ملتی ہے تازہ اور مجتمع ہوتی ہے اس جہت سے اونکی حرارت بہ نسبت شبان کے زیادہ ہوتی ہے - بعضونکی یہہ رائے ہے کہ حرارت عزیزی
جوانون مین بہت قوی ہوتی ہے اور خون اونمین زیادہ اور متین یعنے پختہ اور معتدل القوام ہوتا ہے اور اسی جہت سے اونکی نکسیر زیادہ
پہوٹتی ہے - ایک یہہ بھی دلیل کثرت حرارت جوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج اونکا مائل بصفراویت ہوتا ہے اور لڑکونکا مزاج مائل بہ بلغمیت
ہوتا ہے اور چونکہ جوانونکی حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہے اور ہستمرار ہضم طعام اونکا قوی ہوتا ہے اسکا بھی منشا
حرارت ہے لڑکونمین زیادتی شہوت طعام کی جو منشاء حرارت ٹہرائی ہے یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشا برودت
ہوتی ہے اسیوجہ سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کے پیدا ہوتی ہے جوانون مین جو بہتے شدت ہضم طعام کا دعوے کیا دلیل اوسکی یہہ ہے کہ اونمین
بشتلی اور سقے اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہے جیسا لڑکونکو اکثر بوجہ سوء ہضم عارض ہوتا ہے - مزاج جوانونکا یعنے جو مائل بصفراویت کہا اوسکا ثبوت
یہہ ہے کہ اکثر امراض حارہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حمائے غب کے اور سقے اونکی اکثر صفراوی ہوتی ہے بخلاف اسکے لڑکونکے امراض بارد رطب
ہوتے ہین کہ اونکے تپین بلغمی ہوتے ہین اور اکثر اونکی قے مین بلغم برآمد ہوتا ہے - نمو کی زیادتی لڑکونمین بھی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی
بلکہ اوسکا منشا کثرت رطوبت ہے اور بہوک کی زیادتی اونمین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہے یہہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین
کا ہے مگر جالینوس ان دونون گروہ کا مذہب کو رد کرتا ہے اور اوسکی رائے یہہ ہے کہ دونونکی حرارت قوت مین برابر ہے اور اصل مین تفاوت
فرق یہہ ہے کہ لڑکونمین مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنی حدت اور لذع کمتر اور جوانونمین مقدار حرارت کم ہوتی ہے اور کیفیت یعنی
حدت و لذع بیشتر توضیح قول جالینوس کی یہہ ہے فرض کرو کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد
کا بہ کیفیت واحد کبھی تو ایسے جسم مین پہیلی اور منتشر ہو کہ جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکہتا ہے مثل پانی کی اور کبھی جسم یابس مین مثل پتہر وغیرہ کے
پہیلی اور منتشر ہو اس فرض خاص مین ہم یقینا پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پائینگے اور کیفیت حدت مین نرمی اور کمی محسوس ہوگی بخلاف
پتہر کے کہ اوسکی مقدار حرارت کو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بدرجہ زیادہ ہوگی اسیطرح سے لڑکی اور جوانونکی حرارت تصور کرنی چاہیے
چونکہ لڑکونکی پیدایش منی کثیر الحرارت سے ہوئی ہے اور ابہی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے جو اوسے تحلیل مین لائین کہ لڑکا مثل
اسپ تیز رو کے ترقی مین چلا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ نمو چلا آتا ہے ابہی ٹہرا نہین ہے کسی حد پر مقتضائے سن قطع تلثہ کو پس انکی حرارت کی طرف (رجوع)
کرنیکا کیا مذکور ہے - اور جوانونکو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت عزیزیہ کو بڑہاتا اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہوا جو تحلیل کرے

بلکہ وہ حرارت محفوظ سے بحیثیت رطوبت کی جو کیفیت اور کمیت مین ساتھ ہی کم ہو اور اسیطرح محفوظ رہے گی یہانتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے —
رطوبت جوانون مین اگرچہ بہ نسبت لڑکپن کے کم ہو جاتی ہے مگر اتنی کم نہین ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت غریزیہ نکر سکے البتہ بہ نسبت نمو کو کم ہوتی ہے
مثلا یہہ بات صحیح ہو کہ لڑکپن کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ نمو مین بھی بکار آمد ہوتی ہے اور حفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہے بعد اسکے
جوانون مین اتنی باقی رہجاتی ہے کہ دونون باتونکو تو کافی نہین ہو سکتی ہے مگر ایسا نہین کہ ایک بات کو بھی کافی نہو سکے اسی جہت سے جو ایسا
ہوا کہ رطوبت جوانونکی بدرجہ اوسط ہے کہ ایک ایسا حد و باتونین ضرور بکار آمد ہو یہہ بات تو محال عقلی ہے کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ تنمیہ کو تو کفایت
کرے اور حفظ حرارت غریزیہ نکر سکے اسلیے کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہین کر سکتی وہ دوسری کسی چیز کو بڑہانیکی کیا طاقت رکھے گی پس یہی بات
باقی رہی کہ جوانونکی رطوبت اس قدر کم ہوتی ہے کہ حفظ حرارت کر سکتی ہے اور نمو کیواسطے کافی نہین ہوتی — یہہ بھی معلوم ہے کہ جس سن
کا ذکر ہو رہا ہے وہ سن شباب ہے جسمین ہم اور بہ سن وقوف کہتے ہین پس شیخ لکھتا ہے اس فقرہ سے شیخ یاد دہی کرتا ہے کہ سن وقوف
مین چونکہ نمو ٹھہر جاتا ہے اور انحطاط کسی قوت کا نہین ہوتا یہہ بات صریح دلیل ہے کہ حرارت غریزی اپنی اصل پر محفوظ رہتی ہے — سخن
فریق ثانی کا یہہ قول ہے کہ نمو صبیان مین بوجہ رطوبت ہے نہ بسبب حرارت کے یہہ قول محض باطل ہے اسلیے کہ رطوبت واسطے نمو کی بمنزلہ
مادہ کے ہے اور مادہ بنفسہ خود منفعل ہوتا ہے منفعل ہوتا ہے جب تک کہ کوئی قوت فاعلہ اوسمین اثر نکرے اور قوت فاعلہ نمو کیواسطے یا نفس
ہے یا طبیعت جو باذن پروردگار تعالی شانہ کے مگر نفس یا طبیعت بلا کسی آلہ کے کچھہ فعل نہین کر سکتی وہ آلہ یہی حرارت غریزیہ ہے اس سے
ظاہر ہوا کہ نمو کا سبب فاعلی حرارت ہو سکتی ہے نہ رطوبت — یہہ بات جو ان لوگون نے کہی کہ قوت اشتہائے طعام لڑکونمین بوجہ برودت مزاج
ہوتی ہے یہہ بھی محض باطل ہے کہ وہ شہوت فاسد جو بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہے اوسکے ساتھ ہضم جید اور غذا ایسی جزو بدن کب
ہوتی ہے حالانکہ لڑکونمین اکثر اوقات استمرا بہت اچھی طرح جیسا ہوتا ہے اگر یہ بات نہوتی تو اوسکی غذا سے جس قدر جزو بدن ہو کر نمو مین کام آتی ہے
وہ نسبت جزو متحلل کے زیادہ نہوتی کبھی لڑکونکو جو سوء ہضم عارض ہوتا ہے اوسکا سبب یہہ ہے کہ حرص اونکی غالب ہوتی ہے اور ترتیب
طعام مین بد اطواری کرتے ہین اور بیقاعدہ تقدیم و تاخیر غذا اونکی واقع ہوتی ہے اور اکثر وہ غذائین جو ردی الکیموس خواہ مرطوب ہین بلطف ار
کثیر کہاتے ہین اور اونکے بعد حرکات فساد انگیز اونسے — ہوتے ہین بایوجہ بکثرت چونکہ فضول اونکے معدے مین مجتمع ہوتے ہین کہ
محتاج کثرت تنقیہ کے ہوتے ہین خصوصا اونکے پہیپڑونین اجتماع فضول بہت ہوتا ہے اس جہت سے اونکی سانس مین بشدت تواتر اور سرعت پیدا
ہوتی ہے اور اونکی نبض مین عظم نہین ہوتا کیونکہ اونکے قوتین ابھی تمام نہین ہوئین — یہان تک بیان مزاج صبی اور شاب کا تھا جس طرح کہ
جالینوس نے کیا اور شیخ نے اپنی عبارت مین اوسکے مطابق تحریر کیا — اب یہہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ حرارت غریزی بعد مدت سن
وقوف کی نقصان شروع کرتی ہے اس سبب سے کہ اوسکا مادہ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان ہے جذب کرتی ہے اور حرارت غریزی
ہوا کے جذب کو اندر سے نہین ہوتی ہے اور اوسکے ساتھہ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہین یہہ بھی مددگار ہوتے ہین اور طبیعت اس
مین مقابلہ سے ان سب باتونکے عاجز ہوتی ہے اسواسطے کہ بہت سا زمانہ اسکو مقابلہ مین ان امور کے گذر چکا اور قوت جسمانی
متناہی ہے اسکا برہان علم طبعی مین مذکور ہو چکی ہے اس قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل ما یتحلل یکسان نہین ہو سکتا — ہان اگر یہہ قوت
غیر متناہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل ما یتحلل برابر مقدار واحد پر کرتی (یہ مراد ہماری نہین ہے کہ تحلل ہمیشہ بمقدار واحد ہوتا بلکہ زیادتی تحلل کی ہر روز
پیدا ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل بمقاومت اور بمقابلہ تحلل کا نکر سکتا بلکہ تحلل بالکل فنائے رطوبت کر دیتا اور جبکہ فقط تحلل فنائے رطوبت کرنے

کافی ہے پس جب کہ اوسکے ساتھہ حرکات بدنی و نفسانی ملین اور دونو ملکر نقصان قوت پر آمادہ اور مستعد ہون پھر نقصان قوت کی کیا کیفیت ہوگی
اوسوقت ضرور ہوگا کہ مادہ فنا ہو جاوے اور حرارت منطفی ہو خصوصاً جسوقت کہ انطفائے حرارت پر علاوہ کمی مادہ کے ایک سبب دوسرا معین ہو کہ وہ
رطوبت غریبہ ہے جو ہمیشہ بسبب غیر منہضم ہونے غذا کے پیدا ہوتی جاتی ہے اور اطفائے حرارت پر معین ہوتی رہتی ہے دو وجہ سے
ایک وجہ یہہ ہے کہ اس رطوبت کی وجہ سے حرارت کو مکان مین تنگی ہوتی ہے گویا کہ حرارت اس رطوبت غریبہ مین غرق ہو جاتی
جاتی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ رطوبت اپنی کیفیت مین حرارت کی ضد واقع ہے اسواسطے کہ یہہ رطوبت بلغمی بارد ہے — یہی
نقصان حرارت کا رفتہ رفتہ موت طبعی تک پہونچاتا ہے جسکا زمانہ ہر شخص کیواسطے بسبب اوسکے مزاج اولی کے مقرر ہے عام طور اس زمانہ کی
جبتک ہو کہ قوت طبعی حفظ رطوبت کرسکے انسان مین ہر شخص کیواسطے اجل طبعی مقرر کی گئی ہے کہ وہ اشخاص انسانی مین بنظر اختلاف امزجہ
کے مختلف ہوتی ہے اور یہہ آجالین طبعی ہین اور اس عالم مین غیر طبعی بھی اجل واقع ہوتی ہے کہ وہ طبعی سے الگ ہے اور ہر ایک کی ایک مقدار جداگانہ
حاصل اس بیان سے یہہ ہوا کہ بدن صبیان اور شبان کا حار بالاعتدال ہے اور بدن کہول اور مشائخ کے بارد ہین لیکن صبیان کے بدن
مین رطوبت حد اعتدال سے زیادہ ہو کہ نمو کی ضرورت ہو اور اس زیادتی پر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ انکی ہڈیان اور اعضا سب نرم ہوتی ہین
اور قیاس عقلی بھی زیادتی رطوبت پر اعانت کرتا ہے اسلئے کہ انکے ایام کا استحالہ منی ایام سے جنکو تھوڑا زمانہ گذرا ہے اور خون اور روح بخاری
کی حرارت ابھی اونسے بخوبی برطرف نہین ہوئی ہے — کہول اور خصوصاً مشائخ جسطرح انکے مزاج پر برودت زیادہ ہے یبوست بھی زیادہ ہے اسپر تجربہ
شاہد ہے کہ انکی ہڈیان سخت ہوتی ہین اور جلد انکی سوکھی ہوئی کہ اوسپر جھریان پڑی ہوتی ہین اور قیاس عقلی بھی یہی تجویز کرتا ہے کہ زمانہ دراز گذر چکا
ہے اور خون اور روح بخاری سے انکے جسم کے استحالہ کا — اجزائے ناری شبان اور صبیان مین برابر ہین اجزائے مائی اور ہوائی صبیان مین زیادہ ہین
اجزائے ارضی کہول اور مشائخ مین زیادہ ہین اور شباب کا مزاج بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ معتدل ہے لیکن یبوست انمین بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ ہے
اور بہ نسبت مزاج شیخ اور کہل کے جوان حار مزاج ہو اور شیخ بہ نسبت جوان اور کہل کے اپنے اعضائے اصلی کے مزاج مین یبوست زیادہ رکھتا ہے اگر
بنظر رطوبت غریبہ کے شیخ ان دونون سے مرطوب زیادہ ہے — انسان کا بنظر اصناف کے یہہ حال ہے کہ عورتونکا مزاج بہ نسبت مردونکے سرد زیادہ ہے
اسی وجہ سے صفت مردی سے اصل خلقت مین قاصر ہی ہین اور رطوبت بھی انکے مزاج مین بہ نسبت مردونکے بہت ہے بسبب برودت مزاج کے عورتونکے
فضول بکثرت ہوتی ہین اور قلت ریاضت بھی انکا ایک سبب تجویز کیا گیا ہے اور جوہر لحمی عورتونکا ضعف ترکیب زیادہ رکھتا ہے اس لحاظ کہ متخلخل اور
نرم ہوتا ہے اگرچہ جوہر لحمی مرد کا بجہت ترکیب اور مخالطت کے زیادہ گھنا ہے اسلئے کہ اوسکا گوشت بوجہ کثافت کے زیادہ برودت سے متاثر ہوتا ہے کہ
اوسمین رگین اور ریشہ ہائے عصب فضول کیے ہوتے ہین — سکان بلاد شمالی کا مزاج نہایت مرطوب ہے اور پانیمین رہنے والے ملاح اور دہوبی وغیرہ
جنکے پیشے پانیمین رہنے سے تمام ہوتے ہین یہہ بھی مرطوب المزاج ہین اور جو ان دونون قسمونکے خلاف ہین یعنی خواہ بلاد جنوبی مین رہتے ہین یا خشکی
کی پیشہ ور ہین اونکے مزاج بخلاف مزاج ان دونو قسمون کے یابس ہین علامات ہر قسم کے مزاج کی قریب ہے کہ ہم ذکر کرین جہان ذکر علامات کلیہ اور
جزئیہ کا ہوگا تعلیم چوتھی مین دو فصلین ہین فصل پہلی ماہیت خلط اور اقسام خلط کے بیان مین خلط ایک جسم تر روان ہے
کہ پہلے استحالہ غذا کا اوسکی طرف ہوتا ہے اقسام خلط مین ایک خلط محمود ہوتی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جزو ہو جاتی ہے جوہر مغتذی سے خواہ
تنہا خلط یا اوسکے ساتھہ کوئی دوسری چیز اور مشابہ ہو جاتی ہے جوہر مغتذی سے تنہا یا دوسری چیز سے الغرض یہہ خلط قائم مقام
بدل ما یتحلل ہوتی ہے اور اس چیز کی جو متحلل ہوتی ہے اور دوسری ایک فضول بھی پیدا ہوتے ہین اور ایک خلط ردی ہوتی ہے جسمین یہہ لیاقت نہین

جو خلط محمود ہیں ان کی کمی شاذ و نادر کبھی خلط ردی سے خلط محمود بنتی ہے خلط ردی کی توقع لائق یہ بات ہی کہ اگر خلط محمود نہ بنے تو بدن سے دفع ہو جاوے
اور متفرق ہو کر بدن سے دور ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ رطوبات بدن کی بعض اقسام اولی ہیں اور بعض ثانوی اقسام اولی یہی اخلاط اربعہ ہیں جنکا ہم ذکر
کر چکے ہیں اور اقسام ثانوی کی دو قسمیں ہیں فضول ہیں یا غیر فضول فضول کو بھی عنقریب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزین ہین کہ حالت ابتدائی سے
مستحیل ہوا اور صورت بدلکر اعضا مین نفوذ کرتی ہین لیکن ابھی جزو عضو مفردہ کی جز نہین ہوتی ہین اور فصل نفوذ کا تمام ہو جاتا ہی انکی چار قسمین ہین
ایک وہ رطوبت ہی جو اندر ون اطراف چھوٹی رگوں کے جو گرد اعضائے اصلیہ کے واقع ہین محصور ہوتی ہے اور یہہ رگین بوجہ اس رطوبت کے
اعضائے اصلی کو رطوبت پہونچانے والی ہین دوسری وہ رطوبت ہی کہ جو اعضائے اصلی مین مثل شبنم کے پھیلی ہوئی ہے اسکو یہہ استعداد ہی
کہ غذا اعضا کی ہو جاوے جسوقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اسکی یہی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائے اصلی کو تری پہونچاوے جسوقت بسبب
کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو تیسری وہ رطوبت ہے جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہی اور یہہ رطوبت غذا ہی کہ جو مستحیل
بجوہر اعضا ہوتی ہے بجہت مشابہت مزاج کے لیکن ابھی بطور قوام استحالہ تمام نہین پائی ہے اسلئے کہ قوام تمام کے بعد تو اعضا مین شمار کی جاویگی
پھر رطوبت اسکو نہ کہہ سکین گے چوتھی وہ رطوبت ہی جو اعضائے اصلی مین داخل ہے ابتدائی نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزا
کا انعقاد ہوتا ہے سبب اس رطوبت کا نطفہ سے ہی اور مبدء نطفہ کا اخلاط سے۔ اب ہم کہتے ہین کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات
جنکو ہمنے فضول تعبیر کیا ہی اونکا بھی چار قسمون مین انحصار ہے ایک جنس خون ہے کہ جو چارون مین افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہے
خون بالطبع حار رطب ہی طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ کہ اوسمین بدبو نہین ہوتی ہے شیرین ہوتا ہی اور غیر طبعی کی دو قسم ہین ایک قسم
وہ ہی کہ اسکا مزاج اوسکا بجہت باہری کسی چیز کے بدلگیا ہو مگر اسطرحپر کہ اوسمین سوء مزاج پیدا ہوا مثلا بارد ہو گیا خواہ حار ہو گیا دوسری
قسم وہ ہے کہ اوسمین کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتین ہین یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر اوسمین نافذ ہوئی اور اوسکے
مزاج کو فاسد کر دیا یا کہ خلط ردی اوسی خون سے پیدا ہوئی مثلا اوسمین عفونت بڑھ گئی ہیں اوسکا جوہر لطیف مستحیل بہ صفرا کیطرف ہو گیا
اور کثیف مرہ سودا کیطرف مستحیل ہوا اور یہہ دونوں اوسمین باقی رہے خواہ ایک انمین کا باقی رہا اس جہت سے اوس خون کا مزاج متغیر ہوا یہہ
دوسری قسم ہی وہ قسمون غیر طبعی کی کیفیت مین مختلف ہوتی ہے بحسب اختلاف اوس چیز کے جو اسمین ملتی ہے خواہ اصناف بلغم سے یا سودا سے
خواہ صفرا سے خواہ مائیت اوسمین داخل ہو۔ کبھی یہہ خون بمنزلہ دُرد کے ہو جاتا ہے کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہی کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی
ہے کبھی سپید رنگ ہوتا ہی اور اسیطرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہو جاتا ہی اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہی بلغم بھی
طبعی اور غیر طبعی دو نوع پر ہوتا ہی بلغم طبعی وہ ہے جسمین صلاحیت اس بات کی ہو کہ وہ کسیوقت خون ہو جاوے اس لئے کہ وہ درحقیقت خون
ہے کہ ابھی اوسکا نضج پورا نہین ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جسمین شدت سے برودت نہین ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کی قلیل البرودت
ہے اور بقیاس طرف خون اور صفرا کے بارد ہے کبھی قسم بلغم شیرین سے غیر طبعی بھی ہوتا ہی وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے
وہ ذائقہ اوسمین نہین ہوتا ہی اگرچہ اتفاقا اوسمین خون طبعی بھی مل جاوے اور اکثر یہہ بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث مین محسوس ہوتا ہی
بلغم طبعی جو شیرین ہے جالینوس اوسکی نسبت ایسا گمان کرتا ہی کہ طبیعت نے اوسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچہ کے ڈہلا ہوا ہو
نہین آمادہ کیا خصوصا جیسا کہ مرہ صفرا اور سودا کیواسطے ہی اسکی وجہ یہہ ہی کہ بلغم نہایت قریب ہی خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہین اسلئے
قائم مقام خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی فقط یہی غذا ہو نہین مخلوق ہوا ہی مین جالینوس کے قول کی شرح اسطرحپر کرتا ہون کہ ا

بلغم کیطرف حاجت دو وجہونسے ہی ایک تو ضرورت ہی اور دوسری منفعت سے ضرورت دو سببسے ہوتی ہے ایک سبب اون مین سے یہہ ہے کہ
بلغم قریب اعضا کے موجود رہے جسوقت غذا ابہم نہپونچے وہ غذا جو آیا وہ خون صالح ہونیکے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اوس غذا کا یا بوجہ کیفیت
اعضا پاس سے معدہ اور جگر مین خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کی ایسی وقت فقدان غذا مین قوتین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کی متوجہ
بطرف اس بلغم کے ہوکر اسی نضج دیگر ہضم کرینگی اور اس بلغم سے غذائی صالح بنائینگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نضج دیکر منہضم کر کے خون
صالح بناتی ہے اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کر کے فاسد بھی کر دیتی ہے اور اس قسم کی ضرورت مرۂ سودا اور صفرا کیواسطے نہین ہے
اسواسطیکہ یہہ دونو بلغم کی اس بات مین شریک نہین ہین کہ حرارت غریزی اونکو خون صالح بنادے اگرچہ اس بات مین اونکو شرکت ضرور ہے
کہ حرارت غریبہ دونو کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کر دیتی ہے دوسرا سبب یہہ ہے کہ یہہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ اون اعضا
کا جو بلغمی مزاج ہین کرے وہ اعضا کہ جو خون اونکی غذا ہوتا ہی اومین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہی مثل دماغ کے اور یہہ بات مرۂ صفرا
اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے۔ اور منفعت اس بلغم کی یہہ ہے کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکۃ ہین بذریعہ اس بلغم کے تر ہین اور اونکو
بسبب حرارت اور احتکاک (یعنی رگڑ) اونکی خشکی عارض نہو اور یہہ منفعت در اصل منتہائی ضرورت پر واقع ہے ---- بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہی کچہہ اوسمین
سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہی یہانتک کہ حس بھی اوسکے قوام کا اختلاف دریافت کر لیتی ہے یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہی اور بعض بلغم غیر طبعی
مستوی القوام جس مین معلوم ہوتا ہی مگر حقیقت مین مختلف القوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے وہ
مائی کہلاتی ہے اور بعض نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جصی کہلاتا ہے یہہ وہ بلغم ہے کہ جسکا جزء لطیف متحلل ہو گیا ہے
اس جہت سے کہ اوسکا منافذ اور مفاصل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنی شور ہوتی ہے
اور سب سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ تہوڑی یبوست رطوبت مائی کم ذائقہ
خواہ بالکل بے ذائقہ اوسکے ساتہ اجزاے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اس لئے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ
تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونیکی یہی صورت ہی اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکہہ یا کچی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہی
اوسکی بھی یہی ترکیب ہی کہ بہت سی پانی مین اوس شئے کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہے پہر اوس پانی کو صاف کر کے جوش دیتے ہین
یہانتک کہ نمک جم جاتا ہی کبھی اس پانیکو بعد صاف کرنیکے بحال خود رہنے دیتے ہین کہ وہ بستہ ہو جاتا ہے اسیطرح بلغم رقیق بے طعم خواہ
کم مزہ اوسمین بھی جسوقت مرۂ یابسہ جو بالطبع محترق ہے بوزن معتدل ملتا ہے اوسکو نمکین اور گرم کر دیتا ہی یہہ بلغم صفراوی ہی مگر جالینوس
لکہا ہی کہ یہہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہے یا کوئی مائیت اسمین ملکر نمکین کر دیتی ہے مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو اسطرح
نمکین کر دیتی ہے کہ اوسمین احتراق پیدا کر کے رمادیت موجود کرتی ہے اور جب رماد رطوبت سے ملتا ہے پہر وہی صورت نمک بنانے کی جو اوپر
بیان ہوئی پیدا ہو جاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہی کہ اسمین ملکر شوریت پیدا کرتی ہے مجھے ایسا گمان ہے کہ تنہا مائیت احداث
ملوحت مین کافی نہین ہو سکتی ہے ظاہر عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہی کہ بجائے لفظ (او) کہ جو تقسیم کیسے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس
مین لفظ (واو) تہی اب اسوقت معنی عبارت کی یہہ ہونگے (کہ یہہ بلغم بسبب اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کی جو اسمین ملتی ہے نمکین ہو جاتا ہی)
اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنی اور تام ہو جاتا ہی - ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو قسمین بیان ہوئین ایک تو وہ کہ جسکی
حلاوت لذاتہ ہوتی ہی دوسرا وہ کہ اوسکی حلاوت کسی امر خارجی کیوجہ سے ہوتی ہی اسیطرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم

تو بسبب ملنے ایک شی غریب کی حاصل ہوتی ہے یعنی سوداے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہی **دوسری قسم** مین ترشی کسی امر ذاتی کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہہ ہے کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونیوالا ہی پہلی ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے اور عصارات شیرین مین جوش آتا ہے بعد اوسکے ترشی پیدا ہو — ایک قسم بلغم کی عفص یعنے بکٹھی ہوتی ہے یہہ عفوصت کبھی بسبب برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اوسکا مزہ مائل بعفوصت ہوجاتا ہے اس لئے کہ اوسکی مائیت منجمد ہو کر بجہت تغیر کے اوسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہوجاتا ہی اور اسوقت حرارت اتنی ضعیف ہوتی نہین جو اوسکو جوش مین لاکر ترش کردے اور نہ حرارت ایسی قوی ہوتی ہے جو اوسکو نضج تام دے اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہی — بلغم کی ایک قسم زجاجی بہی ہے جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج گداختہ کی ہوتا ہے لزوجت اور ثقل مین اور کبہی ترش ہوتا ہے اور کبھی نہایت بمیزہ او رشاید اس بمیزہ بلغم مین بہی غلیظ وہی بلغم خام ہی اوسکی طرف مستحیل ہوجاتا ہے یہہ قسم بلغم کی وہ ہے کہ پہلی مائی اور بارد تھی او رعفونت اسمین پیدا نہین ہوئی تہی او رنہ اسمین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ الگ ایک جگہہ بند پڑا تہا یہانتک کہ غلیظ گاڑہا ہوگیا اور برودت اوسکی بڑہ گئی — اوپر کے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے چار قسمین ہین — مالح حامض عفص مسیخ یعنے نمکین ترش بکٹھا بمیزہ اور بجہت قوام کے بہی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی مخاطی جصی اور بلغم خام مخاطی مین داخل ہے — صفرا بہی طبعی ہوتا ہی اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بہی ہوتا ہی صفراطبعی خون کا رغوہ یعنی کف ہے سرخ رنگ سا تامع یعنی خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہے جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے سرخی زیادہ بڑہتی ہے جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہی اسکی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** اسکی ہمراہ خون کی رگونمین چلی جاتی ہے **دوسری قسم** صاف ہو کر مرارہ کو پہونچتی ہے اور جو حصہ خون کے ساتہ جاتا ہی اوسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہہ ہے کہ خون کی ساتہہ ملکر جو اعضا بنظر اپنے مزاج کی مستحق اس بات کی ہین کہ اونکی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو اون اعضا کا یہہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اوس عضو کو اس سے حصہ پہونچتا ہے مثل ریہ کے — اور منفعت اسکی یہہ ہے کہ خون کو لطیف کرکے اوسکو تنگ راہونمین نفوذ کی قابلیت بخشی — جسقدر صفرا صاف ہو کر مرارہ کیطرف متوجہ ہوتا ہی اوسکا جانا بہی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہے ضرورت بہ نسبت تمام بدن کی تو یہہ ہے کہ فضول صفرا اوس سے تمام بدن کی تخلیص ہوجاتی ہے اور محفوظ رہتا ہی اور بحسب عضو خاص کے یہہ ضرورت ہی کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہی — منفعت اسکی مرارہ مین جانیکی دو ہین **ایک** یہہ ہے کہ معا کو ثفل اور بلغم لزج سے دہو کر صاف کر دیتا ہی **دوسری** یہہ ہے کہ معا مین لذع یعنی خلش پیدا کرتا ہے اور اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہی تاکہ اوسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے قضائے حاجت کی اوسے حاجتمند کرکے اوٹھائے — اسیوجہ سے اکثر جب سدہ اوس مجری مین پڑتا ہے جو مرارہ سی معا تک اوترا ہی قولنج عارض ہوتا ہی — صفرا غیر طبعی اوسکی ایک قسم یہہ ہے کہ خروج اوسکا طبیعت سی بہ سبب کسی غریب شی کے ہو جو اوس سے ملی اور ایک قسم یہہ ہے کہ سبب اوسکی خروج کا مزاج طبعی سے خود اوسکی ذات ہو باینطور کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو **پہلی قسم** تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شے غریب جو اوس سی ملتی ہے وہ بلغم ہے اس صفرے کی پیدائش اکثر جگر مین ہوتی ہے — اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہی جو بہت کم مشہور ہے اوسمین جو شے غریب ملتی ہے وہ سودا ہوتا ہی مشہور و معروف یا تو مرۂ صفرا ہی یا مرۂ محیہ ہے اس لئے کہ جو بلغم اوسمین ملتا ہے اگر رقیق ہو تو اوس سے مرۂ صفرا پیدا ہوتا ہی اور اگر بلغم غلیظ اوس سی ملے تو مرۂ محیہ پیدا ہوتا ہی یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہے انڈے کی زردی سی اس صفرا سے غیر طبعی کی جو غیر مشہور قسم ہی اوسکا صفرا سے محترقہ نام ہے اوسکی پیدائش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہہ ہی کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہوجائے اور اوسمین رمادیت پیدا ہو کر

اوسکا ۔ لطیف اس رطوبت سے جدا ہو بلکہ رطوبت اوسمین مختلط ہو جاوی اور یہہ بدترین اخلاط ہے اسیکو صفراء محترقہ کہتے ہین دو
پیدائش کی یہہ ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اسمین ملجائے یہہ بنسبت قسم سابق کے اسلم ہے اور رنگ اس قسم کا سرخ ہو
اور نہ اسمین چمک ہوتی ہے بلکہ نہایت مشابہہ خون سے ہے فرق اتنا ہے کہ رقیق ہوتا ہے اور کبھی اپنی اس رنگ سے متغیر بھی ہوجاتا ہے جیسے اعبار رنگ
بدلنے والے پیدا ہون ۔ وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود خارج ہوتا ہے ایک قسم اوسمین کی اکثر جب پیدا ہوتی ہے تو جگر مین پیدا ہوتی ہے اور
دوسری قسم کی پیدائش جب ہوتی ہے تو معدے مین ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر مین ہوتا ہے صنف واحد ہے کہ لطیف خون جسوقت
محترق ہوا اوس سے یہہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہو جاتی ہے اوس سے سودا بنتا ہے اور جو قسم کہ اکثر معدے مین
پیدا ہوتی ہے اوسکی دو قسمین ہین کراثی و زنجاری شاید کہ صفراے کراثی محی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے اس لیئے کہ محی جسوقت محترق ہوتا ہے
تو احتراق اوسمین ایک سواد پیدا کرتا ہے اور یہہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونو کا سبز پیدا ہوتا ہے زنجاری کی پیدائش غالبًا
اسطرح پر ہوتی ہے کہ جب صفراے کراثی کے احتراق مین شدت ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکی رطوبات جلکر فنا ہو جاتی ہین اور مائل بیاض کیطرف بوجہ
خشکی کے ہوجاتا ہے اس لیئے کہ حرارت پہلے جسم تر مین یہہ اثر کرتی ہے کہ اوسے سیاہ کر دیتی ہے پھر جتنی جتنی حرارت بڑہتی جاتی ہے سیاہی کو کم
کرتی جاتی ہے اور اوسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہانتک کہ سفید کر دیتی ہے ۔ اس مسئلہ کے ثبوت مین تر لکڑی کی مثال سمجھنی چاہیئے کہ پہلا اوسکا
کوئلہ بنتا ہے اوسکے بعد راکھہ ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور برودت جسم تر مین
سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سیاہی یہہ دونو حکم جو ہمنے کراثی اور زنجاری مین کیئے ہین محض تخمینی ہین ۔ صفرے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا
مین بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ قسم جو ہر سمی سے ہے ۔ سودا چوتھی خلط ہے طبعی بھی ہوتا ہے اور فضلہ غیر طبعی
طبعی وہ ہے جو محمود کا دُرد ہے اور تفل اور عکر الدم ہے مزہ اسکا شیرین اور عفص کے درمیان مین ہے جگر مین جب پیدا ہوتا ہے تو اوس کی دو قسمین ہوجاتی ہین
ایک قسم خون کے ساتھہ اعضا مین نفوذ کرتی ہے **دوسری قسم** طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کے ساتھہ نفوذ کرتی ہے اوسکی
ایک ضرورت ہے اور منفعت بھی ہے ضرورت تو یہہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ مین ہر ایک ایسے عضو کے اعضاے بدن سے بکار آمد ہے
جسکی غذا مین جز صالح سودا کا پڑنا ضرور ہے مثل ہڈیون کے ۔ اور منفعت یہہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور تکثیف کرے ۔ طحال
کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہے وہ اوسیقدر ہوتا ہے کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہے اور اوس سے مستغنی ہوتا ہے اوسکا نفوذ بھی طحال مین بنظر
ضرورت اور منفعت دونو کے ہوتا ہے ۔ ضرورت بحسب نام بدن کی تو یہہ ہے کہ تنقیہ فضول کرے اور بحسب ایک عضو خاص کے یہہ ہے کہ طحال کی
غذا ہے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے کھنچکر فم معدے پر پہونچے یہہ منفعت دو طرح کی ہے **ایک** تو یہہ ہے کہ فم معدے کو
مضبوط کرتا ہے اور تکثیف و تقویت اوسکی کرتا ہے **دوسری** یہہ ہے کہ فم معدے مین بوجہ اپنے مزہ خاص کی خارش پیدا کرتا ہے اوسوقت معدہ
متنبہہ گرسنگی پر ہوتا ہے اور بھوک معلوم ہوتی ہے یہہ بھی **ضرور جاننا چاہیئے** کہ جو صفرا مرارہ کیطرف کھچتا ہے وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے
اور اوسکو اپنی اصلاح مین صفرے کیطرف کچھہ حاجت نہین ہوتی ہے اور جو صفرا مرارہ سے معا کیطرف کھچکر جاتا ہے اوسکی مرارہ کو کچھہ پروا نہین ہوتی ہے
اسی طرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھچکر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکی خون کو کچھہ ضرورت نہین ہے اور جو سودا طحال سے کھچکر فم معدے کی طرف
جاتا ہے اوس سے طحال بے پروا ہوتی ہے اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے معا کو جاتا ہے قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسفل معا سے اسیطرح یہہ سودا
جو فم معدے کیطرف کھچتا ہے قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین ۔ سودا غیر طبعی وہ ہے کہ جو بطریق رسوب اور ثفل

سری صورت اس کی گر خالص نہین ہے رنگ

حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور برودت عکس

کہ نہین ہوتا ہے
بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کے ہوتا ہے اس لئے کہ ترچیزین جنمین ارضیت ملتی ہے اون مین اجزاے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہے
یا بطور رسوب کے
دب اور تہ نشینی کے مثال اسکی واسطے خون کی سوداے طبعی سے دیکہاتی ہے یا تمیز بجہت احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہو جاوے
اور کثیف
بت باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیکہاتی ہے جسکا نام مرہ سودا ہے - رسوب سوداے خون کے
جو اور کسی خلط کیواسطے نہوا اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفرا مین رسوب بجہت
لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور بہی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملی ہوئی تمام بدن مین
ہوتے ہین تو اونکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہے اور بہی اوسکا رسوب بقدر معتد بہ نہین دریافت ہوسکتا اور اگر متمیز بہی ہو تو رسوب
اتنا نہین ٹہرتا ہے کہ متعفن ہو اور کسیطرف دفع ہو پس جسوقت متعفن ہو لطیف اوسکا متحلل ہو اور کثیف اوسکا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے
کہ جسمین رسوب نہو - سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین ایک قسم خاکستر صفراے حراقیہ کی ہے اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سوداے میں
اور اوس صفرا مین جسکا ہمنے صفراے محترقہ نام رکہا ہے فرق یہہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہہ سودا خود خاکستر
ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکے اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین دوسری قسم سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہے اور بلغم کے اجزاے احتراقی
سے پیدا ہوتی ہے اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اوسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی تیسری قسم سوداے فضلیہ
کی وہ ہے کہ خاکستر خون اور راوسی خون کی حراقت سے پیدا ہوتی ہے یہہ قسم نمکین مائل باندک حلاوت ہوتی ہے چوتھی قسم
سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اوسکی خاکستر خواہ اوسکے اجزاے محترقہ بہت ترش
ہونگے جیسے سرکہ جب زمین پر گرتا ہے جوش مین آکر ایسی ترشی بو دیتا ہے کہ اوسکی بو سے مکہیان وغیرہ بہاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی
غلیظ ہو تو اوسکی رماد اور حراقت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اوس کے مزہ مین ہوتی ہے - اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے
ردی کی تین ہین ایک قسم سودا کی وہ ہے جو رماد صفرا کی جسوقت صفرا مین احتراق ہو اور لطیف اوسکا متحلل ہو جاوے - اور دو قسمین وہ ہیں
کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین زیادہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہے دیر مین ضرر کرتا ہے اور اوسکی ردائت بہی کم ہوتی ہے اور بہت جلد
فساد انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہے مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہے باقی دو قسمین جنکی ردائت اوپر زیادہ تجویز کی گئی
اونمین جو زیادہ ترشی رکہتا ہے اوسکی ردائت بہی زیادہ ہے لیکن ابتدا مین اگر اوسکا تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونیکی قابلیت زیادہ
رکہتا ہے تیسری قسم انمین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہے اور رنگ اور قیام اوسکا اعضا مین کم ہوتا ہے اور حدت ورداءت مین متی طرف
اہلاک کی ہوتا ہے مگر تحلیل اوسکا بہت دشوار ہے اور نضج پانے مین اوسکے نہایت دقت ہے علاج پذیر بہی مشکل سے ہوتا ہے یہی سب قسمین
ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین - جالینوس کہتا ہے کہ رائے صائب نہین ہے اوس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط
خون ہے اور سب اخلاط فضول ہین انکی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہے دلیل اس رائے کی غلط ہونیکی یہہ ہے کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ
تغذیہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک ہی مزاج کے ہوتے اور قوام اونکا متشابہ ہوتا پہر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کے سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ
ہڈی مین سختی زیادہ ہے اوسکی اور کوئی وجہ نہین ہے مگر یہہ کہ اوسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوئی ہے کہ جو جوہر صلابت اور سخت ہے اسیطرح
اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جاوے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہو گا چونکہ نرم ہے اسکا سبب بجز اسبات کے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتہ
جوہر نرم بلغم کا بہی ملتا ہے اور کچہ نہین ہے - خون کو یہ صفت تو ضرور حاصل ہے کہ جمیع اخلاط کو ساتہہ ملا رہتا ہے جب اسکا اخراج کرین تو اخلاط

سے منفصل ہوکر نکلتا ہے — ایک مثال چارون خلطونکے محسوسات سے ہم بیان کرتے ہین برتن مین ایک چیز بھری ہوئی ہے کہ اوسمین بطور کف اوپر نکلتا
ہے وہ جو چیز اوپر نظر آتی ہے وہ صفرا ہے اور ایک چیز مثل سپیدی بیضہ مرغ کے ہے وہ بلغم ہے اور ایک چیز تہ نشین ہے وہ سوداء ہے اور ایک چیز باقی ہے
کہ جسمین رطوبت محسوس ہوتی ہے اور جسکا فضلہ بول مین دفع ہوتا ہے یہہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہے کیونکہ مائیت کی پیدایش مشروبات سے
ہوتی ہے جو غذا سے بدن نہین ہوسکتے حاجت مشروب کیطرف اس وجہ سے ہے کہ غذا کو رقیق کرے اور اوسکو نفوذ کے قابل کردے اور خلط کی پیدایش تو ماکول
اور مشروب دونون سے ہوتی ہے مگر وہ مشروب جو غاذی ہو غاذی کے یہہ معنی ہین کہ بالقوہ شبیہ ہو اجزاے بدنی کی جو چیز بالقوہ شبیہ بدن انسان
کی ہے وہ جسم مرکب ہے نہ بسیط اور پانی بسیط ہے اسلئے وہ یہہ غاذی نہین ہوسکتا ہے — بعض کم فہم آدمی ایسا گمان کرتے ہین کہ قوت بدن کی
کثرت خون کی تابع ہے اور ضعف بدن تابع قلت خون کے ہے حال آنکہ یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ معتبر یہہ ہے کہ بدن کو خون سے کسقدر نصیب اور حصہ پہونچا ہے
اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ اخلاط مین جسوقت زیادتی یا کمی ہو بعد اسکے جو مقدار مناسب انکے بدن کے واسطے ہے اوس نسبت پر جو ہے ہوجاوین تب
بھی صحت محفوظ رہتی ہے یہہ خیال بھی صحیح نہین ہے بلکہ ضرور ہے ہر خلط کیواسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اوسکے واسطے ایک مقدار محفوظ
ہونی چاہیے جسکی نسبت کسی دوسری خلط سے نہ لیجاوے بلکہ اوسکی مقدار فی نفسہ لیجاتی ہے — اخلاط کے بیان مین بہت سی مباحث ایسی باقی
رہگئی ہین کہ جو طبیبونکے درجے کے موافق نہین ہین اونسے فلاسفہ طبعی بحث کرتے ہین

فصل دوسری تعلیم چوتھی کیفیت تولد اخلاط کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ ہضم غذا کا بسبب مضغ یعنی چبانیکے ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ جو منہ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے
بلکہ یہہ دونو سطحین گویا ایک ہی ہین اور اوس معدہ کی سطح سے جو منہ کی سطح مین بہت شدت اتصال ہے قوت ہاضمہ موجود ہوتی ہے اگر چہ اوسقدر
نہین ہے جو معدے مین ہے تاہم جسوقت کہ چبائی ہوئی چیز کو سطح اندرونی فم کی ملتی ہے کسیقدر اوسمین تغیر پیدا کرتی ہے اس تغیر کا یہہ نشان
آنکھ سے ہی ہوتا ہے کہ جیسے ذائقہ کا حرارت عرضیہ جو اوسمین واقع ہے ہو رہتی ہے اسیواسطے گیہون کو اگر منہ مین چبا کر دنبل یا ورم خراجات
پر لگائین جتنا سود فائدہ کریگا اگر گیہون کو پیکر پانی مین بھگو کر خواہ پکا کر لگائین اتنا سودمند نہوگا [illegible] کہ اس بات پر دلیل
کہ چبائی ہوئی چیز مین کسیقدر ہضم قبل از انحدار شروع ہوجاتا ہے یہہ ہے کہ بعد چبانیکے اوسکا اصلی مزہ اور بو باقی نہین رہتی پھر جب انحدار
اوسکا معدے مین ہوتا ہے وہان جاکر ہضم تام ہوتا ہے یہہ ہضم فقط حرارت معدی سے نہین ہوتا ہے بلکہ اور بھی کسیقدر حرارت معدی کی داہنی طرف
جگر سے یا بائین طرف طحال سے پہونچتا ہے — طحال بھی ایک فائدہ حرارت دیتی ہے [illegible] بلکہ باعانت شرائین جو اوسکے
سکے جو اوسمین ہین معدے کو ملتی ہین غذا اسکے قدام [illegible] سے بھی حرارت پہونچتی ہے وہ حرارت ثرب کی ہے جو ایک عضو شحمی ہے
قابل حرارت کا بسبب شحم کے اس حرارت کو معدے تک پہونچاتا ہے [illegible] حرارت پہونچتی ہے اسیلئے
کہ قلب حجاب کو گرم کرکے اس ذریعہ سے معدے کو گرم کرتا ہے جب غذا ہضم ہوتی ہے تو پہلے بہ ارادہ اکثر حیوانات مین کیلوس بنتی ہے اور بقیہ
شرکت مشروب کی بصورت کیلوس یا اوس پر طاری ہوتی ہے — کیلوس ایک جوہر سیال [illegible] ہے [illegible] کے بعد کیلوس ہونے کے
اسکا معدے سے اور امعاء سے جذب ہوکر طرف عروق کے دفع ہوتا ہے ان رگونکا ماساریقا نام ہے اور یہہ پتلی رگین مین سخت سخت اسلئے کہ
متصل جب غذا دفع ہوکر انمین پہونچتی ہے انمین سے ایک رگ جسکا باب الکبد یا دروازہ جگر نام ہے اوسمین ہوکر جگر مین نافذ ہوتی ہے کہ اوسکی
اجزاء اوسکی شاخون باب الکبد کی جو داخلی اور چھوٹی چھوٹی اور [illegible] مثل بال کے باریک ہین اور [illegible] اخر ہے اول اوسکے
منہ سے جو پشت جگر پر نکلی ہے اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہونکے اندر ہوکر نافذ نہین ہوسکتی ہے مگر جسقدر پانی یا کوئی چیز مشروب زیادہ [illegible]

ہم استعمال کرتے ہیں اسلئے کہ بدنکو تھوڑے پانیکی ضرورت ہے اور پانی جسقدر پیا جاتا ہے غذا کی تنفیذ کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہوکر باریک باریک رگونمین در آئے - جب غذا
ان چھوٹی چھوٹی رگونکے اندر داخل ہوتی ہے ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہے اور ملجاتا ہے اسی جہت سے فعل جگر کا اثر
کیلوس مین شدید اور سریع ہوتا ہے اسوقت اس کیلوس کا پہر طبخ ہوتا ہے اور پہر طبخ مین ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہے اور ایک چیز تہ نشین
مثل رسوب کے ہوتی ہے اور کبھی ان دونوں کے ساتھ اگر طبخ مین افراط ہو جاوے ایک چیز محترق اور اگر پورا طبخ نہو تو ایک چیز خام سی پیدا ہوتی ہے
- کف تو صفرا ہے اور رسوب سودا اور یہہ دونو طبعی خلط ہین اور سوختہ چیز مین لطیف صفرا سے ردی یعنی غیر طبعی اور کثیف سودا سے ردی یہہ دونو
غیر طبعی ہین اور خام وہی بلغم ہے اور جو شئے صاف ہوکر خوب نضج پاتی ہے وہی خون ہے مگر جبتک جگر مین رہتا ہے نہایت پتلا ہوتا ہے یعنی جتنی
غلاظت خون کو لائق ہے اوتنی نہین ہوتی ہے اس لئے کہ وہ مائیت جسکی طرف احتیاج نہین ہے اسمین ملی ہوتی ہے اور اسکا سبب
یعنے تنفیذ غذا اوپر مذکور ہو چکا - پہر یہہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہے تو اوس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے جسکی حاجت واسطے
تنفیذ غذا کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہو گئی یہہ رطوبت جگر سے کبھی اوس رگ مین آتی ہے جو گردونکی طرف اوتری ہے اور اپنے ہمراہ
خون اسقدر لاتی ہے کہ جو براہ کمیت اور کیفیت گردونکے غذا کے لائق ہو اسواسطے رطوبت کی چکنائی اور دمویت دونو گردونکی غذا ہوتی ہے اور
جو کچھ اس رطوبت مین باقی رہتا ہے وہ بطرف مثانہ اور احلیل کے آجاتا ہے - خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہے ایک بڑی رگ کیطرف سے کہ
جو پشت کبد سے نکلی ہے اور وہ مین آتا ہے اور وہ رگین ہین پاکن جو کبد سے نکلی ہین اور یہہ خون جداول اور وہ مین آتا ہے اور جداول اور وہ
سے ہوکر سواقی جداول مین آتا ہے سواقی سے رواضع مین آتا ہے - مصنف علیہ الرحمہ لکھتا ہے جداول اور سواقی اور رواضع کا بیان
باب تشریح جگر مین دیکھنا چاہیے یہان اوسکی تفصیل مین داخل ہونیکا محل نہین پہر رواضع سے خون نکلکر پتلی پتلی رگین جو مثل بال کے ہین اون مین
آتا ہے اون رگون کی مونہہ سے اعضائے جسم مین مترشح ہوتا ہے یہہ اندازہ مقرر کیا ہوا اوس حکیم کا ہے جسکی حکمت سب پر غالب ہے - خونکی پیدایش
کا سبب فاعلی حرارت معتدلہ ہے اور سبب مادی غذا مین جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نضج کامل ہے اور اوسکی علت غائی بدنکا غذا دینا
- صفرائے طبعی جو کف خون کا ہوتا ہے اوس کا سبب فاعلی حرارت معتدلہ اور صفرائے محترقہ کا سبب فاعلی حرارت ناری مفرط یعنے زائد خصوصا
وہ حرارت جو جگر مین ہوتی ہے اور سبب مادی غذا مین جو چیز لطیف اور حار اور حلو اور چرب اور تیز ہے اور سبب صوری نضج کا بحد افراط پہونچ
جانا اور علت غائی ضرورت اور منفعت دونونکا ذکر فصل اول مین ہو چکا ہے - بلغم کا سبب فاعلی نقصان حرارت کا ہے اور سبب مادی
اوسکا جو غذا کہ غلیظ بارد رطب بالزوجت ہو اور سبب صوری بلغم کا کمی نضج کی ہے اور علت غائی ضرورت اور منفعت جو اوپر بیان ہوئی ہے
سودائے طبعی کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سودائے محترقہ کا جو حرارت حد اعتدال سے بڑہ جاتی ہو اور سبب مادی سودا کا جو غذا کہ غلیظ ہو اور نہ
رطوبت اوسمین نہو ایسی غذا اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کے سبب قوی ہوتی ہے اور سبب صوری اوسکا ثفل جو تہ نشین ہوتا ہے وجہ
یا اوسمین سیلان نہین ہوتا ہے یا متحلل نہین ہوتی ہے اور علت غائی اوسکی وہی ضرورت اور منفعت ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا - سودا اکثر بسبب
حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہے یا طحال مین ضعف ہو جاتی یا برودت ایسی پہونچی کہ اخلاط مین انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان مین گذرے
یعنے اخلاط بدن مین محتقن اور بستہ رہین کہ اونکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہون اور مدت مین اونکی طول ہو
کہ اخلاط کو خاکستر کر دین - جسوقت سودا مین کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدہ کے ٹہری خون اور اخلاط جیدہ کا تولد کم ہوتا ہے اسی جہت سے
بدن مین خون کم نظر آتا ہے - اس بات کا جاننا ضرور ہے کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کی سبب فاعلی ہین مع دیگر اسباب کے مگر حرارت معتدلہ

خون کو پیدا کرتی ہے اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہے بسبب فرط احتراق کے اور برودت بلغم کو
پیدا کرتی ہے زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہے یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قوتین منفعلہ ہین بمقابلہ قوتون فاعلہ
کے اونکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد قایم کر دینا واجب نہین ہے کہ ہر مزاج اور مرکب سے اوسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے
اور ضد اوس مزاج کی بالعرض اوس سے نہین پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ اپنے ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بارد
یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہے جو اوسکے ضد ہے اور یہہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہین ہے بلکہ برودت اور یبوست کی وجہ
سے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور بلغم کا طالب جس سے جذب رطوبات ہو نہین ہونے پاتا بہت سی رطوبت غریبہ پیدا ہوتی ہے بالاصالت یہہ رکود
لازم ہے عدم نضج کو جو لازم ہے برودت اور یبوست کو مثال اسکی ایک آدمی نحیف و ضعیف ہوتا ہے جسکے جوڑ بند ڈھیلے اور بال بدن پر کم اور جلد اوسکی سرد
اور جسم نازک اور رگین تنگ اور ایسی بالعرض کو مشابہ ہے جو بین شیخوخت مین بلغم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج شیخوخت کا در حقیقت بارد یابس ہے اور بلغم
کی رطوبت بالعرض مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہے یہہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ واسطے خون کے اور جو خلط ہمراہ خون کے رگون مین
جاری ہوتا ہے ایک ہضم تیسرا بھی ہے علاوہ اون دو ہضمون کے جو اوپر مذکور ہوئے اور اسوقت یہہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہے
پس جبکہ ہر عضو کو حصہ خاص پہونچتا ہے اوسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہے — پہلا ہضم جو معدہ مین ہوتا ہے اوسکا فضلہ براز ہے جو براہ امعاء
دفع ہوتا ہے دوسرا ہضم جو کبد مین ہوتا ہے اوس کا فضلہ بیشتر تو براہ بول دفع ہوتا ہے اور باقی بطرف طحال اور مرارہ کے
جاتا ہے تیسرا اور چوتھا ہضم کا فضلہ ذریعہ تحلل کے دفع ہوتا ہے کہ وہ محسوس نہین ہے یہہ پسینہ اور میل او نہین دونو ہضمونکا فضلہ
ہے جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ مثل مسامات کے دفع ہوتا ہے خواہ منافذ طبیعی مثل پستانکا نہ اور اورام منفجرہ کے خواہ وہ زائد
چیزین جو بدن سے اوگتی ہین مثل بال اور ناخن کے اونکی راہ سے دفع ہوتا ہے — یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جبکہ اخلاط رقیق ہو جاتی ہین اور سے خلاط کے
نکلنے اور استفراغ پانے سے ضعف ہوتا ہے اور بسبب وسیع ہونے مسامات کے اذیت پاتا ہے ضعف قوت کا اس سبب سے کہ تحلل جسقدر زیادہ ہو
ضعف قوت اوسکا تابع ہوتا ہے اور یہہ بھی سبب ہے کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل اور استفراغ آسان ہے اور جس چیز کا تحلل اور استفراغ آسان
ہوتا ہے اوسکے ہمراہ تحلل روح کا بھی بیشتر ہوتا ہے پس روح کی تحلل سے یقیناً ضعف پیدا ہوتا ہے — اور یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
جسطرح ان اخلاط کے واسطے اسباب پیدایش اور تولید مین درکار ہین اسیطرح انکے بدن مین حرکت کرنیکے واسطے بھی اسباب محرکہ درکار ہین —
حرکت جسمانی اور دیگر اشیای حارہ خون اور صفرا کو حرکت دینے کے اسباب ہین اور کبھی سودا کو بھی حرکت دیتے ہین اور اوسکی تقویت بھی کرتی ہین
مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتا ہے اور بعض سودا کو اقسام کے اوہام بذات خود محرک اخلاط ہین مثلاً سرخ چیز دیکھنی دیکھنا محرک خون ہے اسیواسطے
جو شخص رعاف مین مبتلا ہو اوسکو منع کیا جاتا ہے کہ جو شے سرخ اور چمکدار ہو اوسکی طرف دیکھے — اسیقدر بیان اخلاط اور کیفیت اونکے تولد
کی مناسب اس مقام کے تھی جو ہمنے ذکر کیا ایسا نزاع مخالفین کے ان باتونکا صواب اور خطا ہونے مین کیا ہے طبیعیین سے ہے اطبا سے نہین ہے

تعلیم پانچوین مین ایک فصل اور پانچ جملہ مین فصل مین بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا

اعضا اون اجسام کا نام ہے جو اول آمیزش اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسے اخلاط مادہ اجسام مین جو اول آمیزش ارکان سے متولد ہوتے ہین اعضا کی اول
دو قسمین ہین مفرد اور مرکب اعضای مفردہ وہ ہین کہ جو جز محسوس ان اعضا مین سے کسی عضو کا لیا جاے اوسکا نام اور اوسکی حد ذاتی اور کل کا
نام ایک ہی ہوگا مثلاً گوشت اپنے اجزا مین بھی کیفیت رکھتا ہے پارہ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہے اور عصب جتنی شئے اونکے اجزا بھی یہی کیفیت

رکھتے ہیں اور ہڈی بہ نسبت اپنے اجزا کے اسی صفت پر ہے اور جو عضو مثل ان تینوں کے ہو وہ عضو مفرد ہے اور ان اعضائے مفردہ کو
اعضائے متشابہۃ الاجزا بھی کہتے ہیں ۔ اور اعضائے مرکبہ وہ اعضا ہیں جنکے جزو اور کل کا نام اور انکی حد ایک سی نہو جیسے ہاتھ پاؤں مونہہ
کہ مونہہ کے جزو کو مونہہ نہیں بولتے اور ہاتھ کے جزو کو ہاتھ نہیں کہتے ان اعضائے مرکبہ کو اعضائے آلیہ بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ یہہ اعضا
آلے ہیں واسطے نفس کے اوسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونیکے واسطے ۔ اول اعضائے متشابہۃ الاجزا سے ہڈی ہے یہہ سخت پیدا
کی گئی اسواسطے کہ بنائے قیام بدن اور ستون اوسکی حرکات کا ہے اور اوسکے بعد غضروف یعنی کری وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہے اور لچکتی ہے
اور بہ نسبت تمام اعضا کے سخت ہے فائدہ اوسکی خلقت کا یہہ ہے کہ ہڈیونکا اعضائے نرم سے متصل ہونا بوجہ احسن انجام پاوے ایسا نہو کہ سخت
اور نرم دو چیزیں بے کسی درمیانی شے کے ترکیب پائیں کہ نرم کو سخت سے اذیت ہو خصوصاً جسوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہ میں دبے
بلکہ ترکیب مناسب یہ ہے کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جاوے اور نرمی بڑھتی جاوے جیسی ترکیب شانہ کی ہڈی میں اور [illegible] کی اضلاع خلف میں اور جیسی
نرم ہڈی خنجرہ کے نیچے یعنی استخوان سرسینہ ۔ ایک یہہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہے کہ اوسکی جہت سے مفاصل جو آپس میں قریب قریب ہیں
اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑ کا پہونچتا ہے اونمیں حسن انتظام پیدا ہو کہ وہ بسبب صلابت کے ریزہ ریزہ نہو جائیں اور ایک یہہ بھی فائدہ خلقت
غضروف سے ہے کہ جسوقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھنچتا ہے کہ جسمیں ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہے اس شکل میں غضروف سے قوت پاتا ہے
جیسے عضل اجفان یعنی پلکونکے کہ [illegible] ہر غضروف انکی عضلات کیواسطے ستون اور دعامہ یعنی [illegible] اسکے [illegible] الگ کیگئی ہیں
کبھی اکثر مقامات میں احتیاج ہوتی ہے کہ ایک شے ہو بہت قوی سخت بیچ میں اوسکے واسطے ایک اعتماد حائل ہو غضروف [illegible]
چنانچہ شمار کیا جاتا ہے [illegible] وہ جسم ہے کہ جسکا محل نبات یا مقام روئیدگی [illegible] یا نخاع [illegible] رنگ اوسکا سفید [illegible]
اور جدا ہوتے ہیں سخت اسکی خلقت اس غرض سے ہوئی ہے کہ اعضا کا احساس اور حرکت تمام ہو [illegible]
پیدا ہوتے ہیں اور مشابہ ہیں [illegible] اور [illegible] اعضا متحرک ہیں [illegible]
کہ ہوتا ہے یا بوجہ انجذاب عضل کے اور رجوع کرنے عضل کے طرف اپنے کے وہ جذب پیدا ہوتا ہے [illegible] اعضائے متحرکہ کو [illegible] کر دیتے ہیں وہ اوتار
جو بواسطہ انبساط عضل کے جسوقت وہ اپنی ہیئت اصلی کیطرف پھرے [illegible] خواہ مقدار طول میں جسوقت عضلہ کے [illegible] کی ضرورت ہو اور [illegible]
طبعی عضلہ کی [illegible] ہے اور پھر باقی رہے اوسوقت بھی اوتار کا فائدہ [illegible] کا دیتے ہیں [illegible] معلوم کرتے ہیں اس کیفیت کو
بعض عضلات میں ہے اوتار اکثر مرکب اوس [illegible] سے ہیں کہ جو عضلہ میں نافذ ہو کر اوسکی دوسری جانب نکلتا ہے [illegible] اونکی ترکیب
کہ جنکا ذکر ہم اوتار کے بعد کرینگے اور وہ رباطات ہیں ۔ رباطات بھی جسم عصبانی [illegible] اونکو حس کرنے سے معلوم ہوتے ہیں [illegible] اگر عضل
عضل کے پہونچتے ہیں اور وہاں پر بھی رباطات مع اعصاب اور اوتار کے مجتمع ہو کر ریشہ ریشہ ہو کر [illegible] لحمیت کے ملحق ہوتے ہیں انمیں سے جو
متصل عضلہ کے ہوتی ہیں اور پھر گوشت آجاتا ہے اور عضلہ سے جدا ہوتی ہیں مفصل تک خواہ عضو متحرک تک وہ بذات خود جمع ہو کر وتر [illegible] ہیں
۔ یہ رباطات جنکا ہمنے ذکر کیا یہہ بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہیں بعض کو انمیں سے مطلق رباط کہتے ہیں اور بعض انمیں کا اسم عصب
نام رکھا جاتا ہے جو رباط کہ عضلہ تک پہونچتا ہے اوسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط اعضا تک نہیں پہونچتا ہے بلکہ اوسنے دو ہڈیوں کے
مفاصل کا وصل کر دیا خواہ اور [illegible] کر درمیان میں وصل پیدا کیا اور [illegible] ایک چیز [illegible] کو دوسری چیز سے [illegible] یہہ رباط [illegible]
بھی اسے کہتے ہیں باسم عصب مخصوص ہوتا ہے ۔ رباطات میں کسی ایک کو بھی حس مطلق نہیں ہے اسمیں مصلحت ہے تا کہ اس کو اذیت نہ پہونچے

اوس حرکت اور رگون نے سی جو بکثرت اسکو لازم ہی رابطہ کی منفعت اوپر کے بیان سی معلوم ہو چکی — اوسکے بعد شریانات ہین یہہ اجسام
دل سے اوگتے ہین اور پیچھے ہو کر بطرف اعضا کی اور مجوف طولانی ہوتے ہین او عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہی انکو واسطے حرکت
انبساطی اور انقباضی دونون ہین ان دونون حرکتون کا فصل اور جدائی سکونات سی ہوتا ہی انکی خلقت کا فائدہ یہہ ہے کہ قلب مین ہوا
پہونچا کر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا ہی اوسے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین — انکے بعد اوردہ ہین یہہ
رگین خلقت اور ساخت مین مثل شریان کی ہین لیکن یہہ جگر سے اوگتی ہین اور ساکن ہین انکی خلقت کا فائدہ یہی ہے کہ خون کو
تمام اعضا پر تقسیم کرین — اونکے بعد غشیہ ہین جنکی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشون سی جنکا حجم باریک ہوتی ہے یہہ جھلیان ہین واسطے
مخلوق ہوئی ہین کہ اور اجسام کی سطحون کو ڈھانپ لین اور اون سب کو اوپر پہونچ جائین اسمین کئی منفعتین ہین ازانجملہ یہہ منفعت ہی کہ وہ
اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہین ازانجملہ یہہ بھی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائی اور ربط پیدا کرے یہہ جھلی اوپر
عصبانی اوس رباط کو جو فراہم ہوا ہی ان اعضا کی ریشون تک پس اوسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہو گئی ہے جیسے گروہ اعضای
ازانجملہ یہہ منفعت ہی کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی مین فاقد الحس ہین یعنے حس نہین رکھتے ہین اونکے واسطے یہہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس
بذات ہو کہ جو چیز اوس عضو عدیم الحس کو ملے خواہ جو بات اوس جسم مین حادث ہو جسمین یہہ جھلی لپٹی ہوئی ہو بالضرور دریافت کرے اور جن اعضا کو
ہمنے فاقد الحس کہا ہے اور اونپر یہہ جھلی لپٹی ہے وہ یہہ ہین ریہ جگر طحال و دونو گردے کہ یہ سب ذاتی حس نہین رکھتے ہین جن چیزونکی
حس انہین ہوتی ہے بذریعہ انہین جھلیونکے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہین جب ان اعضا مین کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو تو اوسکی محسوس
ہو جانا ہی ریح کو تو جھلی بالذات ادراک کرتی ہے بذریعہ تمدد کے جو جھلی مین اوسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہین کرتی
بلکہ یہہ جھلی کا تعلق ہوتا اوسکا تعلق جہان سے وہ لٹک رہی ہے اوسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو مین ورم ہوتا ہی
اوسکے ثقل سے اوسمین ایک رجحان اور میل ایسا پیدا ہوتا ہی کہ جو سبب اعضا تک اوسکا اثر پہونچتا ہے — بعد جھلی کے گوشت ہی وہ ایک بھرتی ہے
روزن وار — یہہ سب اعضا بدن رکھنے کی اور قوتین اونکی جن پر اعضا و بدن کا ہی بدن مین مقرر کی گئین — ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی
ہی کہ اوسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی ہی اوس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہے اور تغذی جذب غذا کرنا اور اوسکا ٹھہرا لینا اور اوسکی صورت بدلکر
اپنے مشابہ کر لینا اور اوس مشابہ صورت کو اپنے مین ملا لینا اور فضلہ کو دفع کر دینا ان افعال سے تمام ہوتی ہے — اور بعد تغذیہ کی اعضا کی
قوتون مین اختلاف ہے بعض اعضا کو علاوہ تغذی کی اور ایک قوت ہی کہ وہ قوت اوسکی غیر کے بطرف عضو کے پہونچتی ہے اور بعض اعضا ایسے
ہین کہ اونمین یہہ قوت نہین ہے — جسوقت یہہ اعضا آپسمین مرکب ہوتے ہین کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہی اور کبھی معطی غیر
قابل پیدا ہوتا ہے اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہی اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہی اور نہ معطی — مترجم کہتا ہی
قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہین کہ کسی شیئ کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اوسکو کہتے ہین جو کسی قوت یا وصف
کو دوسرے کو عطا کرے اور بلحاظ ان دو وصفون کی ثبوت اور سلب کی یہہ تقسیم عقلی بھی چار صورتین نکلتی ہین اس پیدا ہوتا عضو قابل معطی
کا ایسا یقینی ہے کہ اسمین کسیکو شک نہین ہے اسلئے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہین کہ بالاجماع یہہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت
غریزی اور روح کی قلب سے ہین جو قلب مبدا قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہی اور اس سے ان قوتون کو قبول کرتے ہین
اور یہی دماغ اور جگر ہر ایک قوت کی ہین کہ اوس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہین یہی معطی ہین — دماغ مبدا حس کا ہی علی الاطلاق

ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہین ہے - اور جگر تغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے
کہتے ہین کہ جگر مبدء تغذیہ کا علی الاطلاق نہین ہے - وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہین ہے اوسکے وجود مین شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید تر
ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود مین شک کرے - گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حس و حیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا مبدء نہین ہے
جو وہ کسی عضو کو عطا کرے اور اوسکا معطی کہلائے - اب وہ قسمین جو باقی رہین اونمین سے ایک کے وجود مین جیسے معطی غیر قابل کے درمیان اطبا
اور کبار فلاسفہ کے اختلاف واقع ہے اکبر فلاسفہ یعنی ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہہ عضو قلب ہے اور اصل اول ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت تغذیہ
اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہے اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہین ہے یہہ غیر قابل اور معطی ہے - اطبا اور بعض متقدمین
فلاسفہ نے ان قوتونکو اعضا مین بسبب تجویز کیا ہے ان لوگونکا یہہ قول ہے کہ قلب معطی ان قوتونکا ان اعضا کو نہین ہے اور ایسا کوئی عضو
نہین ہے جو معطی غیر قابل ہے - ہمارے نزدیک قول اول براہ تحقیق اور بہ تدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین اظہر
ہے - چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اسکے وجود مین بھی مابین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہے ایک گروہ کا یہہ مذہب ہے کہ ہڈیان اور گوشت بیحس
اور جو چیز مثل انکے بدن مین ہے انکو بقا بھی قوتون سے ہے کہ وہ انہین مین خاص پائی جاتی ہے وہ قوت اور اعضاء معطیہ سے ان کو نہین پہونچی مگر
یہہ اعضا باوجود ان قوتونکے محتاج ہین کہ جب انکی غذا ان تک پہونچتی ہے اوسکو قبول اور استحالہ کو خود یہی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہہ اعضا
ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھہ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین جیسے یہہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین - ایک گروہ کی رای
یہہ ہے کہ یہہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہین ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہہ قوتین انکو پہونچی ہین اول خلقت مین اور جب یہہ قوتین پہونچ
چکین اور انمین جاگزین ہوگئین پھر ہمیشہ قایم رہتی ہین - طبیب پر یہہ بات واجب نہین ہے کہ ان دونون مذہبون مین سے مذہب حق کی تلاش
کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹاوے اوسکے منظر طب کی اسقدر گنجایش نہین ہے اور نہ اوسکی مباحث مین اس اختلاف کرنے سے ہوگی
کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اوسکے اعمال مین سے رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہے مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین نسبت اختلاف اول کے طبیب کو کچھہ
ضرر نہین ہے کہ قلب مبدء حس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ عصب خواہ کبد اعمال کے قلب کے
مبدء افعال طبیعیہ مغذیہ کا ہے بنسبت تمام اعضا کے - اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھہ ضرر نہین ہے کہ حصول اولی
قوت عزیزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہے خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قوت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے کوئی صورت ہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا
ضرور ہے کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کے فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کے
درمیان کی بند ہوجاوے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو تو فعل تغذیہ کا ہڈی نکرسکے جسطرح حس و حرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آیا ہے
بند ہوجاوے باطل ہوجاتی ہے - بلکہ اب یہہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہوگئی ہے جبتک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہے - اب اسوقت
ہم طبیب کیواسطے شرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح و بسط حال اعضاء رئیسہ اور اعضاء خادمہ رئیسہ اور اعضاء غیر رئیسہ
بلا خدمت کا اور حال اون اعضا کا جو نہ رئیسہ ہین اور نہ مرؤسہ بیان کرتے ہین **اعضاء رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اولی قوتونکے بدن مین
اسلئے کہ بدن بنظر اضطرار اونکے حفظ بقاء شخص اور نوع مین حاجتمند ہے بسبب حاجت بقاء شخص کے اعضاء رئیسہ تین ہین **قلب** ہے مبدء قوت
حیات کا اور **دماغ** ہے مبدء قوت حس و حرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بسبب بقاء نوع بھی یہہ تینون اعضاء رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو
خاص بقاء نوع کا محتاج الیہ ہے وہ **انثیان** ہین کہ اونکی ضرورت ایک طرحکا اضطرار بھی ہے اور ایک قسم کا اونسے نفع بھی حاصل ہوتا ہے اضطرار اوسمین

تولید منی کے ہی کہ اوس سے حفاظت نسل کی قائم ہے اور نفع یہ ہے کہ تمام ہوتا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ انواع حیوان کا ہی
اور داخل اوسی ہیئت حیوان مین داخل نہین ہے انثیین سے ہوتا ہی اعضائی خادمہ رئیسیہ بعض اونین کے خدمت مہیئہ کرتے ہین یعنی اوس
خدمت سے کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہے اور بعض اعضائی خادمہ خدمت مؤدیہ کرتے ہین خدمت مہیئہ کا منفعت نام ہے اور خدمت
مودیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیئہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہے اور خدمت مودیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہے اور قلب
کیواسطے خدمت مہیئہ کرنے والا ریہ ہی اور خادم مودی شرائین ہین ۔ دماغ کیواسطے خادم مہئی جگر ہے اور تمام اعضائی غذا کا اور حفظ روح کا
اور خادم مودی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم مہئی معدہ ہی اور خادم مودی اوردہ ہین انثیین کے خادم مہئی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان
انثیین سے پہلے کرتے ہین اور خادم مودی انثیین کا مرد مین احلیل ہے اور وہ رگین جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون
مین خادم مودی وہ رگین ہین جنکی طرف سے منی ہو کر محیل یعنی مکان حمل تک پہونچتی ہے عورتون کیواسطے رحم ایک عضو زائد ہے جسمین منی کی
منفعت تمام ہوتی ہے ۔ جالینوس کہتا ہی کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہے کہ اوسکو واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہی کہ جسکے واسطے
منفعت ہی فعل نہین ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونون ہین پہلے کی مثال قلب ہی دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر مین اس قول کی
شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہ مراد ہی کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہو جیسے باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقائی نوع
مین داخل ہین مثال اس بات کی اسیطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور اون چیزون مین داخل ہے
جو بقائی نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سے جالینوس کے قول مین اسجگہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کی قبول
کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہو جاوے فائدہ دینے مین حیات شخص یا بقائی نوع کر جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہی کہ قلب کی
ترویح کرے بقائی شخص کا فعل تمام ہو جاوے اور جگر کیطرح ہضم ثانی کرتا ہی اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہی اوس چیز کو جو ہضم اول
کی فعل کو تمام کرتی ہے تاکہ صلاحیت اوسکی پیدا ہو سکے ہضم ثانی خون واسطے غذا دینے اوسی جگر کے اوس وقت تک کہ جگر اپنا فعل اسمین کرچکے
اور وہ فعل تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا ہے جس سے ایک فعل پیدا ہو نیوالی کا انتظار ہو اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل
کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے ۔ پھر ہم اب بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ منجملہ اعضا کی کچھ ایسے
اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یعنی اعضا متشابہ الاجزا ہین سواے لحم اور شحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین
جیسے لحم اور شحم کہ انکے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونونکی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکمائے محققین کے نر و مادہ دونونکی منی سے
اعضا پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ جنین بنیے پنیر کہ انفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہی اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا انفحہ مین ہے اوسیطرح بستگی
صورت اعضا کا نر کی منی مین ہے اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودھ مین ہے اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا کا یعنی
قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی جنین کی ہین جو اوسے بنتا ہی اسیطرح دونو منی نر و مادہ
کی جنین کی جزو ذاتی ہین ۔ یہ قول تھوڑی سی مخالفت بلکہ مناسبت سے قول جالینوس سے رکھتا ہی اسلیے کہ جالینوس کی یہ رائے ہی کہ ہر ایک منی
نر و مادہ کیواسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونو ہین اور بالفعل یہ بات ناجائز نہین ہے اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قوی تر
ہے اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقویٰ ہے علمائے متکلمین کہتے ہین کہ ظاہر قول جالینوس سے یہ بات ہر اندازہ نہین ہوتی ہے کہ نر کی
منی مثل پنیر مایہ کی سبب انعقاد کا ہوتی ہے اسلئے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کی مخالفت تجویز کیا ہے بلکہ تحقیق اس مسئلہ کی تفصیل

تمام ہماری انسانی جسم کی حالتین کی جو علم طب میں ہین اور جن مین اصول طبعیات سبر ہن ہوئے ہین ملاحظہ کرنی چاہیے — جو خون عورتون سے ایام حیض مین
جدا ہوتا ہے وہ اوسکو ہم غذا اپنے بچہ کی کرتے ہین اوسمین سے کسیقدر مستحیل ہوکر مشابہ جوہر منی اور اون اعضائی اصلیہ کے ہوتا ہے جو منی سے پیدا ہوئے
ہین اور اوسمین اعضا کیواسطے غذا کی نمو ہوتی ہے اور کسیقدر وہ خون اس بات کی تو صلاحیت نہین رکہتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ اون
اعضا کے اندر پیوستہ ہو جاسکے اور جس قدر جگہہ خالی درمیان اعضائے اولی کے ہے اوسکو بہر دیتا ہے کہ اس سے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر اس
خون سے ایسا ہوتا ہے کہ ان دونو باتونمین سے کسیکی صلاحیت نہین رکہتا ہے پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہے کہ طبیعت اوسکو بطور فضلہ
کے دفع کرتی ہے جسوقت جنین پیدا ہوتا ہے جو خون اوسکے جگر کو پیدا کرتا ہے ایسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہے اور اوسکے جگر سے وہ
چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہے خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اوسکو بستہ کرتی ہے
شحم کی پیدایش اس خون کی مائیت اور دسومت یعنی چکنائی سے ہے اور برودت اوسکو منعقد کرتی ہے اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگہل
کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہین کہ ہر دو مادہ دونو کی منی سے پیدا ہوتے ہین جسوقت وہ ٹوٹ جائین پہر بستہ اور درست نہین ہوتے
اور اتصال حقیقی پہر اونمین نہین پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت مین درست ہوسکتا ہے اور سن صبی مین اوسکے انجبار اور بستگی کی امید ہوسکتی ہے
ان اعضا کی مثال جیسے ہڈیان اور چہوٹی چہوٹی شعبہ اور رگ سے بڑی شعبے اور شریانین کا یہ حال نہین ہے — ان اعضا مین سے اگر کوئی چیز کم ہو جائے
پہر اوسکے عوض کچہہ نہین اوگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹہہ — جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد ٹوٹ جانیکے پہر درست ہو جاتا ہے اور متصل ہو جاتا ہے
جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اوسمین منی کی بہی شرکت ہو جبتک زمانہ اوسکی خلقت کو بعد زیادہ نہین گذرتا ہے
اگر اوسمین کوئی نقصان ہو تو وہ پہر سے پیدا بہی ہوسکتا ہے اور درست بہی ہوسکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بعید ہو جائے
کہ خون کی مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہوا اوسوقت دوبارہ نہین اوگ سکتا ہے — یہ بہی ہم کہتے ہین کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہین انمین سے
کبہی کبہی عضو کا مبدء حس و حرکت کا ساتہ ہی عصب واحد ہوتا ہے جیسے آنکہہ کا پٹہہ کہ مبدء حس و حرکت دونو کا ہے اور کبہی ہر ایک قوت کا مبدء
ایک عصب جداگانہ ہوتا ہے — یہ بہی ہم کہتے ہین کہ جتنے احشا جہلی مین لپٹے ہوئے ہین اونکی غشا کا منبت اور جائے پیدایش ایک دو جہلیون مین سے
ضرور ہے یا جہلی سینہ کی یا جہلی شکم کی اور یہ دونو جہلیان اندرونی ہین — سینہ کے اندر جتنی چیزین ہین جیسے حجاب اور وہ شریانین ہین انکی جہلیونکا
منبت وہ جہلی ہے کہ وہ مستبطن یعنی اندرونی ہے واسطے اضلاع اور پسلیون کے — اور جو چیزین جوف مین اعضا اور عروق کے ہین منبت اوس کی
جہلیونکا اندرونی پردہ عضل بطن کا ہے جیسے صفاق کہتے ہین — یہ بہی ہم کہتے ہین کہ جتنے اعضا لحمی ہین وہ بطور لیف کے ہین جیسے گوشت عضلہ
مین خواہ اول ہین لیف نہین ہے مثل جگر کے — جتنی حرکتین اعضا کی بدن مین ہوتی ہین کوئی حرکت بدون لیف کے نہین ہوتی حرکت ارادی کا سبب
لیف کی ہوتی ہے اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسیطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہے جیسے حرکت ازدراد کی یعنی لقمہ
اوتارنیکی — یہ حرکتین لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہین کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہے طول اور عرض اور ترچہا سی جذب اور کشش ہے یہ
اور لیف کے پیدا ہوتی ہے جو دراز ہے اور رفع اوس لیف سے پیدا ہوتا ہے جو عرض مین چلی گئی ہے جو عام پیٹنے پکڑنے والی ہے اور امساک
کیواسطے وہ لیف بنائی گئی ہے جو مورب ہین — جن اعضا مین ایک ہی طبقہ ہے مثل اوردہ کے اوسکی تینون قسم کی لیف یعنی لیف جاذب اور
دافع اور ماسکہ ایک دوسرے مین بنی ہوئی ہین اور جو اعضا دو طبقہ رکہتے ہین اونکی طبقہ خارجی مین وہ لیف ہوتی ہے جو عرض مین چلی ہے اور
متکادل اور مورب طبقہ داخلی مین ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے — اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہوتا کہ لیف

ایسی ہے جیسے احساس اور منبع شے کو جو طرف اوسی شے کے جیسے قرب نسبت کر کہ وہ احساس مین مدد کے اور اونپر بنا بدن کی ہے جیسے بنا کشتی کی اوس
اوس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو پہلے کھڑی کی جاتی ہے کہ اوسکے بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین - بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش اور وقایہ کے
رکھتی ہین جیسے ہڈی یافوخ یعنی تالوکی - اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتہیار کے ہے جسسے بڑے بڑے صدمے اور کڑے اور ٹہوکر
دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہے اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کے فقرون پر مثل کانتون کے نکلی ہوئی ہین - اور بعض
ہڈیان وہ ہین جنسے بہرتی مفاصل کے سوراخونکی ہوتی ہے جیسے عظام سمسمانیہ جو درمیان سلامیات کی ہوتی ہین - بعض وہ ہڈیان ہین
کہ جو اجسام اونکیطرف بعلاقہ محتاج ہین اونکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کی صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے - اور کل
ہڈیان وعامہ اور قوام بدن کی ہین جو ہڈی ان ہڈیونمین سے ایسی ہے کہ اونکیطرف بدن فقط بوجہ آڑ یا حفاظت کے محتاج ہے اور تحریک اعضا مین اونکی
طرف حاجت نہین رکھتا وہ ہڈیان سمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ انمین مسام اور ریمہ سے جو ہوتے سوراخ ضروری ہی ہین - اور جو ہڈیان
کہ اونکی طرف بدن کو بوجہ تحریک اعضا بہی حاجت ہے اونکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور اونکی تجویف ٹہیک وسط مین ایک ہی بنائی
گئی تاکہ جرم اونکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹہرنیکا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہو جاتی بلکہ اوسکا جرم سخت ہوا اور اوسکی غذا ایکجا ہوئی
اور مخ اوسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہین وہ اوسکے جوف مین بہری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیونکی اسواسطے رکھی گئی جسمین بہاری
نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسمین جرم انکا سخت رہے اور جتنی جرم کی اس غرض سے ہے کہ جسمین
بوقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکہا گیا کہ انکی غذا اپنے بموجب اوس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان
کر چکے ہین اور یہ بہی فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بابت عنیف حرکت کے انمین تفتت عارض نہو یعنی پارہ پارہ نہون
یہ بہی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکی تجویف کی اندر داخل ہو کر انکو مثل اجسام مصمتہ کے کردے اور تجویف کم ہو جائے جتنی حاجت مضبوطی کی
زیادہ ہوتی ہے اوتنی تجویف کم ہوتی ہے اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہے اوتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے - نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی
گئین کہ امر غذا مذکور تمام ہو اور ایک حاجت زیادہ اونکی طرف یہ ہے کہ اونمین ایک شے اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کے بوقت
سونگھنے کے اوس ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فضول جنکو دماغ دفع کرتا ہے اونمین نفوذ کرتے ہین - سب
ہڈیان قریب قریب آپسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین بہت مسافت نہین ہے بلکہ بعض ہڈیونمین اتنی مسافت کم ہے
کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہہ بغضروف اون ہڈیونکی درمیانی جگہہ کو بہر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اوسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت
کیواسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہو اون دو ہڈیونکے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہے بدون لاحقہ
غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنی نیچے کا جبڑا - قریب قریب جڑین جو درمیان ہڈیونکے ہین اونکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بُعد ہے
کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہے اور کسی مین اسقدر بُعد ہوتا ہے کہ جتنا بُعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہو اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا مفصل
مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ چسپندہ - مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیونمین سے ایک
ہڈی باسانی حرکت کر سکے کہ اوسکے ساتہ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رسغ کا یعنی جوڑ کلائی اور بازو کا - اور مفصل عسر
غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان پیوند سر دست اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہائے پشت پا کے
واقع ہے اور عسر غیر موثق اسوجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیونکی حرکت آپسمین دشوار اور کم ہے - اور مفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی

دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیونکے جوڑ – اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے کہ اوسکی ایک ہڈی دو ہڈیونمین رہا وتی
پائی جاے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑی ہوا ور اسیطرح مرکوز ہے کہ اوسے حرکت نہو جیسے دانتونکی جڑین – اور مفصل
مدروز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دو نو ہڈیونمین سے تحاریز یعنی قابلے مین دندانہ دار جیسے ارہ ہوتا ہے اور دندانہ اسس ہڈی کے
تیز ہوتے ہین ٹھکا نونمین اوس دوسری ہڈی کے جیسے رئین گرمیے ٹھٹھیرے تابے کے پترونکو جوڑتے ہین اور اس جوڑ کا نام شان
اور درز رکھتا ہے جیسے جوڑ کھوپڑی کے – اور مفصل ملزق ایک تو وہ جوڑ ہے جسے طول مین لغزش ہے جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون ساعت
کی اور دوسرا ملزق وہ جوڑ ہے جو عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی سیچے کی فقرونکی اسواسطے کہ اوپر کے نقرون کی ہڈیان مفاصل غیر
موثق ہین

فصل دوسری تشریح مختلف اورا وسکی منفعت کی بیان مین

کھوپڑی کی سب ہڈیونکی منفعت یہ ہے کہ وہ
دماغ کی سپر ہے اور اوسکو چھپا کر آفات سے محفوظ رکھتی ہے مختلف قسمونکی متعدد ہڈیان کھوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اوسکی
دو جملو نپر ہو ایک جملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہے جو خاص ہڈیونسے متعلق ہے دوسرے جملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جنکو ہڈیان
کھوپڑی سے ہین اوس سے تعلق ہو پہلے جملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہے کہ اگر بحسب اتفاق کھوپڑی کی کسی جزو مین کوئی آفت پہونچے
مثلاً ٹوٹ جاے یا عفونت آجاے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جاے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہے کہ ایک
عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ مین ممکن تہا اور کھوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اوس حاجت کی جسکو
عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین – دوسرا جملہ اسکی منفعت کا مجتمع طور پر تمام ہوتی ہے
کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہے باین طور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہو جائین کہ نفوذ اونکا ہڈیونسے دشوار ہو بحیثیت مختلفت ...
ہیاکے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہو جاے اور ایک
منفعت اسکی بقیاس اوس لیف عصب کے ہے جو عضائے سر مین پراگندہ ہو اندرون سے ان ہڈیونکے اوسکے واسطے راہ بن گئی –
دو منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور دوا رمیز ونمین پہلی منفعت بقیاس عروق اور سشرائین داخلی ہے کہ تاکہ اونکے واسطے طریق اور
منفذ ہے دوسری منفعت بقیاس ہدون اوس حجاب کے جو غلیظ اور ثقیل ہے کہ اوسکے اجزا طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اوسکا بوجھ
دماغ پر نہین ہے – شکل طبعی اسس ہڈی کی یعنی کھوپڑی کی گول ہے دو منفعتونکی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیاء داخلی کے ہے وہ منفعت
یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہے بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ ... دونونکا برابر ہو اور
جب مساحت اسکی بڑی ہوئی تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمائی کی گنجایش بہی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے کہ شکل مستدیر پر صدمہ
چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہونچتا ہے اسواسطے کہ اسمین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ
جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو – کھوپڑی گول ہی ہے اور طولانی بہی اسکا فائدہ یہ ہے کہ مناسبت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی
وضع اونکے واسطے واجب ہے تاکہ اونمین تنگی اور انضغاط واقع نہو – کھوپڑی کیواسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہین تاکہ دونو جانب سے جسقدر
پہنچے اور تری ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی درزونمین سے ایک درز مشترک ہے
پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جسکی صورت اسطرح ہے اور اسکا اکلیلی نام ہے اور ایک درز طول سر کی منصف ہو کر مستقیم ہے اوسکو
سہمی کہتے ہین اور جب اوسکا اتصال اکلیلی سے اعتبار کیا جاتا ہے اوسکو سفودی کہتے ہین اوسکی صورت ایسی ہے کہ جیسے کسی قوس کے بیچ مین تیر

کی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو باینصورت) ـــــ اور تیسری درز مشترک ہے درمیان سر کے پیچھے سے اور اوسکی قاعدہ مین اوسکی
شکل ایسی ہے کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا سہم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت مین مشابہ ہے باینصورت
(ـــــ اور دو درزین کاذب طول مین سر کے بطور موازات سہم کے دونو جانب سے واقع ہین اور ہڈی مین سر کے پیوست نہین ہو گئی ہین ۔
اسیواسطے اونکا قشریین نام ہے اور صورت حقیقی تینون درزون سے ملتی ہین اونکی شکل ایسی ہوتی ہے ﷼ یہ شکل طبعی تام الدروز ہے
لیکن سر کی شکلین غیر طبعی تین ہین پہلی یہ ہے کہ دو برآمدگی مین سے پیش سر برآمدہ نہوا سمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی
یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے برآمدہ نہوا اوسمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونو برآمدے نہون اور سر مثل کرے کے گول ہو
کہ جسکا طول و عرض برابر ہو ـــ افضل الاطبا یعنی جالینوس نے کہا ہے کہ جبکہ ابعاد برابر ہین عدل قسمت اسکا مقتضی ہے کہ اسمین قسمت درزون کی
برابر ہو اور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزونکی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان یہ چاہیے کہ طول مین ایک
درز ہو اور عرض مین بھی درز واحد ہو اور وہ درز عرضی وسط عرض مین ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین ہے ـــ
فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا
کہ کوئی بطن بطون دماغ کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہے ـ مقدم الاطبا بقراط نے
بھی اصابت رائے کی ہے اسلیے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز ۔ ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے فصل

تیسری کھوپڑی سے چار سے تشریح مین اون چیزون کی جو قحف سر سے نیچے ہین سر کیواسطے بعد اون چیزون کے

جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور مین چار مثل دیوار کے کھڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدہ کے رکھی ہوئی ہے یہ دیوارین
یافوخ کی بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمہ چوٹ وغیرہ کے ان دیوار پر زیادہ ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت
تخلخل قحف اور یافوخ کی دوہی چونسے پڑتی ہے ایک تو اس وجہ سے تاکہ اوسمین بخار متحلل ہو نفوذ کرسکے دوسری وجہ یہ ہے کہ دماغ پر گرانی
پیدا نہو ـ ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہے جو پشت سر کیطرف واقع ہے اسلیے کہ وہ نگہبانی حواس سے
پوشیدہ ہے ـ پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہے اوسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہے اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی
کے کنارے سے آنکھون پر چلی آئی ہے ابرو کے قریب یعنی نیچے ہوکر اور اوس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے
ـ دو دیوارین جو مین ویسار ہین اونمین دونو کان بنائے گئے ہین اونکا نام حجریین ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر
سے ان دونونکو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہے جو کنارے سے درز لامی کے آکر اوسکا نہایت درز اکلیلی
تک پہونچتا ہے اور آگے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے ـ چوتھی دیوار پشت
سر کی اوسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہے
اور درز لامی کی دونو کنارے مین درآوردہ ہوکر غائب ہو گئی ہے ـ پانچوین ہڈی جسے ہمنے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب
ہڈیونکا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اسکو وتدی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کیواسطے ہوا ہے ایک منفعت تو یہ ہے کہ
بوجہ سختی کے بوجھ اوٹھانے پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ سخت جسم فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہے یہ ہڈی اسی مقام
پر نصب کی گئی ہے کہ اسپر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسیواسطے اسکی سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی ـ ہر ایک دو جانبون تعلیم

یعنی کنپٹیوں مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو ہمیشہ صدغ مین جاتا ہے اوسسے چہپاتی ہین اور اونکی وضع طول صدغ مین بطور تو ریب کی ہے اور اونکا زوج نام ہے **فصل چوتھی سہلے جملہ سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین** ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی اونکے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اوسکے ساتھ درز جو فک اعلی مین ہین اونکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کی اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہے اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کی جاتی ہے اور نیچے سے فک اعلی کی حد پر اونکی جڑین ہین اور دونو جانب سے ایک درز فک اعلی کی حد ہے جو از طرف گوش آتی ہے اور فک اعلی اور عظم وتدی مین مشترک ہے وہ عظم وتدی جو پیچھے امخر اس کے واقع ہے پھر اسکو اخیر کا کنارا وہ اسکی منتہا پر واقع ہے یعنی وہ کنارا اوسکا جو جھکتا ہے طرف انسی فک اعلی کو تھوڑا سا پس ایک درز بھی ہوجاتی ہے جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اوس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہے کہ جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً یہ حد وار لعبہ فک اعلی کی ہین لیکن وہ درزین جو اسکی حدود مین داخل ہین اونمین سے ایک وہ درز ہے جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہے جو شروع ہوتی ہے درمیان دونو ابرو کے نیچے لیکر تا محاذات مابین ثنیتین کے یعنی اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہے جو شروع ہوتی ہے دوسری درز کو مبدء سے اور مائل ہوتی ہے اوس مقام سے اوترتی ہوئی محاذات مین مابین رباعیہ اور ناب کو داہنی جانب سے تو یہی اسکی شکل ہے بائین طرف - ان تینون درزون کی درمیان مین اور درمیان محاذات مناسبت اسنان مذکورہ کی دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونو مثلثون کی نزدیک مناسبت اسنان کی نہین ہین بلکہ درز آتی ہے قبل اسکے ایک درز قاطع جو قریب قاعدہ منخرین کی ہے بائین صورت اس لیے کہ تینون درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونو مثلثون کے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط ہوتی ہین دونو قاعدے مثلثون کے اور مناسبت اسنان اور دونو قسمین کنارے کی درزون سے ان دونو ہڈیون سے ایک کو دوسرے سے جدا کرتی ہے وہ چیز جو اوترتی ہے درز اوسط سے اسبہت سے ہر ایک ہڈی مین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کی جو بطور عمود فاصل اوترتی ہے اور ایک زاویہ حادہ نزدیک ناب کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منخرین کے پیدا ہوتا ہے درز فک اعلی سے ایک وہ ہے جو اوترتی ہے جو اوترتی ہے درز مشترک اعلی سے یہ درز شروع ہوتی ہے کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچی ہے نقرہ تک یعنی مغاک چشم تک تین شعبون پر منقسم ہوتی ہے ایک شعبہ تو گذرتا ہے نیچے درز مشترک کی اوپر نقرہ چشم کے تا اینکہ متصل ابرو کی ہوجاتا ہے اور ایک درز یعنی دوسرا شعبہ اسکی قریب یوہین متصل ہوتا ہے بجز اسکے کہ نقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنی تیسرا شعبہ وہ بھی اسیطرح متصل ہوتا ہے مگر نقرہ مین داخل ہوکر اور جو درزان تینون اسفل ہے بقیاس اوس درز کے جو زیر ابرو ہے پس وہ درز ہے اوس مقام سے کہ مماس ہوتا ہے اوسکو اعلائے حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینون درزون سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہے اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثانی جدا کرتی ہے اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثالث جدا کرتی ہے **تشریح انف** ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ معین ہوتی ہے بسبب اوس تجویف کے جو بیچ اوسکے شامل ہے استنشاق یعنی سونگنے مین یہان تک کہ جمع ہوتی ہے اوسمین ہوا بسبب کثیر اور قبل از انکہ دماغ مین پہونچے معتدل بھی ہوجاتی ہے اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اوسکی تجویف مین پہونچتی ہے لیکن کسیقدر بمقدار صالح اوسمین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہے اور یہی او ستنشاق کیواسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہوا صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص مین جو آگے آلہ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق رائحہ مشموم کی ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین **مترجم** کہتا ہے ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسرے

معتدل ہونا اوسکا قبل اسکے کہ دماغ تک نافذ ہو تیسرے جمع ہونا کسیقدر ہوا کا آگے آلۂ شم کے **متن دوسری منفعت** یہ ہے
کہ تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف میں معین ہوتی ہے تاکہ ہوا کل اوس مقام پر جمع نہو جائے جس جگہہ سے تقطیع حروف مطلوب
ہے پس یہ دو منفعتین ایک ہی منفعت مین ہین بعد ازان جو فائدہ مقدار معین کرنے مین حروف کو دیتی ہے اوسکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے وہ
ثقب منسوب سوراخ جو پیچھے مزمار کے واقع ہے تقدیر اس ہوا کی کرتی ہے اور اوس ہوا کے روکنے سے متعرض نہین ہوتی ہے **تیسری منفعت**
یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین اونکیواسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہے کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور
بھی اوسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین - ناک کی ہڈیون کی ترکیب
دو مثلث ہڈیون سے ہے جن دونونکے زاویہ اوپر سے ملجاتے ہین اور اون کے قاعدے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہین اور اون دونون
مثلثون مین بجہت دو زاویونکے جدائی ہوتی ہے اور دونون ہڈیان ہر ایک انمین کی ایک اون دو درزون کنارے والی سے جو مونہہ کی درزون
مین مذکور ہو چکی ہین مرکب ہوتی ہے ان دونو ہڈیونکے نیچے کے کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ اونکے بیچ مین طول درز وسطانی ہر ایک
غضروف ایسا ہے کہ جسکا جزو اعلی جزو اسفل سے زیادہ سخت ہے اور حاصل یہ ہے کہ یہ غضروف اون دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہے
منفعت اسی غضروف وسطانی کی یہ ہے کہ ناک کو جدا جدا دو نتھنے بنادیتا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اوترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے
نکلے اور سارا رستہ استنشاق کا جسمین سے ہوا ترویح دماغ کیواسطے جاتی ہے بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہے - وہ
دو غضروف کنارے والے جو ہین اونکی تین منفعتین ہین پہلی **منفعت** ایسی ہے کہ جو مشترک ہے جملہ اون غضروفونمین جو کنارے ہڈیون کے واقع
ہین اور اوسکے بیان سے ہمکو فراغت ہو چکی ہے دوسری **منفعت** یہ ہے کہ کشادگی اور بخوبی گنجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفخ کی
ضرورت ہو تیسری **منفعت** یہ ہے کہ معین ہو گرا دینے بخار دخانی کی اسطرح پر کہ بروقت نفخ کے دونو غضروف کھل جائین اور جدا جدا ہو جائین
اور کم ہو جائین اور لرزنے لگین - دونو ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اسلیے کہ احتیاج طرف خفت کی زیادہ ہے بہ نسبت
مضبوطی کے خصوصًا باین لحاظ کہ اونمین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور یہی موضع مس سے یہ دونو ہڈیان دور تر واقع ہین
فک اسفل یعنی نیچے کا جبڑا صورت اوسکی ہڈیونکی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہے کہ وہ دو ہڈیونسے مرکب ہے ان دو ہڈیونکو نیچے ذقن
کا ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیونکے جو باقی رہے اونمین سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہے جو ترکیب پاتی ہے
ایک زائدہ کی درست اور ہموار کی ہوئی کو ساتھ جو اوگتی ہے اوس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہے اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش
رباطات کے گر نہین سکتی **فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین** دانت کل بتیس [۳۲] ہین اور جن دانتون کا نواجذ
نام ہے بعض آدمیونمین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنمین یہ چار دانت نہین ہوتے اونمین
اٹھائیس [۲۸] دانت ہوتے ہین - دانتونمین دو دانت وہ ہے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہے جنکو رباعیتان کہتے ہین
یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسیطرح دو دو نیچے کیطرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ اونکو ناب
کہتے ہین واسطے توڑنے کے پیدا ہوئے چار یا پانچ دانت نیچے اور اوپر جنکو اضراس کہتے ہین واسطے پیسنے کے مخلوق ہوئے یہ سب بتیس [۳۲] یا اٹھائیس دانت
ہین - نواجذ اکثر اوسط زمانہ نمو مین اوگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوف تک ہے اسلیے کہ سن وقوف تیس [۳۰] برس کے قریب تک رہتا
ہے اور یہیکہ یہ دانت اس سن مین اوگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین - دانتونکے واسطے جڑین ہین اور سرے ہین نیز جو گڑ گڑتے ہین اون ہڈیون کو

سوراخون مین موجود ہو جڑ و نین انکو اوٹھائی ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو
ہوتی ہے اور اوسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوی رباط اور سوے اضراس کی ہر دانت کو ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس جو نیچے
کے جبڑے مین ہوتے ہین کم سے کم اونکے دو سرے ہوتی ہین اور کبھی تین بھی ہوجاتے ہین خصوصاً دونو جدونکے واسطے اور وہ اضراس
جو اوپر کے جبڑے مین ہین کم سے کم اونکے واسطے تین سرے ہوتی ہین اور کبھی چار بھی ہوجاتے ہین خصوصاً دونو نواجذ کیواسطے اور کبھی اضراس
کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بجہت اونکے بڑے ہونیکے اور کام زیادہ متعلق ہونیکے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس مین اسواسطے
ہوتے ہین کہ وہ معلق ہین - ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کا میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کی کردیتا ہی - نیچے کے اضراس کا
ثقل مخالف اونکے گڑنیکے نہین ہے مترجم کہتا ہی چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہے یعنی فک اعلی مین واقع ہے اور ثقل اونکا
بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جدھر اونکا سر ہے او سیطرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوئے تحتانی اضراس کا حال بنظر
ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہی کہ اونکے ثقل کا میل طبعی اونکی جڑون کی طرف ہی اسی وجہ سے ثقل اونکے گڑنیکا مخالف نہین ہے بلکہ
اونکے سرونکا بوجہ مائل جڑونکی طرف ہے اس سے انمین سرے زیادہ نہین ہوئے بجز کسی ہڈی مین حس یقیناً نہین ہے کہ وہ بذات خود چوٹ
وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتونمین جواز قسم ہڈی ہونگے ہین البتہ حس ہے جالینوس نے بھی کہا ہی اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتون مین حس
ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اوسنے دانتونکی حس پر اعانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے ++

فصل چھٹی جملہ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان مین پشت کی خلقت چار منفعتون کیواسطے ہی پہلی منفعت یہ ہے
کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکیطرف حیوان اپنی بقا مین محتاج ہے اسکا تفصیل بیان تو خاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہان اتنا مجملاً کہتے ہین
کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے پس جتنی مقدار اسوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اوسکی بوجہ کا اوٹھانا بہت دشوار ہوتا اور پٹھے
کو منتہائے اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے - پٹھونکا طول اونکی قوتون کو اعضائے
ثقیلہ کے جذب کرنیمین طرف مبادی اور اصول اونمین اعضا کے سست کر دیتا بنظر ان قباحتونکے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت کرکے دماغ سے
ایک جزو جسکو ہم نخاع کہتے ہین اوتارا اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اوسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اوسکے جانبات اور اطراف مین پوری
ہوجائے اور موخر کی جانب یعنی بطرف پشت اوسے رکہا اسلیے کہ اوسکی موازات اور سامنا اور قرب اعضا کی بحسب مناسب باقی رہے بعد اوسکے
پشت کو گذرگاہ محفوظ اوس نخاع کیواسطے مقرر فرمایا دوسری منفعت یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اون ہے واسطے اعضائے شریفہ
کے جو اوسکے سامنے رکہے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گریبان پیدا کی گئین تیسری منفعت یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ
بنے ہو کل ہڈیونکیواسطے جیسے وہ لکڑی جو ناؤ کی تہ مین پہلے لگائی جاتی ہے اوسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندہی جاتی ہین اسیواسطے
پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی چوتھی منفعت یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور تمکن جہات
مین حرکت کرتا ہی جہک کر اور پہیل کر اسپر قدرت بذریعہ پشت کے ہوتی ہے اسیواسطے پشت مین فقرہ گنده ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی
مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقرونکے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پہیرنیکو
منع کرین

فصل ساتوین جملہ اولی سے فقرات پشت کے بیان مین فقرہ اوس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہو
جسمین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان ہوتی ہین دو داہنے اور بائین دو دو جانبون روزن مین ہوتی ہین اور دو زیادتیان نیچے اور اوپر یعنی

ہین اور سر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور اسکو ننکسہ بھی کہتے ہین اور کبھی چند زیادتیان بھی ہوتی
ہین چار ایکطرف اور دو ایکطرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہین ۔ منفعت ان زیادتیونکی یہ ہے کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہوجاے کسی جگہہ پر
بذریعہ نقرہ یعنی مغاکچہ قوقا کی اور کسی جگہہ پر بذریعہ اون سر دونکے جو رؤس لقمیہ کہلاتے ہین ۔ ان فقرونکو واسطے زوائد ہین اونکی یہ منفعت
نہین ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کی مخلوق ہوئی اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اوس صدمے
کو جو اون اعضائی شریفہ کیطرف متوجہ ہو اور لپٹے ہین اونپر رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین
انہین جو فقرہ کے نیچے رکھی گئی ہے اوسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرہ کے بیچ دیار مین ہے اوسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زوائد سے
حفاظت کی منفعت جو چیز کہ طول بدن مین رکھی ہے اوسکے زیادہ ہوتی ہے عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کے ہین اونیز
ایک منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ اون اجنحہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اس لیے کہ اون اجنحہ سے جب رؤس اضلاع کے محدب ہو کر مرتبط ان
نقرات یعنی مغاکچونمین منہدم یعنی درست ہوجاتے ہین کہ اوپر انکا کچہ جسم نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو نقرے ہین اور ہر ضلع
کیواسطے دو دو زیادتیان محدب ہین جو ان نقرونمین پیوست ہوتی ہین بعض جناح ونکے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف یعنی دوہرے
بازو کے ہوتا ہے اور یہ بات گردن کی مہرونمین ہے اوسکی منفعت آگے بیان ہوگی ۔ فقرات کیواسطے سوائے بیچ کے ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین اسلیے
کہ اونمین ہو کر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے اور رگونکی درآمد برآمد اونہین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پورا ایک ہی فقرہ مین پایا جاتا ہے
اور کوئی فقرہ دو ثقبون مین بشرکت تمام ہوتا ہے اوسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دونو فقرونکے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دونو جانب
ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ مین پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے اور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ سے
زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے مین چھوٹا ۔ ثقبہ کی پیدائش دونو جانب فقرے مین ہوئی اور پیچھے فقرے کے نہوئی اس لیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو
محافظت اوس چیز کی جو داخل اور خارج اوس مقام سے ہوتی ہے نہوسکتی اور یہی چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہو وہانپر ثقبہ ہونا مناسب
نہین تھا اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو اون مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روئے ثقل طبعی اور حرکت
ارادی کے ہے اور یہ حرکات اوسکو ضعیف کردیتے اور یہ بات نرہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اوس بندش مین استواری
باقی رہے اور میل طبعی بھی ان اعصاب کے مخرج پر تنگی پیدا کرتا اور اسجگہہ پر سستی واقع ہوتی ۔ یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی ان کے
محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات انکے گرد محیط ہو کر چکنا اور نرم کردیتے ہین تاکہ جو گوشت اسنے مماس ہو اوسکو انکی سختی کی
اذیت نہ پہونچے ۔ زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض اونکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملا کر رکھا گیا ہے تعقیب او
اور رباط سے ہر طرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہے اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے زیادہ ہے
بہ نسبت پیچیدہ ہونے اور اولٹا دوہرا ہونے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوئی جو فضا اوس مقام پر واقع ہے اوسکو
اگرچہ کم ہو رطوبات لزجہ بھر دینگی ۔ فقرات پشت کی چونکہ اونکی تعقیب مین بافراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہوگئی ہین اس
خلقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی انکی جو چند ہڈیونکی پیدایش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اوس کی ہڈیون کے بیان مین

گردن کی پیدایش واسطے قصبہ ریہ کے ہے اور قصبہ ریہ کی پیدایش مین جو منفعتین ہین اونکو اپنے مقام مین ذکر کرینگے ۔ چونکہ فقرے گردن کے اور خصوصا اوپر کا فقرہ محمول ہے

اوس چیز پر جو اوسکے ماتحت پشت مین سے ہے واجب ہو کہ یہ فقرہ چھوٹا ہو اسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے ضرور ہے جسوقت ارادہ حرکات
کا اوپر نظم طبعی کے کیا جائے - اور جسوقت کہ پہلے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل اول نہر کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلی کو تمام عصب سے
خاص ہو وہ نسبت اوس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہے اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہوں -
- اور جبکہ چھوٹا ہوتا اور تجویف مین وسعت ہوئی ان دونو وجہون سے جرم فقرہ کا رقیق ہوگیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ یہان وثاقت اور
مضبوطی پر ایک چیز ایسی معین ہو جو اوس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل مین ہو چکا ہے یعنے ثقل طبعی اور حرکات ارادی - پس
وہ معین اسی فقرے مین صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرہ عالیہ سب فقرونسے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا - اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن
کی فقرونمین سے رقیق ہے اسیواسطے اونکی سناسن چھوٹے پیدا کیے گئی اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتی تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے
اور آفت رسیدہ ہونیکی زیادہ ہوتی سنسنونکی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوئے تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے جنہین دوسرے سرے مین وہ چند
نسبت اور جناحوں کے - اور چونکہ حاجت فقرونکو طرف حرکت کے زیادہ ہے بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے کہ اوٹھانا فقرونکا عظام کثیرہ
کو اسقدر نہین پڑتا جتنا فقرونکو ماتحت چیزونکو اوٹھانا پڑتا ہے اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہرونکے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل تحت
گردن کے - اور چونکہ یہ چیز بوجہ نرمی کے انکی مضبوطی مین سے فوت ہو گئی تھی اوسکے مثل خواہ اوس سے زیادہ کثرت احاطہ عصب اور عضل
اور عروق کی وثاقت اور استواری پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت مین زیادہ تاکید نہین کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق
مین اوسکے نرم ہونیکی کی ہوسنے پائی بلکہ ہمت ماتحتاج الیہ کو انکی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کا کافی ہو گیا - مترجم کہتا ہے
جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تھی بہ نسبت مہرونکے نرم ہونیکے اوس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہرونکے گرد عصب اور عضل اور
عروق اسقدر مجتمع ہوئے کہ مہرونکی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونیکے اوسیقدر بلکہ اوس سے زیادہ پیدا
ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی مین زیادہ اہتمام نہین کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تھی اوسی قدر باقی رہی - لیکن
زوائد مفصلیہ شاخصہ گردن کے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہین پیدا کیے گئے جیسے گردن کے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہے
بلکہ گردن کی زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور مخارج اونکے عصب کو مشترک کیے گئے جسطرح سے ہمنے اوپر ذکر کیا وجہ
اسکی یہ ہے کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تھا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہین تھا کہ خاص طور کے ثقبہ اسمین رکھے جاتے سوا
اوس فقرے کے انمین سے جسکو ہم آگے مستثنے کرینگے اور اوسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے - اب ہم کہتے ہین کہ مہرہ گردنکے شمار مین سات ہین اور یہی
مقدار عدد اور طول مین معتدل ہے اور ہر ایک فقرے کے واسطے اونمین سے سوا ہے فقرہ اولی اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہین کہ
ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوئے اور ہر جناح کے دو شعبہ اور ایک دائرہ ہے پس
مخرج عصب ہر دو فقرونکے درمیان مین نصف پر قسمت پاتا ہے لیکن پہلے اور دوسرے فقرہ کے واسطے چند خواص ایسے ہین کہ وہ اونکے غیر مین
نہین پائے جاتے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت سر کی یمین ویسار ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرہ اولی
کے ہے اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانیہ کے ہے اب واجب ہو کہ پہلے ہم مفصل اول کو
بیان کرین سو مفصل اول کی یہ صورت ہو کہ دونو شاخصہ فقرہ اولی پر اوپر کیطرف دونو جانبون یمین ویسار سے دو نقرہ پیدا کیے گئے کہ اون
دونون مین دو زیادتیان استخوان سر کی داخل ہوتی ہین جسوقت ایک زیادتی اونمین کی اندر ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر والی کی

طرف مائل ہوتا ہے اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہیں ہے اس جہت سے اور اسکے واسطے دوسرا فقرہ علیحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرہ ثانیہ ہے اور اوسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہے ایک زیادتی طویل اور سخت روئیدہ ہوئی جسکا گذر اور نفوذ ثقبہ فقرہ اولی مین آگے نخاع کی ہوتا ہے اور ثقبہ ان دونوں کا مشترک ہے اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکھتا ہے بہ نسبت داہنے اور بائین کے اسلیے کہ بائین پیش اور پس کے دو چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ جنکے مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ واحد کی زیادہ درکار ہے - اندازہ عرض کا موافق بڑے نافذ کے اون دونون سے مقرر کیا گیا ہے اور اکبر نافذ نخاع ہے اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخاع اس زیادتی سے بسبب رباطات قویہ کے پوشیدہ کر دیا گیا ان رباطات کی پیدایش اسیواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کر دین تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی حرکت سے اور نہ اوسکے ساتھ تنگی پیدا کرے - یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور آٹھوان راس کے فقرہ مین گڑ جاتی ہے اور اسکے گرد وہ فقرہ پھرتا ہے جو آٹھوان سر کا ہے اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہے - یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے واسطے پیدا کیا گیا ایک تو یہ کہ نہایت محافظت کرے دوسرے یہ منفعت ہے کہ پتلی جانب مہرہ کی داخلی ہو خارجی نہو - فقرہ اولی کی خاصیت یہ ہے کہ اوسمین سنسنہ نہین ہے اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اوسمین ثقل پیدا ہوتا اور اوسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی کسی ضرر قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا بھی کرتی ہے اور یہی سنسنہ نہونیکی وجہ ہے کہ اگر ہوتا تو عضل اور عصب کثیر جو اسکے گرد ہین اوسکے شکستہ ہونیکا خوف تہا یا انکہ حاجت اس مقام پر ایسے شوک نگاہدارندہ کی کم ہے اسلیے کہ یہ فقرہ مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کی ہے فقرہ بسبب کی محافظات کے اندر جو کہ پیوستہ آفات سے محفوظ ہے اور انہین وجوہ سے اسمین اجنحہ بھی مخلوق نہین ہوے کہ منفعت جنکی حفاظت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اونکی اس فقرہ کی دونو پہلوؤن مین تنگی رکھی گئی اسلیے کہ اسکو سبب سے نہایت قرب ہو پھر اجنحہ کیواسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی - فقرہ اولی کو ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ عصب اسکے جانبین اور ثقبہ مشترکہ ہی نہین نکلتا بلکہ اون دو ثقبون سے نکلتا ہے جو اسکے اوپر کی دونو جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب کا وہ مقام ہوتا کہ جس جگہہ پر سے دونو زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرو رفتہ ہوجاتی ہین اور جسجگہہ اون دونون کی حرکات قوی ہوتی ہین ہر آئینہ عصب کو ان سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا اوس مقام پر ہوتا جسجگہہ پر دوسرے فقرہ مین دونو زیادتی فقرہ اولی کی درآئی ہین وہ زیادتیان فقرہ اولی کی جو دونو فقرون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہو داخل ہوتی ہین تب بھی ضرر ہوتا - مخرج عصب کا اس لائق نتہا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر اون اسباب کے جو اور مہرونکے بیان مین ذکر کیے جائینگے اور نہ اس لائق تہا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی پتلی ہے بسبب واقع ہونے اوس زیادتی کے جسکا نام سن ہے پس چارہ کار یہی ٹہرا کہ نزدیک مفصل راس کی تہوڑا سا اور طرف پشت کی جانبین سے اسکی جگہہ قرار پائی یعنی جہان پر یہ عصب وسط مین [illegible] درمیان خلف اور جانب کے - بنظر ضرورت کے یہ بھی واجب تہا کہ دو ثقبہ چھوٹے ہون [illegible] ضرور ہوا کہ عصب دقیق ہون -- اور دوسرے مہرونمین جیسا بات ممکن تھی کہ مخرج عصب کا اوسمین اوپر سے ہو جیسا پہلے مہرونمین ہوا اسلیے کہ اوسمین خوف تہا کہ اگر اوسکا مخرج عصب بجا مثل فقرہ اولی کے ہوتو بسبب حرکت فقرہ اولی کے عصب ٹوٹ جاتی اور [illegible] ہو جاتی اس حرکت فقرہ اولی سے وہ حرکت مراد ہے کہ جو واسطے [illegible] آگے کیطرف [illegible] ہوتی ہے - اور یہ بھی ممکن نہ تہا کہ [illegible] مخرج عصب کا آگے یا پیچھے [illegible] ذکر ہو چکی اور نہ یہ ممکن تہا کہ مخرج عصب [illegible] فقرہ اولی کی مخرج عصب

شرکت رکہتا اور پہر اتفیہ عصب بنابت شعر ضرورت کو باریک ہوتا اور بنابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل این اعصاب سے ازواج ضعیفہ یکجا ہوتے اور فقرہ اولی کی شرکت بہی بدستور رہوتی۔ اور فقرہ اولی مین اگر دونو جانب سوراخ ہوتے تو اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہوچکا اون وجوہات سے موجب ہوا کہ ثقبے فقرہ ثانیہ کے دونو جانب سینہ مین ہون اور اس مقام پر جہان محاذات دونو ثقبہ فقرہ اولی کی بہی باقی رہے اور جرم فقرہ اولی کا دونو کی مشارکت کا متحمل ہو۔ زیادتی ہین کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہے بذریعہ ایک رباط قوی کے فقرہ اولی سے بندہی ہوئی ہے مفصل سر کا فقرہ اولی کے ساتھ اور مفصل سر کا فقرہ اولی کے فقرہ ثانیہ کے ساتھ ہے اور یہ دونو مفصل کل فقرات مفاصل سے نسبتہ نرم ہین اسلیے کہ اون دونون کو طرف اون حرکات کی حاجت شدید ہے جو اون دونون سے ہوتی ہین یعنے سر سے اور فقرہ اولی مع فقرہ ثانیہ اور یہی حاجت ہے کہ بنسبت اور حرکات کے یہ حرکات پوری اور ظاہر ہون اور جسوقت سر کو صرف ایک دو فقرونکی حرکت ہوتی ہے دوسرا ان دونو کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہوجاتا ہے اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شے واحد کے ہوجاتا ہے یہانتک کہ اگر سر کو آگے اور پیچہے حرکت ہو اور فقرہ مع فقرہ اولی کے بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہے اور اگر سر کو طرف جانبین کے بلاتا ہے حرکت ہو تو فقرہ اولی اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے ہوجاتی ہین اسقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کے فقرونکی اور اونکے خواص سے تہے جو لکہے گئے

فصل نوین از جملہ اولی سینہ کی فقرات اور اون کی منفعت کے بیان مین

فقرے سینہ کے جن سے ضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضائے تنفس کو گہیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ ہے اوسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے ہوئے اور ان فقرونکے سناسن متساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سناسن متصل اعضائے شریفہ کے ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے۔ اجنحہ وہ مین صدر کے کشادہ ہین اور مقام کے مہرون سے اس لیے کہ اتصال ضلاع کا اونہین مہرون سے ہوتا ہے سات فقرے اوپر والے فقرات صدر کے سناسن بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجائے اور جبکہ سناسن کو سرے سے سمین درست ہوئے تو اونکی زوائد مفصلیہ چہوٹی اور عریض بنائی گئی کیونکہ اسلیے کہ اونکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنمین فقرے انتقام[1] کے ہین یعنے وہ مغاک جنکے اندر مہرے چہپ جاتی ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین اونہین سے نکلتی ہین وجہ یہ کہ جو فقرے نیچے منعدم ہوئے ہین اور اوسکی سناسن کا انحداب اسفل کیطرف ہوتا ہے۔ اور دسوین زیادتی مفصل کے اوپر یعنی نوین زیادتی اوسکی سناسن کہڑے ہوئے اور مضبوط ہین اور اسکی زوائد مفصلیہ کیواسطے دونو طرف سے مغاک ہین سب لقمے کے اسلیے کہ اوسکا انتقام اوپر اور نیچے دونو جانبون سے ہوتا ہے پہر جو دسوین مفصل کے نیچے ہے اوسکا لقام اوپر سے ہے اور فقرہ اوسکا نیچے سے اور سناسن اوسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کی منافع ہم ذکر کرین۔ بارہوین فقرہ کیواسطے جناح نہین ہین اسلیے کہ شدت حاجت بہ نسبت اضلاع کے کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر کی گئی ہے کہ جو سا منفعت وقایہ کے ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ مہرہ قطن یعنی سبات دوران کو اونکی حاجت بعظم زیادہ ہے اور مفاصل کی مضبوطی بہی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیز کو اٹہائے ہوئے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور تمام مفاصل مین بعد کشیدہ ہون پس اوسکے مفاصل کی زوائد وجید کیے گئے اور اسکی بہی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنی مہرہ قطن متصل بارہوین فقرہ صدر کا ہے اوسکے مشابہ ہو لہذا اوسکی زوائد مفصلیہ مضاعف کی گئے اور جو چیز قابل جناح کے نہین تہی ان زوائد مین خرچ ہوگئی بعد اوسکے زیادہ قریب لاحق ہوئی قریب ہے جیسے کہ عریض ہوتی ہے بمشابہ جناح کے ہوجاتی اسطرح کی خلقت مین دو منفعتین جمع ہوگئین یعنے جناح کا بہی کام نکل آیا اور استواری بہی پیدا ہوئی یہ بارہوان فقرہ وہی ہے کہ جسکے مفصل کنارہ حجاب صدر کا ہے اور اس بارہوین مہرہ کو

[1] انتقام فرو رفتن [illegible]

اور جتنے مہرے ہین اونکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی سے کہ اونکی زوائد مفصلیہ زیادہ کیجائین مستغنی ہے بلکہ بزرگی اوسقدر کہ جو سناسن اور
عجز سے پیدا ہوتی ہے تکثیر زوائد سے اونکو ادا کرتی ہے۔ اور چونکہ مہرے سینہ کی گردن کے مہرون سے بڑے تھے اس لیے ثقبہ مشترکہ دو مہرون
برابر منقسم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی و بیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہریکو اس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کی مہریکو کم اور یہ کمی و بیشی درجہ
بدرجہ ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی مہرے کیے واسطے مقرر ہوا جو دسوان مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے اونکا جرم
متحمل اس بات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرے لہذا مہرۂ قطن مین ایک داہنا اور ایک بایان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے **فصل
دسوین جملہ اولی سے فقرات قطن کے بیان مین** فقرات قطن یعنے میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن
سناسن اور اجنحہ چھوٹے ہوتے ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کو ایسے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ واقع ہوئے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین
اور قطن مع عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہے واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہے واسطے استخوان سماۃ کے اور عنبت ہر بازون کے ہونیکا
فصل گیارہوین تشریح مین عجز کے ہڈیان عجز مین تین ہین اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہین ازروے تہندم یعنی درستی
اور ہمواری مفصل کی اور اجنحہ کی عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین۔ عصب اون ثقبون سے ان فقرون کے نکلتا ہے
کہ حقیقتًا انکی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت اونکو نہو سکے بلکہ مفصل سے ورترا ور بہت داخل بطرف قدام اور خلف
کی ہین اور ہڈیان عجز کی مشابہ ہڈیون قطن کے ہین **فصل بارہوین تشریح عصعص مین** تہیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے
مرکب تین فقرون غضروفی سے ہے کہ اونکو اسواسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدائش اونکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہے جسطرح کہ دونون
سے بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کے کنارہ سے ایک عصب مفرد نکلتا ہے کہ وہ زوج نہین ہے **فصل تیرہوین مقالہ
خاتمہ کے منفعت پشت مین** پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کر چکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک
کلام جامع ہم کرتے ہین ساری پیٹھ بمنزلہ شے واحد کے ہے اور جو افضل اشکال تھی یعنی شکل مستدیر اسکو ملی ہے اس لیے کہ شکل مستدیر
بہ نسبت سب شکلون کے قبول آفات بروقت صدمات کے کم کرتی ہے اسیواسطے قبیدار بنائی گئی اور پرے کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے
سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطے کے جو دسوان فقرہ ہے اور یہ دسوان فقرہ قبیدار نہوا اگر کسیطرف اسمین قب ہوتا تو
دونو کنارے نیچے اوپر کے اپس مین منہدم نہوتے۔ اور باندازہ نہ جھکنے اور جگہ نپانے کے درست بیٹھین۔ دسوان فقرہ واسطہ ہے واسطے سناسن
کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہے بلکہ طول مین ہرگاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہے اور یہ
بات اسطور پر تمام ہوتی ہے کہ واسطہ جہت منتصب حرکت مین زائل ہوتا ہے اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت
حرکت کی مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کی مائل ہوکر مین ملجاتی ہے اسلیے پشت کیواسطے ثقم نہین پیدا کیے گئے بلکہ نقرہ مخلوق
ہوئی تاکہ پیدا ہوسکے لہذا تحتانی اور فوقانی متوجہ ہوئے اوسی واسطہ کیطرف فوقانی فوتانازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اوسی واسطہ کا
منتصب ہیئت مین آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کچھ جاے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے منجذب ہو
فصل چودہوین اضلاع کی تشریح مین اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنہین گھیرے ہوے ہین
اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا کی اعالی کو یعنی اوپر والے آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب بل کر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ
ثقل پیدا ہوتا اور کسی جگہ آفت پہونچتی تو تمام عضو ماؤف ہو جاتا یہ بھی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہے بالطبع

خواہ احشاء غذا سے ممتلی ہوں یا نفخ ہو اور مکان وسیع کیواسطے ہوا کے مجذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہوجاتا ہے اور یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ اگر پسلیاں متعدد ہوں تو ان کے درمیان میں عضل رہ سکے وہ عضل کہ جو افعال تنفس کا اور جو چیزیں کہ متصل بافعال تنفس ہیں اونکا معین ہے ۔ ہر گاہ سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہے اور ان دونوں کے ہمراہ جو چیزیں ہیں اونکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہے پس ضرور ہوا کہ اون دونوں کی حفاظت اور نگہبانی میں نہایت احتیاط کیجائے اسواسطے کہ تاثیر اون آفتوں کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی ہیں بہت بڑی ہے اور با ایں ہمہ مضبوطی اونکی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی اور کچھ ضرر نہ پہونچنے پائے اسواسطے سات پسلیاں اوپر کی طرح اون چیزوں کے جسپر مشتمل ہیں اسطرح بنائی گئیں کہ نزدیک سینہ کے ملتقی ہوئیں اور مکمل ہوئیں عضو رئیس کی جمیع جوانب سے اور جو پسلیاں متصل آلات غذا کی ہیں اونکی پیدایش مثل مخروطہ یعنی ہیکل کے پیچھے سے ہے کہ اوسکو احاطہ نہیں دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہیں ہوا بلکہ درجہ بدرجہ اوسمیں انقطاع پیدا ہوا اسپر جو پسلی ہے اوسکی مسافت مابین اطراف ظاہرہ کے کمتر ہے اور سب سے نیچے کی مسافت مابین اطراف سے زیادہ ہے یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضائے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہو جاتی ہیں آمین گنجایش اور وسعت مکان معدہ کو بھی ملتی ہے جسوقت غذاؤں سے پر ہو اوسمیں تنگی نہونے پائے اسیطرح بحالت نفخ رہیگی ۔ سات پسلیاں کہ جو اوپر ہیں اونکا نام اضلاع صدر ہے اور یہ ہر جانب سے سات ہیں دو طرح والی ایک کی بڑی اور طولانی ہیں اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط ہے اسبات میں کہ اندرونی شے کو بخوبی شامل ہوں اور پسلیاں اولا اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہیں پھر پلٹ کر دونوں سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل بسینہ ہوجاتا ہے جیسے ہم آگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیوں کا وسیع تر مکان میں ہو ۔ ہر واحد میں ان اضلاع کے دو زائدے داخل ہوتی ہیں دو مغاک اندرونی میں جو ہر بازو پر واقع ہیں ہر جہت سے ایک مفصل دوہرا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے سات پسلیوں فوقانی کا سینہ کی ہڈیوں سے ہے پانچ چھوٹی پسلیاں جو باقی رہیں وہ بھی ہڈیاں پیچھے کی اور اضلاع زور یعنی چھوٹی پسلیاں کہلاتی ہیں اسواسطے کہ یہ پورے سے پسلیاں ہیں اور انکے سرے متصل غضروفیت پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدمہ سے ٹوٹنے سے محفوظ رہیں اور اعضائے نرم سے نہ ملیں اور حجاب سے بھی انکو اتصال نہو کہ یہ سخت ہیں بلکہ ملیں اون [illegible] اور نرمی میں متوسط ہے ۔

فصل پندرھوین ۱۵ تشریح میں قص یعنی سر سینہ کی

قص یعنی سر سینہ مرکب ہے سات ہڈیوں سے اور کل کی ایک ہڈی نہیں پیدا کی گئی اوسکی منفعت سے جسکا اوپر بیان مکرر ہو چکا ہے اور یہ بھی منفعت ہے کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت وسینے میں اوس چیز کے جو اسکے گرد ہے اعضائے تنفس سے بیچ انبساط کے اور اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے غضاریف سے ملی ہوئی تاکہ جو حرکت پوشیدہ انکی ہے اوسمیں معین رہیں اگرچہ مفاصل انکے موثق ہیں اور سات ہڈیاں بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی گئیں کہ اوسمیں التصاق ایک ایک کا باقی رہے ۔ اسفل قص کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارا نیچے کا مائل باستدارت ہے اور اسکا نام خنجری رکھا گیا ہے اسلیے کہ مشابہ خنجر کے ہے اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہے اور درمیان سر سینہ اور عضلائے نرم کے واسطہ ہے کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پائے جیسا مکرر ہم کہہ چکے ہیں ۔

فصل سولھوین ۱۶ تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی میں

ہنسلی کی ہڈی دو ہوتی ہیں [illegible] سر سینہ کے [illegible] نزدیک نحر کے خالی ہے جہاں گڑھا سا معلوم ہوتا ہے اور تحدب دکھائی دیتا ہے ایک فرجہ یعنی گہری جگہ جسمیں نفوذ کیے ہوئے ہیں وہ رگیں جو دماغ کو چڑھنے والی ہیں اور وہ پٹھے جو دماغ سے اوترتا ہے بعد اوسکے بجانب دوش کی طرف مائل ہوتا ہے اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہے اور اسی پٹھے سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہے اور شانہ اور سینہ دونوں مل کر مفصل بنتا ہے ۔

فصل سترھوین ۱۷ کتف کی تشریح میں

شانہ کی خلقت دو منفعتوں کے واسطے ہے ایک تو یہ کہ عضد اور بازو اوس سے متعلق ہوں

تاکہ عضد سینہ کو متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتہ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور جہات
حرکات مین اوسکو واسطے وسعت رکہی گئی کہ ہر طرف پہرسے دوسری منفعت یہ کہ نگاہبان رہین اون اعضا کی جو سینہ مین محصور اور گہرے
ہوے ہین اور قائم ہون مقام ستناسن فقرات اور اضجہ فقرات کی جس مقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کرسکین اور نہ جو اسر
ہین کہ اون صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ کنارہ وحشی پر ایک نقرہ یعنی مغاک چہو
غار نہین ہوتا پیدا ہوتا ہے اوسمین سر کنارا عضد کا داخل ہوتا ہی اور اوس نقرے کو واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور خلف
کی طرف اوسکا نام اخرم ہے اور منقار الغراب بہی کہتے ہین یعنی کوے کی چونچ اسی زیادتی سے رباط شانہ کا تر قوہ سے ہی اور یہی زیادتی انخلاع
یعنی باہر نکلجانی عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زیادتی داخل اور اسفل مین ہے سر عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہی پہر شانہ
چوڑا ہوتا جاتا ہی جہت انسی مین جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اوسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیون سے قریب
ہوتی جاتی ہے منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ پشت پر کتف کی ایک زیادتی مثلث شکل ہی جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ
بطرف انسی واقع ہے تاکہ مسطح اور ہموار ہو نہ پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اوٹہا دیتا اور اذیت
پہونچاتا بروقت مصادمات کے اور یہ زیادتی بمنزلہ سینسہ کے واسطے فقرات کی ہے اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہے اور اسکا نام
عیر الکتف ہی یعنی تیز ہی سر کتف — اور نہایت عریض ہوتا کتف کا نزدیک اوس غضروف کی ہی جہان پر گول سر متصل ہو جاتا ہی اور متصل ہونا
انکا غضروف سے بخطر اوسی علت کی ہے جو سب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہے فصل اٹہارہوین تشریح عضد مین بازو کی
ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے اور اوسکے اوپر کا کنارا محدب ہی کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہی وہ کنارا ساتہ ایک جوڑ کے
نرم کے جو نہایت نامضبوط ہی اور اسی مفصل کی نرمی کی جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہی یعنی بہی جوڑ اکثر اوتر جاتا ہی اسی نرمی سے
دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہی اور دوسرے امان۔ حاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات مین — امان یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت
چند حرکات کا مختلف جہات مین ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کے رباطات ٹوٹنے کا یا اوسکے اوترجانیکا
ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہی اور سارا ہاتہ متحرک رہتا ہی اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص
مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین ایک اونمین کا عریض غشائی ہے کہ مفصل کو گہیرے ہوئے ہے
جسطرح اور مفاصل مین بہی صورت رباط کی واقع ہے دوسرا اور تیسرا رباط یہ دونو اخرم سے اوترتے ہین ایک اونمین کا جسکا کنارا
عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا انہین کا ٹیڑا اور سخت ہی ہمراہ چوتہے رباط کی انہین ارابطہ سے اوترتا ہی اوس زیادتی سے جو
نزدیک ہی حنہ کی یعنے اوس سے کہ جو بطور زیفۂ ازاران دونو کیواسطے بنائی گئی ہے اور شکل ان دونو کی چوڑی ہے خصوصًا بروقت مماس
ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہے کہ مستبطن عضد ہوتے ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے
ہین اوس عضل سے جو باطن عضد پر رباط بنا گیا ہی — بازو مین تقعیر یعنے گڑہا بجانب انسی ہی اور تحدیب یعنی کوزپشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ
ہو جو عضل اوسپر تنا جاتا ہی اور جو عصب اور عروق اسکے باف کرتا نی بائی مین داخل ہین اور وہ کبہی چہپ جاتے ہین تاکہ خوب وسیتا ہو بغل مین لینا اوس چیز کا جسکو
انسان بغل مین لیا چاہتا ہی تاکہ درست ہو اوٹہا کر رکہنا ایک ہاتہ کا دوسرے ہاتہ پر — کنارا بازو کا نیچے والا اوسپر دو زیادتی مثلا جلی مرکب ہو کر
ہین اون مین جو متصل باطن کی ہی طولانی اور دقیق ہی اور اوسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہین ہی بلکہ یہ زیادتی واسطے نگہبانی عصب اور عروق کی

معتبر کی گئی ہے اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہے اوس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہے اسطرح پر کہ ایک نقرہ زند اعلی کا اور ایک لقمہ اوسی نقرہ
کا جسطرح پر ہم آگے بیان کرینگے ان دونون کے بیچ مین ضرور ایک شی بطور نیفہ ازار کے ہے اور دونو کنارے اس نیفہ کو گھیرے ہوئے اور اوپر سے ایک نقرہ
اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہے اور نقرہ انسی اوپر والا ان دونو مین سے برابر اور چکنا ہے کوئی نافع اوسپر نہین ہے اور نقرہ وحشی
ان دونون سے بڑا ہے اور جو چیز نقرہ انسیہ سے ملتی ہے چکنی نہین ہے اور نہ اوسکا گڑہا مستدیر ہے بلکہ مثل سیدہی دیوار کے ہے جسوقت
اوسمین زائدہ ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہے اور اوس تک پہونچتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور ہم عنقریب بیان اوس حاجت کا جو ان
دونو کی طرف ہے کرینگے ۔ اور بقراط نے ان دونو کا ملتبتین نام رکھا ہے یعنے ہر ایک کو عقبہ کہتا ہے **فصل انیسوین تشریح**
ساعد مین پہونچا کہ دو ہڈیون سے مرکب ہے جو طولاً آپسمین ملی ہوئی ہین ہر ایک کا نام زند ہے اور اوپر والی جو متصل انگوٹھے کے ہے اور
باریک ہے اسکو زند اعلی کہتے ہین اور نیچے والی کہ متصل خنصر کے ہے وہ موٹی ہے اسواسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے
اور زند اسفل اوسکا نام ہے ۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنی لپٹنا اور انبطاح یعنی گر پڑنے کی ہے
اور منفعت زند اسفل کی یہ ہے کہ اوس سے حرکت بازو کی انقباض یعنی کہنچنا اور انبساط یعنی پہیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونو زندونکا
باریک ہوا اسلیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گہیرے ہوئے ہے اوسکی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور ثقیل بہی نہونے پائی
بلکہ سبک رہے ۔ کنارے ان دونون کے اسواسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اونکے رباطات کی ان دونو سے زیادہ ہے چونکہ بکثرت دھکہ دینے والی
اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزین ان تک پہونچتی ہین جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے ہین اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور رہتا اور یہ بہی ایک
ضرورت ہے کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہین ۔ زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب
وحشی مین لپٹ کر ہو جاتا ہے اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہو جاتی ہے ۔ اور زند اسفل سیدہا ہے اسلیے
کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکہتا ہے **فصل بیسوین مرفق کی تشریح مین** کہنی مرکب ہے مفصل زند اعلی اور مفصل
زند اسفل سے مع عضد کے زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہے منہدم یعنی درست کیا ہوا جسمین ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے آکر منضبط ہو جاتا
اور گہوم جاتا ہے اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہے ۔ اور زند اسفل کہ اوسمین دو زیادتیان ہین جنکے بیچ مین ایک چیز
بطور نیفہ کے مشابہ حرف سین کتابت یونانی اسطرح پر ہے C اور یہ نیفہ محدب السطح ہے جو سطح اسکی تقعیر مین ہے تاکہ درست بیٹھے
وہ چیز جو نیفہ مین کنارے پر اوس عضد کے جو مقعر ہے مگر شکل اوسکی تقعیر کے مشابہ حدبہ یعنی پشت دائرہ کے ہے پس انضمام سے اس نیفہ کے
جو چیز درمیان دونو زیادتی زند اسفل کے اس نیفہ مین ہے ملتی ہے مفصل مرفق سے جسوقت دونو سرے نیفہ کے ایک دوسرے پر حرکت
کرکے پیچھے اور نیچے پہرین ہاتھ کہلتا ہے جسوقت آکر سرے نیفہ دونو دیوارون نقرے حامل سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کرے گا
ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدہا ہوکر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہے
ہاتھ کہنچکر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام مین مماس ہو جاتی ہین ۔ دونو کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہو سکتے
ہین مثل شے واحد کے اور بیچ مین ایک مغاکچہ وسیع پیدا ہوتا ہے جسکا اکثر مشترک زند اسفل مین ہے اور جسقدر ضرور ہونے سے باقی
رہتا ہے وہ محدب اور چکنا ہوتا ہے تاکہ دور ہو جاوے پہونچنے آفات سے ۔ خاص نقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول میر
اور قریب ہے کہ منفعت اوسکی ہم بیان کرین **فصل اکیسوین رسغ کی تشریح مین** رسغ باریکی پیوند سر دست کو کہتے ہین اور یہ عضو مرکب

سے بہت سی ہڈیون سے تاکہ آفت عام کل پیوند کو نہو اگر کسیطرح پہونچے اور ہڈیان رسغ کی آٹھ ہین اور ایک ہڈی زائد ہے اصلی سات ہڈیون کی دو صفتین ہین ایک صف متصل بہ پہونچے کے ہے اوسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہونچے کے ہے پس ضرور ہے کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اس لیے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور اونگلیون کے ہے اسی جہت سے ضرور تہا کہ وہ صف زیادہ چوڑی ہو اور تینون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہین ان ہڈیونکے وہ سرے جو متصل پہونچے کے ہین باریک اور بہت درست اور متصل ہین اور جو سرے کہ متصل دوسری صف کے ہین چوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین — آٹھوین ہڈی جو زائد ہے وہ دونو صفونمین رسغ کی داخل نہین ہے بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ محافظت کرے اوس چوڑے عصب کی جو کفدست مین آیا ہے — صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بجہت اجتماع سر ہائے استخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہے اوس نقرہ مین جسے ہمنے ذکر کیا یعنی دونو کنارہ زندین کا اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا — اور یہ آٹھوین ہڈی زائد زند اسفل مین داخل ہوتی ہے اوس نقرے مین جو ہڈیون مین رسغ کے ہے پس اسکے ذریعہ سے فصل التوا و انبطاح پیدا ہوتا ہے

فصل بائیسوین۲۲ مشط یا کف کی تشریح مین

مشط کف بہی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے بر وقت قبض کے اور برابر اوٹھانا گول چیزون کا اور ضبط کرنے بہنے والی چیزونکے — یہ ہڈیان مفاصل موثق رکہتی ہین اور ایک دوسری سے ملی ہوئی ہے تاکہ متفرق نہو جائے پس ضعیف ہو جائے بوقت ضبط کے کفدست اوس چیز کو جسپر شامل ہو اور جس کو گہیرے اور بند کرے یہانتک کہ اگر علید کفدست کی ڈہیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئین گی گویا کہ متصل ہین اور انکے فصول حس سے بعید ہین اور باوجود اسکے بندشونے ایک دوسری کو مضبوط کر رکہا ہے مگر ان ہڈیونمین تہوڑی سی اطاعت اوس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر تک پہونچتا ہے — ہڈیان مشط کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون اونگلیون سے متصل ہین اور یہ قریب قریب ہین اوس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو اونکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تہوڑی سی اونگلیونکی طرف تاکہ اچہا ہو اتصال انکا اون ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے اونمین گڑہا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو تمنے پہچان لی ہے مفصل رسغ کا مع مشط کے پیوند پاتا ہے اون نقرونمین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہے اون نقرونمین لقمہ ہڈیون مشط سے جو پہنسی ہوئی ہین غضاریف سے

فصل تئیسوین۲۳ اونگلیون کی تشریح اور اونکی منفعت کے بیان مین

اونگلیان آلات معاون کی گئی ہین گرفت مین چیزونکے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بہی ممکن تہا جیسے اکثر کیڑے اور مچہلیان جو بلا استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا اونسے صدور بضعف و استرخا ہوتا ہے اور اونگلیونمین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ اونکی حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور پہر اونگلی ایک ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال اونکے بدشواری نہون جسطرح سے اونگلیان اون لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ بہر جانے کسی مادہ کے گٹہ جائین اور قبض و بسط نکر سکین — اور تین ہڈیونپر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ اونگلیونمین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات کی بہی اوسکے واسطے پیدا ہوتی اور یہ بات ضرور اونمین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اوس چیز کے جسکے پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار ہے — اسیطرح اگر تین سے کم مثلا دو جوڑون سے اونگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑہجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اونمین نہوتی اور احتیاج طرح طرحکی حرکات کرنیکی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے — ایسی ہڈیون جنکے قاعدے عریض

اور سرے تپلا اور نیچے کی ہڈیونسے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہے یہانتک کہ سرے اونگلیونکے نہایت تپلے ہو گئے ان اونگلیون کی پیدائش
اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہوا اور استواری جو شکل مخروط مین منحصر ہے کسی قدر اونگلیون کو
حاصل ہو — ہڈیان اونگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مغز کی بنائی گئین تاکہ حرکات باندھنے اور
پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین — باطن کیطرف انمین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شئے قابل گرفت ہو
اور ملین اور دبائین اوس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو — ایک اونگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا
درست رہے اور بوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہو جائین — مگر کنارے کی اونگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر اونکی تحدیب ایسی جہت پر بنائی
گئی کہ اوس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنیکے کل اونگلیون کی صورت شبیہ بہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے
محفوظ رکھتی ہے ہو جاے — باطن اونگلیونکا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دہ اونگلیون کو اور ملنے والی چیزون کو ملجا ہو بروقت گرفت کی جہت خارج مین اونگلیونکے
گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاخ یا ہتھیار گزند پہونچانیوالا نہبنین — پوروؤن اونگلیونکے پوست زیادہ رکھا گیا
تاکہ درست ہو جائین بخوبی بروقت ملنے کی مثل ملنے والی شئے کے — بیچ کی اونگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اوسکے بعد بنصر کے
اوسکے بعد سبابہ کے اوسکے پیچھے خنصر کے بہ ترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سرے اونگلیون کے بروقت گرفت کی برابر ہو جائین اور بیچ مین
کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور باانہمہ چارون اونگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آسکے —
— انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہے سب اونگلیونکے واسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی
اسواسطے کہ اگر اندر ہتھیلی کے رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہو سکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونو ہاتھ جیسے ایک دوسرے
کے سامنے اب ہین نرہتے دونو ہاتھونکا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اوٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونو ہاتھون کے بہت بکار آمد ہوتا ہے —
اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا — ابہام کا ربط مشط کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بعد درمیان
انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہو جائے — جسوقت چارون اونگلیان کسی طرف ایک شئے کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا اونکی مقاومت
دوسری جانب سے کرے تو لینا کسی بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے مثل داب کے ہے اوس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپائے
— خنصر اور بنصر مثل پردے کے نیچے ہو جاتی ہین — سلامیات یعنی ہڈیان اونگلیون کی سب مین وصل اور پیوند کیا گیا ہے بذریعہ حروف یعنی تیز نوکونکے
اور نقر سے یعنی گڑھے کے جو ایک دوسرے مین متداخل ہے اونکے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ
رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکر دے — اونگلیونکے مفاصل ارتباط قوی سے شامل ہین اور غضروفی جھلیون سے ملتی ہین اور مفاصل
کے گڑھے پر نصف کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیونکا سمسمانیات نام ہے

فصل پچیسوین ناخن کی تشریح

اور اونکی منفعت کا بیان ناخن کی پیدائش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے پہلی منفعت تکیہ ہو اونگلی کی پور کا تاکہ سست
نہو یعنی بوقت زیادہ زور کرنے کے کسی چیز کی گرفت مین دوسری منفعت قادر ہو جائین اونگلیان چھوٹی چیزونکے چننے پر تیسری
منفعت قادر ہو جائین اونگلیان بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے چوتھی منفعت بعض وقت ناخن
بمنزلہ ہتھیار کے ہو جاتے ہین — پہلی تین منفعتین نوع انسانی کیواسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہے ناخن کے کنارے
گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہو چکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ ٹلینان بائین نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے اوس چیز کے جو اوسکو

ٹھونکتا ہی پس بہت سمائی اوسکے صدمے سے ناخن کی پیدایش ہمیشہ مقرر کی گئی اس لیے کہ وہ ایسے مقام مین ہے جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ
ہوجانیکا ہمیشہ ہوتا ہے **فصل ۲۵ پچیسوین عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سرین کے دو ہڈیان داہنی بائین ہین کہ بیچ مین
ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونو مثل بنا کر ہین کل اوپر کی ہڈیون کیواسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیونکے واسطے ہین ایک
ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کی متصل ہے اوسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ
متصل آگے کی ہے وہ استخوان عانہ ہے اور جو حصہ متصل خلف کی ہے وہ عظم الورک ہی اور جو حصہ متصل اسفل انسی کی ہے اوسکا نام حق الفخذ یعنی
کٹوری ران ہے اسلیے کہ وہ گڑہا کہ جسمین ران کا گول سر داخل ہوتا ہی اسی چوتھے حصہ مین ہے اس ہڈی پر شریف شریف اعضا رکھے گئے ہین
جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیۂ منی مردونکی اور مقعد اور شرم یعنی دہان رحم اور وہ کہ جو مخرج ثقل ہے **فصل ۲۶ چھبیسوین کلام مجمل پاؤن
کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہے کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہے
دوسرے جگہ بدلنا ہر جگہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہے — قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار
ہوتا ہی چلنا دشوار نہین ہوتا مگر یہ چلنا جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہی اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے
ٹھہرنا آسان ہوتا ہی اور چلنا دشوار **فصل ۲۷ ستائیسوین ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤنکی ران کی ہڈی ہے
جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہے اسلیے کہ وہ بارکش ہی کل اوپر کی چیزونکی اور اوٹھانیوالی ہے نیچے کی چیزون کی اوسکے اوپر کا
کنارا محدب ہوا تا کہ پیوستہ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہی وحشی کیطرف اور پیالہ دار یا مقعر ہے جانب انسی اور خلف مین اسلیے کہ
اگر وہ سیدہی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنی ترچھے پاؤن چلنا اسطرح پر کہ دونو ایڑیونکا بعد بہ نسبت
انگلیوںکے زیادہ رہتا جسطرح افحج چلتا ہی کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس
شکل مین نہو سکتی اور مجموع اجزا پاؤن کی شکل مستقیم پر نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی — پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی
نہ آتی ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس کے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے
اس ہڈی کے دو زائد نیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے — اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل ۲۸ اٹھائیسوین
ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیون سے مرکب ہی ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہے اسکو قصبۂ کبرے
یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہی کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک بھی نیچے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی
ہڈی دونو ایک ہی جگہہ پر تمام ہوتی ہین اسکو قصبۂ صغرے یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین — ساق بھی جانب وحشی محدب ہے پھر نیچے کے کنارے
دوسری تحدیب ہی بجانب انسی تا کہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے — قصبۂ کبرے درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی
اسلیے کہ جب جمع ہوئی اوسکے واسطے دو سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اوٹھانا اوپر کی چیزونکا اور سبب زیادتی صغر کے
اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت اولے غرض مقصود ہی بیچ ساق کے پس یہ چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولے
ہے غرض مقصود مین بیچ ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری
پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل اور دوالی کو دشواری ہوتی ہے حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اوٹھانے
مین اوپر کی چیزونکے جیسے پتلی پنڈلی والا اور ان سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے

اور اسی قصبۂ صغرے کے واسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین اون دونون کے ہین ڈھانپتا ہے اور قصبۂ کبری کے
مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہی تاکہ مضبوط اور قوی ہوجائے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اوسکا دوہرا ہونا پیدا ہوتا ہے **فصل**
اونتیسوین زانو کی مفصل کی تشریح مین زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے اون دو زیادتیون کے جو کنارے پر ران کے
اون دو نقرون مین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور اون دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر
جما ہوا ہے اور دو رباط قوی ہر دو نو جانب سے جنکا مقدم درست چپٹا گیا ہے بذریعہ صفحہ کے جو مین رکبہ کے ہے اور صفحہ گول ہڈی ہے مثل سنگریزہ
کے اور اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بروقت لٹکا کر بیٹھنے کے ہٹ جانی اور اوتر جانی سے ہوتا ہی اوسکے بچاؤ
کی مقاومت کرتا ہی اور ستون دیا گیا مفصل ممنوع کہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہی اور اوسکا مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اس لیے کہ
اکثر دشواری پیچیدگی کی اسی طرف عارض ہوتی ہے اور پشت کی طرف پیچیدگی کی حاجت نہین ہوتی اور دونو طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہے
لیکن ساری پیچیدگی آگے کی طرف ہے اور یہ جگہ درشتی بروقت نجاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور جسکا اوسکو بہت معلوم ہی **فصل**
تیسوین قدم کی تشریح مین قدم کی خلقت اسواسطے ہی کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنے کا اور اوسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے
ہونے مین اعتماد پر اعانت دیوے اور اوسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ متصل ہے جانب انسی کے تاکہ ثقیل قدم کا بروقت کھڑے ہونیکے
خصوصا وقت سعی کی خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوئے کے ہو کہ مقاومت اوس اعتماد کی موجود ہے سبب پاؤن کی استقلال مین بروقت آگے
بڑھانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہوجائے یہ بھی ایک منفعت ہی دور کی چیزون کے پاس جانا ہو سکے اور کچھ گزند
نہ پہونچے اور شامل ہونا قدم کا اون چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور اون تیزیون پر جو صعود کے مقامات پر بنائی گئی ہین
اسی طرح سے ہو — قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اوسکے بہت سے فائدے ہین اونمین سے ایک یہ ہی کہ قدم میان
خوب ہوتا ہی اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چھپ جاتی ہے اگر اوسکے چھپانیکی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت
کی چیز کو ایسا چھپاتا ہے جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کرلی جاتی ہو اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے اجزا مین حرکت کی آمادگی
ہو اوسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے
اسکی ساخت ہوتی — اور ایک منفعت یہ ہے جو بارہا بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جاوے تو سب بیکار نہین ہوجاتی
چھبیس ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہی کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عقب ہی کہ ثبات مین اوسپر اعتماد
ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی اونسے مشط مین اتصال ہوتا ہی اور ایک ہڈی نرد ہی
بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکی جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہی اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین
کعب انسان کو قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی پیچیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی قدم کی سب ہڈیون مین اشرف ہی کہ
اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب رجل کی ہڈیون مین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین — کعب رکھا ہوا ہے
بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالے ہین دونو قصبون سے اور وہ دونو شامل ہین کعب کو بیچ اطراف کے یعنی اوپر سے اور نیچے اور دونو جانب سے
وحشی اور انسی سے کعب کو دونو کنارے عقب کی دونو نقرون مین داخل ہوتے ہین اسطرح جسطرح کہ گڑھے کے کوئی چیز داخل ہو — کعب ساق کی
اور عقب مین واسطہ ہی کہ اوسکے ذریعہ سے انکا دونون اتصال بخوبی ہو جاتا ہی اور جو مفصل ان دونونکے درمیان مین ہے اوسکی مضبو

بہی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور لغزش سے امن ہوجاتی ہے۔ حقیقت مین کعب بیچ مین رکہا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہے۔ کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کی جانب سے ربط مفصلی پاتی ہے اور یہ زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی
طرف سے تینون ہڈیون رسغ کے ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کے عقب سے متصل ہے نردی ایسی ہڈی
ہے کہ چاہین اوسے ایک استخوان منفرد قرار دین اور چاہین اوسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین۔ عقب کعب کے نیچے موضوع ہے اور سخت ہے
اور خلفت کیجانب اوسمین استدارت ہے تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہے تاکہ چلنے مین برابر قدم اچھی طرح رہے اور
جہان پر قدم ٹھہرایا جاے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مستدار اوسکی بڑی پیدا کی گئی تاکہ بدسکے اوٹھانی مین [illegible] اور
بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پہر رفتہ رفتہ پتلی ہوتی ہوتے تمام ہوجاتی ہے اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی پہر کے مضمحل ہوجاتی ہے
تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اوسکے درمیان تک گھٹتی بڑہتی جاے۔ رسغ کی چارون ہڈیان ہاتہ کے رسغ کی نسبت مخالف ہین اسطرح
طرح پر کہ ہاتہ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کے رسغ مین دو صفین ہین اور یہ بہی اختلاف ہے کہ قدم کے رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتہ
کے رسغ کی سات ہین اس کمی و بیشی مین یہ منفعت ہے کہ ہاتہ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہے اسلیے کہ اکثر منفعت
قدم مین یہ ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بہی مضر ہوتی ہے اور جس چیز پر قدم جمتا ہے بجہت حصول استرخا اور
انفراج بیش از حد کے اوسمین بہی ضرر پیدا ہوتا ہے جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی تو بسبب اعتدال اور ملائم قوت ہونیکی وجہ سے
دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ لپیٹ کر شامل ہونا اوس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون
اور استقلال اور ثبات اوس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون۔ مشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہے ہر ایک ہڈی
سے ایک اونگلی متصل ہوتی ہے جس قدم مین پانچ اونگلیان ہون اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی اونگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو
اسلیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی اونگلیون مین زیادہ ہے جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتہ کی اونگلیون مین زیادہ ہے سوا
انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک اونگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگوٹھا دو سلامیات سے۔ اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور اونکی تشریح بقدر کفایت
بیان کردی یہ سب ہڈیان اگر شمار کی جائین تو دوسو اڑتالیس ہونگی ان مین سمسمانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانی لام کے ہے
داخل نہین ہے۔ یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی

جملہ دوسرا تشریح عضل مین اور اسمین انتیس فصلین ہین

فصل پہلی جملہ دوسرا تعلیم پانچوین بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت نافذہ
کے جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہین ہوسکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اوسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو درحقیقت اصول اعضا
متحرکہ حرکت مین مقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہوسکتا اسلیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہے پاین منظر لطف حق تعالی نے
شامل حال ہوکر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اوسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہے پٹھہ کے ساتھ اوسکو ضم کیا
اور اسطرح پر آوردہ کیا اور ملادیا کہ پٹھہ اور رباط بمنزلہ شے واحد کے معلوم ہوتی ہین۔ اور یہ [illegible] جو عصب اور رباط [illegible] کہتا
ہے ہر حال مین باریک ہوتا ہے اسلیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام پر [illegible] مین مقدار [illegible] اور یہ
اوسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی ہے اور مجسم پٹھہ کا نزدیک منبت ایسا ہوتا ہے کہ جرم دماغ اور نخاع اور [illegible] عصب اوس جرم
کے متحمل ہون پس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھہ اپنے حجم لائق پر بہی باقی رہتا خصوصا اوس جسم [illegible] بوقت تقسیم اور شاخ دار

ہوتی عصب کے اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہی کہ یہ پٹھہ بمنزلہ ایک حصہ کی ہے اسیطے استخوان باریک کر ہو جاتا ہی اور جتنا اپنی اصل اور مبدء سے
دور تر جاتا ہی اسمین رقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالجملہ اگرچہ باوجود باریکی و نزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی اسمین نقصان ظاہر
پیدا ہوتا اسی حکمت سے خالق تعالی نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کی جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرحپر کہ جو جرم اس سے پیوند کی جاتی
ہے اوسکو رباط کے ساتھ بٹ دیا بطور لیف کے اور دونون کے لپٹنے مین جو جگہہ خالی تہی اوسپر گوشت اوگادیا اور جہلی سے اوسکو ڈہانپ دیا
اور اوسکے بیچ مین مثل عمود کے اسطرحپر جگہہ دی کہ وہ مثل محور کے ہو پھر عصب سے قرار دیا جاتا ہی اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہی
جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونو کی لیف اور وہ گوشت جو پھر نیوالا خالی جگہونکا اور جہلی جو اوسکو ڈہانپے ہوئی ہے اتنے اجزا
سے ہوتی ہے اسیکا نام ہم عضل رکھتے ہین اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سمٹتا ہی اوسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے
ہے بجانب عضو کہ کہچتا ہی پھر تشنج پیدا ہو کر عضو کہچ جاتا ہے اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہی وتر مسترخی ہو کر ڈہیلا ہو جاتا ہے
اور عضو منبسط دور ہو جاتا ہی **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کی تعداد مین برابر اعضا
متحرک کی جو وجہ مین ہین درکار ہین اور اعضا متحرک وجہ مین اتنے ہین ۔ پیشانی اور دونو گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونو رخسارے
بشرکت دونو ہونٹہ اور دونو ہونٹ اور ٹہوڑی اور اون دونون کی حدین اور دونون کنارے نتہنون کے اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح
مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کی جو چوڑا اور جہلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا
ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہی گویا قوام جلد مین داخل ہے اور اوسکا جزو ہے اسی جہت سے جلد کا چلنا بسبب عضلہ کے نہین ہوتا اور یہ
عضو متحرک اوس عضلہ سے بدون وتر کے ملتا ہی اسلیے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو ٹہیک ہی ایسی چیز کا ہلانا درست
اچہا نہین ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونو ابرو بلند ہوتی ہین اور آنکہہ کو بہی بند ہونیمین اسی عضلہ سے مدد پہونچتی ہے کہ یہ ڈہیلا
ہو کر گر پڑتا ہی **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کے** گوشہ چشم کی حرکت دینیوالے چہہ عضل ہین چار ان مین سے نیچے اوپر اور
دونو جانبین لیے کوئی ہین ہر ایک انمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہی اور دو عضل بوضع توریب یعنی ترچہے واقع ہین جن سے حرکت دوری
پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کے پیچہے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہی اسلیے کہ وہ عضلہ
اوسی عصبہ سے اور جو چیز اوس عصبہ مین سے متعلق ہوتا ہے اور اوسکو پہیلاتا ہی اور اوسکے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر
نکل پڑے منع کرتا ہی اور بوقت تیز دیکہنے کے اوس عصبہ کو ضبط کرتا ہی یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رباطی جہلیون کیواسطے گوشت وار ہونا ایسا
پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علماء تشریح اسکو عضلہ واحدہ جانتے ہین اور بعض اوسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بہی قائل ہین مگر جہان
سر اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہے اسلیے کہ غرض پوری اور
تمام ہو جاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت سے اسواسطے کہ آنکہہ کا بند کرنا اور تیز دیکہنا دونون اسیکی حرکت سے تکمیل پاتے ہین اور توجہ
خداوند تبارک و تعالی کی آرایش کی کمی پر جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جب تک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے
مین جو آفتین ہین وہ بخوبی معلوم ہین ۔ اگرچہ یہ بہی ممکن تہا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع بیچون
کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائین ان افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجہ اسباب کی
طرف غایات کی نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استوار اور مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک بنسبت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب

جب اوپر کی پلک کیطرف سے چلے تو محتاج پیچیدگی اور اور بیٹھنے کا نہوگا - پھر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونیکی اور بند ہونے مین محتاج انحدار اور پست ہونیکی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہے جو نیچے کیطرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہین تھا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچھا ہو کر آئے اور پھر بلند ہو جائے - اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک ٹھیک کنارے پلک کے متصل ہو یا بیچ مین پلک کے پہونچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو موجود تہ چڑھنے والا ہے طرف وسط کے اوسکو ڈھانپ لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اچھی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ توریب پیدا ہوتی جسطرف ٹھیک ملاقی وتر ہوتا اودہر تمدد تشنج زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اچھی طرح پیچیدگی پلک کی برابر نہوتی بلکہ پیچیدگی پلک کی مثل صاحب لقوہ کے ہوتی اسیواسطے وہ عضلہ پیدا کیے گئے جو دونو کونونکی طرف سے اگر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے پیر کہلنا پلک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہو سکتا تھا جو وسط پلک سے اگر اوسکے وتر کا کنارہ پلک کی باڑھ پر پہیل جائے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کہل جاوے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونو پلکون کے اوترتا ہے اور چوڑا ہو کر اوس جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضروف کے نیچے نسبت خرزہ کی بچھا ہے

فصل چھٹی تشریح مین عضل رخسارہ کی

رخسارہ کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اوسکی نیچے کے جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹہ کے ہوتی ہے جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کی تابع ہے اوسکا سبب عضل اوسی جبڑے کی ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹہ کے ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارے اور ہونٹہ مین مشترک ہے اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہو کر پہیلا ہے اور اسکا نام وجنہ ہے - یہ دونو عضل چار چار جز سے مرکب ہین اسلیے کہ لیفین ان مین چار مقامونسے آتی ہے ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنی ہنسلی ہے اور اوسکی نہایات دونو ہونٹونکے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور ہونٹہ کو نیچے کیطرف ترچھے بصورت توریب جذب کرتی ہین - دوسرے لیف کا مقام نشو و نما سینہ اور ہنسلی دونو جانبون سے ہے کہ انکی لیفین بشکل صورت چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہے اوس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہے تقاطع کر کے رہ آتی ہے پس لیف داہنے طرف والی ہونٹہ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہے اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہے یعنی ہونٹہ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہے جسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے مونہہ تنگ ہو کر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے دورا تھیلی کے سوراخ مین کہینچنے سے اوسکا مونہہ بند ہو کر کھچ جاتا ہے - تیسرے لیف کی پیدایش کا مقام وہ کنارا شانہ کا ہے جسمین اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیفین متصل ہوتی ہین اور پھر جانبی اتصال انہین عضل کے اور ہونٹہ کو دونو جانبونمین اچھی طرح جھکاتی ہے - چوتھے لیف سناسین رقبہ سے پیدا ہوتی ہے اور کانونکے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہے اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہے کہ ہونٹہ بھی اوسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہو جاتی ہے اور متصل ہو کر اوسکے کان کو حرکت دیتی ہے

فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کی

ہونٹہ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹہ اور رخسارہ مین ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو انہین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتی ہین اور قریب کانونکے کنارے سے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چارون مین ہونٹہ کے ہلانیکی کفایت ہے اسلیے کہ انہین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹہ کی ہلتی اور جب انہین سے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہین ہونٹہ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتونکے سوا ہونٹہ کیواسطے اور کوئی حرکت نہین ہے - یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کو کہ جرم ہین ہونٹہ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹہ

سکے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہے کہ اوسمین ہڈی نہین ہے **فصل آٹھوین تشریح مین**
عضل منخرین سے جو کنارے نتھنون کے اونمین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی یہ منفعت ہے تاکہ
تنگی نہ واقع ہو جگہ مین اور عضلات کی جنکی طرف حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ حرکات اعضائے رخسارہ اور لب کی عدد مین بھی زیادہ ہین اور دوام
بھی اونکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت اونکی حرکت کی بہ نسبت نتھنونکی حرکت کے زیادہ ہے - قوی ہونا ان عضلات کا
اس جہت سے ہے کہ جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونیکی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکا تدارک کرین اور کسیقدر سختی اجائے اونکی آمد گالون کی
طرف سے ہے اور گال کی لیف سے ملے ہوئے ملتے ہین گالونکی طرف سے اونکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنونکی اوسیطرح سے ہوتی ہے ؛

فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے جو نیچے کے جبڑے کو خاص کر حرکت ہوتی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی
اسمین چند منافع مین ایک تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور اعضا کا بوجھ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا بہ نسبت
گرانبار کے اچھا ہے دوسری **منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضائے شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے اوسکی حرکت
سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اوسکی حرکت ان اعضا پر کسیطرح کا گزند نہین پہونچاتی -
تیسری منفعت یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کی جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی
احتیاط کامل باقی نرہتی - حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون مونھ کھولنا اور پھیلانا اور مونھ بند کرنا
اور چبانا اور پیسنا - مونھ کھولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اوتارتی ہے اور بند کرنیکی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے
کو پھیرتی ہے اور دونو طرف جھکاتی ہے - اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت انطباق یعنی بند کرنیکی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہیے
جو اوپر سے اوترتے ہون بجانب فوقانی متشنج ہون اور کھولنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالترتیب حاصل ہوتی ہے
اسیوجہ سے حرکت انطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور اونکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ دو عضل کنپٹی کے نام سے پہچانی جاتے ہین
اور ملتقین اونکا نام ہے - انسان مین ان دونو کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے
اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانیکے قابل ہے اور وزن مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونو عضل کے صادر ہوتی
ہین وہ بھی سبک ہین - اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کے جبڑے سے ہے
اوسکی اتنی قسمین ہین - نہش یعنی کاٹ کھانا اگلے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جائین اور قرم یعنی ایسا کاٹنا کہ اوسکا
اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اوکھیڑنا اوس اوکھیڑنیکی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے - یہ دونو عضلے نرم ہین اسلیے کہ انکا
مبدء یعنی دماغ جو ایک جرم نہایت نرم ہے ان دونو عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونو مین اور دماغ کے بیچ مین سوا ایک ہڈی کے اور کوئی
چیز بھی نہین ہے اس لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونو کو دماغ سے آفات اور اوجاع مین مشارکت ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت ان پر
پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر منجر برسام ہو جائے خواہ اور کسیطرح کا گزند پہونچائے اس مصلحت سے خالق تعالی اسنے اون کو
نہ تو ایک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو باز رکھا نہ دیکھا دو ہڈیون اور دیوار بار کر دیا انکو ایک پوشش مین جو مشابہ ایک طاق کی ہے
جو دو ہڈیونکے زوج اور بلند ہیون اون ٹکڑون سے ملتی ہوتی ہے جو دار بار ان دونوں کے ساتھ گزرتا ہے اور اوسکے گرد مگر ان دونون پر لباس
کچھ چھوٹے ہین اور اوسکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ پر قریب مین زوج کے واقع ہے تاکہ یہ ہوا ان دونو کا کم کم تنفس ہو جائے اور اون دونونکے نسبت

اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہو جاتے ہین ایک۔ ان دونو عضلو نکیو اسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہے جو ٹھوڑی کے جبڑے کے گرد و پیش شامل ہوتا ہے جب
اس وتر مین تشنج ہوتا ہے ٹھوڑی کے جبڑے کو اوٹھا دیتا ہے۔ ان دونو عضل کی اعانت کیجاتی ہے۔ دو اور عضل سے جو منھ کے اندر رہتے
ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اوترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کر اسلیے کہ جبڑا گران چیز کا اوسمین تدبیر اوٹھانیکی
زیادہ قوت کی درکار ہے جو وتر ان دونو عضلون سے اوگتا ہے وہ انکے بیچ سے اوگتا ہے کنارونسے نہین اوگتا واسطے مضبوطی کے جس
عضل سے مونھ کھولنا اور جبڑے کا نیچے اوتارنا متعلق ہے اون دونون کی لپیٹ پیدا ہوتی ہے اون رخسارہ پر سے جو بس گوشت
ہین اور ترکر عضلہ واحدہ کی حد ہو جاتی ہے بعد اوسکے خالص وتر بنجاتی ہے تاکہ مضبوطی اوسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل کرہ کے منقش
ہوکر گوشت سے بھر جاتی ہے اور وہی کا عضلہ بنجاتا ہے جسکا نام عضلہ بکرہ ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ بروقت پہونچنے آفات کے استداد سے
عریض نہو جاوے۔ پھر یہ عضلہ ملتا ہے مقام عصید گی فک اسفل سے ذقن تک اور جسوقت اسمین تقلص یعنی اینٹھن پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جاے ریش
کو پیچھے کیطرف جذب کرتی ہے پس بالضرور نیچے کیطرف جبڑا اوترتا ہے اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اوترنے پر معین ہے دو ہی عضل اس حرکت مین
کافی ہوئے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئی۔ چبانیکے دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہے اسلیے کہ سرا اونکا وہ زاویہ ہے
جو رخسار کے زاویون سے پیدا ہوتا ہے اور دو ساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوئین ایک اونمین کی نیچے کے جبڑے تک اوترتی ہے اور دوسری
کنارے زوج تک چڑھتی ہے اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو لیکر ٹھہر گیا ہے
تاکہ اس عضلہ کیواسطے جہات مختلفہ ہون حال تشنج مین اور اسکی حرکت مستقیم ہو بلکہ اس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے
پیسنے اور چبانیکا فعل درست ہے۔ **فصل دسوین تشریح مین عضل سر اسکی** سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترک
ہین یعنی گردن کے مہرون کے ساتھ اون حرکتون سے حرکت منتظم ہے اور گردن کے جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت دونو حرکت خاص اور
مشترک سے یا بسبیل انعکاس اور سرنگون ہونیکی ہے بسبیل انعطاف یعنی پیچیدہ ہونے پیچھے کیطرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان
دونون کو ملکے حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے بشکل استدارہ یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طے کرتا ہے اوس مکان سے
جو سر کا محیط ہے۔ جو عضل سر کو خاص سرنگون کرتے ہین دو ہین کہ دونو جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونو اپنی لپیٹ کو لیے ہوئے
ہوتے ہین پس گوشت انکی جانب فوقانی ہے اور استخوان سرسینہ انکی جہت تحتانی ہے اور اسطرح متصل ہوکر چپٹے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہے
کہ ایک ہی عضلہ ہے اور کبھی دو کا دھوکہ ہوتا ہے اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونو کا غائب ہوکر اوسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب
ایک عضل متحرک ہوتا ہے تو سرنگون ہوکر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہے اور جب دونو عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہے
بے اسکے کہ کسیطرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونو کو سرنگون کرتا ہے وہ ایک زوج ہے مری کے نیچے رکھا گیا پہلے اور دوسرے فقرے
کیطرف خالص ہوکر آتا ہے اور ان دونون سے ملکر پرگوشت ہوتا ہے اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہے فقط سر جھکیگا اور اگر
وہ جزو کہ مقام التحام کو بھی جو دونو فقرو نمین ہے مشتمل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکین گے۔ فقط سر کے پیچھے پلٹانیوالے عضل
چار زوج ہین چھپے ہوئے مدفون نیچے اون ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان ازواج کا مقام رویدگی مفصل کے اوپر ہے کوئی انمین سے
ستاسن تک آتا ہے اور اسکا مقام رویدگی وسط تحامہ سر دوسرا واقع ہے کوئی انمین سے اخیر تک آتا ہے اوسکا مقام رویدگی وسط خلف مین ہے
۔ ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہے جو فقرہ اولی کے دونو بازوؤن تک آتا ہے اور پھر اوس زوج کی ہوکر جو دوسرے فقرے تک پہونچتا ہے اور

کچھہ نام نہیں ہے یہ دونو زیادتیان بندہی ہین چند رباطات سے اور اس غضروف کا سطحی اور طرجہالی نام ہے ۔ درقی اور وہ غضروف جسکا
کچھہ نام نہیں ہے ان دونو کے ملنے اور ایک دوسرے کی بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اوس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل ہوتی ہے
اور طرجہالی کے درقی پر اوندہے گرنے سے اور ہمیشہ اوسکے درقی کے پاس پہنچنے سے اور بھی طرجہالی کو درقی کے اوپر بلند ہونے سے حنجرہ کا کھلنا
اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے ۔ حنجرہ کو سوائے اور اوسکے نزدیک تین ہڈیان لامی شکل مثلث واقع ہین جنہین عظم لامی کہتے ہین جو شکل لام یونانی کی
اسطرح پر ہے ۔ ان ہڈیون کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیف پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو درقی کو اوس غضروف سے ملائے جسکا کچھہ نام نہیں ہے اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملا کر بند
کر دے اور ایک اور عضلہ اسکو درکار ہے جو طرجہالی کو درقی اور بے نام کے غضروف سے دور کر دے تاکہ حنجرہ کھل جائے ۔ حنجرہ کے کھولنے
والے عضل اونمین سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے درقی کی آکر گوشت اوترہو کر اوسی درقی پر پھیل جاتا ہے
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے درقی کو آگے اور اوپر کیطرف ظاہر کر دیتا ہے پس حنجرہ کھل کر وسیع ہو جاتا ہے ۔ ایک دوسرا
زوج اور ہے جسکا شمار عضل حلق مین کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور
حلق مین کرین ۔ مقام نشو ان دونو زوج کا باطن قص یعنی سر سینہ سے درقی تک ہے اور اکثر حیوانات مین اسکے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے
اور دو زوج اور ہین اونمین سے ایک کے دو عضل طرجہالی کے پیچھے سے آتے ہین اور اوسکو بیانہ گوشت اوترہو جاتا ہے جسوقت ان دونو مین
تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اوٹھاتے ہین اور پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین اوسوقت طرجہالی بالکل درقی سے جدا ہو جاتی ہے اور حنجرہ
کھل جاتا ہے اور دوسرا زوج انہین کا اوسکے دونو عضل طرجہالی کے دونو کنارون سے آتے ہین جب ان دونو مین تشنج پیدا ہوتا ہے طرجہالی کو
درقی سے جدا کر دیتے ہین ۔ اور عرض مین اوسکو دراز کر کے انبساط حنجرہ مین اعانت کرتا ہے ۔ تنگ کرنیوالے عضل حنجرہ کے اونمین سے ایک
دو زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور درقی سے متصل ہو کر چوڑا ہو جاتا ہے اور پس غضروف کا کچھہ نام نہین ہے اوسپر
لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ ملتقی ہو جاتے ہین دونون کنارے اوسکے دونون زوج اوسکے پیچھے اوس غضروف کے جسکا کچھہ نام نہین ہے پھر
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہو جاتا ہے ۔ چار عضل اور ہین جنہین بعض لوگ یہی گمان کرتے ہین اور دونون
جھکے ہوئے اور مائل ہین بیچ مین درقی اور اوس غضروف کے جسکا کچھہ نام نہین ہے متصل ہوتے ہین جب انمین تشنج پیدا ہوتا ہے
اسفل حنجرہ کا تنگ ہو جاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انمین کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے ۔ گلے کو بند
کرنیوالے عضل عمدہ وضع اونکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائین تاکہ اوسوقت جب انمین طرجہالی کو تا طفیہ کے نیچے کھینچ لیجائین
اور جسم دیدین اسیواسطے پیدا کیے گئے زوج کر کے اور نکلتے ہین اصل درقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کے کنارون تک چڑھتے
ہین اور اوس غضروف کی جڑ تک جسکا کچھہ نام نہین ہے دہنے اور بائین ہو کے پیچھے تک یہ زوج اپنا تا ہے مفصل کو مضبوط کر کے
حنجرے کو اسقدر بند کرتا ہے کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس مین مقاومت کرتا ہے یہ دونون عضل چھوٹے پیدا کیے گئے
تاکہ داخل حنجرہ مین تنگی نہ واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کرین اوس کمی کا جو صغر کے سبب کر سکتے ہین
اور سانس کے روکنے مین اونہین کرنا پڑتا ہے اور اسکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام دینے کی جو کمی پیدا ہوتی ہے اسکے قوی ہونے
سے اوسکا تدارک ہو گیا ۔ سیدھی راہ سے گزرنے سے ہوا کی جو تیزی ہو گی اسقدر انحراف البتہ ہوا ہے تاکہ فعل درمیان درقی اور اوس غضروف کی

جسکا کچھ نام نہین ہے حاصل ہوا اور کبھی وہ عضل پیچھے طرف حبالی کے پائے جاتے ہین وہ اس زوج مذکور کے سوا ہین **فصل بارھوین تشریح مین عضل حلقوم کے** کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین جو اوسکو نیچے کھینچتے ہین ایک تو وہی زوج ہے جو فصل حنجرہ مین مذکور ہو چکا ہے دوسرا زوج قص سینہ یعنی استخوان سر سینہ سے نکلکر متصل لامی سے ہو کر متصل حلقوم سے ہوتا ہے کہ حلقوم کو نیچے کیطرف جذب کرتا ہے - حلق کے دو عضل ہین جنکا نام نقنقتان رکھا گیا ہے یہ دونو عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ اوتارنے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرھوین تشریح مین عضل عظم لامی کے** عظم لامی کے لیئے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہے اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک اور عضو کے خاص عضل عظم لامی کے تین زوج ہین ایک زوج دونو جانبون لحی سے آتا ہے اور اوس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہے یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گذر کر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک پہونچتا ہے اور یہ بھی زوج اس ہڈی کو بطرف لحی کھینچتا ہے تیسرا زوج زوائد سہمیہ سے جو نزدیک دونو کان کے ہین وہان سے نکلتا ہے نیچے کو کنارے پر اس ہڈی کے جو خط مستقیم ہے اوس سے ملتا ہے - جو عضل مشترک اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہین اوسکا ذکر اوپر بھی ہو چکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودھوین تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینے والے عضل نو ہین دو چوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے اگر زبان کے دونو کنارون سے متصل ہوتے ہین اور وہ کہاتے ہین آونکی جانب فقط اوپر کے مقامات عظم لامی سے ہے اور بیچ مین زبان کے وہ دونو ملتے ہین اور دو اور پیچ عضل ہین جو بشکل تورب متحرک ہوتے ہین اونکا محل فقط ایک پشت پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونو نافذ ہوتے ہین بیچ مین دونو عضل طولانی اور دونو عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر پڑے ہوئے ہین اونکو پھیرتے ہین اونکا مقام ان چند عضل کے نیچے ہے جو ابھی مذکور ہوئے ان دونو عضل کی لیف زبان مین عرضًا دراز ہوئی ہے اور تمام استخوان فک اسفل سے متصل ہوتی ہے - ایک عضلہ تنہا زبان کیواسطے ذکر کیا جاتا ہے وہ متصل ہوتا ہے درمیان زبان اور عظم لامی کے اور انمین سے ایک کو طرف دوسرے کو کھینچتا ہے - یہ بات بعید از قیاس نہین ہے کہ جو عضلہ زبان کو طول مین منہ کے باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیے کہ اوسی عضلہ کیواسطے بجائے خود یہ بات جائز ہے کہ حرکت امتداد کی کرے جیسے اس عضلہ کیواسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہو جائے اور اپنے جانب کی حرکت کرے **فصل پندرھوین تشریح مین عضل عنق اور رقبہ کے** تنہا عنق کی حرکت دینے والے دو زوج ہین ایک دائینے اور ایک بائین انمین سے جس زوج مین تشنج پیدا ہو رقبہ اوسی کی سمت مین بشکل تورب یعنی ترچھا ہو کر کھچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دونو طرف کا ساتھ ہی کھچے منہ اوسیطرف سے تورب کے مائل ہوتی بلکہ بالاستقامت جھکتی ہے اور جب چارون عضل ساتھ ہی متشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے بدون مائل اور کجی کے **فصل سولھوین تشریح مین عضل سینہ کے** سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے ہین جو اوسکو کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہے جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جس سے قبض اور بسط دونو پیدا ہوتے ہین کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے نو عضل ہین اونمین سے ایک عضل حجاب ہے جو درمیان اعضائے تنفس اور اعضائے غذا کے حاجز اور مانع ہے اوسکی تشریح آگے بیان کرینگے - اور ایک زوج انمین کے ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہے اوسکا

فصل سترہوین تشریح مین عضل حرکت عضد کے عضد کے عضل جو مفصل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ سینہ سے آکر اوسکو نیچے کیطرف جذب کرتے ہین اونمین سے ایک عضلہ وہ ہے جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہے اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہے نزدیک بازہ نقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہے جو مقدم ہوتا ہے عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اور اوتارتا ہوا اور اوسکے پیچھے کتف اور اوسکے عضلہ کو لاتا ہے - مقام نشو اس عضلہ کا اعلای سینہ ہے اور گرد پھرتا ہے یہ عضلہ جانب انسی راس عضد کی بہی یہی عضلہ نزدیک کرنیوالا ہے عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اوٹھا ہوا - ایک عضلہ دوہرا ہے مقام نشو اوسکا کل سینہ ہے لاتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کو جسوقت یہ اپنے کام مین مع اوس لیف کے جو اوسکے جزو فوقانی مین ہے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اوٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزو کے ساتھ بلکہ کام دیتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو اوتارتا ہوا اور جب دونو جزو سہی ملکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدہا کرکے - دو اور عضل ہین جو آتے ہین خاصرہ یعنی تہیگاہ کیطرف سے اور اونکا اتصال زیادہ ہے نسبت اوس عضل عظیم و بہرے کے جو سینہ سے چڑہنے والا ہے ایک اونمین کا پٹہ ہے آتا ہے خاصرہ کے نزدیک سے اور پیچے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچے کی پسلیونکی طرف اور اسکا جذب سیدہا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہے آتا ہے جلد خاصرہ سے نہ کہ اوسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے وتر عضلہ کی جانب پستان سے دراننحالیکہ اندر پہونچا ہوا ہوا اور یہ وہی کام کرتا ہے جو پہلا عضلہ کام کرتا ہے بطریق معاونت کے لیکن یہ عضل پیچھے کیطرف تھوڑا جہکا رہتا ہے - پانچ اور عضل ہین جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضلہ اونمین سے اوسکا منشا استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہے وہ بہر دیتا ہے اوس جگہہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اسفل کے کتف سے ہے اور نفوذ کرتا ہے عضد کے سر کے اوپر کے جزو تک وہ سرا جو بجانب وحشی واقع ہے اندکے بجانب انسی مائل ہے یہ عضلہ دور لیجاتا ہے عضد کو انسی کیطرف جہکاتا ہوا - ان پانچون مین سے دو عضل ایسے ہین جنکا محل نشو اونکے اوپر کی پسلی ہے ایک انمین کا ثابت عضلہ ہے جسکی لیف نیچے کے اجزا تحتانی حاجز تک پہنچی ہوئی ہے اور یہ عضلہ اوس مقام کو بہرتا ہے جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہے اور متصل ہوتا عضد کے سر سے جانب وحشی مین پورا بس دور لیجاتا ہے عضد جانب وحشی مین جہکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہے اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جزو ہے اوسیکے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے وہی کام یہ بہی کرتا ہے مگر یہ دونو عضل تعلق اعلای کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا بشکل توریب ظاہر عضد سے ہے اور اوسکو بجانب وحشی جہکاتے ہین - چوتہا عضلہ ان پانچون مین کا بہر دیتا ہے استخوان کتف کی مقام تقعیر کو اور اوسکے وتر کے اجزا داخلی سے بجانب انسی متصل ہوتا ہے سر پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کو پیچھے کیطرف گہماوے - اور ایک عضلہ اور ہے اوسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کا ہے اور اوسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑہنے والا ہے اوسکی نسبت زیادہ ہے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کی اعلائی راس کو اوپر تک جذب کرے - عضد کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جسکے دو سرے ہین اون سے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے تقعر کے اور نوک سر کتف سے آتا ہے اگر عضد کے سر مین پہنچ جاتا ہے اور مقام اتصال مین وتر سے اوس عضلہ عظیم کے جو سینہ سے چڑہنے والا ہے قریب ہوتا ہے - یہ بہی لوگون نے لکہا ہے کہ ایک سرا اسکا اندر سے اور بجانب داخل تہوڑے سے توریب کے ساتھ جہکا ہوا ہے اور دوسرا سرا اعلی سرین سے پشت کتف کی جانب اسفل مین اور بطرف خارج تہوڑے سی توریب کے ساتھ جہکتا ہے جب دونو جز سے ملکر حرکت کرتا ہے بلند کرتا ہے عضد کو سیدہا کرکے یعنی اونچا

نے دو عضل اور زیادہ کیے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو چھپا ہوا ہے مفصل کتف مین اور اکثر مفصل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

فصل اٹھارہوین ۱۸ تشریح مین عضل حرکت ساعد کی

ساعد کی حرکت دینے والی عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر بچھے ہوئے ہین اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو جھکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو منہ کے بھل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین۔ عضل باسطہ ایک نوع ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام نشو اوسکا نیچے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کے اوسجگہہ ہوتا ہے جہان پر اوسکے اجزا اخر داخلی ہین اور دوسری فرد اس نوع کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور ابھرے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونو فرد ین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بامعزو ساعد کو سیدہا پہیلاتی ہین عضل قابضہ ساعد بہی ایک نوع ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اوسکا کتف کے نیچے کی بارٹہ اور منقار غراب سے ہے جو کہ ہر منقار اس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکتا ہے اور اوسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلے کی ہے۔ دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کیطرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ جسکے دو سر ہے لمحی ہین ایک سر اعضد کے پیچھے ہے اور دوسرا آگے ہے اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چپٹا ہوا جاتا ہے تا کہ جب مقام زند اسفل تک پہونچتا ہے بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہے جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کو قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو چیز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اعلی ملتی ہے تا کہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونو عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالمعزو ساعد کو سیدہا قبض کرتے ہین۔ دونو عضل باسط کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہے جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہے عضلہ قابضہ کا جو اخیر مین بیان کیا گیا۔ عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پہیلا کر وہ بھی ایک نوع ہے ایک فرد اوسکی باہر سے دونو زند کے موضوع ہے اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو اوسکا عضد کے سر کے جزو اعلی سے ہے اوسجگہہ سے کہ جو اوسکے ظاہر سے متصل ہے اور اوسکے اجزا اسکے ساعد مین جاتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے پہونچکر اوسکے کنارے زند اعلی کے اندر کے جزو تک آتا ہے اور اوس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہے۔ عضل کب یعنی ساعد کو منہ کے بھل گرانیوالا ایک نوع ہے جو خارج مین موضوع ہے ایک فرد اوسکی جانب انسی کے اسفل سے شروع ہوئی ہے جہان پر عضد کا سر ہے اور زند اسفل سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہین اور دوسری فرد اوس سے چھوٹی ہے اوسکی لیف عریض ہے اور کنارہ اوسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ ساعد زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور نزدیک مفصل رسغ کے طرف اعلے سے ملتا ہے

فصل انیسوین ۱۹ تشریح مین عضل حرکت رسغ

رسغ کی محرک مفصل رسغ کی عضل بہی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ کلمہ باطحہ بجانب قفا۔ باسطہ یعنی جو رسغ کو پہیلاتی ہین اونمین سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو وسطے سے متصل ہے کہ یہ دونو ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک اونمین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہے اور اوسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اور دوسرے کے وتر سے ... سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کا منشا زند اعلی سے ہے اور اوسکا وتر چلے ہڈی رسغ کی ہڈیون مین سے یعنی جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہے اوس سے ملتا ہے جب یہ دونو ملکر حرکت کرتے ہین رسغ مین

بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوئے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہے رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہے
انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہے - ایک عضلہ زند اعلی کی جانب وحشی سے ملتا ہے اوسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے سرون سے
ہے اور ایک وتر دو ہیرنکا اوس سے چھوٹتا ہے جو وسط مشط مین آگی انگشت سبابہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اوسکے وتر کا
سرا زند اعلی کے نزدیک رسغ کو تکیہ کرتا ہے اور رسغ کو نیچے گراتا ہے اور راز کرتا ہے - عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی پر ساعد کے
اور دونو جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہے اسکی ابتدا اندرونی سرا دو سرون عضد سے ہوتی ہے اور انتہا
مشط تک آگے خنصر کے ہوتی ہے جو ان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون مین سے جو اوپر کا مقام ہے وہان سے شروع
ہوتا ہے اور اوسجگہہ پر منتہی ہوتا ہے - اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہے عضد کے نیچے کی جز و سے بتوسط دونو مقامون مذکور کے اسر
عضلہ کے دو کنارے ہین کہ آپس مین تقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اوس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچ مین سبابہ اور وسطی
کے ہے جب یہ دونو ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات قابضہ ہین - اور جو عضل
رسغ کے بسط کرنیوالے ہین اونھین سے فعل کب یعنی نیچے گرانیکا اور فعل بطح یعنی گرا کر پھیلانیکا صادر ہوتا ہے جسوقت دو متقابل
انھین سے بشکل تو ریب متحرک ہون بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہے آگی خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہے کف کو پلٹ دیتا ہے
اور اگر اعانت اوسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہے اس طرح کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہے
- اور جو عضلہ متصل رسغ کی آگے ابہام کے ہے اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہے کف مین اور اگر یہ عضل خنصر کے متحرک
ہو جسکا ذکر ہم آگی کرینگے فعل کب پورا ہو جاتا ہے

فصل بیسوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان دست

کے اونگلیونکے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین یکجا ہوتے تو
کثرت لحم سے بوجھ اوسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رسغ اونگلیون سے دور دور واقع ہوئی وتر اونکی بضرورت طولانی بنائی گئی اور اونکی مضبوطی
اون جھلیون سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین - یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور بکر چوڑے نہین ہوئے جہانتک عضو کو پورے
ملتے ہین پھر اوس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتی ہین تاکہ اشتمال اونکا عضو متحرک پر بخوبی ہو - جمیع عضل اونگلیونکو بسط دینے والے
ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ اونگلیونکو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین بسط دینے والی عضلات مین سے ایک وہ عضلہ ہے
جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہے اور بیچے کا سرا عضد کا اوسمین جو بلند جز و ہے وہان سے یہ عضلہ اوگتا ہے اور چار وتر اونگلیون
تک چند اوتار گراتا ہے جو اون اونگلیون کو بسط دیتے ہین - اونگلیونکے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایک اونمین سے ایسا ہے کہ بعض
اوسکا متصل بعض سے ہے اسکی جانب مین ایک عضلہ اوگتا ہے جدا وسط سر بیچے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہے درمیان
اوسکی دونون زیادتیون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک چھوٹتے ہین - ایک عضلہ منجملہ دو عضل دو سرونکے ہے وہ دو وتر
دو عضل جو ان تین مین کے دو مین منشار اون دونون کا وہ زیادتیون عضد کی دو اعلی کا اسفل اور گرد وتر زند اعلی کا ہے اور یہ دو وتر
دو وتر طرف وسطی اور سبابہ کے چھوٹتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینو نکا تیسرا ہے اوسکا مقام نشو زند اعلی کے اوپر ہے اس
سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہے اور اس عضلہ کی نزدیک ایک اور عضلہ ہے جو اون دو مین کا ایک ہے جو ترکیب رسغ مین سبب
ہوتے ہین اوسکا منشار زند اسفل کے وسط سے ہے اور اوسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے قبض کرنیوالے اونگلیونکے عضل

کچھہ اونمین سے ساعد پر واقع ہین اور کچھہ بطن کف مین ساعد پر تین عضل واقع ہین بعض اونکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین رکھے
ہوئے ہین اون سب مین اشرف وہی ہے جو اسفل مین مدفون ہے نیچے کی استخوان زند اسفل کے متصل ہے اسلیے کہ اوسکا فعل
اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اوسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اوسکی عضد کے راس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہے پھر اونمین
بیٹھہ جاتا ہے اور وتر اوسکی عریض ہوتے ہین اوسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین اونگلیونکے آتا ہے جو اوتار چار اونگلیونمین
آتے ہین ہر واحد اونکا پہلے اور تیسرے کے مفصل کو قبض کرتا ہے اور کھینچتا ہے پہلے کو تو اس لیے کہ وہ اوس مقام پر بندہا
ہوا ہے ایک رباط سے جو اون دونو پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اوسکا سرا اس تک پہونچتا ہے اور اسی سے متصل
ہوتا ہے اور چوتھا وتر ابہام تک دراتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیے کہ اونمین دونون سے اسکا اتصال ہے
— دوسرا عضل جو اسکے یعنی عضلۂ اشرف کے اوپر ہے وہ اوس سے چھوٹا ہے اور اوسکی ابتدا ایک سرے اندرونی دو سرون سے عضد
ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا چمٹتا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پر گذرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے
زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف جھک جاتا ہے اور چند وتر مفاصل انگشت وسطے کیطرف چھوڑتا ہے
تاکہ اوسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آئی ہاتے مگر ایک شعبہ جو اوسکے وتر کے نزدیک نہین ہے مگر اور جگہہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی
موضع آخر ابہام سے — مقام نشو عضلۂ اولی کا بعد ابتدا سے مذکور کے سر لیے زند اسفل اور اعلی کے ہے اور مقام نشو دوسرے
عضلہ کا سر لیے زند اسفل کے ہے — انگوٹھے کیواسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب اونگلیونکیواسطے یہ حرکت
دو عضل سے تمام ہوتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اشرف فعل چارون اونگلیونمین انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہے
اور انبساط یہ کہ دور ہو جاتا ہین جیسین جو فعل اشرف تہا اوسکے متعلق دو عضل کیے گئے — تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہین ہے بلکہ وہ
مع وتر اپنے کے باطن کف مین نشو کرتا ہے اور اوسپر چوڑا ہو کر بچھہ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی ہتیلی
پر ہونے دے ہی اور باطن کف کو قابل ٹیکنے کے کرے اور اوسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق
ہو بقوت عضلہ کے کر سکے یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹھارہ ہین بعض اونکا
بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا اول صفوف مین سے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہے — نیچے کی صف
مین سات عضل ہین اونمین سے پانچ عضل اونگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی انہین سے اوگتی ہین اول عظام
رسغ سے اور چھٹا عضلہ انہین کا چھوٹا ہے اور چوڑا اور لطیف اوسکی شکل چوکور ہے اور سرا اوس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہے
اسطرحپر کہ محاذی انگشت وسطی کے ہے اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کے متصل ہے اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہے — ساتوان
عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اوسکی ابتدا اوس ہڈی سے ہے جو ملتی ہے خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے
ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل واسطے اوٹھانے کے ہین اور دو واسطے جھکانے کے — جو عضل
اوپر کی صف مین ہین نیچے اوس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچھا ہوا ہے بنابر قول جالینوس کے فقط یہی یہ گیارہ عضل ہین آٹھہ اونمین
سے ایسے ہین کہ جوڑ دو ملکر منفصل اول سے مفاصل چارون اونگلیونسے ملتے ہین ایک کو اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو اون
آٹھون مین جتنے عضل نیچے ہین اونکا قبض بذریعہ گرانے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض متھوٹے اوٹھانے اور بلند کرنے سے

ہوتا ہے اور وہ دونو ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین - تین اونمین سے ابہام کیواسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض
کرتا ہے اور دو مفصل ثانی کے قبض کیواسطے ہین جیسا پہچانا تو نے پس پانچون اونگلیونکے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین
اور نیچے جھکانیوالے سوا انکے ابہام اور خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کیواسطے دو دو اور قبض کرنیوالے
ہر اونگلی کیواسطے چار چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر اونگلی کیواسطے ایک ایک ہے **فصل اکیسوین [21] تشریح مین عضل
حرکت پشت کی** پشت کو عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اوسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو
اوسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انھین دونو قسمونکے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین - پیچھے کو دوہرا کرنیوالے
پشت کو وہ عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہے بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک عضل ان دونو مین کا تیئیس [23]
عضل سے مرکب ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرہ پیسے انکے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرہ سے
انکے واسطے ایک لیف مورب نکلتی ہے سوا فقرہ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھنچتے ہین پشت کو سیدھا کر دیتے ہین
جب بافراط انمین تمدد ہوتا ہے تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کر دیتے ہین جسوقت ایکطرف کو عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو
اوسیطرف جھکا دیتے ہین - عضل جانبیہ یعنی وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکا کر پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک
زوج اوپر کیطرف موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونو پہلوون مین مری کی نفوذ کرتا ہے اسکا
نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہے بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیونکی خلقت
مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہے - اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونونکا نام متنین رکھا
جاتا ہے اور یہ دونو دسوین یا گیارہوین فقرے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اوترتے ہین اور ختم ہوتے ہین پشت کو
پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کو پیدا ہونیمین یہی عضل کافی ہین اسلیے کہ وسط تابع ہوتا ہے کبڑی ہونے اور بیٹھنے
اور دوہرا ہونیمین حرکت طرفین کی **فصل بائیسوین [22] تشریح مین عضل بطن کے** بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ آٹھ
منفعت مین شریک ہین اونمین سے ایک یہ منفعت ہے کہ جو چیز احشا یعنی اوجھ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ رحم
مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اوسکے نچوڑنے اور الگ کرنیمین یہ سب معین ہوتے ہین - اور ایک یہ منفعت ہے کہ حجاب
کیواسطے بمنزلہ دعامہ اور ستون کی ہوتے ہین اور اوسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب بیٹھنے لگے - اور ایک یہ منفعت ہے
کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین ہم دیگر یاد را ذکر کرینگے - ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہے وہ سیدھا اوترتا ہے نزدیک
غضروف خنجری کے اور اوس کی لیف دراز ہوتی ہے طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہے کنارہ اوسکا درمیان غضروف خنجری اور عانہ
کے جو ہر ایک اس زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہے اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونو مزدون کو عرض مین اونکا مقام اوپر اوپر
جھلی کے ہے جو تمام شکم پر کھچی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور یہ جو تقاطع درمیان ان دونو عضل اور اولین کے لیف میں
واقع ہے وہ تقاطع زوایائے قائمہ پر ہے - دو زوج مورب ہین ہر ایک انمین کا دونو جانب داہنے اور بائین واقع ہے اور ہر زوج
انمین کا مرکب ہے دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی بشدت سے عانہ تک اور خاصرہ سے خنجری تک پس ملتے ہین دونو کنارے
دونو مزدون کے دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور دو دو کنارے جو اوپر باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجری کے

ملتے ہیں اور وہ دونو موضوع ہیں ہر جانب میں اوپر اجزائی ثمنیہ کے اون دو عضل سے جو عرض میں واقع ہیں اور یہ دونو زوج ہر مقام پر
بھی رہتے ہیں تاکہ مماس ہوں عضل مستقیم کو جو چوڑے اور تار سے گویا کہ وہ اوتار جھلیاں ہیں اور یہی دونو زوج سرکے ہوئے ہیں اور پر دو عضل
طولانی کے وہ طولانی عضل جو سرکے ہیں اور پر دو عضل عرضی کے

فصل تئیسویں تشریح میں عضل انثیین کے

مرد کے واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیئے گئے تاکہ حفاظت کریں دونو خصیہ کی اور سادھا میں اونکو تاکہ مسترخی نہوں اور ہر ایک خصیہ کو
ایک زوج عضل کا لازم ہے ۔ عورتونکے خصیے چونکہ لٹکتے اور کھلے ہوئے مثل مرد کے نہیں ہیں اونکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کے واسطے
ایک فرد مقرر کی گئی

فصل چوبیسویں تشریح میں عضل مثانہ کی

مثانہ کے مونہہ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو ضبط ہے اور اوسکی لیف
چوڑی بیچ ہوئی ہے مثانہ کے مونہہ پر منفعت اوسکی بول کا روکنا اوسوقت تک کہ ارادہ گرانی کا ہو اور جب گرانیکا ارادہ کیا جاتا ہے کہ ہو وہ
سے ڈھیلا ہو جاتا ہے اوسوقت مثانہ عضل بطن میں تنگی پیدا کرتا ہے پس ٹپکتا ہے بول بمدد قوت دافعہ کے

فصل پچیسویں تشریح میں عضل ذکر کے

عضل محرک ذکر دو زوج ہیں ایک زوج ایسا ہے جسکے دو نو عضل دونو جانب میں ذکر کے دراز ہوتے ہیں اور جبوقت
دونو میں تمدد پیدا ہوتا ہو مجرے منی میں سعت پیدا کرتے ہیں اور اوسکو مبسوط کرتے ہیں پس منفذ سیدھا ہو جاتا ہے اور اوسمین
منی بسہولت جاری ہوتی ہے ۔ اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیچ ذکر سے بشکل قریب ملتا ہے جسوقت اس
زوج کا تمدد معتدل ہو تو قضیب سیدھا کھڑا ہوتا ہو اور جب اوسکے تمدد میں شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونوں میں
سے ایک میں تمدد پیدا ہو اوسی کی جانب قضیب جھکتا ہے

فصل چھبیسویں تشریح میں عضل مقعد کے

مقعد کے عضل چار ہیں ایک عضلہ اوسکے مونہہ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہے شبیہ ہے عضل محافظت میں
عضلہ مونہہ کے اور یہہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اوس کنارے پر جو سمٹتا ہے اور اوسکو مضبوط کرتا ہے اور وہ پھینکتا ہے نچوڑکر
بقیہ براز کو جو کنارہ پر معاء مستقیم یعنی سرین میں باقی رہجائے ۔ ایک عضلہ اس سے اوپر کی جانب داخل ہے یعنی نسبت انسان
کے سر کے یہ عضلہ اوپر ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہیں اور اسکا کنارہ بیچ سے قضیب
کے بالحقیقت متصل ہوتا ہے ۔ اور ایک زوج اور ہے جو ان سبکے اوپر اوسکی منفعت مقعد کا اوٹھانا اوپر کی طرف ۔ اور
خروج مقعد جب ہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ میں استرخا پیدا ہو

فصل ستائیسویں تشریح میں عضل حرکت فخذ کے

سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران میں بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اوسکے بعد
وہ عضلہ ہے جو اوسمین قبض پیدا کرتا ہے اسلیئے کہ اشرف افعال ران کی یہی دونو حرکتیں ہیں اور اٹھنے بیٹھنے میں بہ نسبت قبض
کے افضل ہے اسلیئے کہ قیام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اوسکے بعد شرافت اوس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنیوالا
ہے اوسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلہ کی ہے اوسکے بعد ران کے گھمانیوالے عضلہ کی ۔ بسط دینے والا
عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات میں سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور ورک
کو اوپر لیتا ہے اور کل ران پر اندر اور پیچھے سے لپٹتا ہے تاکہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لیف کیواسطے مختلف مبادی ہیں اسی
جہت سے طرح طرح کے افعال مختلف اوس سے پیدا ہوتے ہیں چونکہ بعض لیف کا منشا اسفل استخوان عانہ سے ہے اسلیئے
ران کو جانب انسی جھکاکر مبسوط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیف کا منشا تھوڑا سا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

اور چونکہ منشا بعض لیفون کا اس سے زیادہ بلند ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بجانب انسی جہکا کر بلند کرتی ہے - اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان ورک سے ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہے بہت اچھی طرح سے - اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو کہ اوتا ہے کل مفصل ورک کو پیچھے سے اوسمین تین سرے ہین اور دو کنارے ہین اور ان سرونکا مقام نشو نہیگاہ اور ورک اور عصعص سے ہے دو سرے انہین کے لحمی ہین اور ایک غشائی ہے اور دو نو کنارے متصل ہوتے ہین پیچہے ران کے سر کے وہ دو نو جو سے ایکطرف کو جذب کرے تو انمین بسط پیدا ہوگا اوسیطرف کو جہکا ہوا اور اگر وہ دو نو کنارون سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہے - ایک عضلہ اور ہے جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری کے اوپر سے متصل ہوتا ہے جسکا نام طرفوج ہے یعنی بڑے عضل کو اوڑاتا ہے اور دور پہینکتا ہے اور تہوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے اور اوسمین بسط پیدا کرتا ہے تہوڑا سا بجانب انسی جہکا کر - ایک اور عضلہ مثل اسکے ہے پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صغری کے بعد اوسکے نیچے اوترتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اسمین تہوڑا سا ہے اور جہکا تا زیادہ ہے مقام نشو اوسکا اسفل ظاہری استخوان خاصرہ سے ہے - ایک اور عضلہ ہے جو اوگتا ہے اسفل عظم ورک سے پیچے کو جہکا ہوا ران کو اندکے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہے اور تہوڑا بطرف انسی مائل کرتا ہے - قبض کرنیوالے عضل ران کے جو ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندکے بجانب انسی جہکا کر قبض کرتا ہے یہ عضلہ ظاہر دو جگہہ سے اوگتا ہے ایک جگہہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہے آخر پشت سے او دوسرا مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ ہے یہ وہ عضلہ ہے جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغری سے ہے اور ایک عضلہ کا منشا استخوان عانہ سے ہے اور متصل ہوتا ہے اسفل زائدہ صغری سے - ایک اور عضلہ ہے کہ جو ممتد ہے اوس زائدہ کی جانب مین بشکل اوریب گویا کہ وہ جزو ہے زائدہ کبری سے - پوتہا عضلہ اوگتا ہے اوس جز سے جو استخوان خاصرہ مین قائم اور کہڑی ہے اور یہ عضلہ ساق کو بہی جذب کرتا ہے ران کو قبض کرتا ہوا - جو عضل ران کے جہکانیوالے بطرف داخل ہین اونمین سے بعض کا ذکر بیان مین بسط و قبض کرنیوالے عضلات کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کیواسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اوگتا ہے اور اسفل رطولانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے - باہر کے جہکانیوالے ران کے دو عضل ہین ایک اونمین کا چوڑی ہڈی سے آتا ہے اور گہمانیوالے ران کے بہی دو عضل ہین ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی او استخوان کے ہے اور دونو مورب ہو کر ملجاتے ہین اور قریب اوس موضع کے جو مغاک وارہے پوشیدہ زائدہ کبری کے مین گوشت اور یہ ہو ہین انہین کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے پیٹنے کا ران کو اپنی جہت مین تہوڑا سا بسط پیدا کرکے

فصل ۲۸ اٹھائیسوین

تشریح مین عضل ساق اور زانو کے

مفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہین اونمین سے تین عضل وہ ہین جو آگے ران کی موضوع ہین اور خاص ران مین جتنے عضل موضوع ہین اونمین سے بڑے عضل یہی ہین فعل انکا بسط ہے انہین سے ایک مثل دو سرے کے ہے اوسکے دو سرے ہین ایک سر زائدہ کبری سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اوسکے دو کنارے ہین ایک لحمی ہے جو متصل رضفہ کے ہے یعنی وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہے قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جائے دوسرا کنارہ غشائی ہے ران کی جانب انسی سے ملتا ہے - دو اور عضل ہین ایک تو اونمین سے وہی ہے جسکا ذکر قوابض ران مین ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ جو اوگتا ہے اوس جز سے جو استخوان خاصرہ مین ہے اور دوسرا عضلہ وہ ہے جسکا مبدء ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہے

پہہ دو عضل متصل ہوتے ہین اور اوترتے ہین ان دونون سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہے جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہے اور مضبوط
کرتا ہے اوس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر متصل ہوتا ہے یہ عضلہ اول ساق
سے بعد اوسکے رکبہ کو بسط دیتا ہے ساق کو دراز کرکے - بسط کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے
اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے بشکل قوریب اوترتا ہے پھر بلاذات خالی گوشت سے ہوتا ہے اوس جزو سے جو رگ وار ہے اعلی
عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کیطرف جھکا کر - بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل
ہے جانب وحشی مین سبد براوسکا استخوان ورگ ہے اور قوریب پاتا ہے جانب وحشی مین تاآینکہ پہونچتا ہے مقام معرق
یعنی بے گوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ قوریب نہین رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا جھکا کر بطرف وحشی کے
جسوقت دونو عضل مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو مراد کرنیکی ساق کو سیدھا کرکے - قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین -
اونمین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اوگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے
اوس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہے بعد اوسکے نفوذ کرتا ہے مورب ہوکر داخل مین دونو طرف زانو کے بعد اوسکے ظاہر ہوتا ہے
اور پہونچتا ہے اوس برآمدے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہے اور اوس سے متصل ہوجاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جانب
قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہے - تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین سیدھا
وحشی جھکاکر اور انسی قبض کرتا ہے انسی کی طرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورگ سے ہے پھر مورب ہوکر پیچھے ران کے
گذرتا ہوتا اینکہ پہونچ جاتا ہے اوس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہے پس اوس سے ملجاتا ہے اور اسکا رنگ مائل بسبزی
ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بھی قاعدہ استخوان ورگ سے ہے مگر وہ دونو میل کرتے ہین یہانتک کہ متصل ہوجاتے ہین
جزو معرق سے جانب وحشی مین - زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہے مثل مدفون کے مقام چھپا گی مین زانو کے اوسکا فعل وہی ہے
جو عضلۂ وسطی کا ہے - کبھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جو جزو نکلتا ہے عضلۂ باسطہ سے جو دوہرا ہے اور متصل حاجز کے ہے کبھی زانو کو
وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلیے کہ اوسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو مضبوط کرتا ہے چین اور شکن ورگ کو اور
پہونچتا ہے اوسی شکن کو اوس عضو تک جو متصل مذکور کے ہے

فصل انتیسوین[29] تشریح مین عضل مفصل قدم

کے جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین اونمین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم
کو جھکاتی ہے - بلند کرنیوالے عضل اونمین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبۂ انسی کے موضوع ہے مبدا اوسکا جزو وحشی
ہے قصبۂ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اوس چیز کے ہوتا ہے جو قریب
ہے بیچ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اوٹھا دیتا ہے - دوسرا عضلہ اوگتا ہے سرے سے قصبۂ وحشی کے اور اوس سے وتر نکلتا ہے
جو متصل ہوتا ہے اوس چیز کے جو قریب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہے اور یہی اونگلی کو وہ اوپر کیطرف بلند کرتا ہے خصوصاً جسوقت
اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اوسوقت اسکا اوٹھانا خنصر کو بطور سیدھا اور استقامت کے ہوتا ہے -
جھکانیوالے عضل کا ایک نوع ہے منشا اوسکی دونو فردون کا سر ران کا ہے بعد اوسکے وہ دونو اوترتے ہین پس مائل کرتے ہین
یا بھروسے لگتی ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور اونمین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وترون مین بڑا ہے وہ عقب

کھلاتا ہے متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اوسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے بشکل توریب جانب وحشی تک پس سبب عدم
ثبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہے ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبۂ وحشیہ کے سرے سے اوسکا نگما
منتہی ہے اور اوترتا ہے تاکہ ملجاتا ہے بنفس خود ایک وتر سے جسی ہی عضل ہوتا ہے لیکن اسکی لحمیت باقی رہتی ہے پس منونہ
عقب سے ملجاتا ہے خوب لپٹ کر اوس عضلہ سے جو قبل موسوم عقب ہے جسوقت ان دونون عضل خواہ انکے وترون کو
کوئی آفت پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہہ پر ٹھہرا دیتی ہین - ایک عضلہ اور ہے جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک اونمین سے
قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا ابہام کو پھیلاتا ہے یہ بات اس سبب سے ہے کہ اس عضلہ کا نشا قصبۂ انسیہ کا سرا ہے جہان قصبۂ وحشیہ
سے ملتا ہے اور اون دونون سے نیچے اوترتا ہے اوسکے دو شعبہ دو وترون سے ہو جاتے ہین ایک اون وترون کا متصل اسفل رسغ
سے آگے ابہام کے ہوتا ہے اور اس وتر سے جھکنا اور پھیلنا ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہے دوسرا وتر پیدا ہوتا ہے اس عضلہ کے
جزو سے اور متجاوز ہوتا ہے محل نشو وتر اول سے اور کعب اول تک ابہام سے وتر ہوتا ہے پس اوسکو انبساط دیتا ہے بشکل توریب
جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے ایک دو عضل عقبی سے بعد اوسکے
جدا ہوتا ہے اوسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اوسی سے ایک وتر نکلتا ہے جو پوشیدہ ہوتا ہے اسفل
قدم مین اور گسترہ ہوتا ہے نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو کہا ہوا ہے باطن راحت پر اور اوسکی منفعت وہی ہے جو عضل
راحت کی منفعت ہے

فصل تیئیسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے

پاون کی اونگلیون کی حرکت واسطے دوالی عضل جنسی کے قبض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام نشو قصب وحشیہ کا سرا ہے
کہ اوسپر دراز ہوکر اوترتا ہے اور ایک وتر اوس سے جھوٹتا ہے جسکے دو وتر منجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے
اور دوسرے سے بنصر کو - ایک عضلہ اس سے پہلے عضلہ سے چھوٹا ہے اوسکے پیدا ہونیکا مقام پشت ساق ہے جب اسمین
سے وتر پیدا ہوتا ہے اوسکے دو وتر ہو جاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے پھر ہر واحد دونو قسمون میں سے ایک
وتر اور پیدا ہوکر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اوس سے ملکر وتر واحد ہو جاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک دراز ہوکر
پہونچتا ہے اور اوسمین قبض پیدا کرتا ہے - تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کر چکے ہین یہ نکلتا ہے جانب وحشی دونو کنارے
قصبۂ انسیہ سے اوترتا ہے درمیان دونو قصبون کے اور ایک جزو چھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اوسکا
ابہام سے کعب اول تک آتا ہے یہ سب عضل اونگلیونکے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اوسکے پیچھے ہے -
اور وہ عضل جنکی وضع تلوے مین ہے اونمین سے وہ عضل ایسے ہین کہ بہت سے علمائے تشریح نے اونکو دریافت نہین کیا ہے
سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون اونگلیونکے اضلاع سے ملتے ہین ایک اونگلی کیواسطے دو دو
ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض سیدھا ہے اگر دونو ساتھ ہی متحرک ہون اور کبھی
ایک طرف جھکاکر اگر اونمین کا ایک متحرک ہو - چار اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر اونگلی کیواسطے ایک عضلہ اور
دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل اٹھارہ ملے ہوئے ہین یعنی اونمین سے اگر کسی ایک کو آفت
پہونچتی ہے دوسرے کے فعل مین بھی نقصان پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اوسکا ہو اور خواہ نیابتًا کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پاؤن کی ایک اونگلی سمٹے اور سب نہ سمٹ جائین - پانچ عضل اونگلیون کیواسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین اونکا فعل یہ ہے کہ بجانب وحشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر اونگلی کو ایک عضل متصل ہے جس سے جو قریب ہوا ہے جانب انسی مین اوسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور یہ پانچ عضل مع اون دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل اون سات عضل کے ہین جو واسطے ہتھیلی کے بیان کیے گئے اور اسیطرح سے وہ وسن عضل جو پہلے ذکر ہوئے - بنا براوس حساب کے جو اوپر کی فصلون مین ذکر ہوا کل بدن مین پانچ سو انتیس عضل ہوتے ہین

جملہ تیسرا تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اسمین پانچ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص اوس عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی - بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھونکے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا کرتا ہے - اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کبد طحال ریہ اونمین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ بے حس ہین مگر انکے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑھا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جسوقت ان چیز ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو تو ثقل ورم کا یا تفرق ریح کی لفافہ عصبی اور اوسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کی وجہ سے ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے تفرق یعنی پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس سبب سے اوس عضو کو حس ہوتی ہے - کل پٹھونکا مبدء بوجہ معلوم دماغ ہے اونتہی ظاہر سے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہے اس لیے کہ جلد سے ملی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہے جسمین پٹھے اعضا کو قریب سے اوس لیف کے اوگتے ہین - دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدء ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہو کچھہ اعصاب اوسمین سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین اونسے حس و حرکت کا استفادہ سوائے اعضائے سر اور منہہ اور حشا اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت کا اونہین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوئے ہین - جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اوس پٹھہ کی خلقت کے ہے جو دماغ سے طرف احشا کے اوترتا ہے اس سے کہ صانع تعالی نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنی دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی کہ اوسکی بناوٹ نہایت مضبوطی سے کیجائے پس چھپایا اوسکو صانع تعالی نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف کے ہے اور یہ صورت اوس چیز کی ہے جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بوقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین مقام پر ہے ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے - دماغی اعصاب سوائے اس پٹھے کے جتنے ہین اگر اونسے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھے کے استقامت پہونچنے مین مبدء تک جلد تر پہونچیگی اور تاثیر مبدء کی یعنی احساس قوی تر ہوگا - اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس قدر سختی مطلوب نہین ہے جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونیکے

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترتیبے ہونیکے دماغ سے دور ہین اور اسواسطے دو ہین تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مشابہت سے بھی دور ہوجائین لھذا
حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر انمین نرمی زیادہ ہوگی قوت حس کی زیادہ ادا ہوگی - اور پٹھے حرکت کے چونکہ طرف عضو مقصود کو پہنچے
راہون سے گئے ہین تاکہ مبدا سے دور ہوجائین رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے - دونو قسم کے پٹھون کی سختی اور نرمی مین بقدر مناسب کے جسقدر اعتبار
جوہر دماغ سے ہی ہوتی ہے جو دونو کا مناسبت سے ہے اسواسطے جتنے پٹھے حس کو مفید ہین اونکا محل نشو مقدم دماغ ہے اور حرکت کے پٹھون کا موخر
دماغ ہے اور مقدم دماغ قوام مین نرم ہے بہ نسبت موخر دماغ کے کہ وہ غلیظ تر ہے

فصل دوسری تشریح مین عصب دماغی کے اور اوس کے مسالک اور راہون کے بیان مین

سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین پہلے زوج کا مبدا دماغ ہے دو بطن
مقدم دماغ کے سے جہان پردہ زیادتیان گذرتی ہین جو مشابہ دو سرپستان کے ہین جن سے سونگھنا متعلق ہے اور یہ زوج چھوٹا اور جوف دار ہے
داہنی طرف جاتی ہے اسیکی وہ فرد جو بائین طرف سے نکلی ہے اور بائین طرف جاتی ہے وہ فرد جو داہنی طرف سے نکلی ہے بعد اوسکے دونو ترچھے ہو کر ملجاتے
ہین مگر انمین تقاطع صلیبی بنا بر قول اور اطبا کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہین ہوتا پھر جو فرد داہنی طرف سے آئی ہے داہنی آنکھ کے حدقہ
مین نشو و نما کرتی ہے اور بائین طرف کی فرد بائین حدقہ مین اور انکے منہ کشادہ ہوجاتے ہین تاکہ رطوبت زجاجیہ جسکا ذکر آگے ہوگا انمین بھرے -
سوائے جالینوس کے اور جن لوگون نے کہا ہے کہ انکا نشو و محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے انعطاف اور پیچیدگی انمین نہین اور اس
تقاطع صلیبی کی تین منفعتین بیان کین ہین ایک منفعت یہ ہے تاکہ روح آنیوالا طرف ایک دو حدقون کے پوشیدہ منفذ ملان سے طرف
دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ اسواسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے مین قوی تر ہوجاتا ہے جسوقت دوسری آنکھ
بند کر لی جائے اور اسمین سے زیادہ تر صفائی اوسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ بینا ہو اور دوسری سے نظر نہ آئے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی
وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لی جائے یعنی قوت اندفاع روح کی طرف اوس ثقبہ کے قوی ہوجاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑھ جاتا ہے
دوسری منفعت یہ ہے کہ دونو آنکھ کے پٹھے واسطے موجودگی ایک ہی ہوا اعلی [illegible] کہ دونو آنکھ مین ایک ہی مقام پر شبح مبصر کے ہوجائے
اسجگہ پر دونو شبح ملکر ایک ہی ہوجائین اور دیکھنا دونو آنکھون سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے اسواسطے کہ شبح حد مشترک مین ایک ہی جگہ
متمثل اور قائم ہوتی ہے اور احول کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہین یہ آفت اس سبب سے عارض ہوتی ہے کہ داہنا خواہ بائیان حدقہ اپنی جگہ سے
ہٹکر نیچے خواہ اوپر ہوجاتا ہے بایں وجہ استقامت نفوذ مجری کی تقاطع صلیبی تک باطل ہوجاتی ہے اور قبل حد مشترک کے ایک حاجز او عارض
ہوتی ہے اسلیے کہ عصبہ حدقہ مذکور مین انکسار پیدا ہوتا ہے تیسری منفعت یہ ہے کہ ہر ایک عصبہ دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور اوسپر
تکیہ کرے اور ایسا حال ہوجائے گویا ہر ایک عصب بہت قریب سے پیدا ہوا یعنی محل تقاطع صلیبی جو مقام نشو کے بہ نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو
کے ہوجائے کیواسطے ہوجائے - دوسرا زوج ازواج عصب دماغی سے محل نشو اوسکا پیچھے منشاء زوج اول کے ہے اور پیچھے اوس چیز کے جو
[illegible] ہوکر جانب [illegible] جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ مین سے انہین نقرہ کے جو بغل [illegible] ہے اور یہ [illegible] کے پس تقسیم پاتا ہے یہ زوج عضل مقلہ مین
اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقاومت کرے اوسکا غلیظ ہونا اوسکی نرمی کو [illegible] قریب موضع کے نزدیک ہے اور [illegible] مقاومت کے قادر ہو
اور یہ تحریک کے خصوصا جسوقت اوسکو کوئی معین نہو اسلیے کہ زوج ثالث جو کہ مصروف ہے فک اسفل کی تحریک مین جو بڑا عضو ہے اوسمین استقامت
قوت نہین رکھتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر سے ہے جیسا ہم ذکر کرینگے - تیسرا زوج اوسکا مقام نشو حد مشترک
مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ہے نزدیک قاعدہ دماغ کے اور چوتھے زوج سے پیچھے ہوتا ہے اسکا کچھ حصہ [illegible] ہوجاتا ہے اور اسمین سے چار شعبے نکلتے ہین -

ایک شعبہ نکلتا ہے مدخل رگ شباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا رقبہ سے نکلتا ہے تا اینکہ حجاب حاجز سے گذر کر تقسیم ہو جاتا ہے انہین اعضا مین جو حجاب کے نیچے ہین دوسرا شعبہ ہے اسکا مخرج مصنع کی ہڈی کے سوراخون سے ہے جس وقت یہ جدا ہوتا ہے ملجاتا ہے اوس ٹکڑے سے جو زوج خامس سے جدا ہوا ہے جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہے اوس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہین جو وجہ کے سامنے رکھے ہوئے ہین اور یہ بات اچھی تھی کہ اسکا نفوذ منفذ زوج اول سے ہوتا جو مجوف تھا پس اشرف عصب کی مزاحمت کرکے اوسمین تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہو جاتی - یہ جزو یعنی تیسرا شعبہ مسبوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہے اوسکی تین قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم میل کرتی ہے گوشہ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہے عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونو [illegible] اور حاجب اور بالائی جبہہ کیطرف دوسری قسم نفوذ کرتی ہے اوس سوراخ مین جو نزدیک دنبالہ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہو کر باطن بینی تک چلی جائے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی مین متفرق ہو جائے تیسری قسم اس شعبہ کی چھوٹی ہے اترتی ہے تجویف [illegible] رخسارے مین ہے پس اس قسم کی دو شاخین ہوتی ہین ایک شاخ اوسمین سے تجویف اندرونی فم مین جاکر دانتون پر تقسیم ہوتی ہے آخر اسکا حصہ تو اسمین سے ظاہر اور محسوس ہے مگر دانتون کا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑہون مین بھی اس شاخ کا حصہ پہونچتا ہے *

دوسری شاخ پھیلتی ہے اعضائے ظاہر مین جو اوس مقام پر ہین جیسے رخسارے کی کھال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے شعبہ کے زوج ثالث سے ہین چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہے گذرتا ہوا اوس سوراخ مین جو اوپر کے جبڑے مین ہے اور زبان تک پہونچتا ہے اور زبان کے طبقہ ظاہری مین پراگندہ ہو جاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہے جو اوس سے خاص ہے اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر بچتا ہے اوسکا پھیلاؤ نیچے کے دانتون کے جوڑ اور مسوڑہے مین اور نیچے کے ہونٹھ مین ہوتا ہے - جو حصہ ہونٹھ کا زبان مین آتا ہے بہ نسبت اوس ہونٹھ کے جو آنکھہ مین جاتا ہے باریک تر ہے اسواسطے کہ سختی آنکھہ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو معاوضہ کرتی ہے اور مناسبت ہو جاتی ہے چوتھا زوج اوسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہے اور قاعدہ دماغ کیطرف ہٹا ہوا اور تیسرے زوج سے کسیقدر ملکر پھر الگ ہو جاتا ہے جیسا ہم اوپر لکھہ چکے ہین اور یہ زوج تنہا حنک تک جاتا ہے اور اوسکو حس دیتا ہے اور یہ زوج ہوتا ہے گو تیسرے زوج سے سخت ہے اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہے اور کنارہ پوست حنک کا سخت تر ہے کنارہ پوست زبان سے پانچوان زوج اسکی ہر فرد بہت کر آدہون آدہ ہو جاتی ہے جیسے کوئی دوہری چیز ہو بلکہ اکثر علمائے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہین مقام اسکی روئیدگی کا دونو جانبون دماغ سے ہے پہلی قسم ہر ایک دو ٹکڑون اسی زوج سے آتی ہے اندرونی جہلی سماخ تک اور اسی جگہہ ساری متفرق ہو جاتی ہے اور اس قسم کا منبت حقیقت مین جزو موخر دماغ کا ہے اسی سے حس سماعت متعلق ہے دوسری قسم پہلی قسم سے چھوٹی ہے اس لیے کہ اوسکا مخرج وہ ثقبہ ہے جو استخوان حجری مین واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمی رکھا گیا ہے اس لیے کہ اوسمین لپیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہے کہ مقصود تطویل مسافت اور دوری اوسکی مبدء سے ہے تاکہ عصب قبل اپنے [illegible] مبدء سے استفادہ صلابت کا حاصل کرے اور صلابت بہ تبعیت بُعد کے حاصل ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہو کر اکثر حصہ ان دونو کا بجانب رخسارہ چوڑے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو انمین سے بچجائے عضل صدغین تک پہونچے - چونکہ شعبہ مین زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین مین قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا ہو اور راہ ہوا جانے کی اوس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسے چونکہ عصب سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام روئیدگی اوسکا موخر دماغ [illegible] قریب نخاع ٹھہرایا گیا عضل مین کیواسطے ایک ہی عصب پر قناعت کیا گیا اور ہیٹھے عضل صدغین

سکے کثیر ہونے اسکی وجہ یہہ ہے کہ سوراخ آنکہہ کا محتاج زیادہ گنجایش کا تھا اسواسطے کہ شعبہ جو قوت بصر پہنچاتا ہے وہ [illegible]
کے محتاج ہے اسیواسطے وہ بڑی جو سوراخ دار ہے ویسطے ضبط کرنے مقلہ کے چند سوراخون کی متحمل نہوسکی او حصہ نہین سکے سمجھے چونکہ زیادہ صلابت
کے محتاج تھے اور گندگی کی اونہین ضرورت نتھی بلکہ اگر اونہین گندگی ہوتی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیے اور بہی اسیوجہہ سے ان پٹہون کا مخرج جو آنکہون
مجرے مین سخت تھا متحمل چند سوراخون کا ہوا چہٹا زوج نکلتا ہے موخر دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین سکے ساتہ چند رباطات اور جہلیون
ایسا بندہا ہوا ہے کہ یہ دونون مثل ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین مہر پانچون زوج سے الگ ہوکر اوس ثقبہ سے نکلتا ہے جو منفذ ہے درز لامی مین
واقع ہے اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہے یہ تینون حصہ اس ثقبہ سے ساتہ ہی نکلتے ہین ایک حصہ انمین کا آیا راہ
بجانب عضلہ حلق اور بیخ زبان کے لیٹا ہے تاکہ قوت وسے ساتوین زوج کو اوسکی تحریک پر دوسرا حصہ اسکا عضلہ کتف تک اور جو چیزکہ
قریب اوس عضلہ کے ہے وہان تک اوترتا ہے اور اسکے اکثر کا پہیلاؤ اوس چوڑے عضلہ مین ہوتا ہے جو شانہ پر واقع ہے اس قسم کی مقدار
اچہی ہے اور متعلق ہوکر نفوذ کرتا ہے تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہے تیسرا حصہ تینون حصون مین بڑا ہے یہ اوترتا ہے احشا تک مستام
معہودگر تباتی ہین اور اوسکے ساتہ رباطات سے بندہا ہوا ہوتا ہے جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہے اوس سے چند شعبہ پیدا ہوتے ہین
اور عضلہ حنجرہ تک آتے ہین جنکے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اونچا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذرجاتا ہے چند شعبہ اوس
سے چڑہکر عضلہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود طرجہالی کے بند کرنے اور کہولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیے
کہ جذب کیواسطے اسفل کی ضرورت ہوا اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے — دماغ سے یہ زوج اسواسطے اوترا کہ عصب نکاح اگر [illegible]
توشکل تو ریب اپنے مبدء سے مستقیم ہوتے پس جذب طرف اسفل سکا باستحکام اونسے نہوتا — یہ شعبے چہٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہوے کہ
اسمین اعصاب الیمنیہ اور مائل بطرف لبن کے ہتنے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوے اوسمین نتہی اسیواسطے تقسیم اسکی عضل وعبد اور
راس اور جو چیزان دونونکے اعضا مین تہی ہوئی — اور ساتوان زوج مستقیم ہوکر نیچے اوترتا ہے مثل چہٹے کے بلکہ اوسکو تو ریب ضرور
ہوئی ہے اور یہر گاہکہ جو چیز چڑہکر اوترے اوسکو ایک مستند اور تکیہ کا مضبوط ضرور ہے جو کہ شعبہ کو نیچے کے جہکنے ہو تاکہ مہرے اوس پر
چڑہنے والی چیز اوس سے قوت پاکر اور مع ذلک موضع اوسکی سیدہی سخت قوی چکنی اور قریب رکہی گئی پس نتھی کوئی شے مثل شریان
عظیم کے جو لائق اس استناد مذکور کے ہو — چڑہنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہے کہ وہ سیدہا
بہی ہے اور غلیظ بہی او سپر لپیٹا جاتا ہے اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہے لیکن چڑہنے والا حصہ بطرف یمین کے اپنا یہہ شریان
اوسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تہی بلکہ اوسکے قریب ہوتی ہے ایسی حالت مین کہ اوسکو باریکی عارض ہوجاتی ہے
بہت برآمد ہونے شعبون کے جسقدر راوس سے برآمد ہوئے ہین اور اوسکی استقامت فوت ہوجاتی ہے جسوقت کہ یہہ مورب ہوکر بطرف بغل کے
جہکتا ہے اسلیے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بہی اوس سے ہوجاے تاکہ جس قدر غلظ
اور استقامت اسکی فوت ہوئی ہے اوسکا تدارک ہوجاے — حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین سبب سے یہہ ہے کہ دوسری قسم کے
شعبہ مبدء سے نزدیک ہوجائین اور یہہ شعبہ جو بوجہ دور ہونے رجعہ کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین — عصب راجع مین
سبسے زیادہ وہی قوی پٹہہ ہے جو متفرق ہوتا ہے دو نوبند کرنیوالے عضل حنجرہ مین اون شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین ہین
[illegible] باقی تمام یہہ پٹہہ اوترتا ہے [illegible] اور [illegible] حجاب [illegible] اور ان دونون کی [illegible] اور قلب اور ریہ اور [illegible]

مین رخسارے اور دونو کانون کے عضل سے متصل ہوتا ہے ۔ بعض نے یہی کہا ہے کہ کچھ اسمین سے صلب تک نفوذ ہوتا ہے
پانچوان زوج اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان چوتھے اور پانچوین فقرے کے ہے اور اسکی بھی دو فرعین ہین ایک فرع ان دونون میں سے
جو مقدم ہے اور چھوٹی ہے دونو رخسارونکے عضل تک اور اون عضل تک جو سر کو نگون کرتے ہین اور تمام عضل جو مشترک ہین اور گردن مین اون
تک آتی ہے دوسری فرع دو شعبونپر منقسم ہوتی ہے پہلا شعبہ جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہے آتا ہے اعلائے کتف پر
اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اسمین ملتا ہے دوسرا شعبہ پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے ملتا ہے اور
نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج یہ تینون نکلتے ہین باقی ماندہ سوراخون سے بہ ترتیب مگر آٹھوین
زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہے جو مشترک ہے درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور اون فقرون پشت کے اور اوسکی شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہین مگر
اکثر حصہ زوج ساتوین کا کتفون کے مقام سطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چوتھے زوج کے حصے سے زیادہ ہے اور پانچوین زوجکے حصے کم تر
آتا ہے حجاب تک ۔ اور ساتوین زوج مین سے اکثر عضد تک آتا ہے اگرچہ اوسکے شعبون مین سے وہی مقدار ہے جو ہمراہ ایک شعبہ کے زوج
خامس کے عضل کے ہے اور عمق اور صلب تک پہونچتا ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے ۔ اور آٹھوان زوج جو ملنے اور مصاحبت سے کل اوسکا جلد ساعد اور
ذراع تک آتا ہے اور اومین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہے شانہ سے آگے نہین بڑھتا ۔ اور
ساتوین زوج کا حصہ عضد سے آگے نہین بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھوین زوج سے ہوتی ہے پس ہوئی
سینہ کے اون فقرون سے جو پہلے رسیدہ ہوئے ہین ۔ حجاب کے واسطے ان جڑون سے جو حصہ مقرر کیئے گئے اور اون نخاعی جڑون سے جو
نیچے اوسکے تھے اونمین سے نہ لیے گئے اسواسطے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہوا اور پیچھے سے اوترتا ہوا تقسیم اوسکی حجاب پر مین
ورنہ ضرورت صاحب وقت کہ اولی مقصد اون حصون کا وہ جھلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن نہ تھا کہ اوس جھلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا
پہونچ سکے کہ ٹوٹ کر اور پھٹنے اور اگر تمام جسمہ اوترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہر آئینہ راہ اوسکی دراز ہوتی ۔ مقام اتصال
ان اعصاب کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو کوئی پھیلتا اور پراگندہ ہو جانا لازم ہوتا
معتدل اور برابر حجاب مین نہ ہونا پایا کہ پیشتر متصل ہونے کل محیط سے اور یہ بات بسبب مستقیم کی توڑ ہونے والی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک
بذریعہ اطراف کے ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کہ حجاب سے تحریک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا جسمہ کی اوسی محیط تک ہو اور
ابتدا جسمہ کی اوس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ جسمہ وسط حجاب تک آئے تو اوسکا متعلق ہونا اور لٹکنا بھی ضرور ہوا بنظر اسی ضرورت کے
اوسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی پس جھلی پایا گیا ایسی جھلی سے اسطرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے کہ اوسکے ہمراہ کسیقدر جھلی منصف صدر
کی بھی ہوتی ہے اور اوسپر تکیہ کیئے ہوئے حجاب تک اوترتی ہے ۔ ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے جسمہ کیواسطے بہت سے مبادی مقرر
کیئے گئے تاکہ اگر ایک مبدء کو کوئی آفت پہونچے اوسکا فعل باطل نہو جائے **فصل چوتھی تشریح مین** اوس عدد عصب نخاعی کے
جو سینہ کی فقرون مین جاتے ہین یہ بارہ زوج ہین پہلا زوج اوسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ
اولی اور ثانیہ کے ہے اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ عضل بین الاضلاع اور پشت کے متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہے دراز
ہوکر اولی اضلاع پر جو بہت قریب ہوتا ہے آتے ہین جسمہ گردن پر اور بیرہ دونو ساتھ ہی دراز ہوکر دونون ہاتھون تک جاتے ہین تاکہ تمام ساعد
اور کف تک پہونچ جاتے ہین دوسرا زوج اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو متصل سوراخ مذکور سے ہے اوسکا ایک جزو متوجہ ہو کر اوسکو فائدہ

حس کا دیتا ہے اور باقی جزو اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کی متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اوسپر رکھے ہوئے ہین
اور اوسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بہی وہی جزو آتا ہے پس جو عصب انہین سے فقرون صدر سے اوگتا ہے
اوسکے جو شعبہ شانہ مین نہین آتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور اون عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خالص پسلیون کے ہین یا
اون عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر ہین ۔ اور جس پٹہہ کا منبت فقرے ضلاع سینہ کی ہین یہہ پٹھے ہوتے ہین اوس عضل تک
جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبونکے ہمراہ رگین ملنے والی اور ٹہہری ہوئی بہی جاتی ہین اور داخل ہوتا ہے یہ
پٹہہ مخارج مین اون عروق کے نخاع تک فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے قطن کے پٹھے سب اس بات
مین شریک ہین کہ ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اوس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر
تین پٹھے اوپر والے ملتے ہین اوس پٹھے سے جو دماغ سے اوترتا ہے اور باقی پٹہہ نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبہ
بڑے بڑے طرف دونو ساقون کے چھوڑتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا
مگر یہہ دونو شعبے مفصل ورک سے آگے نہین بڑہتے ہین بلکہ یہہ دونو شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور وہ شعبے بڑے ساقین تک
پہونچتے ہین ۔ دونو ران اور دونو پانون کا عصب دونو ہاتہہ کے عصب ہو اسواسطے جدا ہے کہ یہہ سب یکجا ہو کر بطرف باطن کے غائر
ہو کر ملے نہین جا سکتے ہین اسلئے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتہہ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتہہ ورک کے نہین ہے
اور نہ متصل ہونا ہی عضد کا منبت اعضای کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضاے ورک سے ہے پس یہہ سب پٹھے بطرف
ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہے ۔ اور
جبکہ واسطے اوس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اوگتا ہے کوئی راہ بطرف دونو پانون کے پیچھے سے بدن کے اور اندر سے دونو
رانون کے نہین تہی اسلیے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اوس عضل کے جو دونو
پانون مین ہے نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اوس مجرے مین جو اوترتا ہے بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہو کر طرف عضل عانہ کے بہطرف
عضل رکبہ کے اوترے فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے
جیسا لوگون نے لکھا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اوگتی ہے متفرق ہوتے ہین عضل مقعد اور عضل قضیب اور
نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور جسم اور بہلی مین بطن کے اور جو اندرونی ہین استخوان عانہ کے اور اوس عضل مین جو استخوان
عجز مین پیدا ہوا ہے جلد چہارم تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین اسمین پانچ فصلین ہین فصل پہلی صفت مین شریانات کے
جو حرکت کرنیوالی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سواے ایک رگ کے انہین سے اور سب کی خلقت مین دو سفاق یعنی دو پوست تنک بنائے گئے
اون دونو مین سخت پوست اندرونی ہے اسلیے کہ وہ ملاہوا ہے ضربان اور حرکت جو ہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اوسکی حفاظت اور
تقویت مقصود اور غایت ہے اور اوسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے مقام اوگنے شرائین کا اوسیجانب بائین تجویف و تجویفون قلب سے ہے اسلیے
کہ داہنی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اوسکے واسطے وجہہ نزدیکی مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اوسی غذا کے ۔ فصل
دوسری تشریح مین شریان وریدی کے پہلے سب کی بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک اونمین
[illegible]

کہ گذرگاہ غذاے ریہ کی وہی قلب ہے اور راہ بھی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچنی ہے - مقام روئیدگی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو ہے اعنی جہان سے قلب ہوا اور وہ جگہہ ہے جہان پیدا اور رگ اوسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکہتی ہے اسیواسطے اسکا نام شریان وریدی رکہا گیا - ایک طبقہ پر اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور جو خون لطیف بخاری مناسب جوہر ریہ کے ہے اوسکے ترشح یعنی ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ بکمال نضج کرتا ہے یہان پہونچ جاتا ہے اوسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اوس خون کو ہوتی ہے جو ورید اجوف مین جاری ہے اور اوس ورید کا ذکر ہم آگے کرینگے چونکہ مکان اوس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ منضجہ اوس ورید تک باسانی پہونچیگی - ایک یہہ بھی دلیل اسی شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنی ریہ وہ عضو تخلخل یعنی پولا ہے اور اس عضو کو نہین ہے بوقت ملنے کی خوف صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اوسمین اثر کرے اسیوجہ سے اس شریان کی جرم کے گندہ کرنے سے استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شریانین مین حاصل نہین ہے اسلیے کہ اور شریانین متصل اعضاے سخت کی ہین - اور ورید شریانی اسیے ہم آگے ذکر کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اسکا اتصال موجز رہتے جو قریب سخت چیز کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان وریدی متفرق مقدم ریہ مین ہوتی ہے اور اوسمین یہ آتی ہے کہ اسکے اجزا اور شعبہ ہو جاتے ہین - بلکہ جس وقت قیاس کیا جائے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور ٹپکنا خلط مترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے بھی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حاجت اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے - دوسری شریان جو بہت بڑی ہے اور جسکا اصطلاحی نام اورطی نام رکہتا ہے پہلے قلب سے یہہ نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کے اور اوسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گہومتا ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے داہنی تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جس وقت بالا ہوتا ہے اوسکی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرتفع یعنی مقام پستینے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو صاعد ہے واسطے اصعاد کے - مرتفع انحدار کا بڑا مرتفع اصعاد سے ہو اسلیے بنایا گیا کہ مرتفع انحدار اون اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین جو موضع مین نزدیک قلب کے اور مخرج اورطی پر تین جہلیان سخت ہین اندر سے باہر کیطرف اگر ایک یا دو جہلیان ہوتین اسمین منفعت کو جو انکی خلقت مین مقصود ہے کامل یہ کہ مقدار اوسکی بڑہائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑہائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار جہلیان ہوتین تو چھوٹی چھوٹی ہوتین اور انکی منفعت باطل ہو جاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہ خون کو تنگ کرتی - شریان وریدی کی دو جہلیان ہین جو خون باہر آنیوالا ہین اندر کیطرف دو پر انحصار اسواسطے ہوا کہ اسجگہہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسی وہان تہی بلکہ حاجت اسکے خفیف یعنی کم زور کرنیکی زیادہ ہے تاکہ رفع ہونا بخار دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہے سہل ہو **فصل تیسری تشریح مین شریان صاعد کے** جز ہونیوالا حصہ اجزا سے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے طرف کہینچی مقام [illegible] دونو پہلوون سے جسکے [illegible] مین پھر ہوا ہو کر طرف اسین کے جاتی ہے تاکہ جسقدر پہونچے گوشت نرم تک جو بشکل توت کے ہے وہ گوشت جو درمیان سینہ [illegible] اس رگ کی تین قسمین ہو جاتی ہین دو شریان اونمین سے جنکا نام سباتی ہے چڑہتی ہین داہنے بائین ہمراہ دو ودجین غائرین کے جنکا ذکر ہم کرینگے اور انہین دو ودجین کے ہمراہ انقسام مین بھی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہو جاتی ہے [illegible] سینہ مین اور حلقوم اور اضلاع اور اوسکے چہہ فقرے گردن سے اور اطراف مین تر ہو سکے تاآنکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ کو اسکے [illegible] بازو [illegible]

الحضا تک جاتی ہے اور چھوٹی قسم وہ قسم اوٹلی سے جو معا لیعنی چھنےوالی ہے جاتی ہے طرف کنارہ بغل کے اور مثل اقسام تیسری قسم
کے قسم اکبر سے تقسیم پاتی ہے **فصل چوتھی تشریح مین دو نو شریان سباتی کے** ہر ایک شریان سباتی قبل اس کے رقبہ تک
پہونچتی ہے اوسکی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک مقدم رقبہ کی اور ایک موخر پھر مقدم کی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مستبطن یعنے پوشیدہ ہو کر بطرف
زبان اور عضل باطنی تک اسفل کے جاتی ہے اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہے اور چڑھتی ہے آگے دونو کانو نکے عضل صدغین تک اور ان مقامات
سے نزدیک پیشتر بہت سے شعبے چھوڑتی ہے سر کی چوٹی تک اور اوسکے داہنے شعبے کنارے بائین شعبے کے کنارے سے ملجاتے ہین اور جزو موخر
اس رگ کا اوسکے بھی دو جزو چھوٹے اور بڑے ہوتے ہین چھوٹا جزو اوسمین سے اکثر چڑھتا ہے پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اوس عضل مین
جو محیط ہے مفصل راس کو اور کچھ قدر اس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہے طرف قاعدہ موخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا اوس سوراخ مین نزدیک
درز لامی کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے آگے سوراخ مین استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا ہے اسطرح پر
کہ رگون مین رگین اور طبقون مین طبقے اور پوست اوپر پوست کے ممکن نہین ہے کہ ایک انمین سے کوئی لے اور سب کا سب آخر تک مثل جال کے
نداو سکتے اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین جاتی ہے اور شبکہ مین منتشر ہوتی ہے پھر اوسمین سے ایک زوج ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے تھا اور
سوراخ ہو جاتا ہے واسطے اوسکے جھلی مین اور چڑھ جاتا ہے دماغ تک اور باریک جھلی تک متفرق ہوتا ہے بعد اوسکے جرم دماغ مین بطون دماغ تک
اور صفاق بطون تک پھیلتا ہے اور اوسکے شعبے کے منھ ملجاتے ہین اون شعبون کے منھ سے جو نہایت چھوٹے ہین عروق وریدی کے اوترنیوالے
شعبون کے منہ سے - یہہ اقسام اسواسطے چڑھالی گئین اور دو قسمین وریدی اسواسطے اوتاری گئین کہ یہ قسمین گرانے والی خون کی ہین
اور بہتر موضع طرف ساقی کے یہی کہ سرنگون ہو اور اطراف اوسکے بلکین اور وہ رگین مفید روح کی ہین اور روح خود لطیف ہے کہ صعود کی حرکت مین
محتاج ظروف کے سرنگون ہونیکی نہین ہے تاکہ اوسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر ظرف اوسکا واژگون کیا جائے اس سے افراط استفراغ اوس خون
کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہے اور روح کی حرکت مین دشواری پڑیگی اسلیئے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح مین جس قدر حرکت
اور لطافت ہے اوسمین کفایت ہے اس بات کی کہ پراگندہ ہو دماغ مین بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچائے دماغ کو اسیواسطے شبکہ بچھایا گیا
نیچے دماغ کے کہ شریانی خون اوسمین آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہو اور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہو جائے بعد اوسکے خالص ہو کر
بتدریج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکھا ہوا ہے درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے **فصل پانچوین تشریح مین شریان نازل کے** جو قسم
نازل ہے پہلے سیدھی گذرتی ہے تا اینکہ تکیہ کرتی ہے اوپر پانچوین فقرے کے اسلیئے کہ موضع اوسکے سامنے قلب کا سرکے ہے اور اس مقام پر
ایک شے بشکل غضروف کے مثل تکیہ اوسکے ستون کیواسطے اوسی رگ کے ہے تاکہ حائل ہو درمیان اوسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اس مقام پر
پہونچتی ہے اوس سے داہنی طرف دور ہو جاتی ہے اور اوس مقام کی مجاور یعنے قریب نہین رہتی اور پھر مستقل ہو کر جھلیون سے متعلق ہو کر
نزدیک پورے پہونچے اس جھلی کے حجاب مین تاکہ اوسمین تنگی نہ واقع ہو - یہہ اوترنے والی شریان جسوقت پانچوین فقرے پر پہونچتی ہے منحرف
ہو کر بطرف اسفل کے اوترتی ہے پشت پر دراز ہوتی ہوئی تا اینکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہے اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہے اور اوسمین
گذرتی ہی ایک شعبہ چھوٹا باریک پیچھے چھوڑتی ہے جو طرف مین ریہ کے متفرق ہوتا ہے سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک جاتے ہین
اور ہر ایک جس فقرے کے نزدیک یہہ شریان گذرتی ہے اون فقرون مین ایک شعبہ اسکا گذرتا ہے کہ پہونچ جاتا ہے درمیان اضلاع اور نخاع کے پھر
جسوقت سینے سے تجاوز کر جاتی ہے اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو حجاب تک آتی ہین اور اوسکے داہنے اور بائین متفرق ہوتی ہین بعد

ازان ایک شریان اوپر پیچھے چھوڑتی ہے جسکا شعبہ معدہ اور کبد اور طحال مین متفرق ہوتا ہے اور خاص جگہ سے ایک شعبہ مثانہ تک جاتا ہے بعد اسکے ایک
وہ شریان پیدا ہوتی ہے جو جدار اول تک آتی ہے وہ جدار اول جو گردہ باریک آنتون اور قولون کے ہین پھر اسکے بعد اس سے تین شریانین اور پیدا ہوتی ہین
تینون مین چھوٹی وہ شریان ہے جو بائین گردہ کو جاتی ہے اور اوسکی پیچ پیچ گیون مین اور اون اجسام مین جو محیط بہ گردہ ہین متفرق ہوتی ہے اور اونکو عطا
حیات کرتی ہے دو باقی شریان پہونچتی ہین دو گردون تک اسلیے کہ مائیت خون کی اون دونون سے گردے جذب کرین اور اسلیے کہ دونو گردے اکثر معدے
اور امعا سے وہ خون جذب کرتے ہین جو پاک اور خالص نہین ہوتا بعد اوسکے اوہی شریان نازل سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو خصیتین تک آتی ہین
بائین حصہ مین جو شریان ان دونون مین سے آتی ہے اوسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اوس شریان سے ہوتا ہے جو بائین گردے تک آتی ہے بالکہ بیشتر مقام
نشو اوس شریان کا جو بائین خصیہ تک آتی ہے یہی رگ ہوتی ہے جو بائین گردے تک آتی ہے فقط اور جو رگ داہنے خصیہ تک آتی ہے اوسکا مقام نشو
بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی بندرت اوس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جز آتا ہے جو متصل داہنے گردے کے ہے
— پھر اس بڑی شریان نازل سے وہ شریان اور نکلتی ہین جو اون جداول عروق مین متفرق ہوتی ہین جو گردہ معائے مستقیم کے ہین اور چند شعبہ نخاع مین
متفرق ہوتے ہین اور فقرون کے سوراخ مین داخل ہوتے ہین اور اون رگون مین جو خاصرتین تک پہونچتی ہین کچھ اور شعبہ اونمین تک آتے ہین منجملہ ان شعبو کے
ایک چھوٹا زوج ہے جو ثنبل تک پہونچا ہی سوا اوس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہہ بات مردونمین اور عورتونمین یکسان ہے اور یہ زوج اور وہ بھی
ملجاتا ہے — پھر یہی بڑی شریان جسوقت آخر فقرون تک پہونچتی ہے اوسکی تقسیم ہمراہ اوس ورید کے ہوجاتی ہے جو اسکے ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کرینگے اور
اس تقسیم مین اس شریان کی دو قسمین بشکل الام یونانین کے اسطرح ہوجاتی ہین Λ — ایک قسم داہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائین جانب پھر ایک ان دونو
قسمونمین سے چڑھتی ہے اوپر استخوان عجز کے رانون تک قبل پہونچنے ان دونو حصونکے ران تک ہر ایک قسم ایک رگ اور چھوڑتی ہے جو آتی ہے مثانہ اور ناف
تک اور ناف پر دونو اگر ملجاتی ہین او جنین مین ان دونون کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جو پورے نو مہینے کے بعد پیدا ہون چونکہ اطراف اونکے خشک ہوجاتے ہین
جڑ مین ان دونو رگون کی باقی رہجاتی ہین کہ اون جڑون سے چند شاخین برآمد ہوکر اون عضل مین متفرق ہوتی ہین جو استخوان عجز پر موضوع ہین — اور جو
رگین اونمین سے مثانہ مین آتی ہین اونکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہے کہ اطراف اونکے قضیب مین جاتے ہین اور باقیماندہ رگون اس قسم مین عورتون کے اور یہ چھوٹا
زوج ہے — دو شریان جو پانون تک اترتی ہین اونکے دو شعبہ دو زانون مین بڑے بڑے ہوتے ہین ایک بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کیجانب کا
شعبہ وہی اندر کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اوس سے چند شعبے نکلتے ہین اور جو عضل اوس مقام مین ہے اونمین پہونچتے ہین پھر یہ شعبہ اوپر آتا ہے اور جھکتا
آگے کی جانب انہی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہو درمیان ابہام اور سبابہ کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہے کہ اکثر پانون کے اجزا مین نفوذ کرتا ہے اور اوسکا
امتداد اوشعبہ ہای وریدی کے نیچے ہوتا ہے جیسا ہم آگے ذکر کرینگے — یہہ عروق ضوارب ایسے ہین کہ انمین سے کچھ رگین متصل اور وہ کے نہین ہوتی ہین جیسے
وہ شریان جو جگر سے ناف تک جنین کے بدن مین آتی ہین خواہ وہ شعبہ شریان وریدی کی خواہ وہ شریان جو پانچوین فقرہ تک نافذ ہے اور وہ شریان جو لبہ یعنی
منجر تک چڑھتی ہین اور وہ شریان جو بغل کیطرف ہین اور دونو شباتی جب شانہ کے [illegible] مین متفرق ہوتی ہین اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہے اور وہ شریان
جو شانہ تک نافذ ہوتی ہے مع اپنے شعبہ کے اور وہ شریان جو معدے اور جگر اور طحال اور امعا مین آتی ہے اور وہ شریان جو مراق بطن سے اوترتی ہے اور اون
رگونسے منحدر ہوتی ہے جو استخوان عجز مین ہین — جسوقت شریان پشت پر آکر ورید کے متصل ہوتی ہے شریان ورید پر سوار ہوجاتی ہے تاکہ کم رتبہ چیز
بلند مرتبہ کا بوجھ اوٹھائے لیکن اعضائے ظاہری مین شریان نیچے ورید کے ہوتی ہے تاکہ صدمات ظاہری پوشیدہ رہے اور ورید مثل سپر کے اوسکیواسطے
شریانین ہمراہ اوروں کے دو مطلب دو فائدے — مین ایک **فائدہ** یہہ ہے کہ ربط اور ورد کا غشیہ مجللہ شریانین سے ہوجائے پس چھپ جائے شریان درمیان

امعاء کے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک شریانین اور اوردہ ہوا ایک دوسرے سے رطوبت پاتی رہے شریانین کا بیان تمام ہوا

جملہ پانچوان تعلیم پانچوین تشریح مین اوردہ کے اور اسمین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی تعریف مین اوردہ کے ساکن رگونکو اوردہ کہتی ہین سب اوردہ جگر سے نکلتے ہین پہلے دو رگین جگر سے نکلتی ہین ایک جانب مقعر سے جو بہر جوف ہی اسکو رگ کی بنیاد و منفعت اسکا جذب کرلانا جگر کیطرف سے اور اوسکا باب کبد نام ہے اور دوسری رگ اوگتی ہے محدب کبد سے اور اوسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہے اسکا نام اجوف ہے

فصل دوسری تشریح مین اوس ورید کے جسکا باب نام ہے باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ باب کبد پہلے اوسکا کنارہ جو تجویف کبد مین پہنچا ہوا ہے پانچ قسم پر منقسم ہوتا ہے اور یہ شعبے نکلکر یہان تک جاتے ہین کہ اطراف محدب کبد تک پہونچتے ہین انمین سے ایک ورید مرارہ تک جاتی ہے اور ان شعبون کی مثال ایسی ہے کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر پہر اندر پیٹھ جاتی ہین - جو کنارہ متصل تقعر کبد کے ہے وہ ایسے ہر جگہ سے چلا ہوا اور اوسکی آٹھ قسمین ہوگئین دو قسمین چہوٹی چہوٹی اور چہ قسمین بڑی بڑی ایک چہوٹی قسم خاص اوس آنت سے ملتی ہے جسکا اثنا عشری نام ہے تاکہ غذا کو اوس سے جذب کرے اور اسی رگ سے چند شعبے نکلکر اوس جرم مین متفرق ہوتے ہین جس کا البنقراس نام ہے اور دوسری قسم چہوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہے اسافل معدہ مین اور نزدیک بواب کے جو فم معدہ ہے نیچے کیطرف تاکہ غذا کو کھینچے - چہ قسمین باقی اونمین سے ایک قسم جاتی ہے طرف سطح معدہ کی تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اسواسطے کہ باطن معدہ کا ملاقی ہوتا ہے اوس غذا کے اول سے جو اوسمین جاتی ہے اور اوسی سے بوقت ملاقات کے غذا پاتا ہے - دوسری قسم ان چہ مین سے طرف طحال کے جاتی ہے تاکہ طحال کو غذا دے اور قبل اسکے کہ طحال تک پہونچے اوس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم البنقراس کو اوس غذا کو صاف کرکے جو طحال سے اوس جرم تک پہونچتی ہے بعد اوسکے یہ قسم طحال کے متصل ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہے ایک شعبہ اوپر اسی قسم سے پہر پلٹ جاتا ہے معدہ کی بائین طرف کہ اوسکا تغذیہ کرے اور جبوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ ہو جاتی ہے اور اوسکے بیچ مین آجاتی ہے اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہے اور ایک نیچے کو اوترتا ہے چڑھنے والا جزو اوس سے ایک شعبہ نصف فوقانی طحال کا دیکر اوسکو غذا دیتا ہے اور اوترنیوالا جزو ظاہر ہو جاتا ہے تا اینکہ محدب معدہ تک پہونچکر پہر اسکے دو جزو ہو جاتے ہین - ایک جزو معدہ کے ظاہری بائین حصے مین متفرق ہوتا ہے کہ اوسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدہ تک ورآتا ہے تاکہ فضول سوداوی بچے کھچے اوسپر گرے اور اس وقت فضول سے دو فائدے ہوتے ہین فضول نکل جاتے ہین اور فم معدہ کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا تنبیہ ہو پیدا ہوتا ہے اور یہ وہی بات کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہین - دوسرا جزو اوترنیوالا انمین سے اوسکے بھی دو جزو ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف سفلی مین جاتا واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہے اور دوسرا جزو باہر نکلکر ثرب تک پہونچتا ہے اور اوسمین متفرق ہو جاتا ہے تاکہ اوسکو غذا دے تیسری قسم ان چہ مین سے شروع ہوتی ہے بائین جانب سے اور جداول مین اون عروق کے جو گرد معاء مستقیم کے ہین متفرق ہو جاتی ہے تاکہ ثفل جو غذا سے حاصل ہوا ہے اوسے چوس لے - چوتھی قسم ان چہ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہے پس بعض اوسکا داہنی جانب ظاہری معدہ مین تقسیم پاتا ہے مقابل اوس جزو کے جو طحال سے معدہ کی بائین طرف آیا ہے اور کسیقدر جزو اسکا ثرب کو داہنے جانب متوجہ ہوتا ہے اور اوسمین متفرق ہوتا ہے مقابل اوس جزو کے جو بائین جانب طحال کی رگونکے شعبے سے وارد ہوا ہے - پانچوین قسم ان چہ مین سے اون جداول مین متفرق ہوتی ہے جو گرد معاء قولون کے ہے تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم ان چہ مین سے بہتر ہے کہ اکثر وہ گرد معاء صائم کے ہے اور باقی گرد اون باریک پیچیدہ گیون کے جو اعور سے متصل ہین جاتی ہے اور جذب غذا کرتی ہے -

فصل تیسری تشریح مین جو ورید پیدا ہوئے

اور یہہ چیز کہ اوس سے چڑہتی ہے اجوف کی جڑ پہلے نفس جگر مین متفرق ہوکر اوسکے اجزا مثل بال کے ہوجاتے ہین تاکہ غذا کو جذب کرین باب کے اون شعبون سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہین - اجوف کے شعبے محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین اور باب کے شعبے مقعر کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین بعد اوسکے ساق اوسکے نزدیک محدب کے برآمد ہوتی ہے پہر اوسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم چڑہنے والی اور ایک قسم اوترنیوالی چڑہنے والی قسم حجاب کو پہاڑ کر اوسمین نفوذ کرتی ہے اور اوسی حجاب مین دو رگین چہوڑتی ہے جو اوسی حجاب مین داہنے بائین متفرق ہوجاتی ہین اور اوسکو غذا دیتی ہین پہر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اوسکی طرف بہت سے شعبے چہوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہین اور غلاف قلب کو غذا دیتی ہین پہر اوسکی یعنی باقی عرق صاعد کی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم کا عظیم نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اوسمین نفوذ کرتی ہے داہنے اذن قلب کے نزدیک اور یہہ رگ دل کی رگون مین سب سے بڑی ہے اور بڑی اسواسطے ہے کہ اور رگین قلب کی نسیم کے پہونچانیکے واسطے قلب تک مخلوق ہوئین اور یہہ رگ غذا پہونچانیکے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اوسکا منفذ بھی وسیع تر چاہیے اور اوسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہے یہہ رگ جیسہی قلب مین داخل ہوتی ہے اوسکے واسطے تین جہلیان پیدا ہوجاتی ہین کشادگی اونکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے قلب نزدیک تمدد اپنے کے نہین غذا اون سے غذا کو طرف اپنے اور ہر وقت انبساط کے یہ غذا پہر پلٹ نجاوے اور یہہ جہلیان سب جہلیون سے زیادہ تر سخت ہین یہہ ورید سے چہوٹتی ہے بروقت محاذات قلب کے تین رگین جن مین سے ایک رئہ کیطرف پہونچتی ہے اسکا نکلنا نزدیک منبت شرائین کے قریب مین بائین جانب کے پیچیدہ ہوکر وہ اپنی تجویف مین رئہ تک ہوتا ہے اور اونکی بھی دو جہلیان پیدا کی گئین جسطرح شریانات کیواسطے دو جہلیان اور اسیوجہ سے اسکا نام ورید شریانی رکہا گیا پہلی منفعت اسمین یہہ ہے کہ یہ خون اس سے ترشح ہو نہایت رقیق اشباہ جوہر رئہ کے ہو اسلیے کہ یہہ خون ابھی تہوڑا زمانہ ہوا کہ قلب مین تہا اوسکو پورا نضج حاصل نہین ہوا ہے قلب مین کہ قابل انصباب کے شریان وریدی مین ہوجاوے دوسری منفعت اسمین یہہ ہے کہ نضج خون کا اسمین اچہی طرح ہوجاوے - دوسری قسم ان تین قسمون کی گرد قلب کے پہرجاتی ہے بعد اوسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی ہے تاکہ اوسکو غذا دے اور یہہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت ورید اجوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ وہ داہنے اذن قلب مین ڈوب کر قلب مین داخل ہوجاوے - تیسری قسم ان تینونسے وہ خاص اوسیونکی خلقت مین بائین جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچوین فقرہ کے [illegible] فقرہ متوجہ ہوتی ہے اور اوس فقرہ پر تکیہ کرتی ہے اور آٹہون نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضلہ اور کل جسم ہے مین اونمین متفرق ہوتی ہے - ورید اجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت ناحیہ قلب سے چڑہتی ہوئی بڑہجاوے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہین اوپر کی جہلیون مین جو سینہ کی منصف ہین اور اوپر کے غلافون مین اور اوس گوشت نرم مین جسکا تیموثہ نام ہے پہر جب یہہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی ہے تو اس سے دو شعبے برآمد ہوتے ہین اور بشکل توریب بطرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہین اور بقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہین دو ہوجاتے ہین اور پہر ایک شعبہ کے دو شعبے ہوجاتے ہین ایک اونمین سے ہر طرف سے طرف سینہ کے داہنے اور بائین اوترتا ہے تا اینکہ خنجری تک منتہی ہوتا ہے اور اپنی گذرگاہ مین شعبہ چہوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کی عضل مین متفرق ہوتے ہین اون شعبون کے موہنہ اون رگونکے موہنہ سے ملجاتے ہین جو اضلاع مین پہیلے ہوئے ہین - تہوڑے شعبے ان مین سے باہر نکلتے ہین اوس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جسوقت [illegible] پہونچ جاتے ہین اونمین تہوڑے شعبے ظاہر ہوجاتے ہین اون عضل تک جو مرآورندہ اور کتف کے محرک ہین اور اونمین متفرق ہوجاتے ہین اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اوترتے ہین اونمین سے عضل مستقیم مین چند شعبے متفرق ہوجاتے ہین اور باقیماندہ اون اجزا مین متصل ہوتے ہین جو چڑہتے ہین ورید خنجری سے جسکا آگے ہم ذکر کرینگے - دوسری قسم ان دونون سے وہی ایک زوج ہے اوسکی ہر فرد پانچ شعبے

پہونچتی ہے ایک شعبہ سینہ مین جاتا ہے اور چارون پسلیون اوپر والی کو غذا دیتا ہے **دوسرا** شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے **تیسرا** شعبہ بطرف اوس عضل کے جاتا ہے جو عنق مین دبا ہوا ہے اور اوسکو غذا دیتا ہے **چوتھا** شعبہ سوراخون مین اوپر کے چہ فقرے جو رقبہ مین ہین نفوذ کرتا ہے اور اونسے بڑہکر سر تک جاتا ہے **پانچوان** شعبہ بڑا ہے سب شعبون سے بغل تک پہونچتا ہے ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین ہوتی ہین **پہلی** شاخ متفرق ہوتی ہے اون عضل مین جو سینہ پر ہین اور یہہ عضل اون چیزون مین داخل ہین جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہین دوسری شاخ گوشت نرم اور رباط کی جہلیون مین آتی ہے **تیسری** شاخ اوترتی ہے جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک **چوتھی** شاخ یہہ سب مین بڑی ہے اسکے تین جزو ہوتے ہین **ایک** جزو اوس عضلہ مین متفرق ہوتا ہے جو تقعیر کتف مین ہے **دوسرا** جزو اوس بڑے عضلہ مین جو ابط مین واقع ہے متفرق ہوتا ہے **تیسرا** جزو سب مین بڑا ہے عضد پر گذرتا ہوا ہاتہ تک آتا ہے اور اسی رگ کا نام ابطی ہے - جوکچہ انشعاب اول سے اوس رگ کے جسکی ایک فرد کی اتنی تمام کثیرہ ہوچکی ہین بچتا ہے وہ بدن عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل ازانکہ پورا صعود کر چکے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے **ایک** وداج ظاہر **دوسرا** وداج غائر وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے **ایک قسم** متصل ہوکر جانب قدام کو لپٹتی ہے اور ایک ہی جانب چلتی ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اوترکر پہر چڑہتی ہے ظاہر ہوکر وہ باہر ترقوہ سے اور پہرتی ہے گرد ترقوہ کے اور پہر صعود کرتی ہے اور چڑہتی ہے رقبہ مین ظاہر ہوکر حتے کہ قسم اول سے ملحق ہوتی ہے اور اوس سے ملجاتی ہے پہر ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہے جو مشہور ہے - قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین **ایک جزو** عرض مین جاتا ہے بعد اوسکے دونو جزو نزدیک ملتقاء دونو ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین **دوسرا جزو** ان مین کا مستور ہوکر ظاہر عنق تک رہتا ہے اور اسکی دونو فردین پہر کبہی نہین ملتی ہین - ان دونو جزون سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین جنسے حس متعلق نہین ہوتی ہے اور اونکو نہین دریافت کرتی مگر کبہی اس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع مین تین اور وہ ایسی نکلتی ہین جو محسوس ہوتی ہین اور اونکے واسطے ایک مقدار معین ہے اور سب فروع اسکی غیر محسوس ہین ایک ان تین اور دونسے شانہ پر ممتد ہوتا ہے جسکا نام کتفی ہے اسی مین سے رگ **قیفال** نکلتی ہے اور دو اور دو بقیہ پہلے مین اس ورید کتفی کے قریب ہوکر راس کتف تک ساتہ ہی آتی ہین مگر ایک انمین کا اوسی جگہہ پر بند ہوجاتا ہے آگے نہین بڑہتا ہے اور اوسیجگہہ متفرق ہوجاتا ہے اور **دوسرا** وہانسے بڑہکر عضد کے نصف سے پیچہے جاکر وہانپر متفرق ہوجاتا ہے - ورید کتفی ان دو مقامون سے بڑہکر آخر ہاتہ تک پہونچتا ہے اسکا تو یہہ حال ہے لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنے دونو جزون سے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک جزو اوسمین سے مستبطن ہوکر چہوٹے چہوٹے چند شعبے اوسمین سے نکلتے ہین اور فک اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور چند شعبے بہت بڑے نکلکر فک اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت سے اجزا دونو طرف شعبون مین سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے ہین اور ظاہر مین اجزا کے اوس عضل سے جو اوس مقام پر اپنی پہیلتے ہین **دوسرا جزو** ظاہر ہوتا ہے اور اون مقامات مین جو سر اور دونو کانون تک متصل ہین متفرق ہوتا ہے **وداج غائر** یہہ ہمراہ مری کے رہتا ہے اور اوسکے ساتہ سیدہا چڑہتا ہے اور اوسی مسلک مین چند شعبے چہوڑتا ہے جو ملجاتے ہین اون شعبون سے کہ وداج ظاہر سے آئے ہوئے ہین اور یہہ سب شعبے مری اور حنجرہ اور تمام اجزاء عضل غائرہ مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہے اور اسجگہہ اسکی شاخین اس سے نکلکر متفرق ہوتی ہین اون اعضا مین جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہین - اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک مفصل راس اور رقبہ کے آتی ہے اوس سے چند فروع اوس جبلی تک جاتی ہین جو قحف کی اوپر ممتد ہی ہوتی ہے اور یہہ رگ شعر محیل

اتفاقاً کر دو نو مجبہ قحف تک آتی ہے اور اسجگہ قحف مین ڈوب جاتی ہے جو مقدار اس رگ مین سے بعد پہونچنے کے ان فروع کے باقی رہتی ہے جو ف قحف تک
نفوذ کرتی ہے منتہی ہین درز لامی کے اور اوس سے چند شعبے دونو جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اون دونونکو غذا دین اور تاکہ سمت
جھلی اپنے گردکی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پا جائے - بعد اوسکے یہہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اوترتی ہے اور دماغ مین متفرق ہو جاتی جسطرح
عروق ضوارب متفرق ہوتی ہین اور اون ضوارب کو یہہ مضبوط کرتی ہے موٹی جھلی کے لپیٹنے مین اور اون ضوارب کو پہونچاتی ہے ایک مقام معین تک
کہ وہ راہ انصباب خون کی ہے اور اوسمین جمع ہو جاتی ہے - بعد اوسکے متفرق ہوتی ہے اوسی دماغ سے درمیان دونون طاقون کے کہ اونکا نام معصرہ
ہے جسوقت یہہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہو جاتے ہین حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ یہہ بڑی بڑی رگین بنجائین تاکہ جس طرح معصرہ سے
اور اسکے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین پھر بطن اوسط سے دراز ہو کر دونو بطن مقدم تک پہونچتی ہے اور اون عروق ضوارب
سے جو چڑہنے والی ہین اس مقام پر ملجاتی ہے اور پھر بٹ جاتی ہے اس سے وہ جھلی جو مشہور بشبکہ شیمیہ ہے **فصل چوتھی تشریح مین ہاتھ کے**
اوردہ کے ورید کتفی دو ہین قیفال ہے اول اوس سے جو چیز نکلتی ہے جسوقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہین کہ جلد مین اور عضلے ظاہری عضد
مین متفرق ہوتی ہین بعد اوسکے قریب مفصل مرفق کے تین قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم جو حبل الذراع ہے ظاہر زند اعلی پر دراز ہوتی بعد اوسکے
بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہے اور نیچے کے اجزا دو شعبہ مین رسغ کے متفرق ہو جاتی ہے دوسری قسم بمقام پہونچے کی نقرہ
تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہے اسجگہہ اس سے ایک شعبہ ابطی کا ملتا ہے اور دونونسے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے تیسری قسم
اندر جاتی ہے اور اندر ہی کے جانب مین اوس سے بھی ایک شعبہ ملتا ہے - ابطی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضل اوس
جگہہ پر ہے اوسمین متفرق ہوتی ہے اور ناپیدا ہو جاتے ہین مگر اوسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہے اور جسوقت کہ ابطی قریب مرفق کے پہونچتی ہے
اوسکی دو قسمین ہو جاتی ہین پہلی قسم اندر جاتی ہے اور ملتی ہے اوس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہے اور اندر سے اوسکے محاذی ہو کر
پھر دونو جدا ہو جاتے ہین اور ایک اونمین کا اوپر کیطرف انسی کے جاتا ہے تا اینکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا جزو مرتفع
ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہے تمام اجزا مین ہاتھ کے وہ اجزا جو ہڈی سے ملے ہوئے ہین دوسری قسم ابطی کی ساعد کے نزدیک ہے اوسکی
چار شاخین ہو جاتی ہین پہلی شاخ اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہے دوسری شاخ کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اوس سے
زیادہ اقسام اسکی ہوتی ہین تیسری شاخ بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے چوتھی شاخ سب مین بڑی ہے وہ ظاہر
اور بلند ہوتی ہے پس ایک فرع چھوڑتی ہے جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہے اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہے اور جو اسمین سے باقی رہتا
ہے وہ باسلیق ہے وہ بھی عمق مین دوبارہ بٹھتی ہے اور اوسکی شروع ہوتی ہے جانب انسی سے اور زند اعلی کے اوپر جاکر پھر متوجہ جانب وحشی کے
ہوتی ہے اور اوسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانی کے اوپر کا جزو اوسکا کنارے پر زند اعلی کے ہو جاتا ہے اور جانب رسغ کر لیتا
ہے اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم
ہوتا ہے ایک شاخ اوسکی متوجہ اوس مقام کے ہوتی ہے جو درمیان وسطے اور سبابہ کے ہے اور اوس رگ کے شعبے سے ملتی ہے جو سبابہ کا
جزو اعلی سے آتی ہے اور ملکر رگ واحد ہو جاتی ہے دوسری شاخ وہی اوسیلم ہے جو بیچ مین وسطے و بنصر کے ہے اور تیسری شاخ خنصر او بنصر
تک دراز ہوتی ہے اور یہہ تینون شاخین کل اونگلیون مین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے اجزا کے**
چڑہنے والے جزو مین جو کچھ تھا ہم اوسکو بیان کر چکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو چیز اوس سے نکلتی ہے جسوقت یہہ جگر سے برآمد

ہوا اور ابھی صلب پر تکیہ نکرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہین جو پہونچتے ہین گردونکے دہنے لفافون تک اور اونہین لفافونمین اور
اونکے قریب کے اجسام مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اونکو غذا دین - بعد اوسکے اوسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہے اور
اوس سے بھی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافونمین اور اون اجسام مین جو قریب اونکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ
اونکو غذا دین - پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا نام طالع ہے یہ دونو رگین دونو گردون کی طرف
آتی ہین کہ مائیت خون کی صاف کرین اسلیے کہ گردہ انہین دونو سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہے اور وہ مائیت خون کی ہے - بائین طالع سے
ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردونکے جاتی ہے - اور جسطرح پر ہمنے شرائین مین بیان کیا ہے اوسطرح یہان نا تجربہ کاری
نکرنا چاہیے اور دہوکہا نکہانا چاہیے کہ عورتکے بیضہ نہین ہوتا اور اس بات مین بھی دہوکہا نکہانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطرف
انثیین کے ہوتی ہین جو رگ بائین کیطرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہے اور بیشتر بعض لوگونمین کل طالع کو لیتی ہے
منشا اوسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ دہنے خصیہ مین آتی ہے تو کبہی شاذ و نادر دہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال اوسکا
یہی ہے کہ طالع سے ملتی نہین ہے - جو چیز انثیین مین گردے سے آتی ہے جسمین وہ مجرے ہے کہ نضج منی کا اوسمین ہوتا ہے اسطرح پھر
کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہے سفید ہوجاتی ہے اسلیے کہ پیچیدگی رگون کی اور اونکی استدارت زیادہ ہے - جو چیز انثیین مین
سامنے آتی ہے اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہوجاتا ہے اور پہر وہ حال ہوتا ہے جو ہمنے نسبت عروق منویہ
کے بیان کیا ہے - بعد برآمد ہونے دونو طالع اور اونکے شعبونکے اجوف قریب پشت سے تکیہ کرکے اوترنا شروع کرتی ہے اوس سے ہر فقرہ کے
نزدیک شعبہ پیدا ہوتے ہین اور اونہین فقرونمین داخل ہوجاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہین اونمین متفرق
ہوجاتے ہین - پہر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرتین تک آکر عضل البطن مین منتہی ہوجاتی ہین - پہر وہ رگین ہین جو داخل
ہوتی ہین سوراخ مین فقرونکے نخاع تک - جب یہ اجوف نازل آخر فقرون تک پہونچتا ہے اسکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسرے
کیطرف جھکے ہوئے ہوتی ہین اور پہر واجدا انہین سے ایک ران کیطرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پوری پہونچنے کے ران
تک دس طبقہ ہوجاتے ہین پہلا طبقہ اونمین سے قصد کرتا ہے دونو عضل متنین پشت کو دوسرا طبقہ مثل بالون کے باریک
ہے موصل پہنچنے کے اسنے اپنے مراق تک جاتا ہے تیسرا طبقہ متفرق ہوتا ہے اوس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہے چوتھا طبقہ
عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہے پانچوان طبقہ رحم کی گردن مین عورتونکے جاتا ہے اور اوسکے قریب جو چیزین ہین اونمین
متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہے اور مثانہ کی طرف آنیوالے کی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مثانہ مین متفرق ہوجاتی ہے
اور دوسری قسم مثانہ کی گردن مین اور یہ قسم مردون مین اکثر ہوتی ہے اسلیے کہ اونکے واسطے قضیب مخلوق ہوا ہے اور عورتونمین
کم ہوتی ہے چھٹا طبقہ اوس عضل کیطرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے ساتوان طبقہ چڑہتا ہے اوس
عضل کیطرف جو شفرہ مین بدن کے بطن پر جانیوالا ہے اور یہ رگین متصل ہوتی ہین کنارون سے اون رگونکے جنکو ہمنے کہا ہے کہ
سینہ مین مراق بطن تک منحدر ہوتی ہے ان رگونکے جڑ سے عورتونکے بدن مین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین
پستان سے رحم تک جاتی ہین اونمین سے چند رگین پستان تک چڑہتی ہین انہین رگونسے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہے
آٹہوان طبقہ عضل مین مردون اور عورتونکے آتا ہے نوان طبقہ باطن فخذ کے عضل مین آکر متفرق ہوجاتا ہے دسوان

طبقہ شروع ہوتا ہے کنارہ سے جانب بطنی اوس رگ کے جو قریب ناف کے ہے اور ظاہر ہو کر خاصرتین تک پہنچتا ہے اور کنارون سے اون گونکی ملتا ہے جو لوٹ کے والی ہین خصوصًا جو از طرف ثدیین متحد ہوئی ہین اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو عضل الفخذین تک پہنچتا ہے اور باقیماندہ ران تک آتا ہے اور اوس مقام پر اوسکی چند شاخین شعبہ ہو جاتی ہین ایک اونمین سے اوس عضل مین جا کر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہے دوسرا اسفل ران کے عضل مین آتا ہے اور ایک جانب ان سے عمق مین جاتا ہے۔ اور بہت سی شعبہ عمق ران مین متفرق ہوتے ہین ان شعبون سے جو باقی رہتا ہے اوسکی تقسیم اوسوقت ہوتی ہے کہ مفصل رانون کے درمیان تہوڑا سا آ جاوے اس جگہ اسکے تین شعبہ ہوتے ہین اونمین وحشی صغری پیچ جاتا ہے مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے ہونے زانو مین اوترتا ہوا دراز ہوتا ہے اور شعبہ عضل باطن ساق مین چہوڑتا ہے اور اوسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہے داخل اجزای ساق مین اور دوسرا درآتا ہے درمیان دونون قصبیون کے دراز ہوتا ہوا مقدم رجل تک اور مل جاتا ہے شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا آخر تیسرا وہ انسی ہی مائل ہوتا ہے اوس مقام کی طرف جو ساق مین معرق یعنی بے گوشت ہے۔ بعد اوسکی کعب تک دراز ہو جاتا ہے اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اوترتا ہے اور یہی ساق سے ہے۔ اور ان تین شعبون کے چار شعبہ ہوے کہ دو وحشی ہین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغری سے اور دو انسی ہین۔ ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے پڑتا ہے اور اوپر کی جانب خنصر مین متفرق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو ملتا ہے شعبہ وحشی کو قسم انسی مذکور سے اور یہ دونون اجزای سفلی مین متفرق ہوتے ہین۔ اور زوج کے کل استقصی عدد سے ہے جو ہم لکھ چکے۔ ہمنے اعضاے متشابہ الاجزا کی تشریح پوری بیان کر دی باقی رہے اجزای آلیہ یعنے اعضای مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اوسی مقالہ مین بیان کرینگے جو اوس عضو کے حالات اور معالجہ پر مشتمل ہے اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان مین قوی کے تعلیم چھٹی مین ایک جملہ اور ایک فصل ہے جملہ بیچ بیان قوی کے اور اوسمین چھ فصلین ہین

فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی ہر ایک جنس قوی اور افعال سے پہچانی جاتی ہے اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدء ضرور ہے اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسیواسطے ان دونون کو یعنی قوی اور افعال کو ایک ہی تعلیم مین جمع کر دیا۔ اجناس قوی اسکے اور اجناس اون افعال کے جو اون قوتون سے صادر ہوتے ہین طبیبون کے نزدیک تین ہین۔ ایک جنس قوای نفسانی کی دوسری جنس قوای طبیعی کی تیسری جنس قوای حیوانی کی۔ اکثر فلاسفہ حکما اور اطبای خصوصًا جالینوس کی یہ راے ہے کہ ہر ایک قوت کیواسطے ایک عضو رئیس ہے کہ وہی اوس قوت کا معدن ہے اور اوسی عضو سے اوس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین۔ ان لوگون کی یہ راے ہے کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر افعال کا دماغ ہے اور قوت طبعی کی دو قسمین ہین ایک قسم جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہے اور وہی نوع غذا مین تصرف کرتی ہے تا کہ بدن غذا دیے جبتک وہ بدن باقی ہے اور اوسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشو تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہے دوسری قسم قوای طبعی کی اوسکی غایت حفاظت نوع کی ہے اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہے تا کہ جدا کرے آمیختہ مقامات بدن سے جوہر منی یا رطوبات کو بعد اوسکے اوسمین صورتگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس افعال کا انثیین ہے قوت حیوانی یعنی وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہے وہ روح جو مرکب ہے حس حرکت کا اور اوس روح کو آمادہ کرتی ہے واسطے قبول کے حس و حرکت کی بروقت حاصل ہونے روح کے دماغ مین اور روح کو اس حال پر کر دیتی ہے کہ وہ عطا کرتی ہے اوس چیز کو جسمین حیات کا نشو ہوتا ہے مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہے اعظم فلاسفہ ارسطاطالیس کی یہ راے ہے کہ ان سب قوتون کا مبدء قلب ہی لیکن ان

قوے کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور یہی مبادی مذکورہ ہین جس طرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہے۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک عضو مفرد ہے کہ اوسی سے اوس حاسہ کا فعال ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اگر بقدر وجوب تفتیش اور تحقیق کیجاے واقع مین رای ارسطاطالیس کی صحیح ٹھہرے گی اور اون لوگونکی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر بدیہیہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہین ہے یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین سے پہچانے بلکہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہے اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضای مذکورہ ان قوی کے مبادی ہین پھر اوسپر یہ کچھ ضرور نہین ہے بغرض اہتمام اون قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہا ہین یا کسی اور مبدء سے ان اعضا کو ملین ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کے رخصت فیلسوف کو نہین دی جاسکتی کہ اوسکا منصب اوسکی تحقیق کا ہے

فصل دوسری قوای طبیعیہ مخدومہ کے بیان مین

قوای طبیعیہ انمین سے ایک قسم خادمہ ہے اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین ایک جنس واسطے بقاے شخص کی غذا مین تصرف کرتی ہے اور اوسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ۔ دوسری جنس واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہے اسکی دو نوع ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ۔ قوت غاذیہ وہ ہے جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے لیجاے اوس عضو کے جسکی یہ غذا ہے یعنی دیتی ہے تاکہ بدل ما یتحلل ہووے یعنی جو جز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہے اوسکے بدلے ایک مقدار مشابہ اوسی عضو کے حاصل ہو۔ قوت نامیہ وہ ہے کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنی طول و عرض و عمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاوے وہ جسم تمام نشوو نما کو بذریعہ اوس جز کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہوکر جزو بدن ہوتا ہے۔ غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہے اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر تحلل کے پہونچاتی ہے اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ جب غذای وارد مقدار متحلل سے زیادہ ہو کیونکہ ضرور نہین ہے کہ جب غذای وارد زیادہ ہو متحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہے کہ وہ نمو نہین ہے نمو وہی ہے کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جب تک زمانہ نشوو نما کا باقی ہے اور بعد زمانہ نشوو نما کے مثلا سن وقوف مین بالیقین نمو نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہے جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات یعنی نمو بعد سن وقوف کے زیادہ ہونا بعید از قیاس ہے اور مقتضای واجب سے خارج ہے۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزی سے تمام کرتی ہے ایک فعل تحصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہے جو بقوت قریبہ فعلیت سے شبیہ ہے ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہے جسطرح مرض اطروفیا مین جسکے معنی یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے دوسرا فعل الصاق الزاق ہے یعنی چسپیدہ کرنا اور اوس سے یہ مطلب ہے کہ اوس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اوسکو جزو عضو بنادے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوجاتا ہے جیسے استسقای لحمی مین تیسرا فعل غاذیہ کا تشبیہ ہے تشبیہ کے یہ معنی ہین کہ جب بقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہے اوسکی مشابہ ہر طرح کردے حتے کہ اوسکے قوام اور لون مین بھی مشابہت پیدا کردی یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہے جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونو موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہوسکتی۔ فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہے اور یہ انسان مین واحد بالجنس ہین یا وہ مبدء اول مین ہین اور اعضای متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضای متشابہ سے بحسب اوسکے مزاج کے ایک قوت ہے کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدل دیتی ہے اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہے مگر قوت مغیرہ جگر کی فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہے کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تولید منی کی

مرد اور عورت مین کرتی ہے اور اسکو مصلہ بھی کہتے ہین دوسری قسم وہی کو جدا جدا کر دیتی ہے جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے اون قوتونکو ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے عضب کے اوسکے مزاج خاص اور ہڈی کے واسطے اوسکے مزاج خاص کو اور شریانین کیواسطے اوسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہے جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج انمین یکسان ہے۔ اسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتے ہین۔ مصورہ طابعہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہے کہ باذن خالق تبارک و تعالے کے تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت اور انکے اوضاع اور مشارکات اوسی قوت سے صادر ہوتی ہین خلاصہ یہ ہے کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقدارون جسم کے ہین وہ سب افعال اسی سے متعلق ہین۔ اور خادمہ واسطے اس قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین۔ غاذیہ۔ نامیہ

فصل تیسری بیان مین قوائے طبعیہ خادمہ کے

محض خادمہ قوائے طبعی مین وہی قوتین ہین جو قوائے غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ جاذبہ اسواسطے مخلوق ہوئی ہے کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیفت اوس عصب کی ہوتا ہے جو اسمین بطول واقع ہے ماسکہ اسکی خلقت اسواسطے ہے کہ نافع چیز کو ٹھہرائی ہو جب تک کہ اوسمین قوت مغیرہ جو شئے نافع کو تغیر دیتی ہو اور استیارہ پیدا کرتی ہے تصرف کرے اوسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف موریب کے تمام ہوتا ہے اور کبھی کبھی لیف مستعرض یعنی جو عرض مین گئی ہے بھی اوسکی معین ہوتی ہے ہاضمہ اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اوسکو بطرف ایسے قوام کے پھیرتی ہے جو آمادہ ہو واسطے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے ہے اور اوسکا ایسا مزاج اچھا بدل دیتی ہے کہ قابل واسطے استحالہ غذا ہو جانے کے بالفعل ہو جاوے یہ فعل اس قوت کا شئے نافع مین ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہوتا ہے کہ تا امکان اونکو بھی اسی ہیات کی طرف پھیرتی ہے اور اوسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول ہضم نہین ہو سکتی اونکی بسہولت دفع ہونے کو اوس عضو سے جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہے تاکہ قوت دافعہ کا اثر باسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پیدا کرتی ہے اگر فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہو جانیکا ہو تو اوسکو رقیق کر دیتی ہے اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہے اور اگر قوام مین لزوجت ہو اوس لزوجت کو قطع کر دیتی ہے اس فعل کا نام انضاج ہے بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنی ہین دافعہ کا یہ فعل ہے کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہے اور قابل اسکے نہین ہوتا کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہے مگر جسقدر کہ مقدار اعضا کی غذا بنے کو واسطے درکار ہے اوس سے زیادہ ہو اوسکو دفع کر دیتی ہے اور اوسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہے جیسے بول۔ دافعہ ان فضول کو یا بہات مخصوصہ درون راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین اونکی طرف دفع کرتی ہے یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین ہوتے ہین تو اس فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلا اور نرم کے دفع کرتی ہے۔ اگر جہت دفع کے اور جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہے۔ اور یہ چارون قوائے طبعی ایسی ہین کہ انکی خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون قوتون کے ہے۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہے نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہے وہ سب قوتون کی ضد رکھتا ہے اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہے تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوئی اور برودت ضد حرارت ہے اسلیے ان افعال کی بھی ضد ہوئی۔ جاذبہ اور دافعہ مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین اسطرح حرکت ہوتی ہے

کہ منضم اجزا کو غلیظ اور کثیف کی تفریق کرتا ہے اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہے اور یہ دونون سے لیح حرکات ہین ایک حرکت تفریقی ہے اور دوسری تمزیجی ہے ۔ اور ماسکہ فعل کرتی ہے اس طرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات اشتمال کے جو مضبوط ہو کر حرکت دیتی ہے کہ جس شے کو ٹھہرایا ہے وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا بحرکت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق بسکون ہے ۔ برودت ان سب حرکات کی فنا کرنیوالی ہے اور اونمین تخدیر پیدا کرتی ہے اور ان سب فعال کو منع کرتی ہے مگر امساک یعنی ٹھہرانے مین بالعرض نفع دیتی ہے اسطرح کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کرکے اوسکو ہیات اشتمال صالح پر حبس کرتی ہے اور روکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فعل مین قوت ماسکہ کی اسکو کچھ دخل نہین ہے بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہے یعنی لیف مورب اوسکو قبول اثر مین اس فعل کی آمادہ کرتی ہے ۔ قوت دافعہ کو برودت سے یہ نفع پہونچتا ہے کہ جو ریاح دفع کے معین ہین اونکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور اونکو غلیظ کرتی ہے اور اوس جوڑ یعنی لیف کو جو عاصر فضول یعنی نچوڑنے والی ہے جمع کرتی ہے اور اوس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہے اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین اس قوت کے نہین ہے بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہے ۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر برودت کا ذاتی فعل ان قوے کی خدمت مین داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ۔ یبوست کو خدمت کی حاجت افعال مین تین قوی کے بڑی ہے دونون فاعلتان یعنی جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ ۔ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بذریعہ تمکین کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہے اور بدون اوسکی حرکت مین چارہ نہین ہے میری مراد یہ ہے کہ جسوقت حرکت اوس روح مین جو حامل ان قوتون کی ہے بطرف فعل ان قوتون کے باندفاع قوی پیدا ہو ایسی حرکت کو استرخا اور رطوبی جو کہ جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے ضرور مانع ہوگا اوسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنی قدرت اور اعتماد ان دونون جوہر نکو اس اندفاع قوی مین پیدا ہو متر جم کہتا ہے جو چیز نرم اور مسترخی ہوتی ہے محرک قوی اوسمین اثر نہین کر سکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک مین کسیقدر سختی آجاوے خواہ تحریک قوی ضعیف ہو جاوے زیادہ تر لہو راس قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہے اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ جوہر مین آلہ حرکت کی فائدہ کرتی ہے گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہے ۔ قوت ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض مین ہوتی ہے اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہے ۔ پھر جسوقت قیاس کیا جاوے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے اور حاجت ان قوتون کی طرف اون کیفیات کے دیکھی جاوے اوسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنی ٹھہرانے کا ماسکہ مین زیادہ ہے تحریک لیف مورب کی زمانی ہے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب ہمطرف قبض کے اسلیے زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہے بہت تھوڑا ہے اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک اور تسکین مین صرف ہوتا ہے ۔ چونکہ مزاج لڑکون کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہے اسی جہت سے اونمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے ۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے اور اس جہت سے زیادہ نہین ہے کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہے بلکہ اسواسطے زیادہ ہے کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک ہے اور تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہے بہ نسبت تسکین اجزای آلہ اور ہی قوت کو اور اونکے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہے ۔ یہ بھی ایک وجہ ہے زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کی کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہے بلکہ کبھی اسکو حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے گو شئے متحرک مسافت قریبہ پر واقع ہو ۔ فعل جذب کا کبھی محض القوت جاذبہ تمام ہوتا ہے جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے اور کبھی باضطرار خلا سے محال جذب پیدا ہوتا ہے جیسے پانی موریون مین کھنچتا ہے خواہ بوجہ حرارت کی جذب ہوتا ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہے اگرچہ یہ تیسری قسم نزدیک محققین فلا سفہ

لہ یعنی حرکت نقضی

سہ یعنی بیان کی گئی

سہ یعنی

کے طرف جذب خلاء کے بھرتی ہے بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہے ۔ پس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جسوقت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہاں جذب قوی تر ہوگا ۔ دافعہ کو حاجت یبس کی بہ نسبت جاذبہ اور ماسکہ کے کم ہے اسلیے کہ نہ اسکو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہے اور نہ یہ قوت اوس علم کی محتاج ہے اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا اوس شئے مجذوب کے بذریعہ ٹھہرانے کسی جزو کے الیاف کے تاکہ اوسکے متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو قوت دافعہ کو درکار ہے خلاصہ یہ ہے کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہیں بلکہ اسکو حاجت طرف تحریک کے ہے اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہے جو یبس ہو طرف نچوڑنے فضلے کے اور دفع کرنے اوسی فضلے کے نہ اسقدر کہ بسبب اوسکے الحفاظت کے حیات شکل عضو و قبض کے زمانہ طویل تک جس طرح ماسکہ میں ضرورت ہوتی ہے ۔ اور قوت جاذبہ میں سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے تاکہ جذب اجزا سے اپنے اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف یبس کے کم ہے ۔ ان قوتوں میں سے حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ ہے اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہیں ہے ہاں رطوبت کی البتہ احتیاج ہے تاکہ غذا میں سیلان پیدا کرے اور اوسے آمادہ مجاری میں نفوذ کرنے اور قبول اشکال پر کرے کوئی معترض اسمقام پر اعتراض نہیں کرسکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکونکی قوت سخت چیز ہضم کرنے میں عاجز نہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہیں کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہیں ہیں اور نہ جوان اوجہ کمی رطوبت کے ایسی چیزوں کے ہضم پر قادر ہیں بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہے اور وہ سبب مجانست اور عدم مجانست سے واقع ہے پس جو چیز سخت ہوتی ہے لڑکوں کے مزاج سے ہمجنس نہیں ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ اونکی اوسکی ہضم پر متوجہ ہوتی ہے اور نہ ماسکہ اوسے روک سکتی ہے اور جلدی اوسکو قوت دافعہ اونکی دفع کردیتی ہے ۔ اور جوانوں کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہے اور اونکی تغذیہ کے لائق ہے اس باعث سے ہضم ہوجاتی ہے ۔ ان سب بیانات کا حاصل یہ ہے کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہے اور بہ باعث قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہے اور تھوڑی سی معونت حرکت کی بھی اسے درکار ہے اور جاذبہ قبض اور ثبات کی گو قبض کے بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہے اور معونت حرکت کی اسے بکثرت چاہیے ۔ اور دافعہ فقط قبض کی محتاج ہے ثبات معتد بہ اسکو کچھ ضرور نہیں ہے اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہے ۔ اور ہاضمہ کو حاجت اذابت یعنی گھلانا اور تمزیج یعنی ملانے کی ہوتی ہے اسیوجہ سے یہ قوتیں استعمال کیفیات اربعہ میں اور اونکی طرف محتاج ہونے میں مختلف ہیں

فصل چوتھی قوای حیوانی کا بیان

قوت حیوانی سے طبیب وہ قوت مراد لیتے ہیں جسکے حاصل ہونے پر اعضا میں قبول قوت حس اور حرکت اور افعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہے اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہیں اسلیے کہ وہ ان حرکات میں انبساط اور انقباض کو پاتے ہیں جو واسطے اوس روح کے عارض ہوتا ہے جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہے ۔ مناسب ہے کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کریں اور کہیں تحقیق یہی بات ہے کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بحسب مزاج اوس شئے کے جسکا جوہر کثیف ہے پیدائش عضو کثیف یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہے اسی طرح بخاریت اخلاط اور اونکی لطافت سے پیدائش اوس چیز کی ہوتی ہے جسکا جوہر لطیف ہے اور وہ روح ہے اور جیسا جگر بندوبست اطبا کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہے اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہے اور یہ روح جسوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہے اسکو استعداد قبول اوس قوت کی ہوتی ہے جو قوت سے کل اعضا کو اور قوتوں کی قبول پر آمادہ کردیتی ہے وہ قوتیں نفسانی ہوں یا غیر نفسانی ۔ نفسانی قوتیں روح خواہ اعضا میں نہیں پیدا ہوتی ہیں مگر بعد حصول اس قوت کو اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہوجائے اور ابھی اوسکی قوت حیوانی معطل نہوئی ہو تو اوسکو حی اور زندہ کہیں گے ہم دیکھتے ہیں کہ خدر یا فالج میں کوئی عضو فی الحال قوت حس حرکت سے خالی ہوتا ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ ایک مزاج خاص اوس میں ایسا پیدا ہوتا ہے جو قبول حس و حرکت سے مانع ہوتا ہے خواہ ایک سدہ درمیان دماغ اور اوس عضو کے

عاقلہ

اعصاب مین پڑجاتا ہے جو اسی عضو مین پھیلے ہوئے ہین حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس و حرکت اوسکی
مفقود ہو کر یا انھیہ اور ایک قسم کا فساد و تعفن اوسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر مین ایک قوت موجود ہوتی ہے
جو اوسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا اینکہ جب مانع حس و حرکت زائل ہو جاتا ہے قوت حس و حرکت کی اوسپر فائض ہوتی ہے اور ان دونون کو قبول کا
وہ مستعد ہو جاتا ہو اسکا سبب یہی ہے کہ اوسکی قوت حیوانی کی صحت اوسمین موجود ہوتی ہے اور جو مانع اوسمین پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل
ہوتا ہے۔ عضو میت کا حال ایسا نہین ہے یہ معدہ یعنی اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قواے نفسانی وغیرہ کو فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہے
تاکہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہو جاے عضو بھی میت ہو جاے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ
تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہے کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہو جاتا ہے حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بیشتر قوت تغذیہ کا
فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہو جاتا ہے۔ اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس و حرکت کی ہوتی ہے ہر آئینہ نباتات بھی مستعد
قبول حس و حرکت آزادی کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ انمین بھی موجود ہے اور حس و حرکت نہین ہے۔ اب یہی بات باقی رہی کہ معد
حس و حرکت سواے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے اور اوسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے
جو روح مین اوسوقت پیدا ہوتی ہے جس وقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہے فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک یہ روح بوجہ قوت
حیوانی کے مبدء اول و نفس اولی کو قبول کرتی ہے جو آمادہ نفس جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین مگر افعال ان قوتون کے اول امر مین روح سے صادر
نہین ہوتے ہین جس طرح نزدیک اطبا کے فعل احساس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہے اول امر مین صادر نہین ہوتا ہے جب تک
اس روح کا نفوذ طبقہ جلیدیہ یا زبان یا اور مقام تک نہو ہر جسوقت روح کی ایک قسم بحولیت دماغ مین داخل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے
جو صالح اسباب کا ہو کہ جو قوت اوسمین ابتدا سے موجود ہو اور اسکے جملہ افعال اسی روح سے صادر ہون۔ اسی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتون مین یہی حال
ہے۔ اور طبیبون کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کی طرف مزاج دوسرے کے نہو جاے اوسکو استعداد قبول اوس نفس
کی جو مبدء حس و حرکت ہی نہین ہوتی اور اسی طرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہو اور اسیطرح پر ہر عضو کے
واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبون کے ایک نفس جداگانہ ہے کوئی ایک نفس ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی
ہون اور تو یہ بات ہے کہ نفس ان سب قوتون کا مجموعہ ہو۔ اطبا کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا بروقت حدوث
روح کے اور بروقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہے کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبون کے واسطے قبول کرنے روح کی بذریعہ
اس قوت کے اور سب قوتون کے قبول کرنیکے واسطے کافی نہین ہے جبتک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین
کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسی طرح یہ مبدء حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدء بسط
روح کا او قبض واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اوس سے پاک ہو جاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کے
پس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب اور نفاء کی بنسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بنسبت افعال نفس اور نبض کے
فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلا ارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت
نفسانی کی اس وجہ سے ہے کہ اسکے افعال مختلف یعنی گوناگون ہوتے ہین اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے
پیدا ہوتی ہین۔ مگر فلاسفہ جسوقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے اونکی مراد اوس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

نفس سے اوسوقت اس بات کا کہتے ہین کہ جو چیزین ہین مین مبدء ہر ایک قوت کا ہے جس سے بعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوتے
اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین اونکی اصطلاح مین قوت نفسانیہ
نام رکھی جاتی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہے جو مبدء ادراک اور تحریک ہے کہ اوس سے
یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہوا وسے
ایک فعل اوسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکور یعنی بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہرے گی بلکہ قوت طبعی کے
اور اعلی درجہ پر اوس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین - اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شے تصرف کرے امر غذا
مین اور اوسکی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقاے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض طبیعت
اوسی خاص ہو جائیگی اور جو معنی طبیعت کے ابھی بیان ہو چکے اوس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی غضب اور شہوت
اور مثل اسکے حزن و فرح چونکہ انفعال اسی قوت طبعی کے ہین اگرچہ مبادی ان انفعالات کا حس اور وہم اور قواے دراکہ ہین لیکن نسبت
اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اس بات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ سے علم
طبعی مین کیجاتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے۔ **فصل پانچوین قواے نفسانی مدرکہ کے بیان مین** قوت نفسانی بمنزلہ جنس
کے ہے اور اوسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ - دوسری قوت محرکہ - پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو نوع
کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری - اور ایک مدرکہ باطنی - پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے
ہے ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک - اگرچہ ہم اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین قوا ونکی تفصیل
یہ ہے - باصرہ - سامعہ - شامہ - ذائقہ - لامسہ - اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین تو اوسکا سبب یہ ہے کہ اکثر محققین کی راے
یہ ہے کہ قوت لمس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے ہر قسم کے ملموسات ادراک کے واسطے ایک قوت جداگانہ کے خاص
کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین جیسے قوت ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون
آنکھ مین ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہے - مدرکہ باطنی (یعنی مدرکہ نفسانی) وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے
ہے پہلی وہ قوت ہے جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحدہ ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے
ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہے کہ اوس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سب کی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اوسمین سب
جمع ہوتی ہین - اور خیال وہ قوت ہے جو انکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور اونکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور
جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغائر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو زیبا
ہے بہرحال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے - اور دوسری وہ قوت ہے جسے
اطبا مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اوسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کو قوت وہمیہ جیسا ہم آگے ذکر کرینگے
استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اوسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے
اوس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اوسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین - اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق
ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے اون صور محسوسہ کی جو اوس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اون قوت سے

جو خیال مین بطور ودیعت کہے ہے اور تصرفات اسکی ترکیب اور تفصیل کے ہوتے ہین پس حاضر کرتی ہے صورتون کو جس طرح حس سے اون تک
پہونچتی ہین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتی ہے جو حس کے مخالف ہین جیسے انسان اوڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا
سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جنکو حس قبول کر چکی ہے۔ اس قوت مفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ ہے اور یہی قوت
آلہ ہے واسطے اوس قوت کے جو قوت مدرکہ باطنی حقیقت حیوانین ہوتی ہے اور وہی وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہے اسبات پر
کہ بھیڑیا اوسکا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے یا جو خبر گیری اوسکی و [illegible] اس کی کرتا ہو وہ اوسکا ہمدرد ہے کہ اوس سے نفرت نہین کرتا
ہے یہ حکم حیوان کا اوس طور پر نہین ہوتا ہے جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہے۔ اور جیسا عداوت او محبت غیر محسوس کو انسان
پہچانتا ہے اوس طرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اوس عداوت او محبت کو حس نہین دریافت کر سکتی ہے بلکہ اون دونون کو ایک اور قوت
دریافت کرتی ہے اور اونپر حکم کرتی ہے اور اگرچہ یہ حکم اور ادراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ ادراک جزئی ہے اوس چیز کا جو غیر نطقی
ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہے اور اوسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہے۔ یہ قوت
خیال سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہے اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہے۔ قوت
مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہے اور افعال مفکرہ
یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ ان کے افعال بھی احکام ہین اور اسکے افعال کی ترکیب سے محسوسات مین اور
اونکا فعل محسوس مین وہی حکم ہے ایسے معنون مین جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان مین صور محسوسات پر
حاکم ہے اسیطرح وہم اوسی حیوان مین انہین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہم تک پہونچتی ہین اور حس تک نہین پہونچتی ہین۔
بعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہین اور یہ اونکے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ اسما اور الفاظ مین کچھ نزاع نہین ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ معانی
سمجھ لیے جائین اور اونکے فرق دریافت ہو جائین۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اوسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہین ہے اسلیے کہ مضار افعال
اس قوت کی تابع اور قوتون کے مضار کے ہین جو اس سے پیشتر ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جنکا بیان ہم آگے کرینگے۔ اور طبیب اوسی
قوت مین نظر کرتا ہے کہ اگر اوسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اوسکا شمار مرض مین کیا جاے پس اگر مضرت کسی قوت مین بسبب
لاحق ہونے مضرت کے کسی ما قبل کی قوت کے فعل مین پیدا ہوا اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو
مین ہو جاے طبیب کو یہی بات کافی ہے کہ بخوبی اس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد اوسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہے
تاکہ اوسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اوس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہے کہ حال اوس قوت کا پہچانے کہ
جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہے جسوقت وہ پہچان لے حال اوس قوت کا کہ جسکے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے۔ تیسری قوت
بحسب قول اطبا کے جو عند التحقیق پانچوین یا چوتھے ہے اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہے اور یہ قوت خزانہ ہے اوس چیز کی جو وہم تک
معانی محسوسات سے سواے صورت محسوسہ کے پہونچتی ہے جس طرح خیال خزانہ اوس چیز کا ہے جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہے
اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہے۔ اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات مین ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو دوبارہ
پھیر لاتی ہے اون چیزون کو جو غائب ہو جاتے حفظ سے [illegible] ایک قوت ہے یا دو قوتین مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہین
اسلیے کہ آفات اونمین سے کسی ایک کو عارض ہوتی ہین [illegible] اور یہ وہی آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے — نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جسوقت نظر از بحث
طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہو گئی بنظر اوس علت کے جو ہمنے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ
طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصور ہے فقط **فصل چھٹی قوای نفسانی محرکہ کے بیان مین** قوائے محرکہ
یہ ہین کہ اوتار مین تشنج اور ارخاے پیدا کرین پس حرکت دین انہین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل
مین قبض اور بسط پیدا کرے اور منفذ ان قوتون کا اوس عصب مین ہے جو متصل عضلے کے ہے اور یہ قوت فاعلی جنس ہے اسکی تقسیم بطرف انواع کے
بسبب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے جو سبب اجماع اور بالاتفاق قصد کرنا
عضلات کا حرکات پر ہے **فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال مفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہو جاتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض افعال
کہ وہ دو قوتون سے تمام ہوتی ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعیہ اور قوت حساسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے ملکر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف دراز مین
ہوتی ہے جو متقاضی جذب اور چوسنے اون رطوبات کی ہے جو اوسمین موجود ہین رطوبات سے اور قوت حساسہ سے اس انفعال کا حس پیدا
ہوتا ہے اور لذع سودا کا بھی حس ہوتا ہے جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدہ پر گرتا ہے جسکا حال اوپر بیان ہو چکا
اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اس وجہ سے ہے کہ اگر قوت حساسہ مین کوئی آفت عارض ہو جاوے وہ شے جسکا نام جوع اور شہوت رکھا گیا
ہے باطل ہو جاوے یعنی اشتہاے طعام نہ ہوگی اگرچہ بدن اوسکا محتاج ہو — اسی طرح قوت ازدراد یعنی لقمہ اوتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام
ہوتی ہے ایک جاذبہ طبیعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اوس لیف دراز سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور دوسری کا
فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دو قوتون سے باطل ہو جاوے ازدراد مین دشواری ہوگی بالکل اوسوقت کہ اگرچہ
کوئی قوت باطل نہوئی ہو مگر یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگیختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہے — کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ
شہوت جسوقت نہین ہوتی ہے پھر اوس لقمہ کا اوتارنا دشوار ہوتا ہے جو غذا اسے مرغوب ہے بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور
پھر اوسکا لقمہ اوتارا چاہین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اوس سے متنفر ہوگی دافعہ ارادیہ پر اوسکا اوتار لینا دشوار ہوگا — اوتر جانا غذا کا بھی دو
قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اوس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اوس عضو کی جدہر غذا متوجہ ہوتی
ہے — اسی طرح اخراج فضل مخرجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے — کبھی ایک فعل کا مصدر دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب
اوسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہے مقاومت پر اوس خلط کے جو عضو پر گرتی
ہے اور اوس کے منع کرنے مین دفعۃً اس وجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنی جوہر غلظ منصب [illegible] کی
تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک چیز اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہے کہ بجھنا حرارت جاذبہ ہو اور
کا ہے — اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے — کیفیت حارہ اور اضطرار خلاء پہلے شے لطیف کو جذب
کرتی ہے بعد اوسکے شے کثیف کو — اور قوت جاذبہ طبیعیہ جو اوسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے اوسکو جذب کرتی ہے کبھی وہ اوسکے
مناسب کثیف ہوتا ہے تو اوسی پر اوسکا جذب تمام ہوتا ہے — تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے

فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے اور اسمین تین تعلیم ہین **تعلیم پہلی امراض مین** تعلیم دوسری اسباب مین **تعلیم تیسری اعراض مین** تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی**

تعریف مین سبب اور مرض و عرض کے لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہے اوس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اوسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن انسان سے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جاوے ۔ اور مرض کے یہ معنی ہین کہ مرض ایک ہیأت غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جسکی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو وجوب اولی کر کے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہے ۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیأت غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی غیر طبعی ہو اوسکا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی وجہ سے ہو جس طرح سے قولنج مین درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین اسکا سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے حمی عرض کی مثال جیسے تپ مین پیاس اور دردسر ہونا **ایضاً** مثال سبب کی بھرجانا مادہ کا اون اوعیہ اور ظروف مین جو آنکھ تک اوترتی ہین مثال ۔ مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدے کا پڑجانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنے مرض مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اوسی نزلہ سے ریہ مین قرحہ پڑجانا ۔ عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخسارونکا سرخ ہوجانا اور ناخونون کا گول اور مقوس ہوجانا ۔ عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جیسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے ۔ کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے ۔ اور کبھی عرض بذات خود مرض ہو جاتا ہے جیسے دردسر جو تپ مین عارض ہو جاتا ہے بیشتر جب اوسکو استقرار اور استحکام ہو جاتا ہے تو بعد زوال تپ کے بھی باقی رہ کر خود مرض ہو جاتا ہے ۔ کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے جو اوس سے پیشتر تھی اور بقیاس ایک چیز کے جو اوسکے بعد ہوئی سبب و مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حمای سل کہ عرض ہے بہ نسبت قرحہ ریہ کے اور مرض ہے فی نفسہ اور سبب ہے واسطے ضعف معدہ کے مثلاً ۔ اور جیسے دردسر جو تپ بلغمی مین پیدا ہو اور پھر اس درد کو استحکام ہو جاوے کہ وہ عرض ہے بہ نسبت حمی کے اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے ۔ اسی طرح سے دوران سبب و مرض اور عرض کا ہوا کرتا ہے

فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان

اقسام حالات بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین ۔ صحت وہ ایک ہیأت ہے کہ اوسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب مین ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اوس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین ۔ مرض وہ ایک ہیأت بدن مین ایسی ہے جو حالت صحت کی ضد ہے یعنے اوسمین تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے ۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اوس حال مین نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہو جائین خواہ بدن لڑکون کے یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اوس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضوون مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعید ہین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہو ۔ یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو ۔ یا دو قسمت

مین تو واقعیت صحت اور مرض کا ہو اگر سے مثلاً چارو نین صحیح ہو اور گردون مین مریض ہو جاے ۔ امراض مفرد بھی ہوتے ہین اور مرکب بھی
مرض مفرد وہ ہے کہ نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد انواع ترکیب سے ہو جیسے ہم آگے ذکر کرینگے اور مرض مرکب وہ ہے
جسمین دو قسمین نوعی یا زیادہ دو قسمون سے جمع ہو کر مرض واحد پیدا ہو جاے ۔ پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین ۔ امراض مفردہ کی تین
قسمین ہین **پہلی قسم** وہ ہے جو منزلہ جنس کے ہے اون امراض کے واسطے جو اعضاء متشابہۃ الاجزاء کی طرف منسوب ہین یہ وہ اعضا ہین
جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج کی ہین انکی نسبت اعضاء متشابہۃ الاجزاء
کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انہین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور انکی وجہ سے اعضاء مرکبہ کو عارض ہوتے ہین تا اینکہ
جب انکا ہم موجود اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضاء متشابہہ سے چاہین انکے حصول کا تصور ممکن ہو اور امراض مرکبہ مین یہ شے
ممکن نہین ہوتی ۔ **دوسری قسم** جنس ہے اون امراض کی جو اعضاء آلیہ یعنی اعضاء مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض
ترکیب ہین جو اون اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضاء متشابہۃ الاجزاء سے مرکب ہین اور یہ اعضاء آلات ہین واسطے افعال بدنی کے
تیسری قسم امراض مشترکہ ہین جو اعضاء متشابہۃ الاجزاء کو اور یہی اعضاء آلیہ کو بھی بحیثیت کہ وہ اعضاء آلیہ ہین عارض ہوتے
ہین اسطرح سے نہین کہ اونکا عارض ہونا اعضاء آلیہ کو تابع عروض اعضاء متشابہۃ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال
اور انحلال فرد ہے اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہے بدون اسبات کے کہ جن اعضاء متشابہۃ الاجزاء سے وہ مفصل
مرکب ہے اوس سے عارض ہو لے ۔ اور کبھی پٹھہ اور استخوان اور رگون کو تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین
قسمین ہین **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیات ترکیب کو ہوتی ہے **تیسری قسم**
تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے ۔ اور جو مرض تابع ان تینون مین سے کسی ایک کا ہو اور اوسی سے پیدا ہو اوسکی نسبت اوسی کی طرف
ہوتی ہے ۔ امراض مزاج کی سولہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول مین

فصل تیسری امراض ترکیب کے بیان مین

امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین ۔ امراض خلقت ۔ امراض مقدار ۔ امراض عدد ۔
امراض وضع ۔ امراض خلقت چار قسمون مین منحصر ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنی شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہو کر اوسکے فعل
مین کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جاے یا ترچھی سیدھی ہو جاے یا مستدیر مربع ہو جائے خواہ مربع مستدیر ہو جاے اسی قسم سے تسفط
راس ہے یعنی سر کے دونون ابھار دونون مین سے ایک کم ہو جائے یا دونون نہون اور سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جاے جب
اوس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا پتلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین
طرح ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنی پھیلاؤ پیدا ہو جاے جیسے انتشار العین جو روح بصر کی پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے یا سبل
جو آنکھون مین سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پاؤنکی رگون کے مونہہ پھیل جانے سے
پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضییق العین یا تنگ ہونا منافذ النفس اور مری کا یا مجاری بند ہو جائین جیسے بند ہونا ثقبہ
عنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کی امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اوسکی چار قسمین ہین ۔ یا اوعیہ اور تجاویف
بڑھ جائین اور وسیع ہو جائین جیسے کیسہ انثیین وسیع ہو جاتے ہین ۔ یا چھوٹے ہو کر تنگ ہو جائین جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطون دماغ
کی بوقت صرع کے ۔ یا بند ہو کر ٹیڑھی ہو جائین جیسے بطون دماغ کے بوقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہین ۔ یا دماغ مین استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے **چوتھی قسم**
امراض خلقت کی امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا مین اس طرح کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور آنتین
یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبۂ ریہ جسوقت اسمین خشونت آجاے ۔ امراض مقدار کی دو قسمین ہین **قسم پہلی** زیادتی
مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فرسیموس نام ہے یا جیسے پاون کو لیقوا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہے کہ پاون سے کل اعضا اتنے بڑے
ہو جائین کہ حرکت سے عاجز ہو جائے **قسم دوسری** نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقۂ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا مین ذبول کا
پیدا ہونا ۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس ۳۲ سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی
غیر طبعی ہو جیسے ضلع یعنے گنج سر یا حصاۃ یعنے پتھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کے ہو جس طرح کسی شخص کی خلقت مین
ایک انگلی کم ہو جاے یا طبیعت مین نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے **قسم تیسری** امراض وضع کے ۔ چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک
مقتضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہین ۔ نکلنا عضو کا اپنے مفصل سے ۔ یا زائل ہو جانا عضو کا
اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہو جانیکے جیسے اوس فتق مین جو آنت اوترنے سے پیدا ہوتا ہے ۔ یا حرکت عضو کی مفصل مین
خلاف مجرے طبعی اور ارادی کی مثل رعشہ کے ۔ یا ٹھہر جانا عضو کا اپنے مقام مین کہ اوس جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت متحجر اور سخت ہو جانے
مفاصل کے نقرس مین یہ بات پیدا ہوتی ہے **قسم چوتھی** امراض مشارکت کی ۔ مرض مشارکت شامل ہے ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کو بواسطے
بقیاس طرف عضو قریب کے قرب اور بعد سے خلاف مجرے طبعی کے پیدا ہوا اسکی دو قسمین ہین **پہلی قسم** یہ ہے کہ اوس عضو کی حرکت طرف عضو
قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونون حرکتون کا دشوار ہونا ہے امکان کے ۔ واسطے اوسی عضو کے مبتلا
پہلی قسم مین یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کی طرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اوسکے قرب کو نچھوڑ سکے ۔ اور
دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ یہ دونون باتین دشوار ہون مثل استرخا جفن اور استرخا مفاصل کے فالج مین یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا
پلک کا ۔ **فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان مین** امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد مین عارض ہوتے ہین اونکا
نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت مین عارض ہوتے ہین خواہ اوس چیز مین جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہوا اسکو جراحت
کہتے ہین اور جس زخم مین قیح یعنے ریم پیدا ہوا اوسکو قرحہ کہتے ہین اور اسمین قیح پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی طرف دفع ہوتے ہین اس سببسے
کہ اسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہے اسی جہت سے طرف فضلہ کے مستحیل ہو جاتا ہے ۔ کبھی جراحت
اور قرحہ اوس تفرق اتصال کو کہتے ہین جو غیر لحم مین عارض ہو ۔ اور کبھی استخوان مین واقع ہوتا ہے اگر اوسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے
کو ہوے اوسکو کاسر اور مفتت کہتے ہین ۔ اور یا طول مین ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہوا اوسکو صادع کہتے ہین ۔ کبھی یہ تفرق اتصال
دونون قسم کا غضروف مین واقع ہوتا ہے ۔ اور کبھی پٹھہ مین واقع ہوتا ہے پھر اگر عرض مین واقع ہوا اوسکو بتر کہتے ہین اور اگر طول مین ہو
اور عدد مین شگاف کی کثرت ہوا اوسکو شدق کہتے ہین اور اگر عدد مین کثرت ہوا اوسکو شدخ کہتے ہین ۔ کبھی اجزاے عضل مین بھی تفرق
اتصال ہوتا ہے اگر کنارے پر عضل کے ہو برابر ہے کہ اوسکے عصب مین ہو یا وتر مین اوسکو ہتک کہتے ہین اور اگر عرض مین عضل
کے ہوا اوسکو جز کہتے ہین اور اگر طول مین واقع ہوا اور عدد مین کم ہوا اور غور یعنے عمق مین زیادہ ہوا اوسکو فدغ کہتے ہین اور اگر اجزا کم
ہو جائین اور فاش ہو جائیں اور خوب عیاں ہو اوسے رض اور فسخ کہتے ہین اور کبھی فدغ اور رض اور فسخ فیما بین فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہین جسطرح

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شرائین اور اوردہ مین ہو اوسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کی ہو اوسکو قطع اور فصل کہتے ہین۔
اور اگر طول مین نفوذ کرے اوسے صدع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ اونکے مونہہ کھلجائین اوسے شق کہتے ہین۔ اور اگر
شرائین مین اسطرحکا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ ملتحم نہوسکے اور خون اونسے ہمیشہ جاری رہیگا اوس مقام تک جو اسکو گھیرے ہے تا اینکہ وہ جگہ خون
سے پر ہوجائیگی اور بعد بھرجانیکے یہ خون پلٹ کر پھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے۔ اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہے مثلاً قلب کہ اگر اوسمین تفرق اتصال ہو ساتہ ہی موت واقع ہوجائیگی
اگر تفرق جھلی خواہ پردون مین واقع ہو اوسکو فتق کہتے ہین۔ اگر دو جزو مین عضو مرکب کے اس طرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے
سے جدا ہوجائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہ الاجزا مین کوئی آفت پہونچے اوسکو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر ہڈی مین ہو
اور اپنی جگہ سے زائل ہوجائے اوسکو فک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور اونمین وسعت پیدا ہوجاتی ہے اور
کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہوجاتے ہین۔ زوال اتصال اور حدوث تقرح وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو جلد
اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء القنیہ
خواہ جذام عارض ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصل صیف مین جو قروح پڑین اور اونکے زمانہ مین طول ہوجائے مرض آکلہ مین پڑجاتے ہین ناظر
کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کی پوری ابحاث آئندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا

فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض باتفاق
مجتمع ہوجائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ اونکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہوجائے اسکی مثال ہے ورم اور بثور جو از قسم
ورم ہین۔ بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین۔ ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کی کل اجناس پائے جاتی ہین
مرض مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیئات وترکیب بھی ورم مین
ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل اور مقدار عضو مین پیدا نہو۔ کبھی ورم کے ساتہ امراض وضع بھی
پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اس لیے کہ ہر ایک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے
بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور بھر جانے اس مواد کے اوسکے اجزا مین اس طرح پر کہ بعض اجزا کو بعض سے جدائی ہوجاتی
ہے تب اوس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا
ہوتی ہے کہ اوسکا حجم غلیظ ہوکر رطوبت بڑہ جاتی ہے۔ کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہی
چیز بہت فضول کو بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اوسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اوسمین پیدا ہو۔ جس ورم کا کوئی سبب
خارجی نہو اور اوسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اوسکے ماتحت کی طرف کرے اوسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب
مادی جس سے اورام اور بثور پیدا ہوتی ہین ایسے اخلاط کے اندر ڈوبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے پھر جسوقت اون
اخلاط سے جدا اخلاط الگ ہوجاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہوکر جدا ہوجاتے ہین اور انکی جدائی کے چند طریقہ ہین جیسے استفراغ
طبعی کہ عورتونکو دودہ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبعی ہو
جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اوس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جداگانہ باقی رہینگے جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو انسے ایذا ہوتی ہے انکو کسی طرف دفع کرتی ہے کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسد بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اوسوقت اورام اور بثور پیدا ہوتی ہین اور کبھی مختلف جسم کے فضول دفع ہوتی ہین ورم کے پیدا ہونیکے لائق ہر ایک فصل مین جیسا انکے اسباب سے پیدا ہون اور ان اسباب سے ورم حادث ہوا کی چھہ قسم ہین اخلاط اربعہ ۔ اور مائیت ۔ اور ریح ۔ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور گرم نہین بھی ہوتا ہے ۔ یہ گمان کرنا لائق نہین ہے کہ ورم گرم سوائے خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جو ہر اوس خلط کا گرم یا نہو ورم حار اوس سے پیدا ہو سکتا ہے ۔ اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے منقسم ہو سکتا ہے مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہے صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اس طرح جاری ہوئی ہے کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کر کے غیر غالب کو اوسکے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی ۔ جسوقت ورم پکا ہو جاتا ہے اوسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنی بغل ران یا لغانغ یعنی گوشت بن کام خواہ پس گوش یا زیر بغل عارض ہو اور اوس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہے ۔ اورام حارہ مین ابتدا خلط مرفع ہوتی ہے اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہے پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہے اوسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہے پھر نضج ہو کر یا متحلل ہو جاتا ہے یا ریم پڑتی ہے انجام کار اس ورم کا تحلل ہوتا ہے یا ریم پکجا ہو جاتی ہے یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہو جاتا ہے ۔ جو اورام گرم نہین ہین یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین ۔ مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہو جاتے ہین صلابت اور سرطان ۔ یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین ۔ اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہے ۔ اجناس غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہین اوس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد یا اون مقامات کے ظاہر مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر ۔ اور وہ دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے ہین اوسکے جوہر مین داخل ہوتی ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل کر دیتی ہے یا جسمین فتور برپا کرتی ہے اور اس ورم مین درد نہین ہوتا ۔ اور سرطان ورم متحرک ہے کہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور ایذا بہت ہوتی ہے اوسکی جڑین اعضا مین پیدا ہوتے ہین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا مگر یہ کہ مدت دراز ہو جاوے اوسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہے اوسکی موت پیدا ہوتی ہے اور حس اوسکی باطل کر دیتا ہے ۔ کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون ۔ اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتی ہین خصوصاً اگر سوداے دموی ہو اور سوداے بلغمی کے ورم مین بھی کبھی پیدا ہوتی ہے ۔ اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اس بات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین لپٹ کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بستہ ہو کر اپنی جگہہ کو پکڑ لیتا ہے اور ملمس اوسکا عصبی ہوتا ہے اور جسوقت دبا کر الگ کیا جاے پھر اوسیطرح پلٹ کر پکجا ہوتا ہے اور اگر کسی دوا قوی سے بے دبانے کے الگ کیا جاے پھر نہین پلٹتا ہے ۔ اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہے اور بھاری چیزون سے مثل پتھر وغیرہ کے باطل ہو جاتا ہے جنس اورام بلغمیہ کی دو قسمون کی طرف تقسیم باقی ہے ۔ ورم رخو ۔ اور سلع لینہ ۔ اور ان دونون مین اسطرح تمیز ہوتی ہے کہ سلع غلاف اندر متمیز ہوتا ہے اور اوس سے جدا ہوتا ہے اور ورم رخو بلا غلاف ہوتا ہے غلاف سے جدا نہین ہوتا ہے ۔ اکثر جاڑون مین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

ہوتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑے دینے مین سپید رنگ ہوتے ہین غرضکہ یہہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اورام بلغمیہ مین بسبب تنت اور غلظ اور نرمی کے اختلاف ہوتا ہی تا اینکہ بعض اورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ اورام مائی کے اکثر بلغم رقیق کا انوازل مین اندر دن پردہ اعصاب کے ہوتا ہی یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ مین بلکہ اونسے بھی نیچے تک پہنچ جاتا ہے اور اورام مائی جیسے استسقا اور قیلہ مائی اور وہ ورم جو فحص مین مائیت سے عارض ہوتا ہے اور مثل اوراورام کے اور ورام ریحی کی بھی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ ان دونون مین دو طرح کا فرق ہے قوام اور مخالطت بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تہبج مین جسم عضو سے مخلوط اور آمیختہ ہوتی ہے اور نفخہ مین ریح مجتمع اور منفرد ہوتی ہے اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی دوسرا فرق یہ ہے کہ تہبج حس لمس دریافت کرتی ہے اور دبانے سے دب جاتا ہے اور نفخہ مین دبانیکی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہے بثور کی قسمین بھی شمار مین اقسام اورام کی ہین بعض بثور فقط دموی ہوتے ہین مثل جدری کے اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے شری صفراوی یعنے پتی اور بثور بلغمی اور مرکب مادہ سے بھی ہوتے ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنی خارش اور ثالیل یعنے مسہ وغیر ذالک اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہین مثل نفاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کریگا اور اوس جگہ جو مناسب اونکے ہے شرح و بسط سے لکہا جائیگا

فصل چھٹی اون امور کے بیان مین جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہین

بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج ہین اور اونکا شمار امراض مین ہوتا ہے یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین ایک اونمین سے بالون کی زینت مین داخل ہے دوسری رنگ کی زینت مین داخل ہے تیسری رائحہ مین داخل ہے چوتھی سحنہ مین یعنے لون کے داخل ہے اقسام امراض شعر کے یہ ہین تناثر یعنے پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنے گر جانا بالون کا اور قصر یعنے چھوٹا ہونا اور قلت یعنے کم ہونا اور تشقق یعنے پھٹ جانا اور دقت یعنے باریک ہونا اور غلظ یعنے موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنے بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطت یعنے زیادہ سیدھا ہونا اور شیب یعنے سپید ہونا رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کیسی آفت اوسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہے پہلی قسم رنگ کا بدل جانا بسبب مزاج مادی کے مثل یرقان کے یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے جوانی مین یعنے چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے یا بوجہ برودت زائدہ کے عارض ہوتا ہے یا وہ زردی جو بوجہ سوء مزاج حار کے عارض ہوتی ہے دوسری قسم رنگ کے بدلنے کی اسباب خارجی سے ہوتی ہے جیسے حرارت آفتاب کی اور برودت اوسکی رنگ کو جلا دیتی ہے تیسری قسم تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب عطل جاذبی ایسے اجسام کے جلد پر جو حائل رنگ کو ہے کہ اون اجسام کا رنگ جلد کی ہوتا ہی جیسی بہق اسود یا النقطی پڑ جانا جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان اور نمش مین ہوتا ہے چوتھی قسم تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہی جیسے التیام تفرق اتصال جدری کا ہو کر بعد بھر جانے کے گڑھون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہے یا قروح خبیثہ جلد کو بگاڑتے ہین آفات بو کی جیسے سنان یعنے گندگی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن مین پیدا ہوتی ہے آفات سحنہ یعنے رنگ کے دہ ہین یا ہزال مفرط یعنے زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنے زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین

اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین ابتدا تزید انتہا انحطاط ان چارون اوقات سے جو زمانہ خارج ہے وہ اوقات صحت مین داخل ہے ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفین اور کنارے زمانہ کے نہین ہین کہ جنمین حال مرض کا کچہ ظاہر نہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہے جسکا ایک حکم مخصوص ہی وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہے جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہے اور اوسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہے کہ زیادتی مرض کی اوس زمانہ مین

ظاہر نہین ہوتے ۔ اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہے جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہے ۔ اور وقت انتہا کا وہ ہے جس مین مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اوسکے اعراض یکسان رہتے ہین ۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسمین نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہے اور جسقدر امعان نظر کیجائے کمی مرض ظاہر تر ہوگی ۔ یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اوسکی نوبتون مین پیدا ہوتے ہین انکو اوقات کلیہ کہتے ہین ۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین اونکو اوقات جزیہ کہتے ہین

فصل آٹھوین تمامی قول احوال امراض مین

امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہے ۔ کبھی بنظر اوس عضو کے جو حامل مرض ہے نام بیماری کا لیا جاتا ہے جیسے ذات الجنب وذات الریہ ۔ کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اوسکے معنی معنی گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہے لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا ۔ کبھی سبب مرض سے اوس مرض کا نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی ۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد اور داء الفیل ۔ کبھی مرض کا نام اوس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلالنسیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہے جسکا طیلالنس نام تھا ۔ کبھی کسی شہر کی طرف مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہے جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ ۔ اور کبھی مرض کا نام اوس شخص کے نام پر ہوتا ہے جو اوسکا علاج خوب کرتا تھا اور اوسکے کردینے مین مشہور تھا جیسے قرحہ خیرونیہ ۔ کبھی مرض کا نام اوسکے جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی یا ورم جالینوس نے کہا ہے کہ امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ اونکی شناخت حس کرتی ہے یا باطنی ہوتے ہین کہ اونپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے درد معدہ اور ورد ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ اونپر آگاہی دشوار ہوتی ہے جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین یا کسی طرح ادراک اون امراض کا نہو مگر تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین ۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسرے عضو سے اپنے مرض مین ۔ یا اس جہت سے ہوتی ہے کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کی ذریعہ سے اون دونون مین اتصال ہوتا ہے جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھے کے اتصال ہوتا ہے یعنے وہ پٹھہ جو حجاب بطن تک دماغ سے اترا ہے جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم تیسری فن اول مین ہوچکا ہے یا رحم اور پستان ان دونون مین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے ۔ یا اس جہت سے کہ ایک ان دونون عضو کا عین راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہے طرف دوسرے عضو کے جیسے ابتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہے ۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہے خصوصاً جسوقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہے جیسے ابط واسطے قلب کی یا اس جہت سے کہ ایک اونمین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس مین ۔ یا اس وجہ سے کہ ایک عضو خادم ہے واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے ۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتی ہین جیسے دماغ گردے سے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہے کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتی ہین ۔ کبھی شرکت مین عود بھی ہوتا ہے یعنے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اوس دوسرے سے مثل اوسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہے جیسے دماغ اگر منازی ہو تو معدہ اس الم مین اوسکا شریک ہوتا ہے اور ضعف ہضم معدے مین پیدا ہوتا ہے تب معدے سے بخارات ردی اور غذا سے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہے اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہے ۔ اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر احکام اصل کے جاری ہوتی ہے یعنے اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہے اگر اوسکو اذیت دایمی ہے تو فرع کو بھی اذیت دایمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہے تو اوسکو بھی دوری ہوگی ۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

چہ ہیں ایک مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا مرتبہ یہ ہو کہ نہایت درجہ صحت سے کم ہو تیسرا مرتبہ یہ ہو کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ بیمار
جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان میں گذرا چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو پانچواں مرتبہ یہ ہے کہ بدن مریض اندک بیمار ہو
چھٹا مرتبہ یہ ہے کہ نہایت درجہ مرض پر ہو — جو مرض ہے یا مسلّم ہے یا غیر مسلّم — مسلّم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجہ کا کوئی مانع اور عائق
جیسا چاہئے نہو — اور غیر مسلم وہ ہے کہ اوسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اوسکے معالجہ میں تدبیر مناسب کی رخصت نہ دے جیسے درد
کہ اوسکے ساتھ نزلہ بھی ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کی ہوا ہو اوسمیں اندیشہ ہلاک کمتر ہے بہ نسبت
اوس مرض کے جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہیں ہوتا — اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
زوال امراض ہر فصل کی امیدواری اوس فصل کی ضد میں کیجاتی ہے جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف میں یا امراض
ربیع کی صحت فصل خریف میں ہوتی ہے — اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض دوسرے امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہیں اور بعد انتقال
کے وہ خود دفع ہو جاتے ہیں اور اس دوسرے مرض سے اونکی خیریت حاصل ہوتی ہے گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صرع سے
نجات دیتی ہے یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور بثور اور تشنج سبھی بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہے یا ذرب مدسی اور ذات الجنب
زلق الامعا سے — اور اسیطرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور درد رجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے — کبھی
انتقال مرض کا دوسرے مرض کیطرف اسطرح ہوتا ہے کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہے جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا فرانیطس کا لیثرغس
کیطرف — بعض امراض متعدی اور ساری ہیں جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ اور حمای وبائی اور جدری اور خصوصاً جسوقت مساکن تنگ
ہوں اور اسیطرح اگر شخص قریب اسفل ریح میں ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگجاتا ہے خصوصاً جو شخص کسیکی آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری
ضرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا دانتوں کو ایذا دیتا ہے اور جیسے سل اور برص کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہیں — بعض امراض بوراثت نسل
میں جاری ہوتے ہیں جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام — بعض امراض جنسی ہوتے ہیں کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنعت
کے باشندوں سے خاص ہوتے ہیں خواہ اونہیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہے
یا تخلخل بنیہ یعنی ڈھیلے ہونے بدن کے تعلیم دوسری میں دو جملہ ہیں جملہ پہلا اون چیزوں کے بیان میں جو اسباب
عام سے پیدا ہوتے ہیں اور اوسمیں انیس فصلیں ہیں فصل پہلی میں اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا
ہے اسباب تینوں حالات بدن انسان کے یعنے (صحت و مرض و حالت ثالثہ کے) تین قسم پر ہیں سابقہ — بادیہ — واصلہ — سابقہ اور
واصلہ میں اسباب کی شرکت ہے کہ یہ دونوں امور بدنی ہوتے ہیں یعنے خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہیں — اسباب بادیہ وہ چیزیں ہیں کہ جوہر بدن
انسان سے خارج ہوں یا وہ چیزیں آثار اجسام خارجہ کی ہوں جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت دھوپ سے بدن انسان کو گرمی
پہونچے خواہ طعام حار یا بارد بدن انسان پر وارد ہو — یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلئے کہ نفس ناطقہ سوای بدن کے ایک دوسری
چیز ہے وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بر وقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بر وقت رنج اور خوشی کے — اسباب سابقہ اور بادیہ میں
اس بات کی شرکت ہے کہ اکثر درمیان ان دونوں کے اور درمیان حالات ثلاثہ بدن انسان کے ایک واسطہ پیدا ہوتا ہے — اور اسباب بادیہ اور واصلہ
میں اسباب کی شرکت یہ ہے کہ ان دونوں میں اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہیں ہوتا — مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب بادیہ اور واصلہ
سے اس طرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہیں ہوتی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں چند اسباب ہوتے ہیں نزدیک

ورث — قرع طبعی یعنی گنجہ خلقی ۱۲

تر از اس حالت کے ہوتے ہیں جو بروقت اسباب سابقہ کے تھی — اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اسبات میں فرق رکھتے ہیں کہ اسباب
سابقہ بدنی ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اور اسباب بادیہ
میں یہ بات واجب نہیں ہے — اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر میں ہے کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور
ہوتے ہیں اور اسباب بادیہ امور خارج از بدن ہیں دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ میں یہ ہے کہ اسباب واصلہ اور تغیر حال مرض کے
درمیان میں کوئی واسطہ ہرگز نہیں ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مرض میں کبھی واسطہ بھی ہوجاتا ہے (چنانچہ بخار ہی اسکی مثال چوٹ
لگنے کی چند روز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دی گئی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونوں نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہیں — اسباب سابقہ
چند امور بدنی ہیں خلط کی وجہ سے پیدا ہوں یا مزاج خاص یا ترکیب خاص اور انکا باعث ہو کہ کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہیں اور اوس حالت
کے پیدا کرنے میں اسباب سابقہ کی تاثیر بالاستحقاق ہوتی ہے یعنے ضرور ہوتی ہے اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہیں سکتے جیسے آگ اپنے
احراق کے روکنے پر قادر نہیں ہے دوسری یہ بات ہے کہ یہ اسباب اولا اور بلا واسطہ موثر اس تغیر میں نہیں ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ
کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہے — اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہیں جو احوال اور تغیرات بدنی میں بلا واسطہ تاثیر اولی اور ایجابی یعنے
بالاختیاری کرتے ہیں — اسباب بادیہ چند امور غیر بدنی ہیں کہ خارج از بدن ہوتے ہیں مگر تغیرات بدن میں کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ
پیدا کرتے ہیں مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہے کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہیں ہوتے **مثال اسباب سابقہ کی** مرض
مزاجی میں جیسے امتلا یا وہ سبب سابق ہے تپ کے لیے — یا مرض ترکیبی جیسے نزول الماء کا امتلا و عدد چشم سبب سابق ہے — **مثال
اسباب واصلہ کی** جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہے حمی کے واسطے یا رطوبت سائلہ جو اوس کے قریب ہے سوراخ عنبیہ تک آتی ہے
سبب واصل ہے سدہ کی اور سدہ سبب عمی اور نابینائی کا ہوجاتا ہے دونوں چشم سدہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہے مثال
سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہوگئی — **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا
ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کا استعمال کرنا ہر ایک شی سبب خارجی تپ کی پیدا ہوجانے کی
ہے — ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے (یا فقط اسباب بادیہ سے) اور سکا سبب ہو کہ اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہے یعنے اپنی تاثیر میں وہ
سبب محتاج کسی اور شے کا نہیں ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات گرمی پیدا کرتی ہے یا افیون کہ بذات خود تبرید کا اثر کرتی ہے — اور
کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے میں حرارت پیدا ہوتی
ہیں یہ اثر ٹھنڈے پانی میں بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہے اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہے کہ آب سرد سے تکثیف مسامات
بدنی ہوتی ہے اور باہر کو حرارت خارج نہیں ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہوجاتی ہے — یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی
بالعرض ہے اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہے — یا سقمونیا جو حار ہے اور اسہال خلط صفرا کے برودت پیدا
کرتی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہے — ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ قوت
نہیں ہے کہ پہونچنے کے ساتھ بدن میں اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرسکے بلکہ کبھی اثر کرتے ہیں یا نہیں اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ
اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہے اور وہ شرط و شطر تین امور ہیں پہلا (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جسم پر یہ سبب موثر ہوگا
اوسمیں بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کرسکے (۳) اسی سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اوسپر وارد ہونا اور اتنی مدت تک

سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہوسکے۔ اکثر چیزیں اسباب بادیہ سے جنکی تاثیر ابدان میں نہیں ہوتی اوسکی وجہ بیشتر یہی ہے کہ ان تینون میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر میں انہیں اسباب کی کمی او بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہے او بیشتر اسوجہ سے سبب واحد چند ابدان میں مختلف امراض کو پیدا کرتا ہے یا اوقات مختلفہ میں امراض چند پیدا کرتا ہے۔ کبھی اختلاف تاثیر کی سبب کہ بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور کبھی کمی بیشی اثر کے بدن شدید الحس اور ضعیف الحس میں بمختلف طور پر ہوتی ہے۔ انہین اسباب میں بعض اسباب مخلف ہوتے ہیں اور بعض اسباب غیر مخلف ہوتے ہیں مخلف اوس سبب کو کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہوجاے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاے اور غیر مخلف وہ سبب ہو کہ اور جب وہ بدن سے جدا ہوا اوسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہوگیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جتنے اسباب ایسے ہیں کہ اونسے احوال بدنی میں تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہیں کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہیں وہ دونون قسم کے اسباب یا تو ضروری ہیں۔ کہ آدمی کو کسی طرح اونسے گریز ہو نہیں سکتا جب تک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب اونمیں سے غیر ضروری بھی ہیں ضروری اسباب کی چھہ اجناس ہیں (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہے (۲) جنس کہانے پینے کی چیزیں (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے ٹھہرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی او غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم و یقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ او احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور او کسی چیز کا پیدا ہونا او نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرتے ہیں جو اول سے ضروری ہے

فصل دوسری جملہ اولے کی فصول سے اوس ہوا کی تاثیر کے بیان میں

جو بدن سے ملی ہے اور بدن کو احاطہ کیے ہوے ہے کیونکہ ہمارے عناصر اربعہ بدنی کا ایک عنصر یہی ہے اور ہماری ارواح کیلیے بھی عنصر ہی او با وصف عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہے (۱) بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہے او اصلاح بھی کرتی ہے (۲) ہوا کا مصلح ارواح ہوا فقط اسی طرح کا نہیں ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہے بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہے جیسے کہ فاعل اپنے منفعل میں اثر کرتا ہے وہ فاعل جو تعدیل کسی شے میں پیدا کرے۔ اوپر کے فصول میں ہم بیان کرچکے کہ روح سے مراد کیا ہی وہی جوہر جو بخارات اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور ہم یہ بھی کہ چکے ہیں کہ اس فن طب میں لفظ روح سے ہم اون جوہر کو قصد نہیں کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہے کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہیں جو اونکی راے میں جوہر مجرد ہے وشتمہم یہ دفع دخل ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہے اوسکی تعدیل ہوا سے جسمانی کیا کریگی ورنہ وہ بھی جسمانی ہوجاویگی (ترجمہ) جو تعدیل ہوا کے ذریعے سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہے اوسکے تمام ہونے میں دو عمل پیدا ہوتے ہیں (۱) ترویح (۲) تنقیہ۔ ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہے کہ جسوقت روح کا مزاج گرم ہوجاوے اور یا فزاط اوس روح میں اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہوگا کبھی اور وجہ سے روح گرم ہوجاے اوس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہوا سے مذکور سے مدد پہونچتی ہے۔ اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اضافی ہے نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہوچکا ہے۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق ریہ کی وجہ سے ہوتی ہے یعنے پھیپہڑوں اور ان مسامات منافس جو جسم میں ہیں جو متصل شریانون کے ہیں ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رگون کو منہ جنبش نبض ہوا کو لیکر وہانتک پہونچاتی ہے۔ جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہے چونکہ اوسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصلی اور غریزی مزاج کے بارد ہے

حالانکہ ہماری روح کا مزاج غریزی معتدل ہے مائل بحرارت پھر جب ہماری روح مین حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اوسکی حرارت
اور گرمی سے تو ہوائے محیط بدرجہا سرد ہوگی پس جب اوس روح گرم تک ہوا بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پھیپھڑا
روح گرم کو لگتا ہی اور یہ پہونچنا ہوا استنشاق کا اور روح مین اختلاط اور آمیزش بہ گرمجوشی پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے دو فائدہ
حاصل ہوتے ہین اول یہ ہوای سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح مستحیل طرف ناریت کے نہ ہوجای کیونکہ اگر وہ روح
گرم بوجہ حرارت احتقانی کے مستحیل ناریت کیطرف ہوتی آخر کار مین روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کی عارض ہوتا کہ جو استعداد
قبول تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس وحرکت کی اس روح مین ہے وہ استعداد برطرف ہوجاتے اور اسی استعداد کے ذریعہ سے
روح سبب حیات ہے پس وہ بہی نرہتی یعنے حس وحرکت کا بہی بطلان ہوجاتا اور حیات بہی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوای
بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرطہ نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بذریعہ تحلل کے فنا کردیتی اور جب ہوای
بارد بذریعہ استنشاق کے پہونچ گئی دونون ضرر سے بہی حفاظت ہوگئی اور تعدیل بہی حاصل ہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ ہر نفسے
کہ فرو میرود ممد حیات است (۲) فائدہ تنقیہ کا تنقیہ اسطرح پر حاصل ہوتا ہی کہ جو ہوای سرد اندر کہنچکر جاتی ہے جب اولٹی سانس
لیکر ہوای اندرونی باہر نکلتی ہے اوسکے ہمراہ قوت ممیزہ اوس بخار دخانی کو بہی باہر نکالکر پہینکدیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہے
یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے مین طرف روح کی وہ نسبت ہی جیسے اور فضول بدنی مثل بول وبراز وغیرہ کو طرف بدن کے
ہے اور جس طرح اون فضول کی تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہی ویسی ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا
ہوتی ہے اور یہان سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اوسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کہنچکر روح تک
وارد ہوتی ہے یعنے جسوقت استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اوسوقت ہوتا ہی جب اولٹی سانس ہم لیتے ہین اور اندر کی ہوا کو باہر
نکالکر دور کرتے ہین اوس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کہینچ لیجاتے ہین
اوسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کے واسطے ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کہنچکر وہی ہوا اندر جاے جو سرد ہوا اور اوسکی
سردی اوسوقت تک باقی رہی درکار ہے جبتک وہ روح سے جاملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو [illegible]
گرم بہی کردیتی ہے جس طرح ہوای سرد روح کی حرارت مفرطہ کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پھر جب ہوای بیرونی دیرتک ٹہری چونکہ
اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کو کم ہے تو لامحالہ اسمین بہی حرارت مفرطہ پیدا ہوجاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح
بالکل برطرف اور زائل ہوجاتا ہے اب تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکال ڈالی جای اور بالعوض اوسکے ٹہنڈی ہوا اور پہونچائی جای اور گرم
اسیطرح تنفس لینے اور اولٹی سانس سے گرم ہوا کی نکال دینے مین تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اوس ہوا کا نکالدینا اور
جدید ہوا کا بار بار داخل کرنا دو وجہون سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہوگا لہذا اوسکے قائم مقام کوئی
اور شے چاہیے پس ہوائے جدید باہر سے جاتی ہے اور اوسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہوا نکلے گی
اوسکے ہمراہ فضول دخانی بہی جو روح مین ہوتی ہین وہ بہی نکلجائین گی یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جبتک معتدل
ہے اور صاف بہی ہے کہ اوسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جس کا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اوس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل
یہ ہے کہ ہمارے بدن مین صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہے اور جب یہی ہوا اوس اعتدال کو

متغیر ہو کر غیر معتدل اور فاسد ہو جاتی ہے ایسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہین اور جبتک خرابی ہوا کی
اوس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اوسکی بقا پر بھی معین رہتی ہے — انتہی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات
عارض ہوتے ہین (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہین
اور طبیعت کے خلاف بھی ہین — تغیرات طبعی ہوا کی تغیرات فصول اربعہ کو کہتے ہین کہ ہر ایک فصل مین ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہے

فصل تیسری

طبایع فصول کا بیان

یہ چار فصلین منجمین کے حساب سے سال بھر مین شمار کیجاتی ہین اطبا کی اصطلاح مین وہ فصلین انکی مباین ہین کیونکہ منجمین کی
اصطلاح مین ابتدا سے سال فصل ربیع سے ہوتی ہے اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کر کے
ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا پس اوسیوقت سے نئی فصل شروع ہو جاتی ہے — اور اطبا کے نزدیک
ربیع کا زمانہ وہ ہے کہ اکثر بلاد معتدلہ مین نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سی اوڑھنے کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے
ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی مین تو یہ حال ہو اور اوسکے علاوہ درختون مین پتے پیدا ہو کر پھول پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا
کے نزدیک انھین دنون تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف ثور تک پہونچ جاوے یعنی ۴۰ روز سے کچھ زیادہ یا آگے تحویل حمل
سے کچھ مقدار پہلے خواہ کچھ مقدار بعد ربیع طبعی شروع ہوتی ہے اور نصف ثور تک رہتی ہے — اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکون مین مثل پنجاب
وغیرہ جب ہوتی ہے کہ آفتاب اوس مقام کے مقابل مین آوے جہان سے ربیع شروع ہوتی ہے اور اتنے زمانہ تک رہتی ہے کہ جس زمانہ
مین آفتاب منطقة البروج کے اوس قوس کو طے کریگا جو مقابل قوس ربیع کے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فصل خریف ربیع کے جاڑا وصاف مین
ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد مین رات کو اچھی سردی اور دن کو تیز کی گرمی پڑتی ہے جیسے کنوار کے مہینے مین ایسا ہی ہوتا ہے اور برگ درختون کی
ابتدا زردی اور گرنے کی ابتدا ہوتی ہے پس فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی تیز رہتی ہے اور شتا یعنی سرما جبتک
سردی تیز رہے اوسوقت تک رہتی ہے اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی رای مین بہت کم ہے نسبت
امتداد زمانہ صیف اور شتا کے — بلکہ فصل مقابل گرمیون کے یا اوس سے زیادہ خواہ گرمیون سے کم بھی رہتی ہے جیسا کہ لکھا ہے
ہے — اب اس ہماری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع گویا وہ زمانہ ہے جسمین پیڑون کی کلیان اور بیشتر درختون کے شگوفے نکلتے
ہین اور کونپلین پھوٹتی ہین اور میوہ اونکے ظاہر ہوتا ہے اور خریف وہ زمانہ ہے جسمین درختونکے پتون کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے
اور خشکی اوراق کی ہوچکتی ہے لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہے ہے سوا ان دونون زمانہ کے اور سال بھر مین جس قدر زمانہ باقی رہا وہ
صیف اور شتا کا زمانہ ہوا — اب ہم کہتے ہین کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کر چکے اوسکا مزاج معتدل ہے اور یہ بات نہین جیسے
بعض لوگونکو گمان فاسد ہے کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہے تحقیق اور اثبات اس دعوی کا کما حقہ فن طب مین مناسب نہین
فلسفہ طبعی کے حصہ مین اوسکی تحقیق کیجاتی ہے طبیب کو اپنے مسلمات مین سے اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہے
فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پہونچتا ہے اور جو خطوط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین

رتا ہے اور اسکے پلٹ جانے مین تو ہم اسی امر کا ہوتا ہے کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی
چھوٹا ہو یا ایسا متوہم ہوتا ہے کہ جو خط شعاعی آفتاب سے جو سطح زمین پر آتا تہا بروقت انعکاس شعاع خط پر اوسی شعاع کی پلٹ
گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا یہ ہے کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس
جگہ زمین پر گرتا ہے اور اسکے مثل وہی ہے جیسی مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروط کی بنسبت ثقل کے ہے اور جسطرح
سہم اسطوانہ اور سہم مخروط کا نفوذ خاص اونکے مرکز ثقل مین ہوتا ہے اوسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ مسقط سہم شعاع مین
ادہم کر جاتا ہے اور بعض اوضاع شمسی بنسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کردیتا
ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسیوجہ سے ہے کہ تابش جرم آفتاب کی جملہ اطراف سے اوسی سہم کیطرف متوجہ ہوتی
ہے اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اوس
جگہ کی جتنی حرارت موجود ہے اور موجودہ مین سے اوتنی کم ہو بطرف سہم کے جا چکی ہے اوسی کی قوت اوس کنارہ کی شعاع مین
ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح
حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسیطرح مدار شمسی بھی گرمیون مین انتہا کا مطلع یا جو سما گرد و غبار وغیرہ سے پاک
وصاف ہو زیادہ ہوتی ہے بنسبت اونہین لوگون کے جنکی کیفیت اوپر بیان ہو چکی رہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا
ہونا خط شعاعی کا اسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہے جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت
اور شدت خنکی کی فن طبعیات مین کی گئی ہے طبیب کو اس امور کی بحث کرنی اوسکے فن سے دور کر دی گئی ہے فصل صیف
جس طرح حار ہے اوسکے ساتھ ہی یابس بھی ہے یعنے اجزاء مائیہ اوسمین بالکل نہین ہوتے ہم اسکی وجہ یہ ہے کہ اس فصل مین حرارت
کی شدت ہوتی ہے اور جوہر ہوا کا متخلخل ہو جاتا ہے اور ہوا گرم پانیون کو مشابہ طبعیت ناری سے پیدا ہو جاتی ہے لہذا رطوبت فنا
ہو کر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہے ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہے لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین
ہوتی ہے فصل شتا یعنے موسم سرما چونکہ امور ہین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہے اسی وجہ سے اوسکا مزاج بارد رطب ہے خریف کی
فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آمد سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور نظر قرب اور بعد
جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط او بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسیوجہ سے فصل خریف مین حرارت
اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال
ہو سکے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کر دیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا کہ ہوا مین کمی رطوبت کا نشان
بھی نہین پاتا او شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابل اسباب اور عمل مجففہ کا کرسکے ترطیب
پیدا کرین اور حرارت صیف کا مزاج خریف جو مائل باعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسیقدر پیدا ہوئی پس کسی شی کی تبرید یعنے اوسکے مزاج
مین برودت کا اثر پیدا کرنا اسکی اور صورت ہے اور اوسی مزاج ترطیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہے اسلیے کہ برودت کیطرف کسی مزاج
کو پہونچانا آسان ہے اور بسہولت ممکن ہے بنسبت اسکے کہ اوسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین ۔ ایضاً اگر کسی مزاج
کی تبدیل بطرف ترطیب کے بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جسطرح حرارت کے ذریعہ سے تخفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اسلیے

کہ تھوڑی سی حرارت سے یبوست فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کی پیدا
کرنے میں اقوی ہے جس وقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندک حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے
اور اوسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ یبس پیدا کرے۔ یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کرکے نقص رطوبات کے ذریعہ سے جمع
رطوبات نہیں کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا بوجہ ابقاء رطوبت شتا کے محسوس نہیں ہے جس طرح خریف میں خشکی فصل گرما کی محسوس
ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہو کر کم ہو جاتی ہے استنے زمانہ قلیل میں کہ اوتنے زمانہ میں یبوست میں خریف کی برودت خریف سے
اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہو۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہونا اور فعل تجفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت خاصہ سے کہ اوس حرارت
سے ترطیب ہو جاتی ہے اور اوسے برودت سے تجفیف نہیں ہوتی یہ فعل مشابہ نسبت میں عدم وملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کا کرنا
پڑتا ہے اور فاعل تجفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہو بلکہ فقط کسی امر وجودی کو منا کر دینا اسی سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے
ان دو فاعلوں کے افعال میں تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تجفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے اندر جو ہے بس یہی ہے کہ جوہر رطب
یا کسی رطوبت کو مفقود کر دینا اور یہ امر اوسے حرارت سے ہی پیدا ہو سکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب کو پیدا کرنے میں کسی جوہر یابس
کا مفقود کر دینا درکار نہیں ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تجفیف کے بلکہ اس بنا پر نسبت
درمیان رطوبت اور یبوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کی ہوئی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر
عدمی یعنے یبوست کو پیدا کرنے میں زیادہ وقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوگی لہذا بآسانی پیدا ہو جائیگی بخلاف رطوبت کے۔ کسی شخص
کو یہ اشتباہ عارض نہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے ہیں تو اوس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت
طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اوس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہو اور جو فصل مجفف ہو
جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسے جوہر کا کریگی جو دراصل یابس ہے پس ترطیب اور تجفیف میں تقابل عدم اور ملکہ کا نرہیگا بلکہ ہم فن کلیات میں طبعی ہوا
کی رطب خواہ یابس یا [illegible] ہونے کا کچھ ذکر نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہیں ہاں اس فن میں ہوائے رطب سے ہماری مراد
فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہیں اور لہذا مرطوب ہو گئی ہے یا ہوائے رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ
کثافت جو تکثیف سے کسی امر خارجی کے پیدا ہوئی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہو گئی ہے اور ہوائے یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ
اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنہوں نے اسکو مرطوب کر دیا تھا جدا ہو گئی اب یہ ہوا یبوست میں مشابہ جوہر ناری کے ہو گئی ہے بوجہ تخلخل کے یا مراد
یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارض کے یبوست میں ہو گیا
ہے نتیجہ ساری بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فضول رطوبات شتا کی تھوڑی سی حرارت زائل کرکے اوسمیں اعتدال بہ نسبت رطوبت اور یبوست
کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف میں تھوڑی سی برودت
بوجہ بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت تو ہوا کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تمہارا جی چاہے تجربہ سے
بھی اس دعوی کو ثابت کر سکتے ہو سرد ہوا میں مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو اوسکے بعد امتحان کرو اور دونوں کو مثلاً ایک
گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے میں نمی جلد آئی جب تجربہ کروگے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہے
اوتنی جلدی سے خشک کپڑے میں تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی سی برودت رطوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

تحفیف پیدا کر دیتی ہے۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہو جانے پر فصل ربیع کی اور نیز حرارت سے اور بھی ایک
شی ہے وہ یہ ہے کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سرما میں (خواہ اوسکو ہم فرض کر دیا جو کہ ہم سرد فرض کریں) ہو نہیں سکتا جب تک کہ ہوا اون رطوبات کو جاذب
رطوبت سے برابر امداد نہ پہونچاے اور ابتا یبوست جو محتاج ہوا کی امداد فصل کی نہیں ہے جو اجسام کیلئے ہوتے مثل فواکہ تر و تازہ کے ہوا میں
رہتے ہیں یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہے ان سب اشیا میں رطوبت کا باقی رہنا محتاج ہوا اسلئے کہ اونکا ہوا جو شدید البرد ہو انکی ترطیب
باقی نہیں رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہیں اونکی شدت برودت کو ہم قیاس اپنے بدن سے خیال کرتے ہیں اور ہوا کی برودت
اون آبادی مقامات پر جو ہمیش نگاہ ہمارے ہیں اسقدر نہیں ہے کہ وہ تحلیل سے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا جو احوال اور اوقات میں اسی سبب
محلل ہے کہ اوس میں دہوپ اور ضوء ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہے جس وقت یہ مدد ہوا کو ابر وغیرہ کیوجہ سے نہ پہونچے او تحلیل سے تر باقی رہے بہت
جلد جفاف اور خشکی ان اشیا میں بلکہ خود ہوا مذکور میں پیدا ہو جائیگی اور فصل ربیع میں تحلیل اکثر ہوتا ہے اور تبخیر بہ نسبت کم ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے
کہ تبخیر دو امر ان سے پیدا ہوتی ہے (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار میں کم ہو جو ظاہر زمین پر ہوتی ہے (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ
اور مخفی ہوتی ہے اوسکا اتنا قوی ہونا درکار ہے کہ زمین کے اوپر تک اگر ظاہر ہو جاے اور یہ دونوں سبب تبخیر کے فصل شتا میں موجود
ہوتی ہیں اسلیے باطن زمین جاڑوں میں بہت گرم ہوتا ہے اور باطن ارض کا جاڑوں میں زیادہ گرم ہونا اصول طبیعیات میں بیان
ہو چکا ہے اور حرارت جو کہ جاڑوں میں بہت ہی قلیل ہوتی ہے پس سرما میں دونوں سبب تبخیر کے موجود ہیں شدت حرارت باطنی ہو کر
زمین کی تصعید ابخرہ پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تحلیل ہو جاتی ہے خصوصاً برودت کیوجہ سے خود ہوا میں تکاثف پیدا
ہوا کو مستحیل طرف بخاریت کر دیتا ہے اور فصل ربیع میں نہ تو باطن زمین میں زیادہ حرارت ہوتی ہے اور نہ جو میں اسقدر کمی حرارت
کی اسوجہ سے تحلیل فصل ربیع میں قوی تر ہے بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع میں نہایت ہی کم ہو جاتی
ہے اور جو کچھ ہوتی ہے دفعتہً القدم ضعیف کیوجہ سے زمین کے اوپر آجاتی ہے۔ البتہ فصل ربیع میں زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت
دفعتہً ظاہر ہوتی ہے جو حرارت منجمدہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہے یا شاید اوسکی تبخیر بالنسبا ہوتی ہے اسلیے کہ اوس حرارت کو مادہ پر غلبہ
اور تسلط زیادہ ہوتا ہے اور ہمراہ اوسکے تبخیر لطیف کی زیادتی حرارت جو کی ہو کہ تحلیل کو تمام کر دیتی ہے۔ یہ آثار اور افعال اکثر پیدا ہوتی
ہیں اور جب یہ ان آثار کا تنہا انہیں اسباب مذکورہ بالا سے ہوتا ہے اور اگر اور اسباب ارضی و سماوی انکی ہمراہ ہوں تو آثار بر خلاف آثار مذکور
کے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ ربیع میں بوجہ سبق تحلیل ضعیف کے مادہ بخارات میں کثرت اسقدر ہوتی جو بجا رہا ہمارے تک ہو سکے لطیف
اسکے جسقدر فصل شتا میں کثرت ہوتی ہے انہیں اسباب کو نظر کرکے واجب ہے کہ طبائع ربیع کے یبوست اور رطوبت میں بھی مائل باعتدال
ہوں جیسے حرارت اور برودت میں معتدل ہیں لیکن بالنسبہ ہم اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہیں اور اوسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے
ہیں کہ اواخر ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بطرف رطوبت کی اتنا نہیں ہے جسقدر کہ مزاج اوائل خریف
دور ہے اور مائل بیبوست ہے۔ لیکن ان فصل خریف میں شدت اعتدال حرارت اور برودت کی بھی اگر ہم قائل نہ ہوں تو بعید از
صواب نہ ہوگا بلکہ راے صائب یہی ہے کہ خریف میں بہ نسبت حرارت اور برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہیں ہے اسلیے کہ ٹھیک دو پہر
کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیوں کو ہوتا ہے اور کنواری دھوپیں تو جیسی سخت ہوتی ہیں اونکو سب ہی خوب جانتے ہیں اور
اول و قات میں خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ ہوا اپنی خریفی میں اپنی شدت ہوتا ہے اور اسی سبب

کیونکہ اسوجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہے اور استحالہ ہوا ناریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ فصل گرما سابق گذر چکی ہے
جسکی ہوا یون ہوا کرتی تھی اور اسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکورہ کر رکھا ہے اور خریف کی راتین سرد ہوتی
ہین اسلیے کہ ہماری سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہے اور ہوائے خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہے بشدت قبول تاثیرات موثرہ
کا کرتی ہے جو موثرات اوسی ہوا پر وارد ہوں۔ اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہے حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب
ہمارے سمت الراس سے ہماری ربیع مین بھی اوسیقدر ہوتا ہے جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہے لیکن پھر بھی جو ہوا ربیع مین قبول تسخین اور
تبرید کی قابلیت اوسقدر نہین رکھتا جسقدر کہ خریف مین رکھتا ہے اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے
زیادہ مختلف نہین ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہے شب کو ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوائے
خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ رات کو اوسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہے اور ربیع کی شب سے
خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہے حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوائے خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے (جواب)
یہ ہے کہ ہوائے خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے جسطرح قبول حرارت جلد کرتی ہے اوسی طرح شب کو اثر برودت کو بھی
جلد قبول کرتی ہے اسی طرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بھی اوسمین زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے اگر پانی کو گرم کر کے اوسکی
برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اسلیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے
ایک یہ بھی بات ہے کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہے جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے
ابدان کو ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کیطرف آیا چاہتے ہین تو ابدان کو سردی کی
خوگری ہوتی ہے اور جاڑونکی سردی دیکھ چکا اوٹھا چکا برودت کی تحمل ہو جاتی ہین اب تھوڑی سی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم
ہوتی ہے بخلاف فصل خریف کے کہ اوس سے پہلے گرمی ہوتی ہے اور گرمی کی خوگر ہمارے ابدان ہو کر سردی کیطرف آتے ہین لہذا احساس
برودت کا زیادہ کرتے ہین یہ بھی ایک وجہ ہے خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی یہ ہے کہ فصل خریف متوجہ سرما کی طرف ہوتی
ہے یعنے جاڑونکی آمد آمد کی خبر دیتی ہے لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہے اور ربیع گرما کیطرف متوجہ ہوتی ہے —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہے لہذا طبیب پر واجب اور لازم
ہے کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچاسکے اور تدبیر حفظ ما تقدم کی بخوبی کر سکے
اور اوسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نہ رہے۔ کبھی کسی فصل کا ایکدن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے ہو جاتا
ہے مثلاً ایکدن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی و ارضی کے جاڑون کی سی ہو جاتی ہے اور دوسرے دن جیٹھ بیساکھ کی کیفیت پیدا
ہو جاتی ہے اور ایکدن ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر مین گرمی ہو جاتی ہے **چوتھی فصل احکام فصول
اور تغائر آثار کے بیان مین** (۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اوسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج صحیح اوس فصل
کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کی عارض ہو ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت سی
پہونچاتی ہے (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہو جاوے اوسوقت ہر مزاج کو مضر ہوتا ہے یعنے جس مزاج
کے فصل مناسب بلکیفیت تھی اوسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اوسکو بدرجہ اولیٰ مضر ہوگی اسلیے فرض

حال اونکا بہت ردی ہوتا ہے خصوصاً جسوقت مرض سل کا ہو ۔ اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج میں مواد بلغم کو متحرک کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج ۔ اور اوجاع مفاصل پیدا ہوتے ہیں ۔ ان امراض میں واقع ہونیکا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ حرکات بدنی ونفسانی بافراط صادر ہوتی ہیں اور سخنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دونون باتین الطبیعت ہوا کو معین ان امراض کی حدوث پر کرتی ہیں ۔ امراض ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہیں ہے اور تیسرا سبب جسمین زیادہ بالی ملا ہو اور اوسکی قوت سکر تو ڑ ڈالی گئی ہو او سکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے ۔ لڑکونکی مزاج سے اور جنکا مزاج اونکی مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت موافق ہوتی ہے ۔ فصل شتا یعنی جاڑونکی فصل میں ہضم بخوبی ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر حار غریزی یعنی روح اور خون جو اندر بدن کے ہوتا ہے اور تحلیل نہیں پاتا پس قوت ہضم کی جو متعلق بحرارت اندرونی ہے بڑھ جاتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل میں کم پیدا ہوتے ہیں اور اکثر آدمی غذائے حقیقی پر قناعت کرتے ہیں اور حالت امتلا میں حرکات بھی کم کرتے ہیں اور گرم کپڑے پہنا پہنتے ہیں ۔ اس فصل میں تیزی اخلاط صفراوی اور سب فصلون سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے بوجہ برودت کسی فصل کی اور چھوٹی ہوتی دن اور بڑی ہوتی راتکی اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور منفطات اور ملطفات کی استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے ۔ جاڑونکی بیماریان اکثر بلغمی ہوتی ہیں اور بلغم کی پیدائش بھی اس فصل میں زیادہ ہوتی ہے یہان تک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے اور جو ورم اس فصل میں ہوتے ہیں تمام نکات مائل بسپیدی ہوتا ہے زکامی امراض کی کثرت ہوتی ہے ۔ ابتدا ان امراض کی ہوا سے بلغمی سے ہوتی ہے اور اوسکی پیچھے ذات الریہ ۔ بحہ صوت یعنی گرفتگی آواز ۔ اوجاع حلق ہوتے ہیں ۔ اوسکے بعد خاص پہلو میں اور پشت میں درد پیدا ہوتے ہیں ۔ اور پٹھون میں آفت اور درد سر کہنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ سب امراض بجہت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہیں بڈہونکو جاڑونمین بہت اذیت ہوتی ہے اور اسیطرح جنکا مزاج مثابہ مشائخ کے ہے ۔ اور متوسطین کو لوگونکو جاڑونمین نفع پہونچتا ہے ۔ بول کو سب اس فصل میں زیادہ ہوتے ہیں ہیں گرمی کے ۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے فصل گرمی کی تحلیل ہلاک کرتی قوت اور افعال طبیعیہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل میں افراط ہوتی ہے اور خون اور بلغم کم ہوتا ہے اور صفرا بڑھ جاتا ہے آخر میں اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسلیے کہ رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ باقی رہتا ہے اس سے احتقان پیدا ہوتا ہے ۔ اور مشائخ میں یا جنکا مزاج قریب مشائخ کے ہے اوسی قسم کی قوت گرمیونمین پیدا ہوتی ہے ۔ رنگت زرد ہوجاتی ہے اسلیے کہ خون کی تحلیل ہوتی ہے جس سے سرخی کی پیدائش ہو ۔ جو بیماریان عادی گرمی کی فصل میں ہوتی ہیں بہت جلد دفع ہوجاتی ہیں اسلیے کہ قوت جسوقت قوی ہو اور ہوا کو معین تحلیل پاتی انضاج مادہ مرض کا کرکے اوسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت میں ضعف ہو حرارت ہوائی بجہت سستی اور ارخا پیدا کرنیکی ضعف کو بڑھا دیتی ہے پس قوت ساقط ہوجاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جس فصل میں صیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد دفع کرتی ہے اور صیف رطب متشابہ ہے یعنی مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اوسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام اکلہ کیطرف ہوتا ہے اور اسہال اور زلق الامعا عارض ہوتا ہے ۔ اور طبیعت نرم ہوجاتی ہے اور ان سب کا سبب کثرت اور تواتر رطوبت کا اوپر سے نیچے کیطرف خصوصاً سر کی رطوبات کا اور تناسعین ہوتا ہے ۔ امراض فصل گرما کی حمای غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہوجانا بدنکا اور اوجاع میں درد کان کا ۔ اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل میں اکثر عارض ہوتے ہیں خصوصاً جسوقت اس فصل میں ہوا کم ہو اور جمرہ اور شقور یعنی پھنسیان جو اس فصل کی مناسب ہیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں ۔ اگر صیف ربیعی ہو یعنی ہوا ربیع کی اوسمین چلے کہ حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اوسوقت تپونکا حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت یابس تپونمین کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی اچھی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب کی ان کو مناسبت یہ ہی ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخا اور توسیع مسام کرتا ہے ۔ اگر صیف جنوبی ہوا اوسمین وباؤن کی کثرت ہوتی ہے اور بیماریان مثل جدری اور حصبہ کی بکثرت ہوتی ہیں ۔ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اوسمین امراض عصر بہت عارض ہوتے ہیں ۔ امراض عصر وہ بیماریان ہیں جو سیلان وسی بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کی پیدا ہوتی ہیں جسوقت اون مواد سائلہ سے برودت ظاہری ملاقی ہو اونکو نچوڑے یہ بیماریان جیسے نوازل اور اونکے ہمراہ جو بیماریان ہوتی ہیں ۔ اگر صیف شمالی یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع پہونچاتی ہے ۔ اور صفراوی مزاجونکو

یا بعض مین آنسو کم نکلین اور حمیات حادہ غرضیکہ لاحق ہوتے ہین اور صفرہ کے احتراق سے یہ تپتان کے غلبہ سودا کا ہوتا ہے خریف مین امراض کی کثرت ہوتی ہے اسلیے کہ آدمی پہلے تو اسمین ونکو حرارت آفتاب مین جلتے رہتے ہین پھر اونکو سردی کی شب ہوتی ہے اور غرضکہ بکثرت پیدا ہوتے ہین جنکے کھانے سے اخلاط فاسد ہو جاتے ہین اور قوت گرمیون مین تحلیل ہو جاتی ہے اور اخلاط خریف مین بسبب تکوالات ردی کے فاسد ہو جاتی ہین اسلیے کہ رطوبت تحلیل گرمیون مین ہو جاتی ہے اور کثیف متحرق ہو کر باقی رہ جاتے ہین اور اگر کوئی خلط بسبب برانگیختہ کرنے طبیعت کے آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی ہے رات کی برودت اوسکو بند کردیتی ہے اور خون فصل خریف مین بہت کم ہو جاتا ہے بلکہ فصل بسبب اپنی یابس مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہے کہ وہ حار رطب ہے اسی جہت سے تولید خون پر فصل معاون نہین ہوتی اور فصل صیف مین جو کہ پہلے سے تحلیل خون کی اوسمین ہو چکی ہے وہی قلت اس فصل مین باقی رہتی ہے - اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہین کہ صیف کی حرارت سے خلط صفراوی خاکستر ہو جاتی ہے اسلیے خریف مین سودا بکثرت پیدا ہوتا ہے صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہے اور یہ یبوست پیدا کرتی ہے اور خریف اوسکا یبس کرتی ہے - ابتدا خریف کسیقدر موافق مشائخ کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر اس فصل کا اونکو شدت مضر ہوتا ہے امراض خریف کی یہ ہین جرب متقشر یعنی خارش خشک اور قوبا یعنی سعفہ اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلطہ یعنی مرکب اور حمیات ربع بسبب کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہو چکی - اور اسی سبب طحال بڑھ جاتی ہے - اور تقطیر البول بھی اسی فصل مین عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت مین مختلف ہو جاتا ہے - اور عسر البول بہ نسبت تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہے اور زلق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فصل کی تزریق اخلاط کو باطن کیطرف دفع کرتی ہے - اور عرق النساء پیدا ہوتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف مین ہوتا ہے اور ذبحہ بلغمی ربیع مین اسواسطے کہ مبدء ہر ایک کا ان دونون قسمون مین سے وہ خلط ہے جسکو ہر ایک زمانہ موجود کی فصل سے پہلے جو فصل ہے برانگیختہ کیے یعنی ذبحہ بلغمی ربیع مین اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاڑون کی فصل جو ربیع سے مقدم ہے بلغم کو برانگیختہ کردیتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف مین بسبب فعل صفرا کی فصل صیف مین ہوتا ہے - اور فصل خریف مین ایلاوس یابس کی بھی کثرت ہوتی ہے اور کبھی سکتہ بھی پیدا ہوتا ہے - اور امراض ربو اور درد پشت اور دوران بھی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ حرکت فضول کی صیف مین ہو کر خریف مین اوسکا عصر یعنے نچوڑ ہو کر بکجائی ہوتی ہے پیٹ مین کیڑے بھی خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین کہ قوت ہاضمہ ہضم اور دفع سے ضعیف ہوتی ہے - عبدہ کی بھی اس فصل مین کثرت ہوتی ہے خصوصا اگر خریف مین پیاس ہو علی الخصوص اوس صورت مین اگر فصل صیف بہت حار گذری ہو جنون بھی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہے اس سبب کہ اخلاط صفراوی مین رداءت پیدا ہوتی ہے اور خلط سوداوی مع اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوتی ہے - خریف اون بیمارون کو جنکے ریہ تر ہے بیشتر اصحاب سل کو بہت مضر ہے اور اگر سل کی ابتدا ہو اور بخوبی یہ مرض ظاہر ہو اس فصل مین اوسکا اشتباہ برطرف ہو جاتا ہے اور بخوبی اوسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہین - وقت مفرد مین جو لوگ مبتلا ہون انھین بھی فصل خریف بسبب خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے - بقایا یہ امراض صیف کی اسلیے فصل خریف مین ظاہر ہوتا ہے کہ یہ احوال خریف یہی کہ طالب مطیر ہو اور بدترین خریف وہی ہے جسمین بہت زیادہ ہو

فصل ساتوین سال کی احکام مرکبہ کے بیان مین

جس وقت شتا جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو اور اوسکے بعد فصل گرمی کی بہت سخت ہو اور پانی بہت برسے اور ربیع مین استفراغ مواد کا نہو تا انکہ صیف آجائے ایسے سال کی فصل خریف مین لڑکے بہت مرینگے اور سحج امعاء اور قروح امعاء اور غب غیر خالص جسکے زمانے مین طول ہو بکثرت پیدا ہو اگر جاڑون مین اس سال کی رطوبت زیادہ ہو جن حاملہ عورتون کی جننے کی ربیع مین امید ہو انکے سبب سے اونکے حمل کا اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر بدقت لڑکا پیدا بھی ہو تو ضعیف النحافت ہوتا ہے جو اسکے مرجاتا ہے یا سقیم الحال اور بیمار رہتا ہے - اور اکثر آدمیون کو رمد یابس اور اسہال خون اور نزول بکثرت عارض ہوتے ہین خصوصا مشائخ کو کہ اونکے بدنون اور باب نزول ہوتا ہے اکثر فورا مفاجات مرجاتے ہین اسلیے کہ مسالک روح مین ہجوم نزلات کا دفعۃ بکثرت

ہوجاتا ہی۔ پھر اگر ربیع مطیر و جنوبی ہو اور اوس سی پہلے شتاء شمالی گذر چکی ہے اس سال کی صیف مین حمیات حادہ اور رمد اور لین طبیعت اور اسہال کی
کثرت ہوتی ہے اور اکثر یہ چیزین نزلہ سے پیدا ہوتی ہین اور بلغم جو جاڑون مین اندر دماغ کی تجاویف مین جمع ہوتا ہے اوسکا دفع بسبب حرکت کی پیدا ہوتا ہے
خصوصاً اون ابدان مین جنکے مزاج مرطوب ہین مثل عورتون کے اور عفونت کی بھی اسی فصل مین کثرت ہوتی ہے اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتی ہین اگر اس
سال کی صیف مین بوقت طلوع شعری یمانیہ جو تموز کے بیس دن گذرنے کے بعد مطابق ماہ بہادون کے ہندی مین ہوتا ہے پانی برسے اور
ہوائے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہو سکتی ہے اور مادہ امراض کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔ سب سے زیادہ تر یہ فصل واسطے نسوان اور صبیان کے سخت ہے اون
سے جاتا ہی ربع سوداوی مین مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اخلاط مین احتراق پیدا ہوتا ہے اور خاکستر ہو جاتی ہین اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ربع کے پیدا ہوتا ہے
اور وجع طحال ضعیف دیگر بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ مشائخ مین اسہال کا ضرر کم ہوتا ہی اور جس بدن مین تدبیر کا خوف ہو یعنی جنکو تدبیر بد [illegible]
وہ بھی کم متاذی ہوتے ہین۔ اگر صیف یابس شمالی کی خریف مطیر جنوبی وارد ہو اس سال کے جاڑون مین درد سر اور سرسام پیدا ہونگی زیادہ ہوگی اور
کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام اکثر عارض ہوگا۔ جسوقت صیف یابس جنوبی پھر خریف مطیر شمالی وارد ہو جاڑون
مین درد سر اور سرسام کے بعد نزلہ اور کھانسی اور گرفتگی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی پھر خریف شمالی وارد ہو امراض عسر اور جنون یعنی دیوانگی مادہ کی
کثرت ہوگی اور ان دونون بیماریون کی شناخت اوپر بیان ہو چکی۔ اگر صیف اور خریف دونون جنوبی اور دونون مین رطوبت کی کثرت ہو اور جب جاڑے کی
فصل آئیگی تو اس سال وہی امراض عسر جو اوپر بیان ہوئے عارض ہونگے۔ اور یہی کچھ دور نہین ہے کہ احتقان بخارات اور اژدحام اور کثرت مواد کی اور منفس کا
منسدود ہونا امراض عفونت کیطرف پہونچاوے۔ اور شتا اس بات کا محتاج نہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیر متعفن پہلے ہی سے موجود ہین اونکو باقی
ہے۔ اور اگر صیف اور خریف دونون یابس شمالی ہون تو مخصوص رطوبت کی تکاسلت کرتا ہے اور [illegible] منتفع ہونگی سوائے انکے [illegible] اور نزلہ
مزمنہ اور حمیات حادہ اور [illegible] عارض ہونگی۔ جاڑون مین جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے تو تقطیر البول پیدا ہوگا اور گرمیون مین جب شدت
حرارت اور یبوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہون یا غیر قتال منفجر ہون یا [illegible] ہون خواہ دونون داخل بدن ہون یا خارج اور عسر البول بھی پیدا ہوتا ہے
اور [illegible] جاری اور منفجر پیدا ہونگے مگر [illegible] کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور [illegible] اور [illegible] بھی پیدا ہونگے
شتاء خشک کی اگر ربیع بھی خشک ہو وہ مناسب [illegible] اور [illegible] کر دیتی ہے [illegible] جانور [illegible]
چل پہول کہانیوالے آدمیون کی مزاج مین بھی فساد آجاتا ہے۔ فصل آٹھوین تاثیر تغیرات ہوا [illegible] ہین اور [illegible]
[illegible] ضرور ہے کہ اسوقت ہم تمام اون کمال تغیرات غیر طبعی ہوا کے جو مخالف [illegible] نہین ہین [illegible]
[illegible] کے پیدا ہوتی ہین بیان کرین اگرچہ اکثر امور کی طرف ذکر فصول مین بھی اشارہ کر دیا ہے۔ جو تغیرات تابع امور ساوی کی ہین اونمین سی ایک قسم
تغیر یہی ہے کہ بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہو اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بہت ستارے [illegible] مکان واحد مین آفتاب کے ساتھ جمع ہو جاتے ہین
اسوجہ سے گرمی بافراط اون بلاد مین پیدا ہوتی ہے جو اوس مقام اجتماع سے مناسبت رکھتے ہون یا قریب مناسبت ہون اور کبھی اکثر بلاد کی [illegible]
[illegible] ستارے بہت دور ہو جاتے ہین اسکی وجہ سی حرارت مین کمی ہو جاتی ہے مگر تاثیر مسامتت کی گرمی پیدا کرنے مین ایسی قوی نہین ہے جیسے شمس
مسامتت یا مقاربت کی وقت مین ہوتی ہے زمین کے [illegible] جو باعث تغیرات ہوا ہین اونمین سی ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استوا سے
اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑون کی وجہ سی خواہ بجہت دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک سبب اختلاف ہواؤن کا یہی ہے
اور مٹی کے اقسام بھی سبب اختلاف ہوا کے ہوتے ہین جو بلد کہ قریب دائرہ سرطان کے شمال مین واقع ہے یا قریب مدار راس جدی کی جنوب مین ہے

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہوا کے آنے کو بلندی سے منع کرے خواہ ہوا کے چلنے کی اعانت کرے **مثال پہلے طریقہ کی** یہ ہے کہ کسی شہر کے اوتر طرف ہو اور وہ شہر
خط استوا کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو یا مثل کی سکے تو آفتاب اپنی دورہ مین اوسپر چمکے گا گرمی کا انعکاس شہر کی طرف کرے گا پس وہ شہر گرم ہو جاویگا
اگر یہ شمالی ہوا سیطرح اگر پہاڑ شہر سے پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب کھلی ہو جب بھی انعکاس شعاع کا بلند ہوگا - اور اگر پہاڑ پورب کی طرف ہو تو اسقدر گرمی
پیدا نہ ہوگی اسلیے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور بعد زوال کے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف بڑھتا جاتا ہے اور
اس پہاڑ سے دور ہوتا جاتا ہے پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوتی جاتی ہے - اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہین ہوتی بلکہ اوسطرف ہر وقت صبح
سے لیکر جبتک آفتاب اس پہاڑ کے آڑ مین نہ آئے قریب ہوتا جاتا ہے **مثال دوسرے طریقہ کی** ہوا کو پہاڑ اسطرح منع کرتا ہے کہ شہر کے
اوتر طرف واقع ہو اور باد شمال جو تبرید کرتی ہے اوسکا سد راہ ہو اور بکثرت اوسمین باد جنوبی تسخین پیدا کرتی ہے چلے - یا وہ شہر اسطرح پر واقع ہو کہ بیچ
مین دو پہاڑون کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اوس جگہ پر ہوا بہ نسبت زور سے چلنے کی کیفیت اوس شہر کے جو صحرا مین واقع ہو اسلیے کہ
ہوا کی شان سے یہ بات ہے کہ جب تنگ راہ پاتی ہے برابر اوسطرف کھینچتی ہے اور سکون و آرام نہین ہوتا اسیطرح پانی وغیرہ بہنے والی چیزون کا بھی حال ہے
اور علت اسکی طبیعیات مین بیان کی جاتی ہے - نہایت معتدل شہر پہاڑون کے لحاظ سے باعتبار چھپنے اور کھلنے کے وہی شہر ہے جسکا پورب اور اوتر کھلا ہو
اور پچھم اور دکن بند ہو - دریاؤن کی کیفیت یہ ہے کہ جو شہر قریب دریا کے واقع ہین اونمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے پھر اگر دریا اوتر کی طرف واقع ہو رطوبت کے ساتھ
برودت بھی پیدا ہوگی اسلیے کہ ریح شمال پانی پر چلکر اور اوسکی برودت حاصل کرکے اس شہر تک پہونچیگی - اور اگر دریا دکن طرف ہو ہواے جنوبی زیادہ تر
غلیظ ہوتی ہے خصوصا اگر ہوا کو کوئی منفذ نہ ملے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اوسپر ٹھہر کر شہر تک پہونچے - اور اگر دریا پورب طرف ہو اوسکی ترطیب بواسطے جلا کی بہت زیادہ
ہوگی بہ نسبت اسکے کہ پچھم طرف واقع ہو اسواسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ ٹھہرے گی اور تحلیل مین بھی زیادتی پیدا ہوگی اور قرب
بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت مین ہوگا اور مغرب کی جانب مین ایسا نہوگا حاصل یہ ہے کہ قرب دریا کا ترطیب ہوا مین زیادہ پیدا کرتا ہے پھر اگر ہوا بکثرت چلی اور
زمین پر چلنا اوسکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رکے نہیں تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہوا دریا کی روانگی پر قادر نہو اور رک رک کر چلے تو خود ہوا بھی مستعد
عفونت پر ہوگی اور اخلاط مین بھی عفونت پیدا کریگی - ایسی ہوا جو مستعد بعفونت نہو باد شمال ہے اور اسکے بعد پروا اور اسکے بعد پچھوا اور بہت مضر ہواؤن مین ہواے
جنوبی ہے - جو تغیرات ہوا مین بلحاظ نفس ہوا کے ہوتے ہین دو طرح پر ہوتے ہین اور اونکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہین - ایک بیان بطور کلی - اور دوسرا
بیان بطور جزئی اور مخصوص ہر واسطے ہر بلد کے - یہ بات علی العموم ہے کہ ہواے جنوبی اکثر بلاد مین گرم اور تر ہوتی ہے حرارت تو اسوجہ سے کہ جسطرف گرمی زیادہ
ہے اور آفتاب نزدیک ہے اودہر سے آتی ہے - اور رطوبت کی یہ وجہ ہے کہ دریا اطراف جنوب کی ہم لوگون سے جو ساکنان اقلیم چہارم کے ہین واقع ہین اور باوجودیکہ
ہوا جنوبی ہے حرارت آفتاب کا فعل اوسمین قوی ہوتا ہے اور بخارات زیادہ اوٹھکر ہواؤن سے ملتے ہین اسی جہت سے اوسمین ارخا اور سستی بدن کی زیادہ
پیدا ہوتی ہے شمالی ہوا سرد ہے اسلیے کہ پہاڑون پر اور سرد مقامات جنمین برف کثرت سے ہے ہوکر گذرکر ہم تک پہونچتی ہے اور یابس بھی ہے کہ اوسکے ہمراہ بخارات
کثیر نہین ہوتے اسلیے کہ تحلیل جانب شمال مین کم ہے اور نہ جیسا ہوا دریا کے جاری پانی پر گذر کرتی ہے جو اوسمین رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اسکا مرور
ہوتا ہے یا میدانون پر ہوکر گذرتی ہے - پروا ہوا برودت اور رطوبت مین معتدل ہے مگر خشکی مین بہ نسبت پچھوا کے زیادہ ہے اسلیے کہ شمال مین شرق کے
دریا بہ نسبت شمال مغرب کے کم ہین اور ہم شمالی ضرور ہین **صحیح سمجھتا ہے** یہ خاصیت پروا ہوا کی بہ نسبت اون بلاد کے ہے جہان کا شیخ الرئیس
متوطن ہے ہمارے بلاد مین جسکا عرض بلد ستائیس اور طول [illegible] ہے پروا ہوا مرطوب ہے اور اسکی یہ وجہ ہے کہ پہاڑون کا ٹھنڈا اور اوج مرتفع کا اثنا [illegible]
اور یہ بھی کہ عرض بلد طولی زیادہ ہوتے ہین علاوہ پچھوا ہوا مین رطوبت ہے مگر کم اسلیے کہ وہ دریاؤن پر سے گذرکر ہم تک پہونچتی ہے اور اس مین بہت سے

کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی آپسمین ضد رکھتی ہو یا یہ وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہین کرتا ہے جیسے پروا ہوا کی کرتا ہو خصوصاً اکثر ابتداے نہار مین
یہ ہوا چلتی ہے اور پچھوا اکثر آخر روز مین چلتی ہو اسیواسطے اکثر پچھوا ہوا مین گرمی کم ہوتی ہے بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف برودت کے ہوتی ہے اور پروا
بہت گرم ہوتی ہو اگرچہ پروا اور پچھوا دونون بقیاس باد شمال او جنوب کے معتدل ہین کبھی ان احکام مین بسبب اختلاف بلاد کے فرق ہوجاتا ہے کہ اسباب اور
قسم کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بعض بلاد مین ایسا فرق ہوتا ہے کہ ہواے جنوبی سرد ہوجاتی ہے بسبب قریب ہونے برف کے پہاڑون کے کہ اوپر سے ہوائین گذر کر
مائل بہ برودت ہوجاتی ہین اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہوجاتی ہے اسلیے کہ خشک میدانون مین اوسکا گذر ہوتا ہے اور یہی وہ ہوا ہے
گرم ہے جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا از قسم ارض دخانات کے ہے جو جو مین علامات پائی اور رطوبت آگ سے پیدا ہو تو مین مشابہ آگ کے اسلیے کہ وہ دخانات آگ
ثقیل اور گران ہین پہلے اونچا مین اوٹھی ہو گئہ پہلے ادھر ادھر کیطرف پیدا ہوتی ہے اور جز لطیف اوس مین جدا ہو جاتا ہے اور ثقیل نیچے اوتر آتا ہے کہ اوسمین بسبب التہاب اور
ناریت باقی رہتی ہے مخفی ہوامین ذری ہین نہایت تجویز علماے فلاسفہ کے اونکی ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہے اگرچہ اونکے مواد کا مبدا نیچے سے ہے مگر مبدا اونکے حرکات
اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کیجانب ہے اور یہ حکم یا تو عام اور کلی ہو یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبیعی کے ذمہ ہے تحقیق مین اس مسئلہ کے ہم ایک فصل
جداگانہ لکھینگے جسوقت بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے۔ اختلاف بلاد کا بسبب مٹی کے کئی طرح پر ہوتا ہے اور اقسام اوسکے مختلف ہین بعض قسم وہ ہے جسے طین الحر
کہتے ہین یہ وہ مٹی ہے جو آمیزش ریگ و شورہ وغیرہ سے پاک ہو جیسے ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک وہ قسم ہے جو مشابہ پتھر کے ہوتی ہے اور اوس مین
حجریت غالب ہوتی ہے۔ اور ایک قسم ایسی ہے کہ اوسمین ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے پھر اوسکی دو قسمین ہین ایک قسم تری سے فیضی
زیاب ناک اور دوسری شورہ ناک اور بعض قسم ایسی ہے کہ اوسپر قوت معدنی غالب ہوتی ہے مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب و ہوا مین تغیر پیدا کرتی ہے

فصل نوین

بیان مین تاثیر اور تغیرات ہوا کے جو ردی ہین اور خلاف مجری طبیعی کے ہین جو تغیرات خارج طبیعت سے ہین یا بوجہ بدلنے
جوہر ہوا کے ہوتی ہین یا بجہت تغیر ہونے کیفیت ہوا کے۔ جوہر ہوا کا تغیر یہ ہے کہ اوسمین ردائت پیدا ہو اور یہ ردائت اس حد تک نہو کہ اوسکی کوئی کیفیت مین کمی
بیشی ہو بلکہ یہ ہو کہ جوہر باقی رہے کہ اسمین عفونت آجاتی ہے جیسے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہے جو کسی گڑھے مین بھرا ہو اور اوسکا مزہ اور رنگ بدل جائے ہماری مراد
ہوا سے ہواے بسیط محض نہین ہے اسلیے کہ وہ ہوا گرد ہمارے بدن کے نہین ہے اور اگر ہواے بسیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کو وہ مخالف ہے ہر واحد بسیط اجرا سے
عفونت کو قبول نہین کرتا بلکہ یا اوسکی کسی کیفیت مین استحالہ ہوجاتا ہے یا اوسکا جوہر مستحیل ہو کر کسی دوسرے بسیط کیطرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہے
کہ جسکا جسم تحقیق مین بھرا ہوا اور پراگندہ ہے اور اوسمین ہواے حقیقی اور اجزاے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہین اور اجزاے ارضی جو دخان ہین ملکر موجود کرتے ہین
اور غبار اور اجزاے ناری سب ملے ہوے ہین۔ پھر اس جسم مرکب کا جسم ہوا نام رکھتے ہین اوسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے آب دریا اور نالون کے پانی کو ہم پانی کہتے
ہین اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہین ہے بلکہ مرکب ہے ہوا اور ارض اور ناریت سے مگر جز غالب اوسمین پانی ہے۔ یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہوجاتی ہے اور اوسکے
جوہر مین ردائت آجاتی ہے جیسے نالے اور گڑھون کے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور اوسکا جوہر بھی ردی ہوجاتا ہے۔ اکثر عارض ہونا وبا اور عفونت ہوا کا آخر
مین گرمی اور آخر خریف کو ہوتا ہے۔ جو بیماریان وبا سے پیدا ہوتی ہین اونکا ذکر ہم اور کسی مقام پر کرینگے یعنی آخر کتاب چہارم مین اور جو [illegible] اگرچہ بیان جو اس
ہوا کی کیفیات سے متعلق ہو وہ یہ ہے کہ حرارت اور برودت مین اوس کیفیت تک پہونچے کہ جسکا تحمل نہو سکے تا اونکہ نباتات اور تولد اور تناسل مین فساد
عارض ہو اور یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف غیر جنس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہوجاوے اور یہ فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہوجانا ہوا کا
گرمیون مین کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے جو موسم ہوا مین اسوقت تغیر ہو بہت سی بیماریان بدنی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہوا جسوقت متعفن ہوتی
اخلاط مین تعفن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط کے تعفن سے جو خلاء قلب مین محصور ہے یعنی خون وہ بھی متعفن ہوجاتی ہے اسلیے کہ تعفن ہوا کا سبب جانا گیا

ہوں مختلف ہوتی ہیں — اور یہ بھی بیان ہوچکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب وہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہے کہ اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اُس میں قوت معدنی ہو ان سبکی تاثیر بدن
انسان میں جدا جدا ہے — اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختوں کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبرستان کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزیں متعفن سڑی
ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج میں شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے — اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ مزاج ہواؤں کے بہ نسبت عرض بلد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور
دریاؤں کے ہوا اور خاص شمال اور دکھن ہواؤں کی جو اوس بلد میں چلتی ہیں کیونکر دریافت کیا جاتا ہے — الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہوجاوے بوقت غروب آفتاب اور گرم ہوجاوے
بوقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہوا ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف ہے — کثیر سب ہواؤں میں بدتر وہ ہوا ہے جو دل میں تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے —
اب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہیں جس شہر میں گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے — اور بال پیچدار اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہوجاتے ہیں —
ہضم میں ضعف ہوتا ہے — اگر اس ہوا میں تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہوں پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ کہ تیس برس کی عمر میں بڈھے
ہوجاتے ہیں دل میں اونکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے — اور گرم بلاد کے لوگوں کے بدن نرم ہوجاتے ہیں — مساکن سرد کے لوگ
قوی اور شجاع ہوتے ہیں ہضم اونکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا — پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو جسیم ہوتے ہیں — اور رگیں گوشت میں بند ہوتی ہیں
— مفاصل اپنی جگہ پر نہیں ٹھہرتے — اور فربہ اندام اور نازک بدن ہوتے ہیں — مرطوب مقامات کے لوگ سخت اونکا اچھا اور جلد اونکی نرم استرخا اونکے اعضا میں ریاضت کرنے سے
جلد آجاتا ہے — فصل صیف اونکی بہت گرم نہیں ہوتی اور زمستان میں اونکے برودت غالب ہوتی ہے کہ جس میں رطوبت ہو اونکے بدن منفعل ہوتے ہیں اور سکو بچوڑ ڈالتے ہیں —
حمیات مزمنہ اور اسہال اونکا خارج نہیں اور کبد اور سپرز کا اونمیں بکثرت ہوتا ہے — قروح اور سکتہ اور قولنج اور فالج اور صرع کی انمیں کثرت ہوتی ہے — بلاد یابسہ کہ آدمیوں کو
یبوست عارض ہوتی ہے کہ اونکے مزاج میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور انکی جلد میں کھراین عارض ہوکر جلد پھٹ جاتی ہے — اور یبوست اونکی دماغ تک پہنچ جاتی ہے —
صیف کی فصل انمیں بہت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سردی کی زیادتی ہوتی ہے — بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ اور مسن عمر میں بڑی
ہوتی ہیں — پست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ بہت حرارت سے اندوہناک رہتے ہیں اور پانی سرد انکو نہیں ملتا خصوصاً اگر پانی اونکے شہر میں بستہ ہو یا پتھروں میں جاری
ہو خواہ زمین شورہ زار میں — علاوہ یہ ہے کہ ایسے بلاد کی پانی بسبب ہوا کی بھی ردی ہوجاتی ہیں — جو بلاد زمین سنگلاخ میں آباد ہوں اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہوں
کہ پہاڑ یا درخت وغیرہ سے انکی ہوا نہ رکے تو جاڑے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سرد ہوجاتی ہے اور اونکے بدن سخت ہوتے ہیں اور بدن پر توانا اور بال
بہت اور مفاصل قوی اور یبوست اور بیداری اونپر غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور خودی یکتائی کا دماغ میں بھرا ہوا لڑائیوں میں آزمودہ کار صناعات میں
ذکی الطبع اور تیز — برف کی پہاڑوں کی آبادی ہوا انکی لوگوں کا حکم مثل اور بلاد بارده کے ہے اور اونکے بلاد میں ہوا بہت چلتی ہے جبتک برف نہیں پگھلتی ہے ہوا پاکیزہ
ہوتی ہے اور بعد پگھلنے کے اگر پہاڑ ایسی جانب میں ہوں کہ شہر میں ہوا آنے کو روکیں گرم ہوکر پلیٹ جاتی ہے — دریائی بلاد کا یہ حال ہے کہ وہاں کی حرارت اور برودت
معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت اون بلاد کی انفعال میں عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت میں نافذ ہونے والی ہے اسکے نفوذ کو قبول نہیں
کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد میں غالب ہوتی ہے — اگر یہ بلاد شمالی ہوں قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل کرے گا — اور اگر جنوبی ہوں اور
ہوا وہاں کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اسوقت قرب دریا اور نشیب زمین کا اونکے اعتدال کو مضر ہے بلکہ ان دونوں کی ضد میں اعتدال حاصل ہوتا ہے
یعنی ارتفاع مکان اور بعد دریا اون بلاد کا اعتدال قائم کریگا — شمالی بلاد احکام اور فصول میں اون بلاد بارده کے مثل ہیں جنمیں امراض عصب اور احتقان (?)
سیلانات بکثرت ہوتی ہیں اور اخلاط ان بلاد میں بکثرت باطن میں جمع ہوتے ہیں — مقتضا ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی
ہے اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا بدن میں زیادہ ہوتی ہے اور تحلیل کم ہوتا ہے پس رگیں پھٹ جاتی ہیں — صرع ان بلاد میں بہت (?)
نہیں ہوتی اسلیے کہ اندرون جسم میں صحت ہوتی ہے اور حرارت غریزی کی باطن میں کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسیکو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی

اسلیے کہ یہان سبب قوی کے عارض ہوگی اور سوء مزاج انکو پہنچنے کے بہت جلد اچھے ہو جاتے ہین اسلیے کہ انہین قوت ہوتی ہے اور خون انکے بدن مین صالح ہوتا ہے اور
خارج سے کوئی سبب ایسا نہین ہوتا کہ اونکے مزاج مین ارخا اور نرمی پیدا کرے — چونکہ حرارت اونکے قلب مین زیادہ ہوتی ہے اخلاق سبعی یعنی مثل درندون کے
رکھتے ہین انکی عورتین خاص حیض سے بخوبی پاک نہین ہوتین اسلیے کہ حیض کے خون کی روانی اونکے بدن مین پوری نہین ہوتی کہ مسامات مین تنگی ہوتا ہے
اور جو چیز جیون کو روان کرے اور مسامات مین ارخا پیدا کرے وہ اونکے بدن مین نہین پیدا ہوتی اسیواسطے وہ عورتین بنابر قول اطبا کے عاقر یعنی بانجھ ہوتی
ہین اسلیے کہ اونکے رحم حیض سے پاک اور صاف نہین ہوتے — یہ حالات عورتون کے ہمارے مشاہدے اور تجربہ کے بلاد بزرگ مین مخالف معلوم ہوتے ہین
سکہ مین یہ کہتا ہون کہ ان عورتون کی شدت حرارت غریزی قایم مقام ہوتی ہے اوس نقصان کے جو اونکے بدن مین فقدان اسباب خارجی سرخی اور
سیلان پیدا کرنے والی سے پیدا ہوتا ہے یعنی جو کام سیلان اور ارخا کا اسباب خارجی سے پیدا ہونا چاہیے وہ انکی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے — اطبا یہ بھی
کہتے ہین کہ ان عورتون کو اسقاط کم عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے اقوی المزاج ہوتے ہین — ولادت انکے
لڑکون کی بدشواری ہوتی ہے اسواسطے کہ اعضاے ولادت انکی لیف اور عروق وغیرہ سے سخت ہوتے ہین اور راہین بند ہوتی ہین اکثر اگر اسقاط
کرتی ہین سبب اوسکا برودت ہوتی ہے — دودھ انکے کم پیدا ہوتا ہے اور جو ہوتا ہے غلیظ ہوتا ہے اسلیے کہ برودت کا غلبہ نفوذ و سیلان کو منع کرتا ہے — کبھی
ایسے بلاد مین خصوصاً ضعیف القوی کو سل عورتون کے کرنا اور سل عارض ہوتی ہے — بالتخصیص سوہ تہت منفرحل کرتی ہین اونکو سل اور اکثر بسبب شدت کے حجر
یعنی پتھری کے عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اعضاء ولادت کے سبب ہی جو رگین اطراف صدر مین ہین پھٹ جاتی ہین اسیطرح اجزا عصب اور ابایف کی بھی پھٹ جاتی ہین
عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہے — اور عصب ابایف کے پھٹنے سے کزاز ہوتا ہے — مراق بطون انکا منہ زنی انشانہ کے ہوتا ہے بوقت شدت عسر ادرار کے
لڑکون کو فتق یا کی عارض ہوتا ہے اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہو جاتا ہے — لڑکیون کو بالعراض اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہے جب سن زیادہ ہوتا ہے
خود بخود دور ہو جاتی ہین — آشوب چشم ان لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو نہایت شدید ہوتا ہے — بلاد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور معمول جاتا
کے احکام ہین — پانی ان بلاد کے اکثر شور اور کبریتی ہوتے ہین — سر ان مین ان لوگون کے مواد طبعی بھرے ہوتے ہین اسلیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہے — روانی بلغم
انکو بکثرت عارض ہوتی ہے اسلیے کہ انکے سرون سے ہمیشہ رطوبت معدہ پر گرا کرتی ہے — اعضا اونکے ڈھیلے اور ضعیف ہوتے ہین — معاش مین انکے گرانی خواہش
طعام اور شراب کی ضعیف اور شراب کا خمار شیشہ وغیرہ سے کم زیادہ ہوتا ہے — قرحہ انکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور سل پیدا ہوتا ہے عورتون کا
حیض بکثرت جاری رہتا ہے اور بدشواری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر استحاضہ ہو جاتا ہے اسلیے کہ بیماری انہین کثرت سے ہوتی ہے اور کوئی سبب اسقاط کا
نہین ہے — مردون کو اسہال خونی اور ہیضہ اور رعاف مطلب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہے عارض ہوتے ہین — کہول کا یہ حال ہے کہ جبکہ سن پچاس برس
بڑھ جاتا ہے فالج بسبب کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہے — اور عام لوگون کو بسبب امتلا سر کے ربو اور صرع اور تمدد عارض رہتا ہے حمیات
اتشی پیدا ہوتے ہین جنمین حرارت اور برودت جمع ہوتی ہے — حمیات انکے طویل ورشتوی اور لیلی ہوتے ہین — حمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہین اسلیے
کہ اسہال انہین بکثرت ہوتا ہے اور طبیعت اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہے — مشرقی بلاد مین جو ایسے شہر ہین جنکے پورب کیجانب کھلی ہوتی اور اوسی کھلی
ہوئی جانب کے سامنے آباد ہین صبح اور ہوا اون کی جید اور آفتاب اول انہین اوسپر طلوع کرتا ہے اور وہان کی ہوا کو صاف کرتا ہے اور جب اوس جانب
سے نکل آتا ہے ہوا صاف ہو جاتی ہے — ہوائین ایسے شہرون مین لطیف چلتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین اور آفتاب جو دیکھی اونکے پیچھے اپنی حرکت
حرکت سے متحرک ہوتا ہے اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہے — بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوتی ہے اور پورب کی جانب بند ہے اونکے
سامنے آفتاب بہت دیر تک نہین آتا اور دیر آفتاب کا سامنا ہوا کہ اونسے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہے اسیوجہ سے وہان کی ہوا مین لطافت

نہیں پیدا ہوتی اور نہ اون بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ فوراً تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہے۔ اگر ایسے شہرون مین آفتاب کیطرف سے ہوا آئے تو یہ ہوا سمت مغربی سے آتی
سے اور بات کو رقت آتی ہے اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج او غلیظ حرارت مین معتدل کے ہوتے ہین۔ اگر ہوا مین ان بلاد کے
کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کے مشابہ سے کے ہوتی مگر یہ ہوا صحت مین بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہے۔ بڑا التفات کرنا اون شخص کے قول کیطرف
جسنے یقینا یہ بات تجویز کی ہے کہ قوت ان بلاد کی مثل قوت ربیع کے علی الاطلاق ہے چند وجہ نہین بلکہ یہ بلاد یقیناً اس جانب کے شہرون کے مثل ایک قسم خریف
ایک قسم کی برائی ان شہرون مین یہ ہے کہ آفتاب جب انکے سامنے آتا ہے اور وقت بہت گرم ہوتا ہے اور بعض اقلیم بسبب بلندی کے آمادہ ہوتا ہے اور وقت بعد
برودت شب کے اثر طلوع کرتا ہے۔ اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج مرطوب ہے آوازین انکی میٹھی ہوتی ہین خصوصاً فصل خریف مین بسبب نرمی کے اختیار مساکن کی اور
اوسکے تہیہ اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اوسکو لائق ہے کہ پہلے وہان کی مٹی کی قسم پہچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت
کرے۔ اور اسکا بھی امتحان کرے کہ اوسکی جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہے۔ اور پانی اور اوسکی خاصیت اصلی اور اوسکا گذر اور کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم
کرے اور یہ بھی سمجھے کہ موضع انکشاف پاتا ہے یا نہین۔ اور وہان پانی تک پہنچنا ہے یا سطح زمین سے دور ہے۔ اور اس مقام کی ہواون کو جانے کہ صحیح ہین یا اور
برودت ہوا مین ہے یا نہین۔ اور اوسکے گرد دریا اور پہاڑ اور معادن کیسے ہین۔ اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہین قوت
بدنی اور اشتہاء طعام اور جودت ہضم کیسی ہے اور کونسی غذا انکی خورش ہے۔ مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ گلی کوچہ ہوادار ہین یا نہین۔ بعد
اوسکے یہ بھی مناسب ہے کہ روزن اور دروازے پیسب یا مشرق کیطرف مقرر کرین۔ اور مکانونکی ایسی بنا ہو کہ پروا ہوا بخوبی آسکے اور دھوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح
اسی بات سے ہوتی ہے۔ اور قریب چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور جاری ہون اور پانی اوسکا لذیذ ہو اور عمیق ہون اور صاف و پاکیزہ ہو اور جاڑون مین سرد ہو جاے اور
گرمیون مین گرم رہے برخلاف اون چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے۔ اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کرچکے اور شہرون کے
باشندگان کے حالات کو کہ جسکے مناسب ہو کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین اونکو بھی ہم بیان کرین **فصل بارہوین موجبات حرکت
وسکون کے بیان مین** حرکت کا فعل انسان کے بدن مین بسبب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جسقدر حرکت کی ساتھ سکون
مختلط ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور یہ بات نزدیک حکما کے ایک قسم سبب کی جانا گیا ہے۔ اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو ہوا جسم مین کم یا زیادہ ہوتے
ہین اونمین حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے۔ حرکت شدید اور کثیر اور تحلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی خدمت کرتی ہے مگر جو حرکت شدید
کثیر ہو اور اوسمین اور اوس حرکت مین جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدید سخونت بدن مین زیادہ پیدا
کرتی ہے اور تحلیل اگر اوسمین ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے۔ اور کثیر تحلیل بنرمی کرتی ہے مگر بنسبت تسخین کے تحلیل زیادہ کرتی ہے جسوقت افراط ان دونون
قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مین تحلیل ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر بروقت کثرت یا
غلبہ مادہ کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل مین نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جسے حرکت شدید ہو مگر
بروقت وہونے کے کہ اوسمین برودت اور رطوبت حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لوہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہین اس سے نہایت
گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔ سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان رطوبات کا
اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون رطوبت کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلیل فضول کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہے **فصل تیرھوین
موجبات خواب وبیداری کے بیان مین** خواب مشابہ سکون کے ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونون کو بعد اس مشابہت کے
پیدا ہوتا ہے خاص ہین جنکی تفسیر کرنی ضرور ہے۔ خواب قوت طبعی کو تقویت دیتی ہے۔ اس واسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے مختفی

ہوجاتی ہے اور قواے نفسانی کو ڈھیلا کردیتی ہے اسی سبب سے مسالک روح نفسانی کی ترطیب کرتی ہے اور ان مسالک میں ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے — جوہر
روح کو بہت منع کرنے تحلیل کے کدورت ناک کرتی ہے مگر جمیع اجسام کی مانند گیلی زائل کردیتی ہے اور جو اخلاط بافراط متفرق ہیں اونکو منع کرتی ہے
اسلیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو اون اخلاط کے جو مستعد سیلان ہوں زیادہ کرتی ہو — مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہوں اونکے نکالنے پر نوم دفعتہ
اعانت کرتی ہے اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کردیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن میں کرکے جو چیز قریب بجلد ہوتی ہے اوسکو دفع کردیتی ہے اس طرح کہ
اوسکے دفع کے مانع کو اندر محتقن کرتی ہے مگر بیداری اس فعل میں بہ نسبت نوم کے زیادہ ہے علاوہ بران نوم میں بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برامد
ہوتا ہے اسلیے کہ تعریق نوم کی بسبیل غلبہ کے مادہ پر ہے نہ اسلیے کہ تحلیل تحقیق مستقل کی کرکے تعریق کرے — جسکے بدن میں سے حالت نوم میں عرق
بہت برآمد ہو اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہے کہ جسکا تحمل نہیں ہوسکتا — اگر نوم کسی مادہ کو مستعد
ہضم و نضج پاوے اوسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کردیتی ہے اور اوس مادہ میں عفونت پیدا کرتی ہے پس حار غریزی تمام بدن میں پھیل جاتا ہے
اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہوجاتا ہے — اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفراوی پاوے اور مدت خواب کا طولانی ہو بدن میں حرارت
غریبہ پیدا کرکے گرمی ظاہر کرتی ہے — اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اوس وقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہے اسی سبب سے کہ روح غریزی کی
تحلیل ہوتی ہے اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اوسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہوجاوے گا اسلیے کہ وہ خلط [illegible]
بدن میں منتشر ہوتی ہے — بیداری کے افعال خواب کے افعال کے ضد ہیں مگر جسوقت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہوجاتا ہے کہ
ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہوکر اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہوکر امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں — نوم میں
اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلادت قواے نفسانی میں اور ثقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہیں
اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہے — اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہے اسی سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہے
اور نقصان ہضم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہے بے چینی اور کروٹین بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہے غالب حالت
نوم میں یہ ہے کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہے اور برودت ظاہر جسم پر [illegible] اور [illegible] کی ضرورت [illegible] وقت اتنی ہوتی ہے
کہ بیداری میں استقدر نہیں ہوتی — بقیہ احکام نوم اور بیداری کے خواص اور آثار جو بیان کئے گئے ہیں اونکی نسبت آئندہ مقامات میں اکثر مقامات پر [illegible]
کیا جاوے گا

فصل چودہویں موجبات حرکات نفسانی کے بیان میں جمیع عوارض نفسانی کے تابع حرکات [illegible]
حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہے یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف
خارج کے ہوتی ہے اندر جسم کا سرد ہوجاتا ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعۃً تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں
اور اوسکے بعد غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے — اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اوسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے
— اور کبھی اختناق روح کا [illegible] ہوتا ہے تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں اوسکے بعد بھی یا غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے — حرکت
روح کی طرف خارج یا دفعۃً ہو جیسے بوقت غضب کے یا بتدریج ہو جیسے بوقت لذت اور فرح معتدل کے — اور حرکت روح کی طرف
داخل کے یا دفعۃً ہو جیسے بوقت فزع یعنی خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بوقت حزن اور ملال کے — اختناق اور ثقل جو اوپر بیان ہوے
جنکی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بعد اوسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعۃً ہو مگر انتقاص اور ذبول اصلی اوسی حرکت کے
تابع ہے جو اندر کی طرف ہو [illegible] اور انتقاص سے اختناق تدریجی ہے اور ایک جزو میں اختناق ہو دفعۃً اور ذبول اصلی سے

تھوڑا تھوڑا اشتعال ہوا ہے جو دفعۃً نہو کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت مین داخل اور خارج دونون طرف ہوتی ہے جسوقت ایسا امر عارض ہو جسکو دونون باتین
لازم ہین مثلاً غم کہ اوسکے ساتھ کبھی غصہ اور حزن دونون ہوتے ہین پس دونون حرکتین مختلف پیدا ہوتی ہین یا خجالت کہ اوسوقت روح کی حرکت روح کی
طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور تجربہ باقی رہتے ہے اور اندیشہ ہوتا ہے اور انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ
سرخ ہوجاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیأت نفسانی سے ہوتا ہے جو مغائر اون اشکال کے ہین جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً اعتقادات نفسانی
ایسا معاطی ہو کہ پیدا ہوا ہین جیسے لڑکا کبھی اوس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اوسکا رنگ ویسا ہی رنگ کا ہوتا ہے
اور اہل بصیرت ہر وقت اوس زمانہ کے لازم ہے یہ احوال ایسے ہین کہ انکا قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتین صحیح نہین سمجھتے
اونکے انکار کی وجہ یہ ہے کہ بار یک آثار وجود ہر اونکو اطلاع نہین ہے لیکن وہ لوگ جو معرفت حقائق اشیا مین ڈوبے ہوے ہین ایسی باتون کا انکار
مثل اسکے محالات کے نہین کرتے — اسی قبیل اتباع حرکت خون کی ہے اوس شخص کے بدن مین جو مستعد حرکت خون کا ہو جسوقت کہ سرخ چیزون کیطرف
بکثرت نظر کرے اور انہین زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزون کے دیکھنے سے نکسیر جاری ہوجاتی ہے یا آشوب چشم شدہ ہو جاتا ہے — اسی قبیل دانتون کا کند ہونا حبکہ
کسی ترش چیز کو کھاتا ہوا دیکھے یا ترش چیز کا ذکر سنے یا کسی عضو مین جسوقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پاتے اور اوسکا خوف ہو — اسی قبیل مزاج کا بدلجانا
بوقت غلبہ خوفناک چیزون کے یا سرد یا نفخ والی چیزون کے کھانے کے ساتھ ہیں ماکولات اور مشروبات کے بیان مین کھانے پینے کی
چیزین انسان کے بدن مین تین طرح عمل کرتی ہین کبھی انکا عمل محض انکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے — اور کبھی عمل اونکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے اور ایک
فعل اونکا بجمیع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہے — شیخ مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بسبب استعمال متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہین لیکن ہم انکے
استعمال مین ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہین اور ان معنون پر کہ قریب ہو کہ اونکی طرف ہم اشارہ کرین سے ہو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اوسکی
شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان مین حاصل ہو گرم ہو جاتا ہے یا سرد ایسی چیزون کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر شاید
بدن انسان کے مثل نہین ہو جاتی سے وہ چیز فاعل براہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت کا استحالہ ہوجاتا ہے پس وہ کسی عضو
اعضا سے بدن انسان کے کسی کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اونکا عنصر بوجہ قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اوس مین ایک بقیہ ابتدا مین جبتک کہ
انتہا اور تشبیہ تمام ہو اوسکی اصلی کیفیت شائبہ کا باقی نہین رہجاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان مین آجاتی ہوتی ہے لیکن اس شی کے استحیل کی
باقیماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون جو کہ کھانے سے پیدا ہوا اوسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج
انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اوسوقت تک باقی رہتی ہے جبتک کہ وہ خون کیطرف مستحیل ہوکر صلاحیت اسبات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی
کا جزو بنجاوے — یا جو خون کہ سن سے پیدا ہوتا ہے اوس مین بخلاف خون متولد کاہو کے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے
زیادہ ہوتی ہے سے جو فاعل کہ مجموع اجزا سے جوہری سے فعل کرتا ہے اوسکے یہ معنی ہین کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکی
ماہیت حاصل ہوتی ہے اور اسکا وجود خاص متعین ہوا ہے ابھی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اسکی ماہیت مین نہین ہے یہ فعل اوس سے
سرزد نہین ہوتا ہے خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہو کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت سے چارون کیفیات حرارت اور برودت
اور رطوبت اور یبوست سے سے جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہے اوسکے مادہ کو اس فعل مین کچھ دخل نہین ہے اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہے اوسکا
یہ حال ہے کہ جب اوسکا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن انسان کی مستحیل ہوکے قائم مقام اوس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے
متحلل ہوتی ہے اور وہ بارہا حرارت غریزی اوسکو تیز کرکے خون مین بڑھادیتی ہے — اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تغیری طرح کا ہوتا ہے

آثار نفسانی متعلق بہ مزاج

- اور جو فاعل اپنے مجموع جوہر سے فعل کرتا ہے اوسکا فعل بذریعہ اوس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسائط کے یکجا ہونے سے
پیدا ہوا ہو کہ اون بسائط سے مل کر شئے واحد مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائدہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوئی ہو اور یہ صورت نئی جو
پیدا ہوتی ہے اون کیفیات اولی سے نہیں ہے جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت بعینہ وہ نیا مزاج ہے جو اون بسائط سے پیدا ہوا ہے
بلکہ یہ صورت ایک کمال ہے جو واسطے عنصر کے سبب اوس استعداد کے حاصل ہوتا ہے جو مزاج سے حاصل ہوتا ہے جیسے قوت جاذب کی مقناطیس میں
ہیں - یا طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہے بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے - اور بسائط کا اسکے جیسے مزاج
ہیں اور نہیں ہے کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہیں ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی کیفیت ہو اسلیئے کہ یہ حرارت نہیں ہے اور نہ برودت اور نہ رطوبت
اور نہ یبوست ہی نہ یہ طبیعت بسیط ہے اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہی یا بو ہے یا نفس طبعی اور حیوانی ہے یا کوئی دوسری صورت ہی جو محسوسات
میں داخل نہیں ہے - یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہے کبھی اسکا کمال منحصر اسی بات میں ہوتا ہے کہ دوسرے سے کوئی اثر قبول
کرے یعنی یہ صورت میں قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اوسمیں کمال کسی غیر میں اثر کرنے کا ہو جسوقت یہ صورت محض قوت ہو
غیر میں کچھ فعل کرنے کی یعنی قوت فاعلہ ہو - اور یہ چیز کسی غیر میں اثر کرتی ہے کبھی اوسکا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا اور
جسکا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے وہ کبھی کبھی فعل مناسب کرتی ہے اور کبھی غیر مناسب - اور یہ سب اقسام کے فعل اونکا مصدر اوس شئے کا
مزاج نہیں ہوتا بلکہ اوسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہے صادر ہوتے ہیں - اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ صدور اس فعل کا مجموع
جوہر شئے سے ہوتا ہے یعنی صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے - مناسب فعل کے مثال یہ ہے جیسے فاوانیا (جسکو
عود صلیب بھی کہتے ہیں) صرع کو باطل کرتی ہے - اور مخالف فعل کے مثال یہ ہے کہ خشکی ایسی پیدا کرے جو نفس جوہر انسان کے ہوا سے
ہم اصلی مطالب پر رجوع کرتے ہیں جسوقت ہم کوئی چیز مشروبات یا ملطوخ کو یعنی اوپر سے لگائی ہوئی دوا کو کہیں کہ یہ گرم ہے یا سرد
ہے اوسوقت ہماری مراد یہ ہے کہ اسمیں قوت حرارت اور برودت ہے نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اوسکی حرارت دریافت ہو
جیسے آگ یا برف - اور یہ بھی ہم مراد لیتے ہیں کہ اس دوا میں جو قوت ہے اوس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہو گی ہمارے بدن کی حرارت و برودت
سے زیادہ ہو گی - اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہے جسکا ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہیں کہ اوس وقت حرارت ہمارے بدن کی
اس دوا کی قوت میں کچھ فعل کرے اس طرح پر کہ جسوقت حائل اوس قوت دوائی کا ہماری حرارت غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت بالفعل
پیدا ہو جاتی ہے - کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہیں یعنی قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ گبریت حار
بالقوہ ہے اسکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اسمیں قوی ہے کبھی ہمارا التفات مزاج غالب کی طرف ہوتا ہے مثلاً
ہم کہیں کہ یہ شئے حار یا بارد ہے تو اوس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسکے ارکان اولی کے مزاج میں حرارت کا مزاج غالب ہی اور اوسوقت
ہمارا التفات اس طرف نہیں ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا میں کیا فعل کریگا - اور کبھی ہم کہتے ہیں کہ یہ شئے بالقوۃ ایسی ہے اوس وقت
قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہیں جیسے قوت اوس کاتب کی جو بالفعل تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے
جیسے ہم کہیں کہ بیش بالقوہ مفسد ہے اس معنی اخیر اور پہلے معنی میں یہ فرق ہے کہ پہلے جبتک بدن اسکا استحالہ ظاہری نکرلے اوسکی
قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہیں ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اسکا اثر مجرد ملاقات کے بدن انسان میں ہو جاتا ہے جیسے سانپ کا زہر خواہ
تھوڑا سا استحالہ کیفیت میں جیسے بیش - اور پہلی قوت میں اور اوس قوت میں جسکو ہم نے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور فرق

متن پیدا یعنی دیدانی ہے جیسے ادویہ سمیہ — مراتب ادویہ بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے ہیں پہلا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان میں ہو اوسکی کیفیت کا فعل محسوس نہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اوس سے حس باطنی اور ظاہری کو تو گرمی نہو یہانتک کہ مکرر یا بکثرت اوسکا استعمال نہو دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ اوسکا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر بین اوس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرائے طبعی سے متغیر نکرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور یا بو وغیرہ کے کہ اوسکی اعانت سے اسکا ضرر بین ہو جاوے خواہ بکثرت اوسکا استعمال کیا جاوے تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ اوس دوا کا فعل ضرر بین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہونچے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو فاسد کرے چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ اوسکا ضرر مہلک ہو اور مزاج کو فاسد کر دے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر بالکیفیت ہے اور جو چیز کہ بجمیع اجزائے جوہری سے مہلک ہو وہ سم ہے — چہارم مرتبہ سے دلیل انحصار ادویہ کے مراتب اربعہ میں بیان کرتے ہیں — اور کہتے ہیں کہ جو چیز ایسی بدن انسان پر وارد ہو کہ اوسکے اور بدن انسان کے درمیان میں فعل و انفعال جاری ہو سکے یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہو جاوے گی مگر بدن میں کوئی تغیر پیدا نکرے گی یا وہ چیز خود بھی متغیر ہوگی اور بدن کو بھی متغیر کریگی یا خود متغیر نہو اور بدن میں تغیر پیدا کرے — یہ تین صورتیں قابل لحاظ طبیب کی ہیں پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہو اور اوس میں کوئی تغیر معتد بہ پیدا نکرے اوسکی دو صورتیں ہیں — ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کر مشابہ بدن کے ہو جاوے — دوسری یہ کہ متغیر ہو کر مشابہ بدن کے نہو — اگر مشابہ بدن کے ہو جاوے تو وہ غذائے مطلق ہے ہماری اصطلاح میں — اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دوائے معتدل ہے — اور جو چیز بدن انسان سے متغیر ہو اور اوس میں تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے — یا اتنا کہ جس طرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہے بعد اسکے آخر میں اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہے کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہے — یا یہ کہ اوسکا حال انجام کار میں ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اوس میں فساد پیدا کرے — ان دونوں میں پہلی قسم یعنی جسکا انجام کار میں فعل تغیر کر دینے بدن کا باطل ہو جاتا ہے اوسکی بھی دو صورتیں ہیں — یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہو جاوے اسکو اصطلاح میں غذائے دوائی کہتے ہیں — یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دوائے مطلق ہے — دوسری قسم یعنی جو آخر کار میں بھی بدن کو تغیر دے اور اوسکو فاسد کرے اوسکو اصطلاح میں دوائے سمی کہتے ہیں — اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کرے وہ سم مطلق ہے — ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہیں ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی ہر وقت ایسی کے سم میں کسیقدر گرمی نہیں پیدا کرتی اسلیے کہ اکثر سموم جبتک کہ حرارت غریزی کے عمل سے سخونت نہیں حاصل کرتے کچھ اثر نہیں کرتے ہیں بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ سم کی صورت طبعی میں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہے اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تا اینکہ بدن فاسد ہو جاوے — کبھی طبیعت سم کی خود حار ہوتی ہے پس اوسکی حرارت طبیعت کی خاصیت تحلیل روح میں اعانت کرتی ہے جیسے زہر سانپ اور بیش کا — کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہے اوسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے میں معین ہوتی ہے جیسے زہر بچھو اور شوکران یعنی بیخ مہناگ کا یکایک جس سے انسان بدن کا ہوتا ہے کبھی آخر کار میں ایک تغیر طبعی یعنی تسخین بدن میں پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جس وقت خلط تحلیل طرف خون کے ہوگی ضرور بدن کی تسخین میں کچھ پڑیگی تا اینکہ کافور اور کدو سے بھی باوجودیکہ بارد ہیں تسخین پیدا ہوتی ہے مگر ہم اس تغیر طبعی کا فیصلہ اس مقام پر نہیں کرتے ہیں اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہیں بلکہ جو تغیر بدن کا سم اس بحث میں ذکر کرتے ہیں اوس سے مقصود یہی ہے کہ شے مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نفع اوس شے کی کبھی اپنے حال پر باقی ہو اور کبھی خاطلی مستعمل نہو

بدن سے اپنے جوہر میں مستحیل ہوتی ہے اور کیفیت میں بھی استحالہ پاتی ہے مگر پہلا استحالہ اوسکا کیفیت میں ہوتا ہے۔ کوئی قسم دوا سے غذا سے کی پہلے بطرف
حرارت کے مستحیل ہوتی ہے پس گرمی پیدا کرتی ہے جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کی مستحیل ہوتی ہے پس تبرید کرتی ہے جیسے کاہو
پھر جوہریت استحالہ اسکا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہے آخر فعل اسکا تسخین ہوتا ہے خون کو بڑھا کر اور کیونکہ تسخین پیدا کرنے سے حال اپنا اسکا جزو حار
مستحیل ہو گیا اور اسکی برودت باقی نہیں لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان دونوں سے اصلی کیفیت ہی کسیقدر بعد استحالہ جوہری کی بھی باقی رہتی ہے
اسی جہت سے جو خون کاہو سے پیدا ہوتا ہے اوسمین کسیقدر برودت بھی ہوتی ہے بہ نسبت خون لہسن سے پیدا ہوتا ہے اوسمین تھوڑی سی حرارت
بھی زائد بہ حرارت خون ہوتی ہے لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہے۔ اور یہ غذا اور دوا ان سے بعض اقسام قریب دوا کے ہیں اور بعض
قریب غذا کے اسطرح غذا اپنی ابتدا میں دوا سے کے بعض قسم کی ماہیت قریب جوہر خون کے ہے جیسے شراب اور زردی بیضہ اور ماء اللحم۔ اور بعض قسم کی ماہیت
جوہر خون سے کسیقدر بعید ہے جیسے روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہے جسکی ماہیت جوہر خون سے بہت بعید ہے جیسے اغذیہ دوائیہ۔ غذا
حال بدن میں تغیر کیفیت اور کمیت دونوں طرح سے کرتی ہے۔ کیفیت کا تغیر تو اوپر معلوم ہو چکا۔ اور کمیت کا تغیر اسطرح پر کہ اگر مقدار غذا کی زیادہ تھا
تخمہ اور تمدد سے پیدا ہو کر عفونت اخلاط میں واقع ہوگی۔ یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو ذبول اور لاغری پیدا ہوگی۔ زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تسخین بھی
حاصل ہوتی ہے کیونکہ سبب عفونت پیدا ہوا اور وقت بالعرض تسخین بھی ہوتی ہے اسلیئے کہ عفونت جسطرح حرارت غریبہ سے پیدا ہوتی ہے اوسی طرح
عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ غذا لطیف کبھی ہوتی ہے اور کثیف کبھی اور معتدل کبھی۔ لطیف غذا وہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو
اور کثیف غذا اوسکو کہتے ہیں جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا کثرت کرے یا قلیل التغذیہ کرے۔ مثال غذائے
لطیف کثیر الغذا کی شراب ماء اللحم زردی بیضہ نیم برشت بہت سی چیزیں تغذیہ زیادہ کرتی ہیں بلکہ اکثر جوہر ان چیزوں کا مستحیل بغذا ہو جاتا ہے
مثال کثیف قلیل الغذا کی پنیر یعنی پنیر خشک یعنی گوشت خشک بادنجان یعنی بیگن اور مثل اسکے۔ ان چیزوں میں سے
غذا کا حصہ کم مستحیل ہوتا ہے مثال لطیف قلیل الغذا کی جلاب اور جو ترکاری معتدل القوام اور کیفیت ہو اور پھلوں میں جسطرح سیب انار وغیرہ
مثال کثیف کثیر الغذا کی بیضہ بھونا ہوا گوشت گاو ایضاً لطیف اور کثیف دونوں کبھی ردی الکیموس ہوتے ہیں اور کبھی انکا کیموس محمود ہوتا ہے
مثال لطیف کثیر الغذا جید الکیموس کی زردی بیضہ شراب ماء اللحم مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی پھیپھڑا اور گوشت اوس بچہ مرغ کا
جسکا بال و پر نیا پیدا ہوا ہو۔ مثال لطیف قلیل الغذا جید الکیموس کی کاہو انار سیب مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی
مولی رائی اور اکثر ترکاریاں مثال کثیف کثیر الغذا جید الکیموس کی بیضہ بریان نیم برشت مثال کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی
گوشت گاو اور گوشت مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی قدید۔ انہیں غذاؤں میں سے غذائے معتدل
بھی مرکب ہو سکتی ہے۔ فصل پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اوسکی خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات
میں داخل ہوتا ہے غرض تغذیہ بدن کا اوس سے حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کر دیتا ہے اور اوسکے قوام کو درست کر دیتا ہے۔ یہ جو ہمنے کہا کہ پانی
سے غذا حاصل نہیں ہوتی ہے اسلیئے کہ جو چیز غذا دینے والی ہے اوسکی قوت قریبہ یہ ہے کہ خون ہو جاوے اور اوسکے بعد اوسمین یہ قوت ہوتی ہے کہ عضو
انسان کا جزو ہو جاوے۔ اور جسم بسیط میں قابلیت اسکی نہیں ہے کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اور بیرطاری ہو جبتک
کہ اس جسم بسیط میں ترکیب نہو۔ مگر پانی میں اتنی بات ہے کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے میں اعانت کرتا ہے اور پانی کو لطافت اور رقت کے سبب غذا کو رگوں
میں اور منافذ میں نافذ کر دیتا ہے اس نفوذ میں غذا کو پانی سے استغنا نہیں ہو سکتی اور اوسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہیں

قدما نے ظاہر یہ بات سمجھی ہوتی ہے کہ پانی کے جوہر سے ملجاتے ہیں مترجم کہتا ہے کہ پانی میں جو چیز بیٹھتی ہے یا ڈوبتی ہے اوسکا یہی قاعدہ ہے کہ جتنا
وزن پانی کا جو ناپ اوس شئے کے سمجھے ہے اگر برابر ہے یا زیادہ تو نہیں ڈوبتی اور اگر کم ہے تو ڈوب جاتی ہے تجربہ اس قاعدہ کا لائق یا جہاز رانوں کو
معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے سے پانی میں انکی ناؤ بیٹھ جاتی ہی [illegible] جوش دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ برودت داخل ہو گئی دفع ہو جاتی ہے
اور اسی تخلخل پیدا ہوتا ہے کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پتلا ہو جاتا ہے اور وقت جو کہ تخلخل کے اجزا میں خفت پیدا ہوتی ہے یعنی اجزا ہوا کی
زیادہ شریک ہو جاتے ہیں ممکن ہے کہ وہ اجزا ارضی جو پانی میں مل گئے تھے اور نیچے نہیں بیٹھ سکتے تھے اب بیٹھ جائیں اور پانی اوسکے اختلاط سے
پاک ہو کر قریب بسیط پانی کے ہو جاوے اور جسقدر پانی بذریعہ بخارات کے اوڑنے سے باقی رہا ہے لطافت اور خفت میں قریب ایسی پانی کے ہو جاویگا
اسلیے کہ پانی جس وقت آمیزش سے پاک ہو جاوے اور اسکے اجزا لطافت میں مشابہ ہو جاتے ہیں پھر اوس وقت جو اجزا دخان ہو کر صعود کریں اونکو پانی مانند
اجزا ہوا زیادہ ثقیل یا ملت نہیں رہتی — اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جوش کھانے سے لطافت بطرح کی پیدا کرتا ہے کہ اوس سے کثافت برودت کی اور جو
حرارت سے کے زائل ہو جاتی ہے اور اجزاے ارضی جو اوسمیں ملے ہوئے ہیں وہ بیٹھ جاتے ہیں — ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہے کہ اگر غلیظ پانی مدت
تک کسی ظرف میں رکھا جاوے اوسکے اجزا نیچے اسقدر نہ بیٹھیں گے کہ رسوب اوسکا معتدبہ ہو اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جاوے فوراً سب اجزا
بیٹھ جائیں گے اور جو پانی نتھرا ہوا باقی رہے وہ بہت صاف ہوتا ہے — اور سبب اوسکا یہی ہے کہ بذریعہ طبخ کے پانی کے قوام میں رقت حاصل
ہوتی ہے ہم باہر دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے شہروں کے پانی مثل جیحون کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے تہ سے لیا جاوے بروقت گدلے پن کے اوسمیں نہایت
کدورت ہوتی ہے بعد تھوڑے سے زمانے کے صاف ہو جاتا ہے اور ایک ہی مرتبہ میں اسقدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارا اوسکو صاف کریں پھر اوس میں
کوئی چیز معتدبہ تہ نشین نہیں ہوتی — ایک گروہ کے لوگ دریاے نیل کے پانی کی مدح میں افراط شدید کرتے ہیں اور چار خوبی اوسمیں ثابت کرتے ہیں
[illegible] اوسکا دور ہے ۲ اور گذرگاہ اوسکی پاکیزہ ہے ۳ [illegible] سے ادہر کیطرف ہر مقام پر جاری ہے ۴ جتنی پانی اوسمیں ملتے ہیں لطیف اور پاکیزہ ہیں —
عمیق ہونا اس نہر کا خاص اوسکی صفت نہیں ہے اسمیں اور بھی بعض نہریں شریک ہیں — جتنے پانی خراب ہیں اگر [illegible] اونکو صاف کریں [illegible]
کچھ نہ کچھ تہ نشین ضرور ہوگا اور بالعموم جو چیز تہ نشین ہوتی ہے وہ نہیں ہوتی ہے جسسے پیٹ نہیں ہوتی ہے اور باوجودیکہ صاف کرنے کے پھر ایسی
طرح صاف نہیں ہوتا ہے [illegible] سکتا ہے کہ اجزاے ارضی بسہولت اوسی پانی سے دفع ہوتے ہیں جسمیں غلاظت اور لزوجت اور دہنیت [illegible] اور
کثیف ہیں اوسکا تہ نشین ہونا ایسا آسان نہیں ہوتا — بعد طبخ اور جوش دینے کے مرتبہ تصفیہ کا ہے یعنی متقطر کا اسطرح پر کہ پانی کو کسی مشک
وغیرہ میں بھرکے خوب ہلائیں — عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہے خصوصاً جو گرمیوں میں برسے گرجتے ہوے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی
سے برسے جسکے ساتھ سخت ہوائیں چلتی ہیں اوسکے بخار میں کدورت ہوتی ہے اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہے اوسمیں بھی کدورت ہوتی ہے
پس جوہر اس پانی کا خالص نہیں ہوتا بلکہ مغشوش ہوتا ہے عفونت آب باران میں بہت جلد آجاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہے
اسکی وجہ یہ ہے چونکہ رقت اسمیں زیادہ ہوتی ہے منفعل ہو جاوے اور ارضی اسمیں بہت جلد اثر کرتا ہے اور اسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جاوے
تو حلق میں اختلال پیدا ہوتا ہے اور آواز درشت ہو جاتی ہے [illegible] ایک قوم کے لوگ [illegible] سمجھ بیٹھے ہیں کہ اسکی پیدائش ایسے
بخارات سے ہوتی ہے جو مختلف رطوبات سے اوٹھتے ہیں اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کے ہے [illegible] اقسام میں شمار کیا جاویگا
[illegible] سبب یہ ہے کہ اسکے جوہر میں لطافت زیادہ ہوتی ہے اور یہ [illegible] کا قاعدہ ہے قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہے — اگر آب باران کو آگ پر
جوش دیکر [illegible] کم تبدیل کرتا ہے — اگر ترش چیزیں کھائی جائیں اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہی اسوقت

بعد خوگرفتہ ہونے خلو سے اور خشکی معدہ سے کہ واقع ہوتی ہے نہایت بھوکی زمانہ خوشحالی کی جو بعد نہایت بھوک زمانہ قحط کے واقع ہو۔ امراض مرکبہ مثل اورام اور بثور
کے ہیں — استفراغ اوس چیز کا جسکا اخلال سبب ہے۔ یا بسبب قوت دافعہ کے ہوتا ہے۔ یا [illegible]۔ یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہے کہ بوجہ کثرت کے
گرانی پیدا کرتا ہے۔ یا بسبب لو کے تمدد پیدا کرتا ہے۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا لطیف ہوتا ہے گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہے اور اوسکا
منع ہو جانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ رقیق کے سیلان کو وسعت مجاری میں ہوتی ہے نہ بسبب سیلان کسی پیدا ہوتی ہے یا مجاری میں انشقاق طولاً پیدا ہوتا
ہے یا انقطاع مجاری عرضاً ہیں خواہ مجاری کے موقعہ کھلجاتے ہیں جیسا رعاف میں کبھی نزف تا بواسیر کی ایک سبب جدید سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جسقدر قوت
سے قابل احتباس کا استفراغ ہو جاوے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ جو مادہ حار عزیزی یعنی روح اور خون کو گرم کرتا تھا اوسیں سے حار عزیزی کو غذا ملتی تھی
نکلجاتا ہے۔ اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اگر مادہ مستفرغہ بارد المزاج مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال المزاج ہو مثل خون کے اور سوء قوت غذا اعضا اوس کی
جو نہایت گرم ہے غالب ہوتی ہے پس عفونت پیدا ہوتی ہے کبھی استفراغ سے یبس پیدا ہوتا ہے جو دائمی اور بالذات ہوتا ہے کبھی استفراغ سے رطوبت عارض
ہوتی ہے جسطرح حرارت کا عارض ہونا ہم نے بیان کیا اور یہ رطوبت بروقت استفراغ اوس [illegible] کے جو خفیف [illegible] پیدا ہوتی ہے یا بسبب ما فیہ سے حرارت عزیزی کے
منضم غذا سے جو نکہ اغم زیادہ پیدا ہوتا ہے رطوبت عارض ہوتی ہے تا یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہیں ہے اور نہ رطوبت عزیزی کہلاتی ہے جسطرح وہ حرارت جو بعد
استفراغ کے ہو حرارت عزیزی نہیں ہے بلکہ جو استفراغ مفرط ہے اوسکے بعد برودت اور یبس جوہر اعضا اور اونکی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض اعضا
میں حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہو جاوے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض الیمہ شدہ کبھی پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ یبس رگوں میں اور
اونکے مسالک میں بافراط ہو جاتا ہے اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہیں۔ احتباس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہوں اور بوقت حاجت واقع ہوں بہت
نافع ہوتے ہیں اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسباب ضروریہ کے احتباس میں ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ انمیں کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو
ضروری نتھے اب ہم او قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہیں **فصل اٹھارہوین کلام کلی اون اسباب میں کہ اتفاقاً بدن میں پیدا ہوتے ہیں**
نہ اونکی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اونسے کچھ مضرت پہونچتی ہے اسباب غیر ضروری اور غیر مضرہ چیزیں ہیں جو براہ اپنی جنس کے طبیعت میں
داخل نہیں ہیں اور نہ مخالف طبیعت کے ہیں یہی چیزیں ہیں جو بدن انسان سے ملتی ہیں سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری میں داخل ہے بلکہ مثل استحمام
اور استسلام دلک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی ان اسباب کے بیان میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو چیزیں بدن انسان میں خارج سے ملاقات کرکے کچھ فعل
کرتی ہیں اونکا اثر دو طرح پر ہوتا ہے یا جزو لطیف شی کا بدن کے مسامات میں بوجہ قوت غائصہ کے نفوذ کرتا ہے۔ اوس قوت کی شان یہی ہے کہ اندر بدن
کے ڈوب کر نافذ ہو جاوے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونون باتیں جمع ہوں۔ یا اسطرح فعل کرے کہ اوسمیں مخالطت کو یقیناً دخل نہو بلکہ بعض
بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کیطرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اوس سے کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہے جیسے ضماد جو بالفعل ٹھنڈا ہو بذریعہ
برودت وغیرہ کے کہ اوس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہے۔ یا کماد مسخن یعنی سینک بالفعل کرنا بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جاوے کہ اوس سے بالفعل سخونت حاصل
ہوتی ہے۔ یا یہ اثر اوسمیں بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کے واسطے التہاب فم معدہ کے۔ بعض چیزین بوجہ ملاقات کی تغیر دیتی ہیں اور کھانے
پینے میں کچھ تغیر نہیں دیتی ہیں جیسے پیاز کہ اگر اوسکا خارج سے ضماد کیا جاوے قرحہ ڈالدیتی ہے اور کھانے میں کسی مقدار پر کیوں نہ ہو قرحہ نہیں پیدا
کرتی اور بعض چیزیں اسکے برعکس ہیں جسطرح سفیداج کہ اگر پیا جاوے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر مضر نہیں کرتا بعض چیزیں دونوں
طرح سے اثر کرتی ہیں پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب جو اسباب میں سے ہوتا ہے۔ ایک سبب یہ ہے کہ مثلاً پیاز جسوقت داخل بدن میں ہوتی ہے
قوت ہاضمہ جلدی کرکے اوسکی قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اوسکے مزاج کو بدل دیتی ہے ہیں اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہیں

کبھی قبضہ انہ اسکو باطن میں حرکت دینے کو درکار ہے - دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کہ باقی ماقی ہے جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہے تیسرا سبب یہ
کہ اوس چیز غذا میں ایسی رطوبات سے ملاقی ہے کہ اوس میں ڈوب کر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہے - چوتھا سبب یہ ہے کہ خارج میں برودت ہوا وغیرہ کے مقام داخلہ
میں ٹھہری رہتی ہے اور اندر ایک جگہ ٹھہرنے نہیں پاتی - پانچواں سبب یہ ہے کہ خارج میں برودت ہوا وغیرہ کے اسکا اتصال باستواری ہوتا ہے
اور داخل میں تقویت نہیں کرتی ہوئی متحرک رہتی ہے اور اتصال کامل نہیں ہونے پاتا - چھٹا سبب یہ ہے کہ جسوقت اندر ہوتی ہے قوت طبعی اعضا کی اسمیں تاثیر
تصرف کرتی ہے کہ اسکا فضلہ فوراً دفع ہو جاتا ہے اور مقدار جید تحلیل ہو کر کم ہو جاتی ہے - سفیدہ کا اثر پیاز کے اثر کے برعکس اس سبب سے ہے کہ اوسکے اجزا
غلیظ ہیں مسامات میں نفوذ خارج سے نہیں کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہے تو مجاری روح اور اعضائے رئیسہ تک اوسکی رسائی بخوبی نہیں ہو
اور جسوقت کھایا جاتا ہے تو امر بالعکس ہو جاتا ہے کا یعنی غلیظ اجزا سے ثقل اعضائے باطنی پیدا ہوگا مجاری روح اور اعضائے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کریگا
اور چونکہ طبیعت ہمیشہ دفع مضر پر متعین ہے اوسکا تو ان بافراط بدن تو بھی تاثیر حار غریزی کے نہیں ہوتا اور خارج سے ضماد کرنے میں بجز چند اوقات یہ
بات حاصل نہیں ہو سکتی اور داخل میں یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے - اسی قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب ادویہ مفردہ میں بھی کیا جائیگا

فصل انیسوین موجبات حمام اور دھوپ کرنے کے بیان میں بعض اطبا جنکا دعوی فضائت ہے اونھون نے کہا ہے کہ حمام وہ
بہتر ہے جو پرانا ہو اور اوسکی فضا وسیع ہو - ہوا اوسکی پاکیزہ ہو پانی اوسکا شیرین ہو - اور بعض لوگون نے یہ زیادہ کہا ہے کہ مقدار اوسکے گرمی کی بقدر
مناسب اوس مزاج کے جو اوسمیں جانا چاہے - **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہے کہ اوسکی ہوا سے سخونت اور پانی سے ترطیب
پیدا ہوے پس بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہے اور دوسرا درجہ مسخن اور مرطب ہے - اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہے جس شخص نے کہا ہے کہ پانی اعضائے اصلی کی
ہرگز ترطیب نہیں کرتا نہ بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلۂ اتصال کے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے کبھی حمام میں جانے سے سوائے تغیرات مذکورہ بالا
کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہیں بعض اون تغیرات کے بالعرض ہوتے ہیں اور بعض بالذات اسلیے کہ گو خود کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اوسکی ہوا سے
کثرت تحلیل حار غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہے اور جوہر اعضائی بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کی تجفیف پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا
ہونے کا بھی اوس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر پانی نہایت گرم ہو جاوے بدن کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے مسامات سمٹ جاتے ہیں اور پانی
کی رطوبت بدن کے اندر نہیں پہنچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہے - پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اوس سے پیدا
ہوتی ہے تسخین بسبب گرم ہونے کے پیدا کرتا ہے اگر اوسکی گرمی فاتر سے کم ہو اوسوقت اوس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے اور بسبب احتقان
حرارت کے اگر بارد ہو تو چونکہ اوسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہے اور تمام حرارت احشا میں جمع ہو جاتی ہے یہ جسوقت سرد پانی بدن پر وارد
ہوتا ہے اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہے اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جسوقت پانی میں بدن زیادہ ٹھہر جاتا ہے جس سے برودت کا دوسرا سبب ہوتا ہے
ایک یہ کہ پانی بالطبع بارد ہے آخر امر میں اوس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہو جاوے مگر یہ گرمی ثابت نہیں رہتی ہے بلکہ
زائل ہو جاتی ہے اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اوس مقدار میں جسکو بدن پی لیتا ہے باقی رہتی ہے - **البتہ** پانی گرم ہو یا سرد ہر حال میں ترطیب ضرور کرتا ہے
اور جسوقت ترطیب میں افراط ہو تو احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اوسکی حرارت کو بجھا دیتا ہے لیکن یہ حاصل ہوتی ہے - حمام سے کبھی
بوجہ تحلیل کے کبھی سخونت حاصل ہوتی ہے جسوقت کہ غذا کسی غیر منہضم بدن میں ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج نہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے منہضم کر دیتا ہے
اور خلط میں نضج پیدا کرتا ہے کبھی استعمال حمام کا بطور خشکی کے ہوتا ہے پس اوس سے تجفیف حاصل ہوتی ہے اور صاحبان استسقا کو اور ترہل بدن میں
تبدل یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہے - اور کبھی حمام سے تعقل ہوتا ہے - اور کبھی اوسمیں دیر تک بیٹھنے میں بوجہ تحلیل اور تعرق کے تجفیف پیدا کرتا ہے

اور کبھی اوسمین تھوڑا سا بیٹھنے مین اسپر ترطیب پیدا کرتا ہے اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اوسکو پونچھ ڈالین ۔ اور کبھی استعمال حمام کا نہار منہ اور حالت گرسنگی
اور خلا سے معدہ کے مین ہوتا ہے اوسوقت تجفیف شدید پیدا کرے کہ بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا ۔ اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانہ کے بعد ہوتا ہے تو اوسوقت
فربہی پیدا کرتا ہے اس سبب سے کہ ظاہر بدن کیطرف جذب مادہ کرتا ہے مگر اسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہے کہ اوسکے سبب سے معدہ سے اور جگر سے
غذا سے ناپختہ بطرف اعضا کے کھنچتی ہے ۔ اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلا سے معدہ ہوتا ہے پس نفع کرتا ہے اور باعتدال فربہی پیدا
کرتا ہے جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مدقوق اوسکو واجب ہے کہ پانی مین اسقدر بیٹھے جبتک کہ سستی پیدا نہو بعد اوسکے تیل کی مالش بدن
مین کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو مائیت اندر بدن کے مسام مین نافذ ہے اوسکا حبس کرے اور اندر جلد کے اوس مائیت کو محقن کرے اور اس شخص کو
زیادہ ٹھہرنا حمام مین مناسب نہین ہے اور نہ دیر ٹھہرے مقام معتدل مین قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جاوے تاکہ بخارات بہت اوٹھکر ہوا مین
ترطیب پیدا کرین اور حمام سے بے رنج و مشقت جاوے اور نکلنا لازم ہے منتقل ہون اور وہ سواری خاص جاوے گی واسطے طیار کیجاتی ہے جسکا بیان باب حمیات مین
آتا ہے اوسی پر سوار کر دیے جائین اور سر ڈھانپ کر حمام سے نکلنے کے بعد فورا لگائی جاوے اور ایک گھنٹہ دامن مین ٹھہرائی جائین تاانکہ معتدل سانس آنے
لگے ۔ مرطبات مین سے آب جو خواہ شیر الاتن یعنی گدہی کا دودہ پلایا جاوے ۔ جو شخص حمام مین زیادہ ٹھہرے گا اوسپر خوف غشی کا ہوگا اسلیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے
قلب مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور سیلان خون اور قلق کا ہوتا ہے حمام مین بوجہ کثرت منافع کے مضرتین بھی ہوتے ہین کہ اوسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف
اعضاے ضعیف کے سہولت ہوتی ہے اور بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے اور پٹھے کو ضرر پہونچتا ہے اور حرارت غریزی کی تحلیل ہوجاتی ہے ۔ اور اشتہاے طعام
ساقط ہوجاتی ہے ۔ اور قوت باہ مین ضعف پیدا ہوتا ہے ۔ حمام کے واسطے بھی فصول یعنی اقسام مقرر ہین بوجہ اون پانیون کے جو حمام مین مقرر ہین کہ اگر وہ پانی
نطرونی یا کبریتی یا دریائی خواہ رمادی یا شور براہ طبیعت کے ہون یا بذریعہ صناعت کے اونمین یہ مزاج پیدا کیے جائین یا اونمین ملونیج خواہ حسب الفار یا کبریت وغیرہ
جوش دیے جائین ایسے پانی تحلیل و تلطیف کرتے ہین اور ترہل بدن کا دور کرتے ہین اور فربہی زاید کو گھٹا دیتے ہین اور انصباب مواد کو طرف قروح کے منع
کرتے ہین جیسے بدن مین عرق مدنی یعنی نارو ہو اوسکو مفید ہے ۔ نحاسی اور حدیدی اور شور پانی بھی امراض بارد اور رطوبی کو از قسم اوجاع نقرس اور مفاصل و
استرخا اور ربو اور امراض گردہ کو نافع ہے اور ٹوٹے ہوے اعضا کے جوڑنے مین تقویت دیتے ہین اور دمل اور قروح کو بھی فائدہ دیتے ہین اور خاص نحاسی
پانی فم اور لہاۃ اور آنکہ جسمین استرخا ہو گیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید ہے ۔ اور حدیدی پانی خاص معدہ اور طحال کو بہت نافع ہے ۔ شور پانی جسمین
بورقیت ہو رئوس اعضا جو قابل مواد ہون اونکو فائدہ کرتا ہے اور جن سینون کی یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی اونمین ہو اونکو استوار کرتا ہے معدہ مرطوب
اور اصحاب استسقا اور نفخ کو نفع کرتا ہے شبی اور زاجی پانی مین نہانا نفث الدم کو مفید ہے ۔ اور جو خون براہ مقعد آتا ہو اور کبھی خون حیض کو فائدہ مند ہے
اور تقلب معدہ اور اسقاط کو جو بلا سبب ہو اور تہیج اور افراط عرق کو بھی مفید ہے ۔ کبریتی پانی اعصاب کو پاک کرتا ہے اوجاع اور تمدد اور تشنج مین تسکین
پیدا کرتا ہے ۔ اور ظاہر بدن کو بثور اور قروح ردی جو مزمن ہون اور جو نشانات زشت ہون اور کلف اور بہق اور برص سے پاک کرتا ہے ۔ اور جو نزول فضول
مفاصل یا طحال یا جگر پر گرے ہون اونکی تحلیل کر دیتا ہے ۔ اور صلابت رحم کو نافع ہے مگر یہ پانی معدے کو ڈھیلا کرتا ہے اور اشتہا ساقط کرتا ہے
پانی اوس زمین کا جسپر گرا انس نہ ہو سکے یا اوس زمین کا جہان قفر الیہود یا ایک قسم کا قیر پیدا ہو اوسمین نہانا سر کو رطوبت سے بھر دیتا ہے اسواسطے
اوسمین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور تسخین اوسمین بدیر ہوتی ہے خصوصا واسطے رحم اور مثانہ اور قولون کے مگر یہ پانی ردی ہے واسطے سماہ کے جس شخص کا
ارادہ ہو کہ حمامات یعنی کبریتی چشمون مین استحمام کرے واجب ہے کہ آسانی اور سکون اور نرمی اور بتدریج سے غسل کرے نہ دفعۃ جس باب مین حفظ
صحت کے قواعد بیان ہونگے اوسمین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کیے جائینگے جسمین ظہور تکرار نہ ہوگی بلکہ حفظ قواعد بذکر دیگر بالکل [illegible]

اور اسیطرح ہوا اور اعمال آب سرد کے بھی مذکور ہوں گے ذکر معجبات تضجی شمس کا اور ریگ میں مدفون ہونا اور اوسمیں لوٹنا اور تیل میں
بھیگنا اور پانی مونہہ پر چھڑکنے کا بیان دہوپ کا اثر جو صفرا صاف چلنے میں علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد جانا یا دوڑنا اس سے تحلیل
فضول کی بقبعیت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور نفخ پراگندہ ہوتا ہے۔ اور اورام کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور فربہی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے۔ اور
ربو اور امراض باب نفث کو نفع ہوتا ہے۔ اور صداع بارد و مزمن رفع ہوجاتا ہے۔ اور سدہ و دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہوجاتا ہے۔ جبتک دہوپ میں بدن تہ
ہونیکا خشک ہو ہی یعنی ربک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہے۔ اور رحم پاک ہوجاتا ہے۔ اگر دہوپ میں بدن کو رکھ لیجئے تو کہال سمٹ
جائیگی اور مثل کوتاہ کے سیاہ ہوجاویگی اور مسامات کو مونہہ پر مثل داغ دینے کے نشان پڑجاینگے اور تحلل بخار بطرف ہوجاویگا۔ دہوپ میں ٹھہرنا
ایک جگہ بیحاب کے جانے میں زیادہ اثر کرتا ہے بہ نسبت چلنے پھرنے کے اور تحلل اسمیں بہت کم ہوتا ہے سب قسم کی ریگ میں قوی تر ریگ دریا و اسلئے
خشک کرنیکے رطوبات اطراف جلد کے سبب کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہیں جسوقت کہ گرم ہو۔ اور کبھی اسمیں دفن کردیتے ہیں۔ اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی
ڈالتے ہیں اس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تجفیف شدید بدن میں پیدا کرتی ہے تیل میں ڈوبنا جیسے روغن
زیتون میں کبھی جنکے بدن میں ماندگی ہوتی ہے یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہوں نافع ہے۔ اور اون لوگوں کو بھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات
کے ساتھ اعصاب اور مفاصل میں درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جاوے اور اگر روغن
زیت میں ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنی کفتار کو جسطرح ہم آگے کہیں گے پکائیں تو اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے۔ مونہہ
بھگونا اور اوس پر پانی چھڑکنا اوس قوت کو تیز کردیتا ہے جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہوگئی ہو۔ اور بوقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا
کرتا ہے خصوصاً گلاب اور سرکہ۔ اور بیشتر شہوت کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے۔ جو لوگ نزلہ یا درد سر میں مبتلا ہوں اونکو مضر ہے جملہ دوسرا

تعلیم دوسری کا تمام ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اوسمیں اونیس فصلیں ہیں **فصل پہلی مسخنات کے بیان میں**

مسخنات یعنی گرم کرنے والی چیزیں کئی قسم کی ہیں جیسے غذاے معتدل مقدار میں یا حرکت معتدل اور اسمیں ریاضات معتدل بھی داخل
ہیں اور دلک معتدل یعنی مالش اور غمز معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنی خالی سینگی توڑ دانا اسلئے کہ سینگی لگانے سے بسبب خون نکلنے
کے برودت حاصل ہوتی ہے اور ضمناً جو حرکت کہ شدید یا تھوڑی سی اور اسمیں کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے
اور غذاے گرم اور دوا سے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کمی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو۔ اور صناعت مسخنہ جیسے
حدادی اور طباخی اور رنگریزی وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزوں کی بشرطیکہ تسخین بافراط نکریں جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم
معتدل جن شروط پر فصل تیرہویں جملہ اول تعلیم دوسری میں بیان ہوئی اور غضب ناک ہونا ہر حال میں تسخین پیدا کرتا ہے اور ہم یعنی اندوہ
جبتک بافراط نہو اور اگر بافراط ہو برودت حاصل ہوگی اور فرح معتدل ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اور اوسکی خاصیت فقط یہی ہے
کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اوس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہیں ہے اسلئے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے۔ اور کبھی تسخین
واقع ہوتی ہے اور عفونت نہیں ہوتی۔ اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسیطرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت
اوس سبب کے جو مسخن خارجی ہے ایک عفونت خارجی مادہ رطب میں مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت اصلی سے متغیر کردیتی ہے بسبب اثر مزاج
اوس جوہر کے کہ یہ رطوبت اوسمیں بھری ہے ہوں اسلئے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کیطرف پھیرے جسکی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو
عفونت کا فعل اسقدر ہے۔ اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنے صلاح حال سے متغیر کرکے دوسری نوع کیطرف لیجاتی ہے اسکو تعفین نہیں بلکہ ہضم

جو اوس مزاج اصلی کی مخالفت اور اوسکے ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اوسوقت قوت حس سبب ورود اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کرے
پس اوسکو الم پہونچے اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہین کہ شعور منافی کو بطور منافی کے دریافت کرے — سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اوسمین احساس الم کا بالکل نہین ہوتا اسوجہ سے
کہ مزاج مخالف طبیعت کی جوہر اعضا اصلی مین اسقدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضا اصلی کے ہو جاتا ہے اور اسی سوء مزاج
متفق سے درد نہین پیدا ہوتا کیونکہ محسوس نہین ہے حس تو اوسی چیز کی ہوتی ہے جس سے حس قوت حاسہ منفعل ہو اور طبیعت بدنکی ایسی حالت مین کہ سوء جو اوسمین تغیر
حال مین پیدا ہوا ہے اس سے منفعل نہین ہوتی بلکہ انفعال اوس وقت سے ہوتا ہے جب طبیعت مین ایسا تغیر ہو کہ اوسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے
دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہین ہوتی جسقدر صاحب حمای یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمای غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان
دونون تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب اسی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جوہر اعضا مین ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے — اور غب کی حرارت
بوجہ قریب ہونے عضو کے اوس خلط سے جس مین حرارت پیدا ہوئی ہے محسوس ہوتی ہے اور عضو مین مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنی مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین
کہ جسوقت یہ خلط مادہ اوس عضو سے دور ہو جاوے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے اور اوسمین کسیطرح کی حرارت باقی نہ رہے ہان اگر یہ تپ بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو
اور اوسوقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو مین باقی رہیگی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو مین ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت مین بھی واسطے
سمجھانے کے اسطور پر دیجاتی ہے کہ جو شخص جاڑون مین نہاے گرم پانی سے یا بہت گرم سے اس نہانے سے ایک تنفر اور اذیت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدنکی کیفیت مخالف
کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جاتا ہے رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اوسکو معلوم ہوتی ہے یعنی جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع
ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اسکا گرم ہو جاتا ہے اور جتنے ہی گرم پانی
سے جو اسنے نہانے مین استعمال کیا تھا پھر جب یکایک ہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن مین قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوسکو بار بار گراے سبب یہ بات یعنی
ایذا دہی سوء مزاج مختلف کی اور عدم ایذا دہی سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہین کہ اگرچہ دو جنس مین سے ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف ہے
مگر ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ضرور نہین ہے کہ الم پہونچاے اسلیے حار اور بارد اصطلاحی کیفیت
فاعلی ہین اور رطب و یابس دو کیفیت منفعلہ ہین قوام اونکی ماہیت کا ایسا نہین ہے کہ اونکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم مین اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی دو
کیفیتین ہین کہ اونکے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے — یابس چیز جو الم پہونچاتی ہے اوسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست کو ایک سبب
جنس آخر سے واقع ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے کہ یابس بجہت شدت تقبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے اس
طرف رجوع کیا ہے کہ سبب بالذات وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہین ہے — اور حار بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسوجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے — اور بارد بھی
جو وجع پیدا کرتا ہے وہ اسی سبب سے کہ اوسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اوسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا خلا
ہو تا ہم مکاشف مین نزدیک برودت کی ہو جاتی ہے پس جس طرف سے کھینچا اجزا آتے ہین وہان پر تفرق اتصال ہو جاویگا — اس راے مین جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے
کہ بعض ... اوسکو شبہہ ہوا ہے کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور ... ایسے بھی محسوسات ہین کہ اونکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز
سیاہی مین اس سبب سے الم پہونچاتی ہے کہ جمع کرنا اجزا کا اوسمین بشدت ہے — اور سپید چیز اسوجہ سے ایذا دیتی ہے کہ اوسمین تفرق بہت زیادہ ہے اور تلخ اور
نمکین اور ترش مذوقات مین اس جہت سے الم پیدا کرتی ہے کہ تفرق عضو مین زیادہ ہے — اور بکلی چیز مین چونکہ تفرق زیادہ ہے اوسکو تفرق اتصال لازم
ہوتا ہے — اسیطرح مشمومات اور سخت آوازین بھی بجہت تفرق کے ایذا دیتی ہین حرکت ہوا کی بروقت ملاقات پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہے صحیح اور حق اس مسئلہ
مین یہ راے ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے قرار دین کہ وہ بذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاوے اگرچہ اوسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو — اور تحقیقی بیان

تاکہ اوسکی شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کی حاصل ہو اور وہ بخوبی جانے کہ عضو کیسا ہے یا غیر کیسا اور اوسکی فاقت کیسی ہے مثلاً اس شکل کا ورم اس عضو مین ہو سکتا ہے یا اوسکے غیر مین یعنی شکل اوس عضو کی مناسب اوس ورم کے ہے یا غیر مناسب ہے — اور یہ پہچانے کہ اس عضو مین کوئی شے محتبس ہو سکتی ہے یا اوسکے گرد نہیں جا سکتی بسبب اسکے کہ وہ فراخ ہے اور بوجہ نفوذ رہنے کے جو مادہ اوس مین پہونچتا ہے اوسکو بہا دیتا ہے جیسے مسامات صائمہ — اور اگر احتباس مادہ کا اوس مین ممکن ہے یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اوس سے جدا ہو سکتی ہے یا نہین کون سی چیز قابل احتباس نہین سکتی ہے اور کون چیز قابل تحلیل جاننے کے ہے — جب اسکا مقام پہچانے گا اوس وقت اس چیز کا حس وجع یا ورم سے کریگا اور حکم قطعی کریگا کہ یہ وجع یا ورم خاص اوسی عضو پر وارد ہوا ہے یا اوس سے کچھ دور ہے — اور چونکہ مشارکت اوس عضو کی پہچانے گا حکم کریگا کہ یہ وجع اس عضو کا خاص نہین ہے یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہے — اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا انجذاب یعنی پراگندہ ہونا اس عضو مین ہوا ہے یا اوسکے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہے — اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہے تو خاص اسی عضو سے جدا ہوا ہے یا یہ عضو راہ مین اوس عضو کے واقع ہے جہان سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہے — اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کس مادہ کو جذب کرتی ہے مثلاً پہچانے گا کہ اوس چیز کا نکلنا اس عضو سے ممکن ہے یا نہین اور فعل اوس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اوسکے فعل مین کوئی آفت پہونچی ہے تو اوسکے مرض کو پہچانے — بہت باتین ایسی ہین کہ انپر بالجملہ علم تشریح سے واقفیت حاصل ہوتی ہے — اور معلوم ہوتا ہے کہ طبیب امراض اعضاے باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اوسکو تشریح کے جاننے کی بہت ضرورت ہے پھر اگر اوسکو علم تشریح حاصل ہو جاے چاہیے کہ استدلال کرے بیچ امراض باطنی کی چھ چیزون پر اعتماد کرے — پہلی افعال ہین جو [illegible] ہوتی ہین اور اونکا ساقط کرنے اور یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ افعال کی کیفیت اور کمیت اور اونکی دلالت اولی اون چیزون پر دائمی اور [illegible] نہین ہے دوسرے وہ چیز جس چیز کا استفراغ ہوتا ہے اور وہ دیکھے اور مادہ مستفرغ کی دلالت دائمی تو ہے پر اولی نہین ہے دائمی اسوجہ سے ہے کہ اوس سے تبدل یا تغیر کی حاصل ہوتی ہے اور اولی اس جہت سے نہین کہ اوسکی دلالت بواسطہ نضج اور عدم نضج کے ہوتی ہے — تیسرے وجع ہے چوتھے ورم پانچوین وضع چھٹے علامات اعراض ظاہر کہ جو مناسب ہون — اور دلالت ان چیزون کی اولی اور دائمی نہین ہے — اب ہم ایک ایک کی دلالت تفصیل بیان کرتے ہین — افعال سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ سمجھنا کہ کوئی فعل اپنی مجری طبعی پر جاری نہ ہو دلالت ہوگی کہ قوت عضو کو کوئی آفت پہونچی ہے اور قوت مین آفت پہونچنے سے مرض پیدا ہوتا ہے اوسی عضو مین جسکی قوت ماؤف ہوئی ہو — افعال کی مضرت تین طرح سے ہوتی ہے یا کمی ہو جاے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو یا دور کی شے تک کم پہونچے اور مسافت قریب ہی دیکھ سکے — یا معدہ ضعیف ہو جاے کہ بدشواری اور دیر مین تھوڑی سی چیز ہضم کرے — یا فعل مین تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اوس چیز کو دیکھے جسکا وجود نہ ہو یا جیسی وہ چیز ہے برخلاف اوسکے دیکھے — یا معدہ کل طعام کو فاسد کرے یا [illegible] پیدا کرے — یا فعل بکسر باطل ہو جاے جیسے بالکل آنکھ سے نظر نہ آے — یا معدہ سے بالکل فعل ہضم نہ ہو سکے — دلائل استفراغ اور احتباس کے بھی چند طرح پر ہین — یا احتباس غیر طبعی ہو مثلاً احتباس اوس چیز کا ہو جسکی شان سے استفراغ ہے مثل اوس شے کے جسکا بول یا براز ہو جانے — یا استفراغ غیر طبعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شے مستفرغ جوہر اعضا سے یا جوہر اعضا نہین ہے اگر جوہر اعضا کا استفراغ ہو اوسکی دلالت تین طرح پر ہوتی ہے — یا نفس جوہر عضو پر دلالت کرتی ہے جسطرح براز ہونا [illegible] یا کے مرض پر دلالت کرتا ہے — یا بسبب مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز مین آنے اگر غلیظ ہون قرحہ امعاء کے غلاظ پر دلالت کرینگے — اور اگر رقیق ہون تو باریک انتریون کے قرحہ پر دلیل ہونگے — یا بوجہ لون کے دلالت کرے جیسے رسوب [illegible] بول مین اوسکی دلالت اعضاے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر — یا رسوب ابیض ہو تو اوسکی دلالت اوپر اعضاے عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہے — جو پیدا ہو

بالتبع ہو پس مریض سے اون علامات کو پوچھیگا جو مشارکت اعضا سے عقیل ہین ہاں اور محسوس اور ازیادہ نہین ہین کہ اونکی ابتدا وہی
ظاہر ہوا اور بہت ایسے اعراض پیدا کرتے ہین جو قریب اعراض ابتدا و مبادی کے ہون البتہ اونکے تابع جنکو امور بعیدہ ایسے ہین کہ جو جسم مین
ہین اور مریض بجہالت اونکو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہے قرار دیتا ہے — ان امور کی
معرفت سواے طبیب کے اور کسیکو نہین ہوتی — اور طبیب بھی اکثر بدایت تامہ اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ افعال کی مضرتون مین تامل
کرے اگر مضرت افعال کو سابق پاے حکم کریگا کہ مرض مشارکت سے ہے تاہم بعض اعضا ایسے ہین کہ اکثر حال ہین اونکے امراض متاخر
ہوتے ہین بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہے کہ اوسکے امراض بمشارکت امراض معدہ کے ہوتے ہین علی الخصوص اس
اسکا سبب کم ہے یعنی معدہ کے امراض تابع امراض سر کے نہین ہوتے ہین — ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجہ اصلی اور
عارضی کے لاتے ہین اور بطور عموم بیان کرتے ہین اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہین اونکا بیان باب امراض ذاتیہ مین کیا
جائیگا — امراض ترکیب مین سے جو مرض ظاہر ہو اوسے حس پہچانیگی — اور جو مرض اون مین سے باطنی ہو سوائے امتلا اور سدہ
اور ورم اور تفرق اتصال کے محصور کرنا اوسکا حکم کلی مین دشوار ہے — اسیطرح جو اقسام امتلا اور سدہ اور ورم اور تفرق اتصال
کے ایک ایک عضو سے خاص ہین کہ اونکا بیان بھی بطور کلی نہین ہوسکتا اسلیے مناسب ہے کہ ان دونون کا بیان ابواب جزئی
مین کیا جائے **فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان مین** جن دلائل سے معرفت احوال مزاجون کی ہوتی ہے وہ دس
قسمین ہین پہلی قسم ملمس ہے — اور ملمس سے اسطرح شناخت ہوتی ہے کہ تامل کیا جاے کہ ملمس مریض کا مساوی ملمس صحیح کے
بدن معتدل سے ہوا ہے معتدل ہین ہے یا نہین — اگر مساوی ملمس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کریگا — اور اگر لامس صحیح المزاج کا
اوس بدن کی گرمی — یا سردی — یا نرمی — یا سختی سے بسبب طبعی سے زیادہ منفعل ہو اور اوس وقت کوئی سبب خارجی ہوا یا غسل یا اور قسم
کے مسخن اور مبرد سے منسوب سے ہوا ہو ان گرمی یا سردی زیادہ ہوتی ہے یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہے اوس وقت اوس بدن
کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیے — کبھی اوس بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہے اگر اطراف کی نرمی
اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے ہو یا نہ ہو نرمی اور سختی کے جہت سے حکم کرنا بسبب دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہے
یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہون تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر یہ دلائل موجود ن
ممکن ہے کہ حرارت حاد تو ملمس سخت اور درست کو نرم کر دے — جیسا کہ ملمس معتدل کو اوسکی تحلیل بہ نسبت ملمس خشن کے زیادہ کریگی اور نرمی
پیدا ہوگی پس توہم اس بات کا ہوگا کہ یہ ملمس بالطبع نرم اور تر ہے — اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرارت موجودہ ملمس بارد اور لین کو سخت کردے
جیسا کہ ملمس معتدل کو اوسمین انجماد پیدا کرکے کثیف ظاہر کریگی پس گمان کیا جائیگا کہ ملمس بالطبع خشک ہے جیسے برودت اور کبھی لیکن
برودت کا منعقد ہونا البتہ جو کہ ہوتا ہے اور گرمی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہے — اکثر قابل اس انفعال کے اوس مزاج کا بدن ہے
جو نرم بالطبع ہو اگرچہ بہ نسبت لاغر ہو اسلیے کہ نامی اوسمین زیادہ ہوتی ہے دوسری قسم وہ دلائل ہین جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہین
اسلیے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کریگا اور اوس بدن مین سختی ہوگی — اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی
زیادہ ہو دلالت حرارت اور یبس پر کریگی — سمین اور شحیم یا فربہ ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہین — اور بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے
— اگر ہمراہ اسکے رگین تنگ ہون اور خون کم ہو اور صاحب جسم بوقت بھوک کے بہت ضعیف اور نزار ہو جائے اسلیے کہ خون اصلی

جس سے تغذیہ اعضا کا ہوتا ہے بروقت بھوک کے نہین پایا اس بات کو دلالت اسی پر ہے کہ یہ مزاج اوسکا طبعی ہے ۔ اور اگر یہ پچھلی علامتین ہمراہ
سمین اور شحم اور ترہل بدن کے نہون جاننا چاہیے کہ یہ مزاج اوسکا غیر طبعی ہے بلکہ عرضی اکتسابی ہے ۔ سمین اور شحم مین کمی حرارت پر دلالت
کرتی ہے اسلیے کہ ان دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہے اسیواسطے جگر پر انکی کمی ہوتی ہے
اور انثیون پر زیادتی ۔ اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بسبب مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیے کہ تولید سبب کا
اسی مادہ سے متعلق ہے ۔ سمین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بسبب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے ۔ جو بدن لحیم ہو اور اوسمین کثرت
سمین اور شحم کی نہو اوسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہے ۔ اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ
دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے ۔ زیادہ تر نحیف بارد یابس بدن ہوتا ہے
۔ اوسکے بعد حار یابس بعد اوسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اوسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو قسم
تیسری جو دلائل بالون کی جہت سے لیے جاتے ہین اور اوسمین لحاظ استنے امور کا ہوتا ہے ۱ جلدی نکلنا یا دیر مین ۲ کثرت بالون کی یا
قلت ۳ باریک ہونا یا گندہ ہونا ۴ سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ۵ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہے ۔ جلدی بالون کا نکلنا یا
دیر مین یا نہ نکلنا اس سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اوسکے بدن مین ایسے علامات نہون کہ اسمین خون
کم ہے معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہے ۔ اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اوسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اوسکے
مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہاں اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہو بہت جلد بال
نکلین گے اور اون مین کثرت اور گندگی ہوگی اسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت
کے ساتھہ اسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جوانون مین سوائے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہے دخانی نہین
ہے اور ان دونون باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اوگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین ۔ اور استدلال
شکل سے بالون کی اسطرح پر ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہے ۔ اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ سوراخ
اور مسام پیچدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہے ۔ اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے ۔ اور سیدھا
ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے ۔ رنگ کے ذریعہ سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر
دلالت کرتی ہے ۔ اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے ۔
اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھاس کو بروقت خشکی کے عیب اوسکی
سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے ۔ اور یہ بات آدمیون کو بعد اون امراض
کے عارض ہوتی ہے جنسے خشکی پیدا ہوتی ہے ۔ سبب پیری کا نزدیک ارسطاطالیس کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے
اور نزدیک جالینوس کے پھپھوند لگنا جو غذا کو لازم ہے بروقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جبتک کہ
مسام مین نفوذ کرتی ہے ۔ اور اگر ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم
ہونگے اسلیے کہ سبب بلغم کے سفیدی کا اور علت سفید ہو جانے جسم متکرج یعنی پھپھوند لگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے ۔ اور تحقیق
اسکی طبعیات مین ہے ۔ اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ابدان اور موادون کو بالون مین تاثیر ایسی ہے کہ اوسکی رعایت کرنی

مناسب ہے حبشی سے امید نہین کہ اوسکے بال اشقر ہون تاکہ اوسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جاسے وہ مزاج معتدل جو اوسکے صنف کے واسطے
ہے۔ اور صقالبی سے سیاہ بالون کی امید نہین ہے تاکہ اوسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاسے یعنی وہ مزاج جو اوسکی صنف خاص کے واسطے
ہے۔ سن کو بھی بالون مین تاثیر ہے پس جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کھول متوسط ہین۔ کثرت بالونکی
لڑکون مین دلالت کرتی ہے کہ مزاج اونکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہوا اور بڈھا ہو کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج
ہے چھٹی قسم وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن مین نہین ہے یا کم ہے اور برودت
مزاج پر دلیل ہین اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور فضلا صفراوی ہوتی ہر آئنہ رنگ زرد ہو جاتا۔ سرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے
۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور
کبھی زردی خون کے مفقود ہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفرا بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ تیرگی رنگ کی شدت برودت پر
دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہے اور بطرف خلط سوداکے مستحیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی
طرف بدل دیتا ہے۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے۔ اور داغی ہونا یبوست اور برودت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہے
جصی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہے۔ رصاصی یعنی سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسیقدر سوداویت کے
دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سبزی
تابع خون جامد کے جو بالکل سیاہ ہو جسمین بلغم کی شرکت سے کہ اوسنے اوسکو سبز کردیا۔ عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جسمین
تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی
کے۔ اور امراض بواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہے بلکہ اسمین کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے۔ زبان کے رنگ سے
استدلال بدن کے ساکن رگون کے حال پر قوی ہے۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے۔ کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو کا مختلف
دو رنگ ہو جاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بسبب شدت سوزش مرارہ کے عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ
ہو جاتی ہے پانچوین قسم وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور بزرگی اطراف اعضا و انکا استادہ
ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اور اسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم
مزاج کے ہین اسلیے کہ تمام افعال تشوید اور نمیات گرمی حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین۔ اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہین
اسلیے کہ قوائے طبعی بسبب حرارت کے تتمیم افعال پیدائش اور اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہین۔ خشک مزاج کے تابع سختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا
اور غضروف کا منجمد اور پیشانی مین نمودار ہونا اور ناک کا سیدھا اور پتلا ہونا چھٹی قسم وہ دلائل جنکا اعتبار بوجہ انفعال دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی
عضو بہت جلد گرم ہو جاسے سبب اسکے کہ اوسکو زیادہ استعمال یا مزاولت یعنی کیجائی حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی ہی
گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اوسکا مزاج حار ہے اسلیے کہ استحالہ جنس مناسب مین آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے
طرف کیفیت مخالف کے۔ اور اگر بہت جلد سرد ہو جاسے امر بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہی ہے جو مذکور ہوئی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ دونون
مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلیے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اوسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اسمین
کسیطرح کا شبہہ نہین ہے اور تمہارا کلام (کہ جنس مناسب کیطرف استحالہ آسانی ہوتا ہے) اس بات کو لازم کرتا ہے کہ انفعال شبیہ سے

اولی اور سچی بی ہوا اور ضد سے کم ہو۔ اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ جو شبیہ منفعل نہین ہوتی ہے اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت اور اوسکی شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہے ونیز طبیعت مین۔ اور اسمین شبیہ آپس مین نہین ہے بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک اونمین کا بنسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور اونمین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہے بقیاس بہت گرم چیز کے سرد ہے۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا یہ سبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے منفعل ہوتی ہین پس جسمین گرمی کم ہے اوسکی انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بنسبت بہت گرم کے بارد ہے نہ اس نظر سے کہ دونون حار ہین۔ اسیطرح جو نہایت سرد ہے اوس سے بھی اسمین منفعل ہوتا ہے اور جسمین کم برودت ہے اوس سے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر اسمین یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہے یعنی جو اسمین سے قوی تر ہے اوسکی کیفیت معین ہوتی ہے اور دوسرے کی کیفیت کا جسمین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اسکا طرف اوس چیز کے جسکی کیفیت تیز ہی ہوتی ہے اور اوسکی کیفیت اسکے فقدان مین ہوتی ہے آسان تر ہے مترجم کہتا ہے فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اور اسکو ایک قدر گرم پانی سے ملائین تو ضرور دونون کی تیز گرمی اعتدال مین تغیر ہو جاویگا لیکن محسوس تغیر اوسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو تیز گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی حرارت اور تیز گرم ہونا اور یہ ظاہر نہین اسیطرح تیز گرم پانی مین کسیقدر حرارت ضعیف محسوس نہیں تھی اور کم گرم پانی مین کسیقدر برودت خفی تھی خفیف حرارت تیز گرم پانی کو تو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھاویگی اور خفیف برودت تیز گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی سے ملکر اکتساب حرارت کا کریگی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ تیز گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شی کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہے اور آسان بھی حق علاوہ یہ ہے کہ اس مقام پر ایک اور چیز ہے جو منقش بعض مشارکات کیفیت مین ہے اور اوسمین ناقص بھی ہے مثلاً گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسبب قبول تاثیر حار دوا کی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی کہ وہ برد دافع ہے واسطے زیادتی تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کی سم باطل کرتا ہے سبب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانعہ کو باطل کرکے ایک دوسرے کے معین تسخین پر ہوتے ہین اور اسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی قصد کرے کہ اعتدال باطل ہو جاوے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اوسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب روکتا ہے حتی کہ گرم زہر کی مقاومت اور اونکی دفع مضرت اور اونکے جوہر کا فساد کرنا سوا اسے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت کے واسطے ایسا آلہ ہے کہ ضرر اوس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کہ روح کو اوسکے دفع پر حرکت دیتی ہے اور حار خارجی کے بخار کو ہٹا کر اوسکی تحلیل کرتی ہے اور مادہ حار کو دور کر دیتی ہے۔ اسیطرح سے جو بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بسبب ضد کے اوسکے ضرر کو دفع کرتی ہے۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلیئے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہے اس بات سے کہ حرارت غریبہ اوسپر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اوسکے ذریعہ سے رطوبات مین تصرف تنضیج اور ہضم کرنیپر قادر ہوتی ہے اور اونکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے۔ اور جسوقت حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہے اسلیئے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جبکہ توسط ہے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہے پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور سامنا رطوبات
سے حرارت غریبہ کا اسی وقت ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کی تصرف پر
قادر ہو جاتی ہے اور ان رطوبات پر غالب آکر بحرکت غریبہ انکی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ
جمیع قوتون کا ہے۔ اور برودت سب قوی کے منافی ہے اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہے بالعرض کسیقدر نافع ہے جسطرح فصل تیسری تعلیم دوسری مین
بیان ہوا۔ اسیوجہ سے کہا جاتا ہے حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا۔ اور نہین نسبت دیجاتی ہین طرف برودت کے حلیونگی حالات
بدن کی طبیعی نسبت دیجاتی ہے طرف حرارت کے **ساتوین قسم** حالت خواب و بیداری کی۔ ان دونون کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت
کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر۔ زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہے۔ اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہے خصوصاً
دماغ کی حرارت اور یبوست سے **آٹھوین قسم** وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین۔ اگر افعال کا استمرار مجری طبیعی پر ہو اور ہر ایک
فعل تمام اور کامل ہو اسکے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرطہ کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے۔ اسیطرح افعال
مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشو نما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکل آنا اور دانتون کا جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال مین بلادت
اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بجہت حرارت مزاج کے
بھی عارض ہوتی ہے تاہم تغیر مجری طبیعی سے خالی نہین ہے بشرطیکہ ضعف ہو۔ کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبیعی فوت ہو جاتے
ہین اور ان مین نقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہو جاتی ہے اسیطرح بعض افعال طبیعی بجہت برودت
کے کبھی زیادہ ہو جاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال افعال طبیعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکا شمار افعال طبیعی مین کسی شرط اور سبب کی وجہ
سے ہوتا ہے۔ نوم کیطرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح شغل افعال سے خالی ہو کر آرام
پاسکے تاکہ جو تعب اوسکو حالت بیداری مین بوجہ فعل وانفعال کے عارض ہوا ہے نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہو جاسکے یا اس وجہ سے کہ روح کو
احتیاج ہضم کرنے مین غذا کے توجہ زائد کی ہے۔ اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا اور دیگر افعال کے پورا کرنے مین عاجز ہے۔
پس حالت نوم مین چونکہ اور افعال سے معطل ہو جاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بسبب
کسیقدر عجز کے ہے۔ اور عاجز ہونا روح کا یا نیند ایک امر غیر طبیعی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے اگرچہ یہ خروج طبیعی ہے بایں معنا کہ اسکی
ضرورت ہے اسیلئے کہ طبیعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہے۔ اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہے بایں طور کہ افعال
معتدل ہون اور تمام ہو جائین۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہے۔ منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر
آواز کا قوی اور بلند ہونا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا
ظہور کبھی سبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے خاص ہے **نوین قسم** دفع فضول بدنی اور کیفیت اون
چیز کی جو دفع ہوتی ہے پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوتی ہے تیز ہو اور اوسکی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو
اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بہ بال اور پختہ ہو اگر اوسکی شان سے بہ بال اور پختہ ہونا ہے تو وہ مزاج گرم ہے۔ اور جو فضول اوسکے مخالف
ہین برودت مزاج پر دلیل ہین **دسوین قسم** بلحاظ افعال اور انفعالات قواے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام مین کوشش
اور دوڑنی تھا۔ اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی تھی کیا ست اور فہم کا تیز ہونا سکے مالک مین دست اندازی ہے اور بڑے کامون کیطرف

توجہ کرنا ۷ اور بے شرمی ۸ اور حسن ظن ۹ اور امید قوی ہر چیز مین رکھنی ۱۰ اور جسارت قلبی ۱۱ اور رضا اور نشاط ۱۲ اخلاق مردانہ ۱۳ اور کسل مین
کمی ۱۴ اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہین سو ان باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہین — ثابت رہنا غضب کا اور برقرار
رہنا رضا کا اور جو چیز خیال مین آسکے اوسکا ثبات اور جو حافظہ مین ہو اور سوا اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت
کرتا ہے — زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے — ازین قبیل احلام ہین یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے
مزاج مین حرارت غالب ہو اکثر اوسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہین کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دھوپ مین جلتا ہے — اور جسکے مزاج پر
برودت غالب ہو وہ خواب مین دیکھتا ہے کہ برف مین ٹھٹھرا ہوا ہے یا سرد پانی مین ڈوبتا ہے — اسیطرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط
کی چیزون کو خواب مین دیکھتا ہے — یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر ان دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہین لیکن
مزاج غریب عارضی اگر عارض ہو اوسپر اشتعال حرارت کا بدن مین موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور قوت حرکت کے قوت کا
ساقط ہونا بسبب ثوران حرارت کے اور پیاس مین افراط ہونی اور فم معدہ مین التہاب اور منہ مین تلخی اور نبض مین ضعف اور سرعت
شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور سرد چیزون کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل مین زبون حالی اور
کرنے کی — اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخاء مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی
سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل مین زبون حالی — اور دلائل مزاج رطب
غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہین مگر اونکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا نکلنا روانی طبیعت کی بدہضمی
تر چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا — اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوختگی بدن کی
لاغری جو عارضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی خریف مین زبون حالی — مرطب کے استعمال سے تشفی — گرم پانی — اور روغن
بطبیعت کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا **فصل چوتھی خلاصہ علامات معتدل کے بیان مین** جتنے
اچھے علامات اوپر گذر گئے ہین اون سبکو یکجا کرکے علامات مزاج معتدل اسطرح حاصل ہوتے ہین ۱ لمس حرارت اور برودت اور
رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی مین معتدل ہو ۲ رنگ سپیدی اور سرخی مین معتدل ہو ۳ سحنی کا اعتدال فربہی اور لاغری مین
اور مائل بطرف فربہی کے ۴ رگین نہ بہت چھپی ہوئی ہون اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون ۵ بال
کثرت اور قلت مین بلکہ چھوٹے بالون مین اور گرہ دار اور سیدھے ہونے مین معتدل ہون — لڑکپن مین رنگ بالون کا اشقر اور
مائل بسیاہی سن شباب مین ۶ خواب اور بیداری مین اعتدال ہو ۷ درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے مین ۸ قوت تخیل اور تفکر
اور تذکر کی ۹ اخلاق کی افراط اور تفریط مین متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن مین توسط ۱۰ غضب اور خوف مین توسط ۱۱ سنگدلی اور
نرم دلی مین توسط ۱۲ اضطراب افعال اور وقار مین توسط ۱۳ تکبر یعنی غرور اور فروتنی مین توسط ۱۴ کل افعال صحت تمام ہون ۱۵
اور جودت اور سرعت نمو مین ٹھہرنا ۱۶ سن وقوف کا زمانہ دراز تک ہو ۱۷ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمین خوشبو اور خوش آوازیان
اور مجمع سرور اور خوشدلی سے استیناس ہو ۱۸ محبوب ہونا اوسکا ہر ایک کے نزدیک ۱۹ کشادہ رو اور بشاش رہنا ۲۰
خواہش طعام اور شرب کی معتدل ۲۱ معدے مین ہضم سپیدہ اور جگر اور عروق مین اور اوعیۂ تشریحی مین تمام بدن کے ۲۲ معتدل
حال نکالنے مین فضول کے مجاری معتاد سے **فصل پانچوین بیان علامات اوس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو**

یہ وہی شخص ہے جسکے اعضا کا مزاج متشابہ نہو بلکہ اوسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اوسکا طرف ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہو اور دوسرا طرف ضد اوس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا غیر متناسب ہو اسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ اسکے فہم و عقل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اوسکا بڑا ہو اور اونگلیان چھوٹی چہرہ گول سر اندازہ مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور موتھہ اور گردن اور دونون پاؤن برگشتہ ہون گویا اوسکا چہرہ نصف دائرہ ہے اگر دونون طرف اوسکے کروی الشکل ہون اوسکے مزاج مین اختلاف زیادہ ہوگا ۔ اسیطرح اگر سر اور پیشانی گول ہو اگر موتھہ اوسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین بلادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دور ہے ۔

فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین

امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلای ظروف اخلاط ہوتی ہے دوسری بحسب قوت ۔ امتلا بسبب ظروف یہ ہے کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ ہون تا انکہ تمام مقامات اسیسے بھر جاتے ہین اور اونمین تمدد پیدا ہو ایسا شخص بروقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر بوجہ امتلا اسکے رگین پھٹجاتی ہین اور اونمین سیلان یہانتک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہے ۔ علاج ایسے شخص کا بہت جلد فصد کرا دینا ۔ قوت کا امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط سے اوسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہونچے بلکہ بسبب ردی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسیوجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین گرفتار ہوتا ہے ۔ علامات جملہ امتلا کے اوعیہ کے یہ ہین ۔ اعضا مین گرانی پیدا ہو ۔ چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی ۔ رنگ سرخ ہو جاوے ۔ جلد پھول جاوے اور تمدد پیدا ہو نبض مین امتلا ۔ قارورہ مین غلاظت ۔ اشتہا مین کمی ۔ بصارت مین کوتاہی ۔ اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر دلالت کرین مثلاً دیکھے کہ اوسمین حرکت کی طاقت نہین ہے یا دوڑ سکنے کی ۔ یا بار گران اوٹھا لیا ہے ۔ کلام کرنے پر بوجہ بوجھہ کے قادر نہو جیسے خواب مین اور سیلے ہوے آپکو دیکھنا ۔ اور بسرعت حرکت کرتے ہوے ۔ اخلاط رقیق اور اونکی مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہے ۔ علامات امتلا کے بحسب قوت یہ ہین ۔ کسل ۔ اور ثقل ۔ اور قلت شہوت مثل اول کے اسمین بھی ہوتی ہے ۔ اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو ۔ رگون مین بادی انتفاخ ۔ اور جلد مین زیادہ تمدد نہو گا ۔ اور نبض مین امتلا اور عظم ۔ اور بول مین زیادہ غلاظت اور رنگ مین زیادہ سرخی نہین ہوتی ۔ اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہے ۔ اور تھیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہے ۔ خواب اوسکے ۔ خارش ۔ اور لذع ۔ اور احتراق ۔ اور بوے بد کے زیادہ ہوتے ہین ۔ اور جو اخلاط غالب ہون اونپر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آیندہ ذکر ہوگا دلالت کرتے ہین ۔ اکثر اوقات امتلا بسبب قوت تبدل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہے

فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین

خون اگر بدن مین غالب ہو اوسکے علامات امتلا اوعیہ کے علامات کے قریب ہین ۔ اور اسیوجہ سے غلبۂ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین خصوصاً سر اور دونون کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہے ۔ انگڑائی ۔ جمائی ۔ متلی ۔ اونگھی جو ہر وقت لازم رہے ۔ اور کدورت حواس ۔ اور بلادت فکر ۔ اور ماندگی بدون تعب سابق کے ۔ اور شیرینی موتھہ کی وقت بوقت پیدا ہو ۔ سرخی زبان کی ۔ اور بدن پر دمل ۔ اور زبان مین چھالے نکل آئین ۔ اکثر اون علامات سے جو آسانی سمجھا جاتے ہین جیسے نتھنا اور مسوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے ۔ کبھی غلبۂ خون پر مزاج وعمر ۔ تدبیر گذشتہ ۔ سن ۔ بلد حاضر ۔ عادت ۔ بعید زمانہ سے فصد نہ کھلنا دلالت کرتا ہے ۔ خواب جو غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے ہوتے ہین سرخ چیزون کو دیکھنا ۔ یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آسکے ۔ یا خون مین آپکو آلودہ دیکھے ۔ ازین قبیل اور علامات جو مشابہ انکے ہین ۔ غلبۂ بلغم کے علامات ۔ رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا ۔ بدن ڈھیلا ملمس نرم اور سرد ۔ لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت ۔

پیاس مین کمی نہ گی مگر یہ کہ بلغم شور ہو اوسوقت پیاس مین کمی نہوگی خصوصاً سن شیخوخت مین پیاس بہت کم ہوگی نفخ ہضم ترشی آروغ سپیدی بول کثرت نوم کسل استرخاء اعصاب بلادت ذہن نرمی نبض مائل بطرف بطوء اور تفاوت کے اسکے بعد سن عادت تدبیر گذشتہ پیشہ بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین خواب مین پانی مینہ برستے باران اولے برف وغیرہ نظر آتے ہین علامات غلبۂ صفرا زردی رنگ بدن خصوصاً آنکھون کی تلخی دہان خشونت زبان اور خشک ہونا اوسکا نتھنون مین خشکی لذت پانا نسیم سرد سے شدت عطش نبض مین سرعت ضعف اشتہائے طعام متلی قے صفراوی زرد یا سبز براز رقیق جسمین لذع ہو بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین اوسکے بعد تدبیر مقدم عادت مزاج بلد فصل سن پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے خواب مین شعلہ اور چمکتے ہوے نظر آنا اور جھنڈے زرد نظر آنا اور جن چیزون مین زردی نہو نظر آئین اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آسکے علامات غلبۂ سودا خشکی بدن تیرگی اور سیاہی خون اور اوسکا غلیظ ہونا زیادتی وسواس و فکر سوزش فم معدہ اشتہائے کاذب بول مین تیرگی اور سیاہی اور سرخی قوام مین غلظت رنگ بدن کا سیاہ ہونا اور سیر بال بکثرت ہونا کثر خلط سودا سے ہے بدن جسمین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے ایضاً علامات سودا کے بہق اسود کا پیدا ہونا اور قروح خبیثہ کا اور نیز امراض طحال کی کثرت اور سن مزاج عادت بلد پیشہ فصل تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہین خواب ترسناک مثل تاریکی اور گڑھے گرنے سے اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھنے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والی سددون کی

جسوقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اوسپر دلائل قائم ہون اور ثقل محسوس ہو اور وہ ثقل اتصال کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سدے ضرور ہونگے سددون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سدے ایسے مجاری مین پڑین جنمین جاری ہونا مواد کا ضرور ہو جیسے جگر مین اسلیے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اوسکی راہ مین ہو از قسم سدے کے بہت سی غذا مجتمع ہو کر محتبس ہو جاوے گی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے ہونے سے کیا جاتا ہے لیکن سدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہوگا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بسبب سدے کے محسوس ہوگا اکثر جسکی رگون مین سدے پڑین اوسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے اسلیے خون اوسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا

فصل نوین علامات دالّہ ریاح پر

ریاح پر کبھی استدلال بسبب اوس درد کے کیا جاتا ہے جو اعضائے ذی حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اوس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی استدلال ریاح پر اون حرکات سے کیا جاتا ہے جو حرکات اعضا مین پیدا ہون اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہے درد سے اوسطرح پر استدلال ہوتا ہے کہ وجع معدہ ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصاً جسوقت خفت کے ساتھ ہو اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اوسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہے یہ حرکت اور درد اوسوقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضائے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غدودی کے کہ اگر ریاح پیدا ہون اونمین درد ظاہر نہین ہوتا کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اوسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر دیتے ہین مگر درد نہین ہوتا ہے لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اوس عضو کو جو اوس ہڈی کے متصل ہے تشخیص بھی معلوم ہو جاتی ہوتی ہے استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہو کر متحرک ہوتے ہین اور اونکی حرکت ذریعہ انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے استدلال بذریعہ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اوسوقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے یا یہ کہ جس عضو مین ریح پیدا ہو

اور اسکے ٹھونکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاء زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہے — اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح ہوتا ہے
کہ لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ لحمی تھوڑی سی کے ہوتی ہے — اسطرح کہ نفخہ میں تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت
رواں اور ملتی ہوئی نہیں ہوتی — یا خلاف ریح اسلیے کہ حس لمس ان دونوں میں تمیز کرتی ہے — اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہیں ہے بلکہ
بیچ صورت حرکت کے ٹھہرنے اور ہلنے میں فرق ہوتا ہے

فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے

ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے — اور باطنی اورام اگر گرم ہوں اور تپ لازم دلالت کرتی ہے — اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم
میں حس نہو — اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو — یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال میں پیدا ہو وہ بھی دلالت
ورم پر کرتی ہے — یا معین دلالت میں ہوتی ہے — اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسیقدر انتفاخ محسوس ہو
بشرطیکہ اوس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے — ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہیں ہوتا اور اوسکے علامات کی کیطرف اشارہ کرنا دشوار ہے —
اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کریں ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہلکا اور اس کلام کے سمجھنے والے کو جاذب کرے گی — پس مناسب یہی ہے کہ اورام
باردہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ میں جہاں ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جاوے — اس مقام پر ہم اسیقدر کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی گرانی
کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور باینہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائیں تجویز کرنا چاہیے کہ یہ ورم بلغمی ہے — پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط
سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصاً اگر لمس کرنے میں صلابت پائی جاوے کہ صلابت افضل دلائل سوداوی ہے — اگر اورام گرم اعصاب میں
ہوں جمیع شدید اور صعبات قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل میں ڈالدیتی ہیں اور حرکات قبض و بسط میں آفت شروع ہو جاتی ہے
— جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق میں پیدا کرتے ہیں — اور جسوقت مادہ ورم احشا کا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پکنے
ہونے کی پہنچتی ہے درد اور تپ میں شدت اور زبان میں خشونت شدید پیدا ہوتی ہے — بیماری بڑھ جاتی ہے — اور اگر ورم عظیم اور پرخطر ہو جاتا ہے
ثقل زیادہ ہو جاتا ہے — اکثر صلابت اور گرانی محسوس ہوتا ہے — بیشتر بیماری میں لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے — دونوں آنکھیں اندر کو بند
ہوئی بیٹھی جاتی ہیں جسوقت ورم پکتی ہے تیزی تپ اور درد اور حرارت کی گھٹ جاتی ہے — اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا
ہوتی ہے — اور اگر ورم جمع ہو یا صلابت ہو جمع میں خفت اور صلابت میں نرمی پیدا ہوتی ہے — اور جو اعراض الم دہندہ ہیں سب میں سکون ہو جاتا
گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے — پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے پہلے اوس سے لرزہ بجہت لذع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع
مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے — اور نبض مرتعش ہو جاتی ہے بجہت منتشر ہونے مادہ کے — اور اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے — اور ضعف اور صغر
اور سقوط اور تفاوت عارض ہوتا ہے — اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے — اکثر اطراف میں گرمی آجاتی ہے — مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب
میں دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطریق براز — جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ میں سکون پیدا ہونا اور
تنفس میں آسانی اور قوت میں درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب میں — کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے
عضو کے ہوتا ہے — اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے — انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے
منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ بن گوش کی طرف — یا ورم جگر کا طرف کش ران کے — اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف
عضو شریف کے جاوے — اور جید یہ بات عارض ہوتی ہے اور [illegible] کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا
ذات الریہ کے منتقل ہو — واسطے انتقال اورام باطنی کے ونیز انتقال مادہ خراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہیں کہ

یہ مواد جس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین شراسیف مین تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے — اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اسپر بدحالی
تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے — اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے —
اور گرانی جانب تر تو وہین پیدا ہوتی ہے — اور درد سر عارض ہوتا ہے — اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور مونڈھے مین ظاہر ہوتا ہے — اور
جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ مین جا گزین ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اوسمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے — پھر اگر بطرف اوس گوشت نرم
کے جو پیچھے دونون کانون کے ہے مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہے — رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے — تمام اورام احشا مین رعاف
بہت عمدہ دلیل ہے — اور پوری بحث اورام کی بنسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے

فصل گیارہوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس اوسپر
واقف ہوتی ہے — اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو وجع ثاقب یا ناخس یا اکال اوسپر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے
ساتھ تپ نہو — اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلط کی ہے مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد
علامات ورم اور اوسکے نضج کے ہوتا ہے — اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہے اکثر اوسکو دلالت شگافتہ ہونے پر بوجہ نضج کے
ہوتی ہے — اور کبھی نہین ہوتی ہے — اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی — اور ریم نکل جاے گی —
اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی — اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی — کبھی استدلال تفرق اتصال پر
اعضا کے اپنے مقام سے اوکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے — اگرچہ بالکل جدا نہو جاے جیسے فتق مین — اور کبھی نکلنے والی چیزون کے
بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہے — اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہوجاتے ہین ان مواد کا
انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال ہو جاے اور مسالک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین پھٹ جائین اگر
براز اوسکا بند ہوجاے — بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہے کہ اوسپر آگاہی نہین ہو سکتی — اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوے ہین تفرق اتصال
کی شناخت مین کافی نہین ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزوی کی اونکی شناخت مین ہے کہ بنسبت ایک ایک عضو کے
جداگانہ ذکر کیا جاے — اور یہ اسواسطے کہ مثلاً کوئی عضو ہے جس ہو خواہ شامل اوس رطوبت کا نہو جو اوس سے جاری ہو یا اوسمین گنجایش
اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اوسکو ایسا اعتماد نہو کہ اوسکے اوکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاے — یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ اورام مین سخت اعراض اور اسیطرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اوسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال
اعضاے عصبی مین جنکی حس زیادہ ہے واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین — اور غشی اور تشنج تو انمین ہمیشہ لاحق
رہتا ہے — غشی بوجہ شدت وجع کے — اور تشنج بسبب عصبی ہونے عضو کے — ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اوس قسم کے اعراض
مین شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہین اسلیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اسواسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی
ہے اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہے انصباب مواد کی استعداد اوسمین زیادہ ہے — از انجا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال
بدن سے ہین مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کیجاے — جملہ پہلا تعلیم تیسری — **فن دوسرا** اور اوسمین بیس
فصلین ہین **فصل پہلی بیان کلی نبض کا** نبض حرکت اون اعضا کی ہے جنمین روح بھری ہوئی ہے اور وہ اوعیہ روح
کہلاتے ہین — اور یہ حرکت مرکب دو متضاد حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے — انبساطی حرکت وہی ہے جب نبض اوپر کو اوبھر کے

اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہونچاتا ہے — اور انقباض حرکت وہ ہو کہ اندر کیطرف سمٹے — فائدہ ان دونون حرکتون کا تدبیر روح کی بذریعہ تسلیم کے ہے کہ حرکت
انقباضی سے تمام اندر کو کھینچتی ہو — اور انبساطی سے جو ہوا سے گرم اندر بھری ہوئی ہے دفع ہوتی ہو — نبض مین بحث دو طور پر ہو سکتی ہے — کلی اور جزئی
یعنی بسبب ایک ایک مرض کے — ہم اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہین — اور احکام جزوی امراض جزوی کے ساتھ بیان کرینگے
نبض کہتے ہین کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہو اسلیے کہ ہر ایک نبض مین دو حرکت انبساطی اور انقباضی ہوتی ہین
اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ مین ایک سکون ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے — اس طرح پر محال ہو کہ جب پہلی حرکت اپنی
مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہونچ جاے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو بغیر بیچ مین تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع
اور دوسری حرکت کی ابتدا نہین ہو سکتی — برہان اس مسئلہ کی علم طبعی مین بیان ہوتی ہے — سبب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہین ہو بدون اسکے کہ ہر ایک
حرکت واحد نبض کے واسطے تا انیکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار چیزین درکار ہونگے دو حرکت اور دو سکون — بالتفصیل — پہلی حرکت انبساطی اور اسکے بعد
ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اور اسکے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہے
حرکت انقباض کی اکثر طبیبون کے نزدیک ہرگز محسوس نہین اور بعض مدعی ہین کہ محسوس ہوتی ہے — قوی نبض مین بوجہ قوت کے محسوس ہوتی
ہے — اور عظیم مین بوجہ بلندی اور ارتفاع کے — اور صلب مین بسبب شدت مقاومت کے — اور بطی مین بوجہ طول زمانہ حرکت کے جالینوس
کہتا ہے مین زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اور اسکے بعد مینے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عہد کیا تا انیکہ یکقدر مجھے آگاہی ہوئی
بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے مینے اسکو پہچانا اور اسکے بعد مجھپر دروازے علم نبض کے کھلگئے جو شخص مثل میرے متعہد ہو
مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کریگا — اگرچہ بعض منکرین کہتے ہین کہ حرکت انقباضی موجود نہین ہے حقیقت مین نہ یہ صحیح ہو تو ... ہے
نہین کہ حرکت انقباض کی اکثر حال مین غیر محسوس ہے — ہاتھ مین ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اسکے تین فائدے ہین — اول یہ
ہاتھ مین اسکا اس رگ کا آسان ہو اور اسکے کھل جانے مین مریض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہین ہوتی اور اسکی موضع سامنے قلب کے سیدہی ہے
اور اوس سے قریب ہو — مناسب ہے کہ نبض یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہو ایک ہی جانب پر ہون یعنی پہلو پر ہون اس
طرح کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر نیچے کیطرف ہو یا بالعکس — پہلو کے رخ پر ہاتھ رکھنے کا فائدہ یہ ہو کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چیت ہو نبض عرض مین
بڑھ جاتی ہے اور اشراف یعنی بلندی مین اور طول مین گھٹ جاتی ہو بخصوص جبکہ ہاتھ دبلے ہون — اسیطرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پیٹ ہو کہ پشت
اوسکی اوپر کیطرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہے اور عرض گھٹ جاتا ہے — واجب ہو کہ جسوقت کسیکی نبض دیکھیے وہ شخص غصہ اور بہوک
اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو — اور شکم سیر یعنی پیٹ بہرا نہو کہ پیٹ مین گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہو اور کسی عادت مین کار روز اوسوقت تارک نہو اور نہ کسی
خلاف عادت کو اوسوقت اختیار کیے ہو — یہ بھی ضرور ہے کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جاسے تاکہ اوس پر اور نبضون کا قیاس کرین
— اسکے بعد ہم یہ کہتے ہین کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہین بر طبق اوس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے اونکی دس قسمین ہین اگرچہ
مناسب بحال کل سبب ہی ہو کہ اونکو نو قسمون مین منحصر کرے پہلی جنس لی جاتی ہو مقدار زمانہ انبساط سے دوسری جنس ماخوذ ہو کیفیت قرع
حرکت سے واسطے اسکے یعنی نبض کا اونگلیون مین لگنا تیسری جنس معتبر ہے زمانہ ہر حرکت سے چوتھی جنس معتبر ہے بنسبت قوام آلہ کے
یعنی وہ شریان جسکی حرکت نبض مین معتبر ہے اسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ پانچوین جنس لی جاتی ہے باعتبار خالی ہونے اور بہرے ہونے
شریان کے چھٹی جنس ماخوذ ہے باعتبار حرارت اور برودت لمس شریان کے ساتوین جنس معتبر ہے باعتبار زمانہ سکون کے

آٹھوین جنس لی جاتی ہے باعتبار استواء اور اختلاف نبض کے نوین جنس ماخوذ ہے باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا ترک اوسی انتظام کے
دسوین جنس معتبر ہے باعتبار وزن کے۔ مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے پس احوال نبض کے باعتبار
مقدار کے نو واجب ہین بسیط۔ اور مرکب بسیط کی نو قسمین ہین۔ طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے۔ عریض ضیق معتدل باعتبار قطر
عرضی کے۔ منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمق کے۔ طویل وہ نبض ہے کہ اوسکے اجزا طول مین مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہون اور وہ
مزاج معتدل حقیقی ہے یا مقدار طبعی خاص نسبت اوسی شخص سے طول مین اجزای نبض کے زیادہ ہون۔ اور معتدل وہی ہے جو اس شخص خاص کے واسطے
چاہئیے۔ ان دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا۔ قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اوسکے طول مین کم ہون
۔ اور معتدل وہی نبض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو۔ علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی۔ اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ
زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہین۔ ان اقسام بسیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا
کچھ نام نہین ہے۔ جو نبض طول اور عرض اور ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اوسکو عظیم کہتے ہین۔ اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اوسکو صغیر کہتے ہین۔
اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہے۔ اور جو نبض عرض اور شہوق مین زیادہ ہو اوسکو غلیظ کہتے ہین۔ اور جو عرض اور شہوق مین کم ہو اوسکو
دقیق کہتے ہین۔ اور درمیان ان دونون کے معتدل ہے **دوسری جنس** جو باعتبار قرعات کے معتبر ہے اوسکی تین قسمین ہین۔ قوی اوس
نبض کو کہتے ہین جو ناخن کی اونگلیون پر وقت حرکت انبساط کے اس زور سے لگی گویا اونگلیون کو ہٹا دیگی۔ اور ضعیف مقابل ہے قوی کے کہ جسکے نیچے
اونگلیون ناخن کے کم محسوس ہو۔ اور معتدل وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کی قرع اوٹھا کرے **تیسری جنس** ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت
کے ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین۔ سریع وہ نبض ہے جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر مین طی کرے۔ اور بطی اوسکے ضد ہے۔ اور معتدل وہ ہے
جو درمیان سریع اور بطی کے ہے **چوتھی جنس** باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہے اسکی بھی تین قسمین ہین۔ لین وہ نبض ہے جو اندر کی طرف بآسانی دب جانے
کی قابلیت رکھے۔ اور صلب وہ ہے جو اسکے ضد ہو۔ اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے **پانچوین جنس** کا اعتبار باعتبار اوس مادہ کے
ہوتا ہے جو رگ کے اندر موجود ہو اوسکی بھی تین قسمین ہین۔ ممتلی وہ نبض ہے کہ اوسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو لیکن ایسی نہ ہو کہ اوسکا جوف
معلوم نہو۔ اور خالی وہ ہے جو اسکے ضد ہو اوسکو فارغ کہتے ہین۔ اور معتدل وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو **چھٹی جنس** کا اعتبار باعتبار
ملمس نبض کی ہوتا ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین۔ حار بارد معتدل **ساتوین جنس** باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اوسکی بھی تین قسمین
ہین۔ متواتر وہ نبض ہے کہ جسکے دو قرع مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدارک و متکاثف بھی کہتے ہین۔ اور متفاوت متواتر کی ضد
ہے اور اوسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین۔ اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہے۔ پھر یہ زمانہ سکون کا بحساب انبساط کی شمار کیا جاتا ہے
اور اگر انقباض مطلق دریافت نہو اس زمانہ کا شمار بحساب اسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو۔ اور اگر ادراک زمانہ انقباض کا
ہوسکے تو اسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کی کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہین **آٹھوین جنس** جسکا اعتبار باعتبار
استواء اور اختلاف کی ہوتا ہے اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی۔ استوا یعنی تشابہ ہو یا بعید حرکات انبساطی انقباضی
مین کا یا حصہ جزو کا اجزا سے ایک نبض کے یا ایک جزو کا اجزا نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہے۔ عظم و صغر۔ قوت و ضعف۔
سرعت و بطوء۔ تواتر و تفاوت۔ صلابت و لین۔ تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اوسکا سریع تر ہوتا ہے بلحاظ ابتدا حرکت
کے یا ضعیف تر ہوتا ہے بہ نسبت ضعف کے۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ صفات

یا اجزائی نبض واحد یا غیر واحد ہیں کے تمامی اقسام مذکورۂ بالا مین کرے ممکن ہو لیکن تامل اور تفصیل کا انمین پانچ قسمون مین ہوگا اور سب اقسام انہین پانچ
قسمون کی طرف رجوع کرینگے بعض مستوی علی الاطلاق وہی ہے جو ان پانچون قسمون مین مستوی ہے ۔ اور اگر ان پانچ مین سے کسی ایک قسم مین مستوی ہوا
ہو اوسکو مستوی علی الاطلاق نہ کہین گے بلکہ جس قسم مین استوا ہوگا اوسی قسم مین اوسکو مستوی کہین گے مثلاً مستوی قوت مین یا مستوی عرض مین
۔ اسیطرح مختلف وہ نبض ہے جو مستوی نہو اوسکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہے یعنی جمیع اقسام اعتبارات مین غیر مستوی ہو ۔ یا کسی قسم خاص مین غیر مستوی
یا مختلف ہو **نوین جنس** جسکا اعتبار بلحاظ انتظام اور غیر انتظام کے ہوتا ہے اوسکی دو قسمین ہین مختلف منتظم مختلف غیر منتظم ۔ منتظم وہ نبض ہے کہ جسکے
اختلاف کا ایک طرز واحد محفوظ ہو اور اوس نظام مین خلل نہ پڑے اور اوسی اختلاف کا ہر قسم مین دورہ ہوا کرے یعنی جتنی سانس تک یہ یا خالی پڑنی تال
وغیرہ مین اور بعد سانس شمار قرع مین پایا جاوے ۔ یا جسقدر کوئی قرع ابتدا کا تیسری چوتھی یا پانچوین مین حساب سے الگ ہوتا ہو اور جلد ہوتا ہو اوسی حساب سے
دوسرے دورے مین الگ ہوجاوے یا جلد یا دیر مین واقع ہو اور اوسکی دو صورتین ہین ۔ ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اوسمین پیدا ہوا ہے مکرر قرعات مین وہی
اختلاف باقی رہے ۔ اور ایک منتظم دوری کہ اوسمین دو یا تین قسم کے اختلاف ہون مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب سے پورا اترے ۔ اور ان مختلفات کے تمام
اختلافات ہون بلکہ ایک دورہ پیدا ہو کہ پھر پھر کے وہی آیا ہے ۔ اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہے کہ اختلاف واحد یا اختلافات چند اوسمین محفوظ نہین ۔ اگر غور سے
اس نوین جنس مین تامل کیا جاوے تو مثل آٹھوین جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کی تحت مین داخل ہوگی ۔ طبیب کو مناسب ہے معلوم کرے کہ نبض مین نسبت
موسیقاری موجود ہے جیسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سرون کی نسبت مناسبت اوسمین بیچ حدت اور ثقل کے اور بسبب ادوار ایقاع یعنے
وہ تالون کی مقدار اوس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھہرنے کے واقع ہوتی ہین تمام ہوتی ہے ۔ اسیطرح حال نبض کا ہے کہ نسبت نبض کی زمانون کی حرکت
اور سکونات مین نسبت ایقاعی ہے اور نسبت احوال وہی نبض کی قوت اور ضعف مین اور مقدار نسبتا مین مثل نسبت تالیفی کے ہے ۔ اور جسطرح کہ زمانہ ایقاع
اور مقدار سرون کی کبھی متفق اور یکسان خوش آیند ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق اسیطرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہین کبھی منتظم ہوتے ہین
اور کبھی غیر منتظم ۔ ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار مین کبھی متفق ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار
نظام سے خارج ہے **جالینوس** کی یہ راے ہے کہ یہ صورتین مناسبات وزن کی محسوس ہوتی ہین اور بخوبی ظاہر ہوتی ہین ان پانچ صورتون سے
جنکا آگے ذکر ہوگا کوئی ایک ۔ اول نسبت ہوتی ہے یا نسبت مجموع کل اور خمسہ کے اور نسبت [illegible] ہے ۔ اسلیے کہ نسبت موافقہ ہے ڈیوڑھی کی
دوری ہے اور ایسی نسبت کو اہل الایقاع موسیقی مین مجموع نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہین اور کل یعنی مضعف ہو اور خمسہ یعنی ڈیوڑھہ ہے ۔ یا نسبت وزن کی
بالکل ہے اور وہی نسبت ضعف [illegible] مضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہے جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہے جو مساوی کل اصل یعنے
دو کے ہے ۔ یا نسبت وزن کی بالخمس یعنی ڈیوڑھی کے ہے اور مراد نسبت بالخمس سے وہ زیادتی ہے جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ جیسے تین کو
دو سے ایک کی زیادتی ہے اور یہ نصف ہے دو کا ۔ یا نسبت وزن کی بالاربع ہو اور اوس سے مراد وہ زیادتی ہے جو بقدر ثلث اصل کے ہو
جیسے چار کو تین سے کہ ایک کی زیادتی ہے اور وہ ثلث تین کا ہے ۔ یا نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کے ہو اور وہ زیادتی ربع اصل کی
ہے جیسے پانچ کو چار سے کہ ایک کی زیادتی ہے اور یہی نسبت سوا کے کی کہلاتی ہے ۔ یہ پانچ نسبتین کمی و بیشی کی محسوس ہوتی ہین بعد
اوسکے محسوس نہین ہوتین **شیخ** کا مقولہ ہے مین ان نسبتون کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض تدریجی [illegible] سے دشوار جانتا ہون ۔ اور جو مشاق
فن موسیقی مین ہو اور ایقاعات اور مناسبات نغمات کو بذریعہ [illegible] کے پہچانتا ہو اور اوسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ معنی
[illegible] اپنی معلومات سے قیاس کرے یعنی شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف والا نبض کے تامل کرے ممکن ہے کہ یہ پانچون نسبتین نبض مین [illegible]

محسوس ہوں مترجم کہتا ہے جالینوس کا قول جو اوپر گذرا کہ یہ پانچوں نسبتیں محسوس مناسبات وزن سے ہیں اور اوسمیں شرط معرفت موسیقی
کی شناخت کی نہیں ہے شاید بنظر معرفت وجدانی کے ہے بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ اونکی طاقت موزون ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال وغیرہ کو
بمقتضاے طبیعت پہچان لیتے ہیں۔ اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے وہ بغیر ممارست قواعد فن موسیقی کے نہ اوس شعر
موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کہہ سکتا اور نہ وامق کو شناخت کر سکتے ہیں اور نہ بادی النظر اونکو سیا معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا گانے والے کا
اونکو دریافت ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے لیکن بکمال مہارت کبھی فن موسیقی میں اوس شناخت
شناخت نبض کی ان نسبتوں کی محال عادی ہے بہرحال مترجم کو ان پانچوں نسبتوں کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہے۔ واضح ہو کہ ارباب
موسیقی اوسی تعداد کو جو کسی دوسرے تعداد کی نسبت دو چند ہو منسوب بالکل کہتے ہیں اور یہ دوسری صورت ہے جسکو جالینوس نے کہا ہے کہ نسبت کل کے
ہو مثال اسکی ایک نغمہ کا ارتفاع تین ہے اور دوسرے کا چھ پس دوسرا نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہے۔ اور جو نغمہ نسبت دوسرے
نغمہ کے ڈیوڑھا ہے اور وہ تعداد کسی اور تعداد پر بقدر نصف کے زائد ہے ان دونوں میں نسبت بالخمس کہتے ہیں مثال اسکی ایک نغمہ دو ہے اور دوسرا تین
ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہے دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہے جسکو اوسنے نسبت بالخمس کہا ہے۔ اور جو نغمہ
کسی نغمہ پر بہ نسبت ثلث کی زیادہ ہو جیسے چار اور تین کے اسکو نسبت بالاربع کہتے ہیں اور یہ چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس میں اس عنوان سے مذکور
ہوئی۔ اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اور چار کے اسکو نسبت بالاربع کہتے ہیں اور یہ پانچویں نسبت ہے جو قول جالینوس میں
مذکور ہوئی۔ اور جو نغمہ کہ اوسمیں دو نسبتیں یعنی نسبت بالکل اور نسبت بالخمس مجتمع ہوں کسی عدد کی تالیف کیونکہ نہ ہو اوسکو اصطلاح موسیقی میں نسبت ثلاثہ
اضعاف کی کہتے ہیں اسلیے کہ نسبت کل ہی دونا مراد ہے اور نسبت بالخمس سے ڈیوڑھا مراد ہے جس وقت یہ دونوں جمع کیے جائیں گویا کہ یہ مراد ہوگی کہ ڈیوڑھے کا
دونا اور ڈیوڑھے کا دونا تہرا ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونوں نسبتوں کا مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی
نسبت مؤلف ہی نسبت چھ کی طرف تین کے اور نسبت تین کی طرف دو کے اور تعبیر ہم اسکو اس طرح کرینگے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہے
یعنی تین گنا ہے چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت مضعف کی ہے اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمس یعنی ڈیوڑھے کی ہے
اور نسبت چھ کی طرف دو کی نسبت اون اطراف کی جو مؤلف دو نسبتوں سے ہوں پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثہ اضعاف کی ہے اور
یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دونے میں ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس میں جسکو اوسنے مجموعہ نسبت کل اور خمس کا تعبیر کر کے نسبت
سہ چند نام رکھا ہے پس ماحصل قول جالینوس کا یہ ٹھہرا کہ نبض محسوس مناسبات وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہے یا دو چند کے یا اوسکے ڈیوڑھے کی
اور اسکے بعد وہ نسبت جسمیں زیادتی ایک ثلث کی ہو اور اسکے بعد سوائی کی **دسویں فصل** ماخوذ ہے نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بھیاس سے
مقداروں چار زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے کیا جاتا ہے اگرچہ حس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہے تاہم قیاس استاد زینت
انبساط انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ کہ جو زمانہ کہ اوسمیں حرکت ہوتی ہے تا نانیکا سکون سے محسوس ہو سکتا ہے
اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہیں وہ ایک قسم کو دوسری قسم میں داخل کرتے ہیں اگرچہ
یہ احتمال جائز ہے محال نہیں ہے مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات خوب ہے اور نبض کا وزن وہی ہے جسمیں نسبت موسیقاری مذکور واقع ہو
۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمیں ہیں ا پہلی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ
نبض ہے کہ اسکا وزن متصل وزن اوس سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض پہونچا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

ہو جاوے اور یہ سریع ہو **موجی** وہ نبض ہے کہ اجزاے رگ کے عظم اور صغر مین مختلف ہوں یا شہوق اجزا اور عرض مین یکسان منو یا تقدم و تاخر اجزا کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت منو ہو اور کسیقدر اوسکے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہرین ایک کے پیچھے ایک سیدہ مین چلی آتی ہین اور لہرین بیچ مین پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی کے ہوتی ہے مگر نبض صغیر اور بشدت متواتر کہ اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہے حال آنکہ یہ نبض سریع نہین ہے **نملی** بہت صغیر اور بہ نہایت درجہ متواتر ہوتی ہے دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے بہ نسبت اور اختلافات کے جو باعتبار عرض ہین ہو بلکہ یہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہین ہوتا **منشاری** مانند ارہ نبض ہے مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اسمین صلابت زیادہ ہوتی ہو اور باوجود صلابت کے اسکے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہے — اور یہ نبض سریع متواتر صلب اور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفارہ** وہ نبض ہے جسمین نبضات اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان کی طرف زیادتی سے بتدریج گھٹتی جاتی ہو اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کی آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف کبھی نبضات کثیرہ مین ہوتا ہے اور کبھی نبضہ واحدہ کے اجزا کثیرہ مین اور کبھی نبضہ واحدہ کے جز واحد مین مگر خاص اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظم سے ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہے **مسلّی** یہ نبض مثل تکلہ کے ہوتی ہے اور نقصان مین شروع کرکے انتہا مین ایک حد زیادتی تک ہو پہونچکر پھر بترتیب پلٹتی ہے تا اینکہ حد اول کو نقصان مین پہونچ جاتی ہے گویا کہ دو دُمین چوہے کی ایک دوسرے سے ملکر ایک ہو گئین **ذوالقرعتین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین — ایک گروہ اسکو نبضہ واحد قرار دیتے ہین کہ تقدم و تاخر مین مختلف ہے — اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہو گئے ہین اور حاصل یہ ہے کہ دونون کے درمیان اتنا زمانہ نہین ہے جسمین گنجایش اسقدر ہو کہ انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو — یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ سبب وہ قرع محسوس ہون نبضہ بھی عدد ہون ورنہ نبض منقطع انبساط مین جیسے مائل کہتے ہین دو نبضہ قرار دیے جاوین — بالضرور دو نبضہ وہی کہلاتی ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذوالفترۃ** اور **واقع فی الوسط** جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ فرق ہے کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہو جاتا ہے اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانہ سکون اور تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہوتا ہے منجملہ مرکبات کی نبض تشنج اور مرتعش اور ملتوی ہے یعنی وہ نبض جو مثل لپٹے ہوئے ڈورے یا مفتول کے دھاگے کے ہوتی ہے اور یہ اختلاف از قسم تقدم و تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہے اور یہ متواتر از قسم ملتوی کے ہے مشابہ مرتعش یعنی کانپتی ہوئی نبض کی ہوتی ہے مگر انبساط متواتر بہت پوشیدہ ہوتا ہے — اسیطرح استواء وضعی سے شہوق مین خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہے مگر متعدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہے مگر اکثر میلان اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہے — اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب مدہ مین خشک امراض مین پیدا ہوتی ہین — نبض مرکب کے غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ نام نہین ہے

فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورۂ بالا سے جو منتہی تفاوت کی زیادتی اور نقصان مین ہون ان مین سے نبض طبعی وہی ہے جسمین ہر قسم کا معتدل ہے اور یہ کہا ہے سوا جنس قوت کے اس جنس مین طبعی وہی ہے جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کو مثلاً اعظم ہو گئی اس جہت سے طبعی قرار دی گئی — اور جو اصناف محتمل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین ان مین نبض طبعی مستوی منتظم اور جید الوزن ہے

فصل پانچوین اسباب انواع مذکورہ نبض کے اسباب نبض کے کسیقدر اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض مین ہین انکو ماسکہ کہتے ہین

۔ اور بعض اسباب تو اقسام نبض میں داخل نہیں ہیں اونمیں سے ایک قسم اسباب غیر لازمہ کی ہے کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض میں تغیر احکام دیتے ہیں ۔ اور ایک قسم غیر لازمی ہے ۔ اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہیں ۔ اسباب ماسکہ تین ہیں ۱۔ قوت حیوانی جو نبض میں حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اسکا قلب میں ہے اور اسکا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول میں ہو چکا ہے ۲۔ دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جسکا ذکر تشریح اعضا میں ہو چکا ہے ۳۔ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کی ہے اوسکی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاے حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت اوسکی حدین معین ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت میں احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی میں کم اور اعتدال حرارت میں معتدل ۔ اسباب ماسکہ کے افعال بسبب اقتران کسی سبب اسباب لازمہ و مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتی ہیں **فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان میں** جب قوت آلہ یعنی شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگی ۔ اور حاجت اطفاے حرارت کی ان تینوں مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت میں ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جاویگی ۔ اور اگر رگ میں نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی کم ہو نبض میں نہایت صغر پیدا ہوگا ۔ اور صلابت رگ کی فقط نبض میں صغر پیدا کرتی ہے لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے اوسمین اور اوس صغر میں جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت میں نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعیف نہیں ہوتی اور نہ بحد افراط قصیر اور منخفض یعنی پست ہوتی ہے جیسے بوقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطفاے حرارت سے کبھی نبض میں صغر پیدا ہوتا ہے مگر اسوقت نبض میں ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اسقدر نہیں ہوتا ہے کہ جو صغر بمقدار صغر ضعف ہو بسبب اور جو صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے بہ نسبت اوس صغر کے جو کمی حاجت اطفاے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا ہے اسلیے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاے حرارت کے اعتدال میں زیادہ کمی نہیں کرتی اسواسطے کہ اوس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت اور انبساط سے نہیں ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاے حرارت کی مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کی ہوتی ہے یعنی اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو تو زیادہ اعتدال نبض باقی نہیں رہتی اور نہ زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہیں ہے ۔ اگر حاجت اطفاے حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظم میں نہو اوسوقت ضرور ہے کہ نبض میں سرعت پیدا ہو تاکہ جسقدر انبساط بوجہ نہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اوسکا تدارک کرے ۔ اور اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نہ نبض عظیم ہوگی اور نہ سریع بلکہ ضرور ہے کہ متواتر ہو جاوے تاکہ جو چیز بوجہ نقصان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہے تواتر سے اوسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اوٹھانے کی ہو کہ اگر اوسکی قوت ایک مرتبہ اوٹھانے کیلیے مین اوس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ میں اوٹھا لیتا ہے ورنہ اوس بوجھ کے دو حصہ کرکے اوٹھانے میں جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کرکے اوٹھا لیتا ہے مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہے اوسیقدر اوٹھانے میں عجلت بھی ہوتی ہے اور یہ قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بعجلت اوٹھا لیتا ہے اور ہر ایک حصہ کے اوٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اوٹھانے میں باز نہیں آتا اور تامل نہیں کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اوٹھا کر دوسری جگہ پہونچانے میں غلطی ہو ہاں اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اوسوقت دوبارہ اوٹھانے میں بھی سستی کرتا ہے اور دوسری جگہ بوجھ پہونچانے میں مشقت زیادہ ہوتی ہے اور وہان سے دیر میں پلٹتا ہے ۔ اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال سے اوسمیں شدت زیادہ ہو اوس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے ۔ اور اگر حاجت اطفاے حرارت کی اوس سے بھی زیادہ ہو اوسوقت نبض سریع عظیم متواتر ہوتی ہے ۔ سلسل نبض میں حقیقتاً اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے ۔ اگر اسباب عظم نبض کے پائے جاوین اور جہت عرض اور عمق میں مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نبض کے انبساط عرض سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض

نبض

بعض اوقات میں طول نبض پر نہال یعنی لاغری معین ہوتی ہیں طویل ہو جاتی ہے — عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلا سے عروق ہوتا ہے کہ طبقۂ عالیہ مائل
طبقۂ سافلہ کیطرف ہوتا ہے پس نبض عریض ہو جاتی ہے — یا عریض ہونا نبض کا بسبب زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے — اور قوی ہونیکا سبب
ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے — تفاوت کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہو جاوے اور برودت شدید حاجت
اطفائے حرارت کی کم کردے — یا بوجہ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب ہلاکت پہونچے — اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہیں جو بدن انسان میں
تغیر پیدا کریں جیسے ہم اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور خلط ردی یا ریاح غلیظ مفرط اور اخلاط کی حرکت یا آنکی ملاقات اعضاء سے شدید ایسے
یا آن اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہیں اور کل وہ چیزیں جنسے بدن میں تحلیل پیدا ہو — اسباب صلابت نبض کے خشکی جرم شریان کی یا بشدت
تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان میں انجماد پیدا ہونا — اور کبھی صلابت نبض کی سرسام میں بسبب زیادتی کوشش کے اور اعصاب میں تمدد
پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے — اسباب نرمی نبض کی وہ چیزیں ہیں جو بالطبع ترطیب پیدا کریں — اصطلاح وہ امراض ہیں جیسے
استسقا اور نفس یا وہ اسباب ہیں جو طبعی ہوں نہ مرضی جیسے استحمام — سبب اختلاف نبض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط
سے اور ضعف قوت میں اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت اور مرض کے ہوتا ہے — ایضاً اسباب اختلاف سے امتلاء عروق کا ہے خون سے اور ایسے
اختلاف کو فصد زائل کر دیتی ہے — کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہے وہی ہے کہ خون میں لزوجت ہو اور روح کی حرکت میں بوجہ اس
لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین میں حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصاً اگر بہ تراکم یا بستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو — منجملہ اسباب
اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کریں امتلاء معدے کا ہے طعام سے — اور غم و فکر کسی چیز میں لیکن اگر معدے میں کوئی خلط ردی ہمیشہ
رہے تو اختلاف بھی دائمی ہوگا — اور بیشتر نوبت بخفقان ہو رہی پہونچیگی اور نبض خفقانی پیدا ہوگی — سبب نبض منشاری کا اختلاف اور
خلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود ہو اور عفونت اور خامی اور نضج میں مختلف ہو یا جرم شریان میں صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو — یا اعضا
عصبانی میں ورم ہو — ذوالقرعتین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفائے حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اسقدر کہ جتنی خواہش قوت کو
انبساط نبض کی ہے بوجہ صلابت کے اتنا انبساط دفعۃً واحدۃً میں نکرے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار میں اور وہ شے ایک
وار میں نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو — سبب نبض غزالی کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو لیکن کوشش
سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے — جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اسکی
دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہے — اور ذنب الفار اور جو نبض مشابہ ذنب الفار کے ہے اسکی دلالت کسی قدر قوت پر ہے — اور اس بات پر
ہے کہ ضعف بدرجۂ غایت نہیں پہونچا — ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقطع کہتے ہیں یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہو جاوے — اور اسکے
بعد ذنب ثابت کی ردارت ہے — اور اسکے بعد ذنب راجع کی — سبب ذات الفترہ کا ماندگی قوت کی ہے کہ اوسکی حرکت سے استراحت کرنا اسلیے
فترہ واقع ہوتا ہے یا کوئی عارض دفعۃً پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو — نبض متشنج کا سبب حرکات غیر طبعی قوت میں
اور تمام آلہ کی ردارت ہوتی ہے — نبض مرتعد بسبب قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفائے حرارت کے پیدا ہوتی ہے اسسے
کم اگر حاجت ہو تو نبض میں ارتعاد پیدا نہیں ہوتا — نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بسبب شدت ضعف کے دفعۃً انبساط
نہیں ہو سکتا قدر سے قدر سے انبساط پیدا ہوتا ہے — کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگرچہ قوت میں زیادہ ضعف نہو
اسلیے کہ آلہ تر اور نرم ضیق اور تحریک کو قبول نہیں کرتا اسلیے ایک ایک جزو میں حرکت جدا گانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک اور سخت کے

کہ بہت آمادہ جنبش اور لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت او خشک کے ایک جزو کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ اور جسم رطب
اور لین مین یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اوسکا قبول حرکت کرے اور اسکے قبول سے دوسرا جزو منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول
کرتا ہے اور بہت جلد دوہرا ہوجاتا ہے ۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے ۔ ودودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ
بطور اوتعاقب اور اختلاف اجزا نبض مین مجتمع ہوجاسے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط یکبارگی کی دفعۃً واحدۃً مین نہین ہے بلکہ تھوڑا
تھوڑا انبساط اجزا مین پیدا کرتی ہے ۔ نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان مین وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہے
۔ اور اگر احوال زمان حرکت مین ردی الوزن ہو اوسکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفاے حرارت کی ہو نہ ہو ۔ اور نقصان زمانہ
حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اوسکا سبب منافی اس سبب کے ہے ۔ نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر
ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ساتوین نبض انسان اربعہ زن و مرد کے بیان مین

مردون کی نبض چونکہ قوت انکی
شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی انکو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے ۔ اور چونکہ انکی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی
ہے اسلیے انکی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے ۔ پھر چونکہ ہر ایک نبض جسمین قوت ثابت
ہو متواتر ہوجاتی ہے اسلیے واجب ہے کہ اوسمین سرعت بھی پیدا ہو اسواسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض
مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اوسمین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے ۔ لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف تر
اور بشدت متواتر اسلیے کہ حرارت اونکی قوی ہے اور قوت قوی نہین ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو و نما پر نہین پہونچے ہین مگر انکی
نبض بقیاس انکے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن انکے مقدار مین چھوٹے ہین یا ان انکی نبض بنظر نبض اون لوگون کے جو استکمال
نشو و نما کا کر چکے ہین عظیم نہین ہے مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع
بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت اونکی ہضم مین مائل ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی
اونمین زیادہ ہوتی ہے ۔ جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص ۔ اور تفاوت مین بدرجۂ غایت ہوتی ہے
مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے ۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت
صبیان اور شبان کی قریب متشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ
ہے پس نبض عظیم ہوکر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہوجاتی ہے ۔ مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر
داعی ہوتی ہے اور اعتدال جرم شریان کا معین ہوتا ہے ۔ کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بسبب ضعف کے اور سرعت بھی
اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اوسمین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے ۔ شیوخ جنکا سن حد کو
پہونچ گیا ہو نبض اونکی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت
غریزیہ کے

فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور
آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بموجب تفصیل مذکورہ بالا کے نبض وحی یا صغیر
ہوگی ۔ اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی ۔ ایسا گمان نکرنا چاہیے
کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ طبعی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہے اور جوانمردی نفس مین — اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہے جسقدر بڑہتی ہے قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے — مزاج بارد کی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صغر خصوصاً بطور اور تفاوت اگرچہ جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطور اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے — اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہے — جو صفت نبض کہ اوسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے نسبت اوس ضعف کے جو سوء مزاج وار سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ حار بہت مناسب ہے حرارت غریزی سے — مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استعراض زیادہ ہوتا ہے اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت — پھر اگر قوت قوی ہوا اور حاجت شدید ہو تو القرعتین اور تشنج اور رعشہ پیدا ہو گی — ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورہ بالا کو یاد کرکے مرکب مزاج کی نبض پیدا کرسکتے ہین — کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرد اس وجہ سے اوسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جیسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس اوسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے — اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انبساط اور انقباض نبض کا بطریق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے بلکہ پیدا ہوتا ہے

فصل نوین نبض فصول کے بیان مین ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہے اور قوت مین زیادہ — اور صیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ انحلال قوت کے ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت بسبب حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے — جاڑون مین نبض کا تفاوت اور بطور اور ضعف بشدت ہوتا ہے باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہے — اور حرارت غریزی اندر جسم کے محتقن ہو کر جمع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے — اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اور برودت کا زیادہ قبول نکرتا ہو کہ اوس وقت برودت اندر بدن کے داخل ہو گی — خریف مین نبض مختلف اور مائل بضعف ہو گی — اختلاف بسبب کثرت انتقال مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہو بنسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ متشابہ اور ناہموار ہون حالی مین ہوا اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہے اسلیے کہ خریف مین ضعف اور بیس زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے — اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہون اونکی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہے جنکے بیچ مین وہ فصل واقع ہے

فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور یہی یعنی اونکے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین — اور بعض بلاد مائل صیفی ہوتے ہین — اور بعض برودت مین مثل شتا کے — اور بیس مین مثل خریف کے ہوتے ہین — یعنی احکام نبض کے ہر بلد مین اوسیان ان احکام کے ہون گے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا

فصل گیارہوین اوس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین — کیفیت کا تغیر اس طرح کہ جسقدر ماکول یا مشروب گرم یا سرد ہون موافق اوسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہے — اور کمیت مین اس طرح کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہو گی اسلیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہے — اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے — اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے — اور ہر ایک گرانی موجب اختلاف نبض کی ہوتی ہے ار کا غانیس سے

کہا ہے کہ سرعت نبض اوس قوت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے گو اوسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے۔ اور اگر ماکول و
مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا۔ اور قلت مقدار میں نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اوسکا کثرت
کے باعث نہیں رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ پھر اگر قوت میں کمی اور ضعف بسبب زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے
دونوں صورتوں میں نبض صغر اور تفاوت میں آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کہ استحالہ غذا اوسکا کر دیتی ہے پھر
نبض معتدل ہو جاتی ہے۔ شراب میں ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اوسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اس قدر
اختلاف کہ معتدبہ ہو اور غذا سے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہیں پیدا کرتی۔ یہ خاصیت
بجہت تحلل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اسمین ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین
بالفعل نبض میں پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہے۔ مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے۔ اور یہ تغیر نبض میں
بجہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ پھر بسبب قوت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت
فعلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے۔ اور شراب بدن میں بسبب قوت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اوسکی حرارت بہت بعید
حرارت غریزی سے نہیں ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے۔ اور اگر شراب سرد بالفعل بدن میں نافذ ہوتی ہے اسکی ایذا دہی اسقدر
ہوتی ہے کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہیں ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہیں ہوتی ہین
بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان میں جو
مستعد ایسے ضرر کے ہین اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہیں ہے اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاوے اسلیے کہ اوسکی تسخین اول
ملاقات میں اتنی نہیں ہوتی کہ ایذا سے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اوسکو قبول کر سکے اور اوسکی حصہ مناسب پر تقسیم کرکے تفریق اور
تحلیل کرتی ہے۔ اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اوسکی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور
تحلیل کے قائم ہو۔ یہ وہ تغیر نبض کا ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت اعتبار
تقویت کا کیا جاوے اوسکے واسطے احکام اور بھی ہین اسلیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہے اور قوت غریزی کو ہوشیار
کر دیتی ہے کہ جوہر روح میں بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بنسبت اکثر ابدان
کے مضر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہے
اونکی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا جالینوس نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج
کی قوت بڑھاتا ہے۔ اور شراب ہمارا کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ میں ضعف
پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل میں نہیں ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اوس قوت میں بحث کرتے ہین
جسکے ذریعہ سے اسکا استحالہ بطرف روح کے جلدتر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے۔ پھر اگر شراب کی اعانت
بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اوسکی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کی ہو
اس تقویت میں نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے۔ پس تغیر نبض کا موجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو
نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے۔ اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض میں حاجت ترویح کی بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

کرتی ہے اکثر شراب سوت مین یاری کرتی ہے — مگر حال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے شدت نبض کو نہین بڑہاتی — پانی کا یہ حال ہے کہ چونکہ
نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہے اس جہت سے نبض کو پانی قوی کر دیتا ہے اور پانی کا فعل مثل فعل شراب کے ہوتا ہے — اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین
پیدا کرتا ہے بلکہ تبرید پیدا کرتا ہے اسلیے زیادتی حاجت مین نبض کو بہ تبعیت زیادتی حاجت شراب کی تہییج نہین پہونچاتا ہے —

فصل بارہوین اون تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب اور بیداری سے پیدا ہوتے ہین

خواب کے وقت مین احکام
نبض کے بسبب وقت خواب اور بسبب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی
کی حرکت ابتداے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہے نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت مین
تمام و کمال متوجہ نفس کی حرکت دینے بطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہے اور مثل [illegible] محصور ہوتی ہے
اور اس وقت نبض بطیء اور تفاوت مین شدید ہوتی ہے بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بہت احتقان اور اجتماع سے پیدا ہوتی ہے
مگر وہ ترویح جو بوقت بیداری کے ہے بانفصال بخارات کے اور بوجہ [illegible] حرکات کے مفقود ہو گیا اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہے اور
بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہے — اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون اون مین حرارت کا زیادہ کرنا اور اونکی حرارت کا نفوذ
اختناق کے منجر ہونا کم ہوتا ہے — چنانچہ یہ امر بخوبی معلوم ہے کہ حالت تعب کی سانس اور اوسکا تلاحق بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت
سانس اور تلاحق اوس شخص کے جسکی حرارت محتقن ہوا اسلیے کہ اوسکی حرارت بسبب نوم کے ہوتی ہے مثال اوسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری
ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اوسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے مگر اوسکی قوت حرارت کی انتہا
نہین پہنچتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہے — اور اگر بخوبی تامل کیا جاوے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ
حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہے — حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت
پیدا نہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہے طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے
ہوتی ہے — پھر جس وقت ہضم طعام ہو جاتا ہے قوت روحانی بڑھتی ہے بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور متوجہ روح کا طرف اندر بدن کے
واسطے تدبیر غذا کے متوجہ بطرف ہو جاتا ہے اور توجہ اور انصراف اوسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہے اسی جہت سے
اوس وقت نبض عظیم ہو جاتی ہے — اور پھر چونکہ بوقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہے اور شریان نبض کی بہ سبب
نفوذ کرنے رطوبات غذائی کی نرمی مین زیادہ ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر مین کثرت نمایان نہین ہوتی اسلیے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت تسخین
کی نہین کرتا ہے تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت براری ہوتی ہے کہ بسبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہے بذریعہ اغذیہ کے
پیدا ہوا اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفا محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہو اس وجہ سے نبض عظیم
ہوتی ہے — پھر جس وقت سونے والا دیر تک سوتا ہے نبض ضعیف ہو جاتی ہے کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہے اور قوت
جسکی شان سے یہ ہے کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہے وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون
یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس وہی قوت نیچے اونہین فضول کے رک جاتی ہے — لیکن جس وقت نوم خالی معدے مین
واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نپائے جسکو ہضم کرے اوس وقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہے پس نبض صغیر اور بطیء اور متفاوت پیدا
ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے — بیداری کے واسطے بھی احکام مختلف ہین جس وقت سوتا ہوا آدمی [illegible] بیدار ہو اور اوسکی نبض [illegible] ہو جاتی

اوسوقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہونچ جاتی ہے۔ اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہوا اوسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہوجاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا اسلیے کہ قوت سبب ناگہانی سے منقبض ہوجاتی ہے اور پھر اوسکی نبض عظیم سریع متواتر ہوجاتی ہے اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت غضبی کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے۔ اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اوس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے حرکات مختلف پیدا ہوتی ہین پس نبض مرتعش ہوجاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اسلیے کہ سبب اوسکا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن تھوڑا اوسکا کم ہے اور شعور اوسکے بطلان کا بہت جلد ہے

فصل تیرھوین احکام نبض ریاضت کے بیان مین

ابتدائے ریاضت اور جبتک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حار غریزی مین زیادتی ہوتی ہے اور قوت حار غریزی کی تیز ہوتی ہے۔ ایضاً ابتدائے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح کی بسبب حرکت کی زیادہ ہوجاتی ہے۔ پھر اگر ریاضت کی مداومت ہوجاوے اور بنا کہ دراز تک رہے خواہ ریاضت طولانی کرنے کے یکبارگی اوسمین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہین باطل ہوجاوین گے پس نبض اوسوقت ضعیف اور صغیر ہوجاتی ہے اسلیے کہ حار غریزی کا انحلال پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر جو سبب لازم ہوتا ہے۔ شدت حاجت۔ اور فقدان قوت اس بات مین کہ نبض کے عظیم کرنے مین کافی ہو۔ پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جاوےگی اور تواتر بڑھتا جاوے گا۔ پھر اخیر مین اگر ریاضت برابر مستمر رہے اور ناتوانی بڑھ جاوے نبض نملی ہوجاتی ہے بسبب ضعف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت ہلاکت پہونچتی ہے اور جیسے آثار انحلال کے مین سے پیدا ہوجاتے ہین پس نبض نملی ہوجاتی ہے بعد اوسکے نملیت مائل بہ تفاوت ہوکر بطور سیع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے

فصل چودھوین احکام نبض نہانے والون کے بیان مین

استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا اسلیے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہے پھر جب بوقت افراط تحلیل کرتا ہے نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسوقت مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوجاتی ہے مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر ہونا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جسوقت باطن بدن مین تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی برمقتضائے طبیعت اوسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہے پس اگر فاعل کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہوجاتی ہے۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آوے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاوے۔ اوسوقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ سرد پانی سے نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاوے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطو بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہوکر اندر کے عظیم ہوجاوے گی اور سرعت اور تواتر کم ہوجاتا ہے۔ سرد پانی حمامات مین یعنی جن کبریتی نمکین ہو تو ہین اور ان مین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہے اوسنے استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم مین کمی ہوجاتی ہے۔ اور جو پانی حرارت کو مستفن ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اوس وقت وہی اعراض نبض مین پیدا ہونگے جنکے بیان سے ہم فارغ ہوچکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا ہونگے

فصل پندرھوین زنان حاملہ کی نبض کے بیان مین

حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بسبب مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتین دو ہری حاجت رکھتی ہین اور ایک مرتبہ سانس لینا اونکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو لقینا نہین ہوتی اور حبہ بہت کمی ہوتی ہین

ہوتی ہا گر اسقدر کم ہوتی ہے جتنا بوجہ اوٹھانے کا تکان روز بروز ہوتا ہے ۔ پھر چونکہ یہ تکان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہے اسی جہت سے انکی قوت پیہ
احکام قوت متوسط کے کیے جاتے ہین اور حاجت کی شدت اوپر بیان ہوچکی ہا ین لذا انکی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہے **فصل سولھوین**
نبض اوجاع کے بیان مین درد سے نبض مین تغیر یا بسبب شدت کے ہوتا ہے یا اسلیے کہ درد عضو رئیس مین ہو یا اسوجہ سے
کہ درد مدت دراز سے پیدا ہوا ہو ۔ ابتدا مین درد قوت کا ہیجان کرکے اوسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے
حرکت دیتا ہے اسواسطے نبض عظیم سریع ہوجاتی ہے اور تفاوت کی نبض مین شدت ہوتی ہے کیونکہ برآمد حاجت عظم اور سرعت سے ہوجاتی
ہے ۔ پھر جسوقت درد کی ابتدا ہی مین قوت ہوجاتی ہے جیسا اٹھارھوین فصل بائیسوین جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے مین بیان کرچکے ہین کہ بوجہ
زیادہ ابتدا ہی درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہوجاتی ہے اور کم ہوتی جاتی ہے تا اینکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہوجاتا ہے اور ان دونون کے
قائم مقام بنطے تو شدت تواتر ہوتا ہے بعد اوسکے صغر بسبب شدت درد مین نبض دودی اور نملی ہوجاتی ہے جب اس سے زیادہ شدت ہو
نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد نبض ہلاک ہوجاتا ہے **فصل سترھوین نبض اورام کے بیان مین** ورم کے بعض
اقسام ایسے ہین کہ سبب پیدا کرتے ہین یا بسبب بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے ۔ بہرحال ایسے اورام نبض مین تغیر پیدا
کرتے ہین یا بدن کے کسی مقام پر پیدا ہوکر نہ واقع ہون بلکہ انکا تغیر تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے مگر انکا تغیر نبض مین وہی ہوتا ہے جو سبب سے مخصوص
ہے اور ذکر تفصیلی انکا باب حمیات کتاب چوتھی مین ہوگا ۔ بعض اورام تب پیدا نہین ہوتی ہے اوسسے جو تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہے
وہ تغیر خاص اوسی عضو کی نظر سے ہوتا ہے جسمین ورم بالذات پیدا ہو ۔ اور جو تغیر بالعرض نبض مین تغیر اس ورم سے بسبب تغیر تمام بدن کے پیدا
ہوتا ہے یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن کیفیت درد سے متالم ہوتا ہے نبض مین بھی اس طرح کا تالم حادث ہوتا ہے ۔
ورم کا تغیر نبض مین یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہے یا بسبب وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی اور بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے
یا بسبب اوس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اوسکو لازم ہو قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر کہ مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم
کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہے اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہے اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو
نرم کرکے مقابلہ اس ورم کا نکرے ورنہ منشاریت باطل ہوجاتی ہے اور اوسکے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہے ارتعاد اور سرعت اور
ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہے ۔ اور جیسے بعض اسباب نبض کی منشاریت کو اس ورم مین منع کرتے ہین اسیطرح
بعض اسباب ایسے بھی ہین جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہین ۔ ورم نرم نبض کو موجی کردیتا ہے اگر یہ ورم بہت بڑا
ہو نبض کو بطی اور متفاوت اور صلب کرکے اوسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہے ۔ خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جسوقت یکجا ہوجاوے اور
ریم پڑے نبض کی منشاریت سے بطون موجیت کے پہنچتا ہے اس جہت سے کہ ترطیب اور تلیین اجتماع رطوبت کرتا ہے ہوتی ہے ۔
اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہوجاتا ہے مگر سرعت و تواتر مین اکثر تخفیف ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت عارضی مین بوجہ
نضج مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہے ۔ نبض کا بدل جانا بسبب اوقات ورم کے اس طرح ہے کہ جبتک کہ ورم گرم زمانہ تزید پر باقی ہے
منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اور صلابت مین کبھی زیادہ ہوتی ہے بسبب تمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہے
اور ارتعاد مین زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہے ۔ اور جسوقت زمانہ منتہا کا قریب پہونچتا ہے جمیع اعراض مین زیادتی ہوتی ہے سوا اسکے
اوس عرض کے جو تابع قوت ہے پس نبض مین ضعف پیدا ہوکر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہے ۔ پھر اگر اعراض دیر تک ٹھہرین یا سرعت

باطل ہوجاتی ہے اور نبض نملی ہوتی ہے سبب یہ ہے جب زمانہ انحطاط کا ہو پہنچتا ہے اور ورم میں تحلل پیدا ہو یا شگافتہ ہو جاوے نبض قوی ہو جاتی ہے
اسلیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی برطرف ہو جاتی ہے اور ابتدا میں بوجہ کمی درد اور سدد کے تخفیف ہو جاتی ہے نبض کا تغیر بسبب مقدار
ورم کے یہ ہے کہ بزرگی ورم کی عظمت اعلال اور اعراض کو مستلزم ہے ۔ اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال میں کمی اور کوتاہی ہو
۔ تغیر نبض کا بسبب عضو متورم کے اس طرح پر ہے کہ اعضائے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہے ۔ اور رگوں کا ورم عظم
میں زیادتی اور اختلاف میں شدت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ورم شریان میں ہو جیسے طحال اور ریہ میں اور عظم نبض کا اوسی وقت تک ثابت
رہتا ہے جبتک قوت ثابت ہے ۔ اور جو اعضا رطب اور نرم ہیں اونکا ورم نبض میں موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ ۔ اور تغیر نبض کا بوا
اعراض ورم کے اس طرح پر ہے کہ ورم ریہ کا نبض میں کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے ۔ اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض میں پیدا کرتا ہے
۔ اور ورم گردہ کا نبض میں تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے ۔ ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض میں کیفیت تشنج اور غشی کی
پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارہویں احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان میں** فعل غضب چونکہ
قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور دفعتہً قوت میں انبساط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے ۔ اختلاف
نبض کا حالت غضب میں ضرور نہیں ہے اسلیے کہ انفعال یکساں ہے لیکن اگر غصے کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اوس وقت کبھی غلبہ
غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر میں واقع ہو کہ اثر غضب کا
جسکے اوپر غصہ بناک ہوا ہے پہنچانا چاہیے یا ٹھیر جانا چاہیے اوس وقت اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے ۔ لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ
اوسمیں حرکت قوت کی خارج کیطرف بنرمی ہوتی ہے بخلاف غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہیں ہوتی اور نہ اوتنا تواتر پیدا
ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت براری ہو جاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے ۔ اور یہی حال
اور خوشی کا ہے کہ اوسمیں اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطی اور تفاوت کی طرف مائل ۔ غم کا یہ حال ہے کہ اوسمیں حرارت اندر
بدن کے بیٹھ جاتی اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہو جاتی
ہے فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکبارگی طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیرپا ہو اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو
جو تغیر کہ غم سے پیدا ہوا ہے ویسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے **فصل اونیسویں تغیرات نبض کا بوجہ اون چیزون کے جو مخالف طبیعت کے ہیں** جن چیزوں سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر
بیان ہو چکا اوسکے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جو چیزیں مخالف طبیعت قوت میں تنگی پیدا کرتی ہیں اونکی جہت سے نبض
میں اختلاف عارض ہوتا ہے ۔ اور اگر قوت میں تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہے تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ
کثیف یا تو ہے کہ اوس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو ۔ اور جو چیزیں مخالف طبیعت تحلیل قوت کریں اون سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے
اسکی مثال جیسے درد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوی کریں **جملہ دوسرا تعلیم تیسری فن دوسرا** بیان میں بول و براز
کے جسمیں تیرہ فصلیں ہیں **فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان** بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب
نہیں ہے جبتک رعایت چند شروط کی نکریں اول ضرور ہے کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اوسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر
بوقت صبح اوٹھا ہو اور اسکا پہلا بول معتبر ہے دوسرے دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہو تیسرے صاحب بول نے

کھانا اور کسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو جو چیزیں کہ استعمال اسنے ماکول اور مشروب کا کیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہے جیسے زعفران اور املتاس کہ یہ
دونوں بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہیں خواہ ہری ترکاریاں کہ اونسے بول میں سبزی پیدا ہوتی ہے یا مری یعنی کانجی کہ وہ بول میں
سیاہی پیدا کرتی ہے۔ یا شراب کہ اسکا بیچ بول کو اپنے رنگ کی طرف پھیرتی ہے یا چھٹویں یہ ہے کہ اوسکی جلد بدن پر کوئی رنگین چیز لگی ہو جیسے مہندی
کہ اوس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سرخ ہو جاتا ہے حقنہ کے استعمال ایسی چیز کا کیا ہو جو اوسکی صفرا اور بلغم کا کرے *
ساتویں اپنے حرکات اور اعمال کہ کیا ہو اور نہ ایسے احوال طاری ہوں جو مزاج طبیعت سے باہر ہیں مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے
ہیں جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا کہ سنگی اور غضب یہ سب چیزیں بول کو زردی اور سرخی کیطرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی
شدید کرتا ہے۔ اور قے اور اسہال مفرط کہ یہ دونوں بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہیں آٹھویں دیر تک رکھا رہنا بول کا کبھی آدمیوں تغیر
پیدا کرتا ہے۔ اسیواسطے کہا ہے کہ چھ گھنٹہ کے بعد بول کو نہ دیکھیں اسواسطے کہ دلائل اوسکے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رنگ اوسکا متغیر ہو جاتا ہے
اور ثقل اوسکا گھلتا ہے یا متغیر کیفیت ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں میرے نزدیک ایک گھنٹہ کے بعد بھی ملاحظہ بول کا نکرنا چاہیئے۔
اور مناسب ہے کہ کل بول ایک قارورہ وسیع میں لیں اور اوس میں سے کچھ گرا دیں اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہیں ہوتا بلکہ تھوڑی
دیر قارورہ کو میں رکھکر ایسی جگہ کہ دہوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہیں اسواسطے کہ دہوپ سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہوا سے سردی
سے انجماد رقت بول میں ہو جاتا ہے۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تاکہ رسوب میں تجزی یا تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا
حال ایسا نہیں ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اوس میں رسوب پیدا ہو جائے سوا اوس بول کے جس میں نضج تجزی ہو گیا ہو جس شخص کو ایک
مرتبہ پیشاب ہو کر دو ہوا مثل اوس میں دوبارہ پیشاب کہنا سنا ہے۔ لڑکوں کے بول میں دلائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے
اسلیے کہ طبیعت اونکی نرم ہوتی ہے اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا اونکے بدن میں ساکن اور دبا ہوا رطوبات میں ہوتا ہے اور اونکی طبیعت
میں ضعف مجاری کے ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال طعام کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہیں۔ ظرف میں بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف
سے بنا ہو اور اوسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیشی قارورہ کی صفائی دیکھنے والے کے نزدیک
ہوتی ہے غلظ بول کا گہٹا جاتا ہے اور صفائی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسی قاعدہ سے سب قسم کی میل اور آمیزش
میں فرق کیا جاتا ہے جس وقت امتحاناً کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لائے۔ قارورہ جب شیشی میں بہریں تو اوسکی حفاظت سردی اور دہوپ
اور ہوا سے ضرور ہے اور روشنی میں دیکھنا چاہیئے مگر شعاع آفتاب کی اوسپر نہ پڑے بلکہ جس مکان کو شعاع آفتاب سے روشن ہو اوسمیں
دیکھنا چاہیئے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوتے ہیں کرنا چاہیئے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اولی
بول کو حال جگر پر اور جو راہ بول کے آنے کی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہے
۔ نہایت صحیح دلائل جنپر بول دلالت کرے وہی ہیں جو بنسبت جگر کے ہوں خصوصاً محدب جگر پر۔ جن دلائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا
ہے سات جنسوں میں منحصر ہیں ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزیں ۵
جنس مقدار قلت و کثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس زبد یعنی کف۔ بعض آدمی ان اجناس میں جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے
ہیں۔ اور ہمنے نہ پایا خود ان دونوں کو سوا اتفاقاً کے ڈالا کہ اس دلالت پر استدلال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے۔ جنس لون سے
ہماری مراد وہ چیز ہے جسکو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونوں کے ہے۔ اور جنس

ہوتا ہے ۔ اور حجر البقر بھی ازمین امراض مین سے ہے جنمین رنگ بول کا زیادہ اور نہایت بامرارت ہوتا ہے تیسرا طبقہ سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ
مائل بہ تہ تی یعنی پستئی ہو بعد اوسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اوسکے کراثی یعنی گندنے کا رنگ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے
اسیطرح جس رنگ مین سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونون احتراق شدید پر دلالت کرتے ہین مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اسلم ہے
۔ اور زنگاری بعد تعب از شدت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے ۔ لڑکون مین سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے ۔ اور آسمانی رنگ برودت شدید پر
دلالت کرتا ہے اکثر اوقات مین اور اس سے پیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے بعض اطبا یہ کہتے ہین کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت
کرتا ہے ۔ اگر رسوب ہو اس بول کے ساتھ تو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے ۔ زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر
زیادہ دلالت کرتا ہے چوتھا طبقہ سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان
مین اور اس رنگ کو دلالت صفرا کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اوس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو
دلالت ہوتی ہے ۔ ایک بول سیاہ وہ ہے جسکی سیاہی اتمام سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سودا سے دموی پر ہوتی ہے ۔ اور ایک سیاہی
بول کی سبزی اور نیلگون سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سودا سے خالص پر ہوتی ہے مہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے
یا شدت برودت پر یا فنا سے حرارت غریزی اور اوسکے سبب یا ہونے پر یا بحران پر جو بواسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو ۔ احتراق سے
جو بول سیاہ ہوا ہو اسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اوس بدن مین احتراق شدید موجود ہوا اور اس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہوا اور
ثفل اوس بول مین پراگندہ ہوا اور ہر جگہ پر برابر کم ہوا مجتمع اور یکجا بھی نہوا اور سیاہی مین کثرت نہو یا بالکل زعفرانی اور زردی اور ان قسم کے ہو
اگر مائل بہ زردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کریگا ۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہوا ہو اسپر استدلال اس طرح کرتے ہین کہ پہلے اوس بول سے
سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثفل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہے اور خلط سودا اس بول مین خالص ہوتی ہے ۔ کبھی ان دونون مزاج کے بول مین
اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ مین رائحہ قوی مشابہ ہو حرارت پر دلالت کریگا اور اگر کسیطرح کی بو نہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا
اسلیے کہ طبیعت کا زور سبب برودت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہین کر سکتی بول مین مطلق رائحہ نہین ہوتا ۔ سقوط قوت غریزی سے سیاہی
بول پر اسطرح استدلال کر سکتے ہین کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوی کی بڑھتی جاتی ہے ۔ دفع طبیعت اور بحران کے
ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح ہے جیسے آخر مین ربع کے خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت اور رحم خواہ حمیات سوداوی
نہاری ہون یا بلغمی یا استحلال آفات جو رحم مین احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس بسبب اوس چیز کے جسکے جاری ہونے کی عادت تھی
ہو خصوصاً ایسے اوقات مین اگر طبیعت یا صناعت طب اوسپر اعانت کرے کہ اوس وقت دفع بحرانی سخونی ہوتا ہے اسیطرح دفع بحرانی
بول سیاہ سے اون عورتون کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نکرے ۔ اور شناخت قبول نکرنے کی یہ ہے
کہ بول سیاہ سے پیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو ۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورۂ بالا مین لکھا گیا خفت مرض مین پیدا ہوتی ہے
اور یہ بول مقدار مین کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگرچہ یہ باتین نہون ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ مین علی الخصوص
اگر مقدار مین کم ہو پس اوسکی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جسقدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اوتنا ہی
برا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہو اوتنی ہی رداءت کم ہوتی ہے ۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اوسمین
تصرف نکرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اوسمین کچھ خطرہ نہین ہے ۔ اکثر بول سیاہ

دلیل بحران صالح کی امراض حادّہ مین کبھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اوسمین تعلق مختلف اطراف مین پایا جاسے لیس یہ بول
اکثر درد سر اور سہر اور سرسام اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات
مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی — اور اگر باوجود تپ کے سہر اور سرسام
اور اختلاط عقل اور درد سر بھی موجود ہو علاوہ آئندہ پر دلیل ہے — یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس نے کہا ہے
کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہے اور نیز اون امراض مین جنکا ہیجان اور شورش اخلاط غلیظہ سے ہوا ہو اور بول سیاہ امراض
حادّہ مین مہلک ہی ہے مین کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہے اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاسے اوس
وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیے — بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشایخ کے نہین ہے بنا بر اون فوائد کے جو اوپر معلوم ہوئے
اور اوسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشایخ مین اور اسیطرح عورتون مین ممکن نہین ہے — بول سیاہ بعد بسبب اشتداد تپ کے تشنج یابس پر
دلیل ہوتا ہے — بالجملہ بول سیاہ ابتداے حمیات مین قاتل ہے اور انتہاے حمیات مین بھی اگر اسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر نہو مہلک
ہے اور بحران جید پر دلیل نہین ہے پانچوان طبقہ بول سفید کا — بول سفید سے دو معنی سمجھے جاتے ہین — ایک یہ کہ شفاف ہو
شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی بعض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف پانی کو بھی سفید کہتے ہین — دوسرے حقیقت
مین سفید جسکا رنگ مشرق ظاہر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہے کہ اوسمین بصر نفوذ کرسکے اسلیے کہ شفاف
حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین — اگر بول سفید یعنی شفاف ہو بروقت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر
کہ نضج اخلاط سے یاس ہے — اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا — بول ابیض حقیقی سبب غلظ کے نہین ہوتا اسکے بعض
اقسام کی سفیدی مثل غبار کے ہوتی ہے اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہے — اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہے
یعنی مشابہ اوس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہے اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی مثل
چربی کے ہوتی ہے اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہے یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہے یا قریب واقع ہونے والا ہے — اور
بعض قسم کی سفیدی نقاعی یعنی برنگ بوزہ یا درد بیٹھ ہو مگر یہ رقت قوام کبھی ہو یہ بول قروح ریناک اور آفات مجاری بول پر دلالت
کرتا ہے — اور اگر مدہ نہو تو ایسی سفیدی بسبب غلبہ مادہ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اسکے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض
بھی ہوتا ہے — بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہے اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور اون امراض کا جو
بلغم زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہے — لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بسبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے
نہو بلکہ ابتداءً اگر پیدا ہو منذر بہ سکتہ یا فالج ہوتا ہے — اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع
کے منتقل ہو جاسے — بول رصاصی رنگ کا جسمین رسوب نہو بہت برا ہے — اور تینی صاف امراض حادّہ مین مہلک ہے — اور سفیدی
پیشاب کی امراض حادّہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فاسد صفراوی کا میلان عضو متورم یا
اسہال کیطرف ہوا ہے — اور اکثر یہ میلان بطرف سر کے ہوتا ہے اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعتہً
سفید ہو جاسے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے جو عنقریب ہونے والا ہے — جس وقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم
نضج پر دلیل ہوگا — اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہے — یا بول سرخ ہوتا ہے اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہے
اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلتا ہے اور بول سے مختلط نہیں ہوتا ہے بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس
ضرور بول سفید کی کیفیت میں تامل کرنا چاہیے پس اگر اوسکی رطوبت چکنی ہو اور ثفل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف
غلاظت کے ہو جاننا چاہیے کہ یہ باعث برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہے — اور اگر رنگ چمکتا ہوا ہو اور ثفل میں کثرت ہو
اور مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بسبب پوشیدہ ہونے
خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہے یعنی صفرا بول سے الگ ہو کر کسی مقام میں بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہے —
اگر بول مریض حاد میں سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہوں جنکے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا
چاہیے کہ مادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہے اور امعا میں ایسے وقت میں عارض ہوگا یعنی خراش پیدا ہوگی — امراض
بارد میں سرخ بول ہونیکا سبب منحصر چند امور میں ہے — یا بسبب شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوتی ہے جیسے
قولنج بارد میں عارض ہوتا ہے — یا کوئی سدہ بلغمی جو اوس مجری میں پڑ جاتا ہے جو درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہے پس
انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اوسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے
جیسا کہ قولنج بارد میں یہ بھی اتفاق ہوتا ہے — یا بسبب جگر کے اور اوسکی قوت کم ہونیکے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون
کے کرے بول سرخ ہوتا ہے جیسے استسقا سے بارد میں اور اون امراض میں جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہوں مگر یہ بول مشابہ
غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے — یا بسبب اون اشتعال کے جو بعد وسعت پیدا ہوتا ہے پس بلغم کے رنگ کو اندر گون کے
بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہے — شناخت اسکی یہ ہے کہ اس بول کی رائحہ اور ثفل بموجب اوصاف مذکورہ بالا کے
ہوتی ہے بعد اوسکے رنگ اوسکا ضعیف ہوتا ہے اور چمکتا نہیں ہے — اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہے —
اور اکثر ایسی صورت میں پہلے بول سفید ہوتا ہے بعد اوسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے یرقان میں — کھانا کھانے
کے بعد بول سفید ہوتا ہے اور ایسا ہی رہتا ہے یہانتک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے — اور اسی وجہ
سے جنکو بیماری سہر یعنی بیداری کی ہوتی ہے اونکا بول سفید ہوتا ہے اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا
کرتا ہے لیکن اوسمین حرکت نہیں ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہے بسبب نضج نہونے کے — اور سرخ رنگ کا بول افضل ہے
امراض حادہ میں بول مائی سے — اور اسیطرح بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہے — اور سرخ برنگ خون میں بخوفی نسبت
احمر صفراوی کے زیادہ ہے — اور احمر صفراوی بھی اسقدر خوفناک نہیں ہے اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہے اگر صفرا
متحرک ہو — بول احمر امراض گردہ میں ردی ہے اسلیئے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہے — اور سرسام کے ادبار میں اختلاط
عقل سے خبر دیتا ہے جس وقت امراض حادہ میں بول سرخ ہو آمادہ ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اوس میں
رسوب نہو خوف ہلاک کرنیکا ہوگا — اور ورم گردہ پر دلالت کریگا — اور اگر باوجود سرخی کے کدورت ہو اور اسیطرح
باقی رہے ورم جگر اور ضعف حار غریزی پر دلالت کریگا — بول کے الوان میں چند الوان مرکب ہیں از انجملہ بول غسالی
ہے مشابہ غسالہ گوشت کے جو تازہ ہو — اور مشابہ اوس خون کے جسمین پانی ملایا جاوے — اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

ہوتا ہے — اور کبھی باوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے — جو سوء مزاج جگر پر کیون نہ غالب ہو — اور اس ضعف جگر
ضعف قوت اور استحلال اوسکی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین
زیادتی اوس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل عادت سے کر سکے — اور منجملہ الوان مرکب کے
دہنی ہے اور یہ وہ زردی ہے جسمین دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو — اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے — اور
کسیقدر شفاف چمکتا ہوا جسمین چکنائی کی چمک ہوتی ہے — اور قوام اوسکا تخلخل مائل بغلاظت ہوتا ہے — اور اکثر
احوال مین یہ بول شر پر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے — اور کبھی بندریج استفراغ
مواد دموی پر جنمین دسومت ہو بسبیل بحران دلالت کرتا ہے — یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد
راحت پیدا ہو — اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جسمین ہمراہ دسومت کے بوے بد ہو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہو —
اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے — اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور
قولنج ردی مین ہوتا ہے — اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے دران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اوس وقت
یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے — اور بیشتر بول زیتی چہ ستھے دن مرض کی دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن موت
پاسے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو — بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین ہین ۱ یا تمام مقدار اوسکی چکنی ہو ۲ یا نیچے کے
اجزا چکنے ہون ۳ یا اوپر کی سطح چکنی ہو — ایضاً یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصاً ابتداء
سل مین — یا فقط قوام مین زیتی ہو — یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجہ سل مین ہو — اور منجملہ
الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنی مرۂ سودا
اور مرۂ صفرا کا — کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر
اور ان حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہوتی ہین — پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جاے اس طرح کہ سیاہی بول کی
اوپر چڑھتی جاے اور نیچے سے صاف ہوتا جاے ذات الجنب پر دلالت کرے گا

فصل تیسری قوام بول اور اوسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل —
بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو — اور اسی
طرح بول رقیق سفید ورق کے مانند بھی خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اگر ضعف
قوت جاذبہ مین ہے تو سواے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا — اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو مطیع
دفع پر ہے خارج کرے گی — ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے — اور ایسے مزاج پر جسمین برودت
شدید مع یبوست ہو — امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے — اور عدم نضج اکثر
جمیع قویٰ کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب مین کسیطرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا
ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسلکر نکل آتا ہے — ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بنسبت جوانون کے
اسلیے کہ لڑکون کا بول طبعی بنسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ اونکے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اونکے

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہین اسواسطے کہ نمو اون مین زیادہ ہے پس زیادہ مادہ کی اونکو حاجت ہے — جسوقت انکا بول
حمیات حادہ مین بہت رقیق ہوجائے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہونگے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکون مین ہلاکت پر
دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اسوقت بول رقیق لڑکون مین ایک خراج جو آئندہ ہونیوالا ہے
اوسپر دلیل ہوگا خصوصاً نیچے ناحیہ جگر کے — اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت اونہین نہ بدلے
ایک ورم پر دلالت کریگا اوس مقام پر جہان انکو درد محسوس ہوا کرتا ہے — اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے
ایک درد کا گردہ یا تہیگاہ مین احساس کیا کرتے ہین — پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیگاہ اور گردہ ن کا مستعد واسطے ورم کے ہے بعد
اگر درد اور ثقل مقام خاص مین نہو بلکہ تمام بدن مین ہو شورا اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہون دلالت کریگا
— رقت بول کی بروقت بحران کے بدون تدریج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہے — بول کا بحد سے غلیظ ہونا
اکثر حالات مین عدم نضج پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات مین نضج پر اون اخلاط کے دلیل ہوتا ہے جنکا قوام غلیظ ہو — اور
منتہی مین حمیات خلطی کے خواہ بروقت تشنگافتہ ہونے اورام خلطی کے ایسا بول ہوتا ہے — اکثر دلالت اس بول کی امراض
حادہ مین تبرائی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ بول غلیظ سے کسیقدر ہضم پر
دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسیقدر درست کرتا ہے پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم ہے اور قوت
دافعہ کے دفع مین مشتغل ہونے پر دلالت ہے امید صلاح ہو سکتی ہے — اور باین نظر کہ غلظ قوام منشاء مادہ اور کثرت اور
مانع ہونا اوسکا نضج سے جسکے ذریعہ سے تمیز رائیت بول مین ہوتی ہے اور رسوب پیدا ہوتا ہے شر پر دلالت کرتا ہے — اور
ان دونون باتون یعنی صلاح اور شر پر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا
بوجہ ہضم کے ہے — اور اگر ضعف زیادہ ہوجائے غلاظت بول کی بسبب منشاد اور کثرت مادہ کے ہوگی — اسلیے بول غلیظ حمیات
مین وہی ہے جو بکثرت یکبارگی دفع ہو — اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتا ہے — نافع
بول غلیظ کی وہ قسم ہے جسکے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو — اگر بول رقیق امراض حادہ مین غلیظ ہوجائے
اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو وہ بول اخلاط یا اعضا کے گھلنے پر دلالت کریگا — صحیح آدمی کی جسوقت یہ کیفیت ہو
کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف سر خواہ انکسار یعنی ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اوسکو تپ کی
خبر دیتا ہے اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی مین زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بسبب تشنگافتہ ہونے قرح کے
اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہے — رقت اور غلظ دونون جو بحد افراط ہون اسواسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہین
کہ نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہے — غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکا بجانب رقت ہوجائے — اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ پختہ ہوکر
اندک غلیظ ہوجائے — بول غلیظ جیسا ہم اوپر کہہ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہے اور کبھی گدلا یعنی کدورت ہوتی ہے
فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ ہے کہ غلیظ شفاف جسوقت ہلایا جائے حرکت دینے سے تاکہ اوس مین لہرین پیدا
ہون اوسکے اجزا جنمین لہرین پیدا ہوتی ہین چھوٹی مدور ہونگی اور رقیق مین بڑی بڑی لہرین پیدا ہونگی اور حرکت اوسکی بطی ہوگی
— اور جب بول غلیظ شفاف مین کف بہت پیدا ہوگا اور دیر مین بیٹھیگا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جسمین ہضم ہو

ہوا ہو۔ یا صفرا سے محض اگر اوسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول میں کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کریگا۔
اور یہ بات اکثر مصروع کے بول میں پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اوسمیں رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیے کہ اوسکا رنگ بوجہ نضج
کے نہیں ہے اسلیے کہ اگر نضج اوسمیں ہوتا قوام میں بھی کسیقدر ظاہر ہوتا یعنی فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن
یہ رنگ مثلاً بجہت ملنے مرۂ صفرا کے بول میں ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اوسکے
رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض میں خارج ہوا کرے شر اور ضنا پر دلالت کریگا اور رفتہ ر
قوت ہاضمہ پر۔ جسوقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اوسکے اجزا میں سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب
بول کو کسیطرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق میں کچھ اشیا مثل سنبوس کے
نظر آئیں اور مثانہ میں کوئی مرض نہو کیفیت بجہت احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ میں بہرحال کثرت اخلاط پر
دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دیں منجمد اور غلیظ
ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزاے ارضی کے جسمیں ریح بھی شامل ہو کر اجزاے مائی سے مختلط ہو پیدا
ہوتی ہے۔ جسوقت یہ تینوں چیزیں مجتمع ہوں کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینوں میں سے ایک دوسرے سے جدا
ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہے۔ بعد اوسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کے تین حالوں میں نظر کیجائے۔ پہلی حالت یہ ہے
کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اوسکے غلیظ ہوجائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت
کوشش کررہی ہے اور انضاج میں مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہیں کی کسیقدر قبول اثر ہوا ہے
۔ اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اسکے علامات موجود ہوں۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت
خروج کے غلیظ ہو اور بعد اوسکے صاف ہو جائے اور شئے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے
یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کردیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جسقدر اسکی صفائی بڑھتی جائے
اور رسوب زیادہ ہوں اور جلد پیدا ہوں نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے
یعنی بروقت خروج بول کے قوام اوسکا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت میں قوت بحال خود ثابت ہو
گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائیگا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک
ہو جائیگا۔ اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسطہ پر زیادہ دراز تک رہے اور کسیطرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف
قوت وغیرہ پیدا نہو منتظر بحران کا ہوگا اسلیے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر
غلیظ ہوجائے جیسے حالت اول میں بیان ہوا اور یہی کیفیت اوسکی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اوس بول کے جو غلیظ قوام پر
اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اوسکی غلاظت میں کمی و بیشی نہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہوجاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے
نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ بول
غلیظ وہ ہے جسکا نکلنا آسانی ہو اور اوسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائیں یہی بول نافع کو دور کرتا ہے اور نیز
امراض بلغمی کو۔ جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہوا اور بعد اسکے ہوس میں رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برابر ہوا کرے

یہ علامت محمود ہے — اور بیشتر بول غلیظ اکثر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہے — اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ جسوقت
بول غلیظ کہ جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعتہً بکثرت برامد ہو اور بسہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منضج اور شگافتہ ہو جاے اس
بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ مین سے ہو یا امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کہ ابھی اس سے مرض نہین پیدا
ہوا ہے — اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے — جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جسوقت اوسمین غلظ کی افراط ہو جاے گا وہ بیگاہ بخوبی پریشان کرنیوالا
صداع وکثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت آسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے — اور کبھی ایسا بول تلف مریض پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو
دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار مین کم ہو — بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض
طحال اور حمیات مختلطہ کا ہوتا ہے اوسمین استواے اجزا کی توقع نہین ہے اسلیے کہ طبیعت دفع مین عمل کرتی ہے اور رطوبات مستوی اور غیر مستوی
دونون کو دفع کر دیتی ہے — بول منثور یعنی جسکے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہون یا بجاے کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور با اینہمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے
کہ طبیعت بطرف تنضیج دینے اخلاط کے مشغول ہے — وہ بول غلیظ جسکا ثفل زیتی ہو حصاۃ گردہ پر دلالت کرتا ہے جب بول غلیظ سے دلالت انفجار
اورام پر ہو اوسپر استدلال بذریعہ اوس چیز کے ہوتا ہے جو اوسمین ملکر برآمد ہو — اور اوس چیز سے ہوتا ہے جو اوس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو
— ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اوسپر پوری پوری دلالت کرتی ہے یا چھیچھڑے جو بول مین مثل سفید یا سرخ تیرون کے یا مثل سبوسی وغیرہ کے
دفع ہوتے ہین کہ شبیہ استدلال ورم کے گذشتنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے — اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ
یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا دبیلہ مثانہ یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر
— پھر اگر اس بول سے پہلے بول عسالی شبیہ عسالہ گوشت تازہ کے برامد ہوا ہو مرض محدب کبد مین ہوگا — یا بول عسالی سے پہلے ہوا ہو ورم
یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا — اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک اور وجع ناخص اعضاے سینہ مین پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ
ہوکر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے — اور اگر اس بول مین مدہ نضج یافتہ برامد ہو بہتر ہوگا — اکثر صحیح آدمی آرام طلب جنھنے
ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہے اور جو تحلیل اور
سستی اوسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے — ایضاً جسوقت جگر خواہ وہ اعضا جو
متصل جگر کے ہین اونمین سدے پڑ جائین بیشتر بول غلیظ تابع کھلجانے اون سدون کے ہوتا ہے اور مادہ اون سدون کا براہ بول
دفع ہوتا ہے — اور یہ غلاظت مثل غلاظت ریم کے نہین ہوتی — اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم
کے ہوتی ہے — اگر بول غلیظ مائل بسیاہی ہو اور اوسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہے علی ہذا القیاس اگر درد ناف
کے اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہے — اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے — بول مکدر اکثر
سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جسوقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اوس وقت بول مثل اوسکے نکلتا ہے —
بول مکدر جسکا رنگ شبیہ شراب دردی اور خراب کے ہو یا جیسے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے — یا اون لوگون کا جنکے
اعضا مین اورام گرم مزمن ہون — وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول حمار کے ہو اور اوسکی صورت یہ ہو کہ گویا جھولا ہوا ثفل اوسمین
بصورت شدت جوش کے بایسے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے — اور اکثر اسکی دلالت صداع پر ہوتی ہے کہ اوسمین کسیقدر
حرارت نے اثر کر کے ریح غلیظ کو برانگیختہ کر دیا ہے — اسیطرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آیندہ آنیوالا ہے یا حاصل ہے موجود ہو

دلالت کرتا ہے اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے بغیر مرض پیدا دلالت کرتا ہے جو بول کہ اوسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آتا
ایسے بول کا دلیل ہے کہ مریض اوسی عضو مین ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر سینچے بول کے ایک شے مشابہ ابر یا دخان کے ہو مرض مین
طول ہوگا اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے قام اور مدہ جو بول مین نکلتا ہے اوسمین آنا فرقہ از روے
مدلوں کے کیا جاتا ہے کہ وہ مدہ بہین ہوتی ہے جو بول مختلف الاجزا ہو جسقدر اجزا بڑے اوسمین زیادہ ہون دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا
پورا ہے اور طبیعت تنضیج پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین جب بول مین دوسرے سے نکلا آئین اور بعض اوسکا بعض سے ملا ہو
جاننا چاہیے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہے **فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین** اطبا کہتے ہین کہ
کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جسکی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو ہم کہتے ہین اگر بول مین کسیقدر بو یقیناً نہو برودت
مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے اور اگر بول مین بوے بد
اور اوسکے ساتھ دلائل نضیج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اسپر استدلال
خاص علامتون سے جسکا بیان آئندہ کیا جاےگا کرنا چاہیے اور اگر نضیج نہو یہ کبھی سبب ہوسکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود
ہون اور یہ کبھی جائز ہے کہ بسبب عفونت کے پیدا ہوا ہے اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور بسبب آفت اعضا کے بول نہو کیلیا
رداوت پر ہے اگر بول مین بوے ترش آے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہے مثل بلغم اور سودا کے اور اون پر برودت
غریبہ مستولی اور غالب ہوئی ہے لیکن اگر مرض حاد ہو بوے ترش بول کی موت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہے
حرارت غریزی کی موت پر اور استیلاے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے بوے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت
کرتی ہے اور جس بول مین بوے بد زیادہ ہو غلبہ صفرا پر دلیل ہے اور بوے بد مائل بہ ترشی غلبہ سودا ہے بول بد بو جسمین قوت
صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے اون حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین یا اوس عفونت کے کم ہونے پر اور
نکلجانے پر دلالت کرے گا جو اونکے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکے بعد خفت پیدا ہوگی
جس وقت امراض مادہ مین بد بو بول برامد ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اوس سے ہو جاے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ
دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوت کی ہوگا **فصل پانچوین اون دلائل
کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین** زبد کی پیدایش رطوبت اور اوس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی
ہوئی ہے بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہے جو ریح خارج بدن سے ہمراہ بول کے ہو اوسکا حجم بول مین کسیقدر
اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن مین تمدد ہو یا نفاخات کثیرہ
کے ہوتا ہے زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہے اور کبھی زبد کی
دلالت بسبب چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے بڑا ہونا کفن کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے اور کبھی یہ دلالت بسبب ثبات اور کثرت
کے ہوتی ہے کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہے یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی
ہے دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول
مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیے کہ انکو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے حاصل یہ ہے کہ غلظ لزج اخلاط امراض گردہ مین ردی ہے کہ اخلاط

روی اور بیوست پر دلالت کرتا ہے

فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان میں

پہلے ہم یہ بات کہتے ہیں کہ استعمال اطبا لفظ رسوب اور ثفل کا عرف لغت کے مخالف ہے اسلیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثفل کا خاص اوس چیز پر نہیں کرتے جو بیٹھ جاسکے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے متمیز ہو جاوے اگرچہ بیچ میں ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجاوے اوسکو رسوب اور ثفل کہتے ہیں بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اوسکی مقدار اور کیفیت اور موضع اجزا اور اوسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اوسکے خروج کا اور کیفیت اوسکے آمیزش کی اجزا سے بول میں جوہر رسوب سے دلالت اس طرح ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ ہو تہ نشین اجزا میں اعتدال اور اجزا یکساں اور برابر رکھتا ہے ـــ اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور برابر بلطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو ـــ نسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن میں مثل نسبت اوس مادہ کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہ القوام ہو نضج ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف ـــ رسوب اور ثفل دلیل جید ہے اگرچہ رنگ اور استوا کے قوام ہو ـــ استوا کے قوام نزدیک قدما کے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بنسبت بیاض کے اسلیے کہ مستوی القوام جو استقامت سفیدی نہو اوکا احمر فانی ہو خوب بہتر ہے اوس ابیض سے جسمیں خشونت اور ناہمواری ہو ـــ اکثر رسوب بے رنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض نہو رسوب سے پہلے رسوب احمر ہے اور اسکے بعد رسوب زرد اور اسکے بعد رسوب نارنجی ـــ اور یہ رسوب کی ابتدا مدہ سی ہوتی ہے ـــ اور لوگ جو کہتے ہیں اوسکی طرف التفات نکرنا چاہیے اسلیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور استوا بدون نضج کے نہین ہوتا ـــ اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب میں ہوتا ہے ـــ رسوب ردی جو قابل مذمت کے ہے اوسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے ـــ رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب بیان ہوتی ہے ـــ رسوب جید کہ جسمیں ہم اسوقت کلام کر رہے ہیں کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ میں اور رسوب میں بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ میں بو سے بد آتی ہے اور خام میں اور رسوب میں استواری اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوا اور یکجا ہوتے ہیں ـــ اور رسوب ان دونوں کے مخالف لطافت اور خفت میں ہوتا ہے ـــ اور یہ رسوب جسکا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض میں اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے ـــ حالت صحت میں اسکی خواہش نہیں ہے اسلیے کہ بعض اسیے اور غیروں میں احتباس مواد ردی کو بخوبی چھپا لیتا ہے اور اوس میں شک نہیں کرتا ـــ اگر مواد میں نضج منہو تو یہ دلالت کرے گا ـــ اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہیں ہے کہ جو خلط اوسکے بدن سے خارج ہوتی ہے چھپا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صحیح میں پیدا ہو اسیے فضول پر دلالت کریگا جو غذا سے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہیں ـــ اور اسکے لیے ایک ایسی چیز زیادہ ہو کہ تہ نشین بول میں ہوتی ہے نضج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو ـــ لاغر اندام کے بول میں بحالت صحت ثفل رسوب کم ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جنکو ریاضت کی عادت ہے ـــ اور جو ارباب پیشہ ایسے ہیں کہ اونکو اپنی صناعت میں تعب زیادہ ہوتا ہے ـــ یہ رسوب بکثرت بول میں ایسے فربہ آدمیوں کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہوں ـــ اسی طرح واجب نہیں ہے کہ لاغر آدمیوں کے بول میں بحالت صحت ایسے رسوب کی اسقدر کمیابی جتنی ریاض فربہ اندام کے بول میں ہو سکتی ہے اسلیے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہیں اور کسیقدر رسوب اونکے بول میں پیدا نہیں ہوتا ـــ اور

اکثر اگر پیدا بھی ہوتا ہے تو نشین نہیں ہوتا یا کہ تھوڑا سا رسوب اسکے بول میں یا سطح بالاے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ میں رہتا ہے۔ یہ بات کچھ ضروری نہیں ہے کہ ادھر بول خارج ہو ہر روز اور فوراً رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضج بخوبی ہو چکا ہو اوسمین رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضروری ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کریں اور پھر ملاحظہ کریں۔ رسوب غیر طبعی کی کئی قسمیں ہیں۔ خراطی۔ نخالی۔ کرسنی۔ قشیشی۔ شبیہ زرنیخ سرخ۔ زرد گورا۔ لحمی۔ دسمی۔ مدی۔ مخاطی۔ شبیہ پارہ ہاے خمیر جو پانی میں تر کیے گئے ہوں۔ دموی علقی۔ اسمین سے شعری۔ رملی۔ حصوی۔ اور اوسمین سے رمادی۔ خراطی۔ قشوری۔ اسمین سے صفائحی جسکے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہوں یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضاے قریبہ مجاری بول سے جدا ہوئی ہے۔ اور قشور ابیض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بسبب قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور سڑ جانے مثانہ کے برامد ہوا ہے۔ اور قشور احمر بھی دلالت کرتے ہیں کہ گردہ سے آتے ہیں۔ اور کبھی صفائحی میں ایسے ٹکڑے برامد ہوتے ہیں جنکا رنگ تیرہ گون اور سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہے۔ جتنے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہیں سب سے زیادہ اسکی رداءت ہے اور صفحات اعضاے اصلیہ کے چھیلنے پر دلالت کرتی ہے۔ پہلی دو قسمیں یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہیں ہیں بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہیں۔ بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالیا اوسکے بول میں سفید چھلکے برامد ہوے مشابہ اناٹیسہ کے اوس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے بسبب قوت پانی میں گھولے جاتے تھے گھلجاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا۔ خراطی کی ایک قسم وہ ہے جو عرض میں ان دونوں قسموں سے کم ہے اور قوام میں غلیظ زیادہ ہے۔ اگر سرخ رنگ ہو اوسکا نام کرسنی یعنی رنگ اوسکا مثل مٹر کے ہوگا اور اگر سرخ نہو اوسکو نخالی کہتے ہیں۔ کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اوسمین اجزا جگر کے محترق ہو کر آتے ہیں۔ اور کبھی خون سوختہ جگر کا اسمین ہوتا ہے۔ اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اوس میں اتصال بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اوس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو بھی منہ اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے۔ اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اوسمین کسیقدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جسکے اجزا جگر سے آتے ہیں۔ نخالی یعنی جسکی شکل مثل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی گھلنے سے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر بیچ قضیب میں خارش اور بول میں بو سے بدبو ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہوں اوس وقت مثانہ کے اوپر کی رگوں کا صحیح المزاج ہونا یقینی ہے اور اون میں کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہیں ہے بلکہ مرض نفس مثانہ میں ہے لیکن اگر رسوب نخالی کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضا سے بول پائی جاوے اور اوسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا۔ اور سویقی یعنی قشیشی جسکی صورت مثل ستو کے ہو اکثر اوسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا اون میں خراش کی وجہ سے اگر مائل بسفیدی ہو۔ اور کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا قشیشی کی ان دونوں قسموں میں جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

حال ان امراض جزئیہ کی بحث الہم میں ذکر کرینگے۔ اور جو قسم ثبوت بول میں رسوب مشابہ بشکل علاقہ احمر کے پیدا ہوا اور مریض بعارضہ طحال مبتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال
دفع ہو جائیگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ میں اجزاء بول کے خون کثیر نہیں نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگیں کم ہوئی اور اونکے جرم میں کم نفسی ہوتی
اور تنگ اور تھوڑی ہیں کمیت رسوبیات کے ذریعے سے دلالت رسوب کی یعنی بنظر کثرت اور قلت کے اس طرح پر کہ کثرت رسوب سبب فاعلی کی کثرت پر اور
قلت رسوب سبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار میں چھوٹا اور بڑا ہونا اوسکی دلالت اوسط کی ہے جیسا خوا لطی میں بیان ہوا کیفیت رسوب
کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بحث لون کے پس سیاہ رسوب دلیل ردی ہے اون اقسام پر جنکا ہمنے ذکر کیا۔ اسلم رسوب باعتبار لون کے وہی ہے جو
سیاہ ہو اور مائیت سیاہ نہو سرخ رسوب دموعیت پر دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر۔ اور زرد رسوب شدت حرارت اور مرض کی خباثت پر۔ اور سفید رسوب اوسمین سے
محمود وہ ہے جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اور غیر محمود یعنی مذموم مخاطی۔ مادی۔ عروی۔ یعنی بشکل مریس اور نخوی یعنی جو بشکل کف ہو یہ سب نضج بول کے
مخالف ہیں۔ منبر رسوب کا بھی وہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم میں رسوب اسود کے داخل ہے۔ اور ایسے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر
بیان ہو چکا وضع رسوب سے اور اوسکے ٹکنے اور درد رسے ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے۔ چکنا اور برابر ہونا اجزاء رسوب محمود کا بہتر ہے اور
رسوب کا ابر سے اور درد ا ہونا ریاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے مکان رسوب سے استدلال اس طرح پر ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اوسکو غمام کہتے
ہیں۔ اور اگر بیچ میں ٹھہرا ہوا ہو اوسکو معلق کہتے ہیں اور اسمیں نضج بنسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے معلق رسوب وہی بہتر ہے جسکا ارتفاع اور بڑا نیچے کی طرف
مائل ہو۔ راسب وہ رسوب ہے جو تہ نشین ہو اور اوسمین نضج کامل ہوتا ہے۔ یہ تینوں رسوب محمود کی ہیں۔ اور رسوب مذموم جتنا ہی سبک ہو بہتر ہے جیسے
اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اوتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ میں ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر ہے راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت
کرتا ہے خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سبب رسوب کی اوپر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح نہو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اور اوسکے بعد معلق اور پست بہتر
راسب ہے سبب رسوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہے۔ جو رسوب متغیر ہو بحالت غلظت بول میں اوپر چڑھتا ہے خصوصاً اگر رسوب
سبک ہو اور بول رقیق میں نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو۔ جب قوت رسوب طافی یا معلق اول مرض میں ظاہر ہو اور یہ بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا
کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا تا کہ طبیعت ناتوان لوگون کا مرض بقدار رسوب محمود سے جو طافی یا معلق ہو دفع ہو جاتا ہے جیسا ہمنے اوپر ذکر کیا۔ رسوب
طافی یا معلق جو چکنا ہو اگر مثانہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اوسکا اجتماع مثل اجتماع ذرات کے ہو ردی ہے اور ذرات ایک قسم کی روئی ہے خواہ
مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ پھولی ہوئی ہوتی ہے سو ان اغبار۔ اور اکثر نمونہ ثقیل طافی بحیثیت کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتدا سے نضج میں
ہوتی ہے بعد اوسکے رفتہ رفتہ جودت اور خفی یا بڑھتی جاتی ہے تب معلق ہو جاتا ہے اور اوسکے بعد راسب ہو جاتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر
نہیں کرتی ہے لیکن اگر اوسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگیں پس جو خوف ابتدا سے مرض میں پیدا ہوا ہے اوسکا ظہور واجب ہے زمانہ رسوب
زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نضج مادہ کی۔ اور
اگر رسوب کے پیدا ہونے میں دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے میں کم و بیش ہوگی نضج میں بھی اوسیقدر
تاخیر سمجھنا چاہیے ہیأت آمیزش رسوب کی اجزاے بول میں جیسا ہمنے بول دموی اور بول دسمی یعنی چربی میں
ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے

فصل ساتوین دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان میں

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور جو بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو وہ دلالت کرتا ہے کہ تحلیل مشروب کا موجب ہو گیا
یا اسہال شکم ہو گا یا استسقے کی استعداد بدن میں زیادہ ہے۔ بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر اون فضول کے جو بدن میں

پگھل رہے ہیں دلالت کرتا ہے — اور فرق صحیح ان دونوں میں نظر بحال قوت کیا جاتا ہے کہ ذوبان میں قوت ضعیف ہوتی ہے اور استفراغی میں ضعیف نہیں ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور خشر پر دلالت کرے جسقدر زیادہ ہو اسلم ہوگا — اور اگر زرک کم ہو اور کم ہوش کثیر پر دلالت کریگا جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال قلت اور کثرت مین مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جاوے دلیل مجاہدہ کی طبیعت پر ہے ایسی کوشش کیساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہے اور یہ کیفیت ردی ہے — بول کثیر امراض حادہ میں اگر اوسکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے دق یا تشنج التہابی کے پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات حادہ میں ہے — اگر بول قطرہ قطرہ حمیات حادہ میں بے ارادہ نکلے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہے جو عقب اور عضل دماغ تک پہونچ گئی ہے — پھر اگر تپ میں ہر وقت ایسے بول کے نکلنے ہو اور دلائل سلامت موجود ہوں رعاف کی خبر دیگا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا — صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جاوے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد پیٹگاہ میں محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کریگا — مرض قولنج میں اگر بول بکثرت برامد ہو آمد صحت کی بشارت دیتا ہے خصوصاً اگر سپید ہو اور باآسانی برامد ہو فصل آٹھوین بول صحیح المزاج نضیج اور فاضل کے بیان میں — یہ بول وہی ہے جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل بازردی رسوب محمود کہ اوسمین موجب بیان بالا کے سفیدی اور سبکی اور ملاست اور استوار اور استدارت شکل ہو — براد اسکی معتدل نہ تند اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہو — ایسا بول جسوقت کسی ایسے مرض میں دفعتہً برامد ہو جسکی حدت زیادہ ہے جدائی مرض اور حصول صحت پر اوسکے دوسرے دن دلیل ہوگا

فصل نوین بول اسنان کے بیان مین لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہے کہ انکی غذا یہی ہے اور مزاج میں اونکے رطوبت زیادہ ہے اور مائل بسپیدی ہوتا ہے — اور صبیان کا بول غلیظ اور شخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہے اور پراگندگی اجزا اسمین زیادہ ہوتی ہے جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں — بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہے — بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہے اور اکثر غلیظ ہوتا ہے بقدر اندازہ اوس فضول کے جنکا انصراف اونکے بدن سے بکثرت ہوتا ہے — بول مشائخ میں بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہے کبھی شاذ و نادر انکا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہے جب غلاظت انکے بول میں شدید ہو سنگریزے کی پیدایش کی امید ہوتی ہے فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان میں عورتون کا بول ہر حال میں غلیظ شدید البیاض اور رونق میں کم بول سے مردون کے ہوتا ہے اور یہ بات بسبب کثرت فضول کے ہوتی ہے جو اون میں پیدا ہوتے ہیں اور اس سبب کہ ضعف اونکے ہضم میں زیادہ ہوتا اور مسامات اونکے وسیع ہوتے ہیں اسلیئے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہیں اونکی گنجایش بخوبی مسامات میں ہوتی ہے اور اس سبب کہ اونکے آلات بول کیطرف اونکے ارحام سے بہت سے رطوبات منتقل ہو کر آتے ہیں — بول مرد کا اگر ہلایا جاوے مائل بکدورت اور پر طرف ہو جاتا ہے — اور اکثر مرد کے بول میں کدورت ہوتی ہے — اور بول عورتون کا ہلانے سے گدلا نہیں ہوتا اسلیئے کہ اسکے اجزا میں تمیز نہیں ہوتی — اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک نیلگون دھنی گول ہوتی ہے — اور اگر کسیقدر کدورت عورات کے بول میں آتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے — بول مرد کا بعد جماع کے اوس میں لکیرین ڈوروں کی شکل کی ایسی ہوتی ہیں جیسے ایک ڈورا وہ برہے میں تنا ہوا ہے — بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہیں اور اوسکے اوپر ابر تنک مثل قمہ پہون کے ہوتا ہے — اکثر ایسے انکا بول مثل شخود آب کا ہوتا ہے یا مثل بجوش آب باقلے کو سفند وغیرہ کے زرد رنگ جسمین زرقت ہو اور اوسکے اوپر ابر سا ہوتا ہے

اور کیسا ہی ہو وسط مین بول کے ایک شئے مثل زردی کے گالے کے ہوتی ہے – اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بروقت ہلانے کے چہ ہیتی اور ترقی ہے اور اگر
کبودی زیادہ ظاہر ہو تو وہ اول حمل ہے اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل ہے خصوصاً جبکہ بوقت ہلانے کے تکدر ہو جاوے – بول انسان کا اکثر احوال
مین سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہے **فصل گیارہوین بول حیوانات کے بیان مین** اکثر طبیب کو حیوانات کے
بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہے جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھائے پھر اوس وقت طبیب کو
دشواری ہوتی ہے – کہتے ہین کہ بول گدہے کا قارورہ مین مثل گھلی ہوئی چکناہٹ کے رہتا ہے کدورت لیے ہوئی اور غلاظت جو قارورہ مین ہم پہونچتی ہے – اور خچر کا
بول بھی چکناہٹ مین مثل بول خر کے ہوتا ہے مگر اوس سے صاف زیادہ ہے – اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہے اور نصف نیچے کا
کدورت ناک – اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہے اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے مگر اوسمین قوام درست نہین ہوتا اور ثفل اوسکا مثل
تیل کے ہوتا ہے یا مثل تیل کے ثفل کے ہوتا ہے – اور جسقدر غذا اوسکی اچھی ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہے – اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے
ہوتا ہے مگر قوام اور ثفل نہین ہوتا – اور کسیقدر بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہے – گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے **فصل
بارہوین ایسی چیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین** نہین اور کل چیزین مثل آب اصل اور آب انجیر اور
آب زعفران وغیرہ کے – ان سب کا یہ قاعدہ ہے کہ جسقدر ترتیب سے دیکھین صاف معلوم ہونگی – اور بول انکے برخلاف جسقدر قریب سے دیکھین غلیظ معلوم
ہوگا – ماء العسل کا کف زرد ہوتا ہے اور آب انجیر کا ثفل کنارے بیٹھتا ہے اور بیچ مین نہین ہوتا ہے اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہے اور نہ اوس مین
حرکت ہوتی ہے لیس اسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے
فصل تیرہوین دلائل براز کے بیان مین براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح کرتے ہین کہ جو چیز کھائی گئی ہے اوسکی مقدار
سے جسقدر براز کا دفع ہونا مناسب ہے اوس سے کم ہے یا زیادہ یا برابر ہے پس بات بخوبی معلوم ہے کہ زیادتی براز کی بسبب کثرت حجم اخلاط کے ہوتی ہے اور
قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بسبب احتباس مقدار کثیر براز کے امعاء اور قولون یا القافی مین یعنی اون بابرکت امعا مین جنکا بیان تشریح مین مذکور ہو چکے ہین –
اور یہ احتباس مقدمہ قولنج ہے کہ ضعف قوت دافعہ پر دلالت کرتا ہے – اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہے – رطوبت قوام کی یا معدون پر دلالت کرتی
یا سوء ہضم پر – اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگین جو چھوٹی آنتون مین ایسکا اونکی رطوبت کو جذب کرتی ہین بسبب شدت کے یہ جداول رطوبت کو نہین چوستی
ہین – کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہے – کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز مین تری پیدا کرے – براز تر کی ارجوبت
کبھی ذوبان اعضائے اصلی پر دلالت کرتی ہے اگر بو سے بدبو ہو – اور کبھی کثرت اخلاط اردی جنمین لزوجت ہو دلیل ہوتی ہے اور اس صورت مین زیادہ بو
نہین ہوتی – اور کبھی لزج غذاؤن کے کھانے سے جنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس سبب سے ہضم جید ہو مگر بسبب لزوجت پیدا ہوتی
ہے – جو براز بشکل زبد ہو جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہے یا ریاح کثیر کی آمیزش پر – خشک براز تعب اور تحلیل پر دلیل ہوتا ہے یا کثرت ادرار
بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کھانے سے یا زیادہ دیر تک امعا مین ٹھیرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اسکا
بیان کتاب چہارم مین کیا جائے گا – اگر براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا کہ خشکی اوسکی بسبب طول زمانہ احتباس کے
ہے ایسے رطوبات مین جو مانع خروج براز نہین – اور صفرا جسکی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہے نہین ہے – اگر طول احتباس بھی نہو اور
نہ علامات رطوبت کے امعا مین پائے جائین سبب ایسے براز خشک کا گویا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذاع اوس مین زیادہ ہو جانب کبد کے
جو امعا متصل ہین تصور کیا جائیگا اور اوسکے خروج مین مہلت اور دیر ہو گی بسبب لذع اس فضلہ کے کہ اتنی دیر مین یہ براز خشک ہو جاتا ہے

جزوی شرح قریباً احکام بول و براز وغیرہ کی کیجاوے گی — دوسرا فن کتاب اول کا فن طب میں تمام ہوا اور اوس میں اٹھارہ فصلیں تھیں

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس میں ایک فصل اور پانچ تعلیمیں ہیں **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت موت کے بیان میں** علم طب کا بہ نسبت اوّلی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے — جزو نظری — اور جزو عملی — اور دونوں قسمیں علمی اور نظری ہیں یعنی قوت نظری اور اکثر منطقی دونوں سے متعلق ہے لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہے جسمیں افادہ علم کا ہے یعنی علم فقط اساسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہیں — اور علم کسی عمل کا اوس میں نہیں بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جسمیں بیان مزاج — اور اخلاط — اور قوی — اور اقسام امراض — اور اعراض — اور اسباب کا کیا جاتا ہے — اور مخصوص باسم عملی وہ جزو ہے جسمیں افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہے جیسے وہ جزو جسمیں تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جسمیں ایسا ایک مرض ہے کس طرح کیا جاوے — یہ گمان کبھی نکرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہے کہ اوسمیں مباشرت امر عمل و کاروبار بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جسمیں تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہے — شاید یہ سنکر اوائل کتاب میں سمجھ بیان کیا فن اول اور ثانی میں قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقیماندہ چیزوں قسم عملی کی او سمی طب سے بنہج کلی صرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جزو عملی طب کی دو قسمیں ہیں — ایک قسم میں علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہے کہ اونکی حفظ صحت کیونکر کیجاوے اور کیسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی رہتی ہے اور اسکا نام علم حفظ صحت ہے — دوسری قسم میں علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہے کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہے اور اسکا علم علاج نام ہے — ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہیں اور پہلے اس فن میں مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہیں — اور کہتے ہیں کہ ہر گاہ مبدء اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزیں ہیں ایک منی مرد کی اور صحیح اوسکی نسبت یہ ہے کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچویں فن اول میں بیان ہو چکا — دوسری شے منی عورت کی ہے اور خون حیض کا اور صحیح بابت اسکی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادی کی ہے — یہ دونوں جوہر اس بات میں شریک ہیں کہ ہر ایک انمیں کا جوہر سیال اور رطب ہے اگرچہ بیدار اس خاصیت کے اور امور مختلف ہیں — اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت میں زیادہ ہے — اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی میں غالب ہے — بایں لحاظ واجب ہوا کہ ہر دلا انعقاد ان دونوں چیزوں کا رطوبت کے ساتھ ہو گر ارضیت اور ناریت بھی مادہ تکون میں موجود تھیں اور ارضیت میں جو صلاحیت تھی اور ناریت میں جو قوت انضاج تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کی اعانت کر کے نطفہ منعقد میں سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اوس درجہ تک نہیں پہونچتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہیں کہ اوس میں سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت قوی اور طبیعی سے تحلیل نہیں ہوتی یا ایسی چیز منفعل ہوتی ہے جو حس میں نہیں ہوتی لیکن یہ چیزیں آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلیل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے حفاظت اور امان میں رہتی ہیں اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہیں ہے اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات میں مبتلا رہتے ہیں — اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے +

پہلی آفت تحلیل اوس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

غریزی مین جو بمنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے ہے پیدا ہوتی جاتی ہے اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن — روغن کے باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے — اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہے جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہے مترجم کہتا ہے اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہے جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے فتیلہ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہین اور جسکے فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہوتا جاتا ہے جیسا کہ حمیات کے بحث وق مین اوسکی تفصیل آتی ہے کہ اسکو شیخ نے اوس مقام پر تیسری رطوبت فرض کیا ہے بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہے اور تیل اوسکے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہے متن اسیطرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور احتقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے — اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جاوے پس اگر فتیلہ پانی سے ہو جاوے کیفیتی اور سیرابی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہے — اور حرارت ناری اوس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جدا کرتی ہے — ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ کو ہوتا ہے کہ اوسوقت بجہت عروض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہے تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے فقدان اس رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کر دے — آخر کار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہے اوسوقت موت طبعی واقع ہوتی ہے — اور بدن ہمارا جبتک باقی رہتا ہے اوسکی بقا کا سبب یہ نہین ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہے اور اوّلی ہے اوسنے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اوسکی طبیعت مین ہے کیا ہے اور مقابلہ اوس چیز کا جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اسلیے کہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہے اوسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے — جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہے اور اوسکا استعمال ایک حد معین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ — اور صناعت حفظ صحت کی ایسی نہین ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہے — رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اوس مین تحلل جلد نہ آنے پاوے کہ ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہے کہ اوس مدت تک باقی رہے جسکو سبب اپنے مزاج اوّلی کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اوس مدت تک تدبیر صائب پوری ہو سکتی ہے وہ تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تجفیف پیدا کرنے والے ہین اونکا غلبہ ہونے پاوے نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا ہونے پاوین اور ایسی تدبیر کیجاوے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے خارجاً اور داخلاً کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسباب مین ابدان مختلف ہین پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہے کہ اوسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اوس خشکی اور جفاف کا کر سکتا ہے جو خشکی بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اوس بدن کی واجب ہے اور اوس حد سے بڑھکر مقابلہ نہین کر سکتا لیکن کبھی اوس حد سے پیشتر اور اوس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو مفنی تجفیف پر ہون یا بوجہ دیگر ہلاک ہون بعض ابدان کہ تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہے — اور

بہت سے آدمی کہتے ہیں کہ اجل طبعی یہی ہے کہ قبل از وقت طبعی بجہت فنا ہو جانے حرارت غریزی کے پیدا ہو جاوے اسباب خارجی سے
اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسری قسم کی ہے پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہے جو بدن انسان کو تندرستی اس حد مین تک لیجاوے
اس مین تک جسکا اجل طبعی نام ہے پہونچا دے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین اونکی محافظت کرے اس محافظت
کی شناس اور وہ تدبیر وہ تقدیر ہین کہ طبیعت اونکی خادم تصور کیجاتی ہے — ایک طبیعت ہے اور یہ قوت غاذیہ ہے کہ بدن مین بدل ما یتحلل
اوس جوہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہے بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہے — دوسری قوت حیوانی ہے اور یہ قوت نابضہ ہے یعنی
شرائین کی حرکت دینے والی واسطے ترویح قلب کے تاکہ چھوڑے بدل ما یتحلل کو روح سے جسکا جوہر ہوائی اور ناری ہے — اور چونکہ
غذا شبیہ متغذی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت متغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ متغذی یعنی اوس عضو کے
جسکی یہ غذا بنیگی کر دیوے بلکہ اوس غذا کو غذا اسکے بالفعل بنا دیوے — اور درحقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے
آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ اونکے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہین کہ منتہا ہے کار صناعت حفظ
صحت کا درستی اور تعدیل اون اسباب دائمہ لازمہ کی ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے — اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزونکی
تعدیل مین ہوتا ہے اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفظ ترکیب
پانچوین اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوین تعدیل حرکات بدنی و نفسانی — انھین ساتون کے بعض اقسام
مین نوم و یقظہ بھی داخل ہے — یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہے اور اسواسطے ہر صحت کے
ایک ہی حد نہین ہے — اور نہ یہ بات ہے کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہے کہ اوسکے واسطے صحت کسی طرحکی یا اعتدال کسی
قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جاسکے بلکہ ایک امر درمیانی دو امرون کے پایا جاتا ہے یعنی بعض افراد پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اوپر
غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہے — اور بعض مزاج تحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لائق صدق نقیض
اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہے یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہے — پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا مصداق
ہے جسکا موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہے اسلیے کہ موضوع اوسکا وجودی ہے — یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم
صادق آتی ہے اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہے — پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اوس مولود کی جسکا مزاج نہایت
درجہ معتدل ہے

تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان مین

جس وقت کہ وہ پیدا ہوتا ہے تا وقتیکہ
کھڑے ہونے کی طاقت آسکے — تدبیرات حاملہ عورتون کی جو قریب بولادت ہون مباحث امراض جزئی مین بیان ہوگی —
اور لڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اوسکی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اوسکی
ناف کاٹین چار انگلیون سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو باریک بٹا ہوا ہو اون
وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچا سکے اور اوسی مقام پر ایک کپڑا روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین — ناف کے تراشنے مین میری رائے
تجویز یہ ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مر یہ سب چیزین ہموزن پیسکر اوسکی ناف پر چھڑکین
اور بہت جلد اوسکے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پیسا ہوا گھولکر اوسکے بدن کو دھوئین تاکہ جلد اوسکی سخت اور
قوی ہو جاوے سب سے اچھا نمک وہ ہے جسمین کسیقدر شادنج اور قسط اور سماق اور حلبہ اور صعتر ملا ہوا ہو اور ناک اور منہ کی

تملیح نکرین — تہنے اور اوسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہے کہ ابتدا سے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اوسکے بدن سے
ملتی ہے اذیت پاتا ہے خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اسلیے کہ جلد اوسکی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بنسبت اوسکے
بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہے — اگر ضرورت ہو تو مکرر تملیح کرین گے اور ضرورت یہ ہے کہ اوسکے بدن مین میل اور رطوبت
زیادہ ہو بعد تملیح کے نیم گرم پانی سے اوسکو نہلائین اور اوسکے دونون نتھنے ہمیشہ اون انگلیون سے جنکے ناخن ترشے ہوے
ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اوسکے مقام بول کو انگشت خنصر سے دبائین تا انیکہ کھل جاے
اور ہر قسم کی برودت سے اوسکی حفاظت کرین جب اوسکی ناف گر جاے یہ اکثر بعد تین یا چار دن کے واقع ہوتا ہے — تدبیر
مناسب یہ ہے کہ اوسپر خاکستر صدف یا خاکستر عرقوب یعنی سیپ یا پاشنہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جسکو چاہین شراب مین
ملا کر چھڑکین — اور جسوقت ہم چاہین کہ اوسکے دست بند اور پابند کو گہوارے مین باندھین پس ضرور ہے کہ قابلہ شروع کرے
کہ اوسکے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہے چوڑا ہو جاے اور جسے باریک ہونا ہے باریک
ہو جاے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آ جاے — یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ اونگلی کے سرون سے
اوسکو چھوے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے — اور دونون آنکھین مولود کی
پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور اوسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا آسانی ہو بعد اوسکے دونون ہاتھ
شملہ بچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانوؤن سے ملا دے اور عمامہ سر مین باندھے یا ٹوپی قصب دار اوڑھا دے
— اور ایسے مکان مین جسکی ہوا معتدل ہو سلائے اور وہ مکان سرد نہونے پائے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار
اور خوب تاریک ہو کہ اوس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو — اور اوسکا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے —
اور اوسکی گردن یا اطراف اور پشت کسیطرف بچھونے پر جھکنے نپائین ایسے کہ ترچھے ہو جائین — اور معتدل پانی سے فصل
گرما مین اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اوسکو نہلائین — عمدہ وقت اوسکے نہانے کا یہی
ہے کہ جب دیر تک سوکر اوٹھے — اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جسقدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو
— اور مناسب ہے کہ پانی رفتہ رفتہ تھوڑا گرم کیا جاے اگر فصل گرمی کی ہو — اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ
رہے اور آہستہ نہلائین کہ بدن اوسکا گرم اور سرخ ہو جاے خصوصاً جاڑون مین بعد اوسکے حمام سے اوسکو باہر
نکالین اور اسکا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اوسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور ہر وقت نہلانے کے مناسب ہے
کہ مولود کو اس طرح لین کہ اوسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بل لیٹا ہو اور پشت اوسکی اوپر
کیجانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے — اور اس بات مین کوشش
کیجاے کہ ہر وقت نہلانے کے اوسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی صاف ملائین
بعد اوسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کر لین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اوسکو پیٹ کے بل
لٹائین اوسکے بعد پیٹھ کے بل اور ہمیشہ ہر وقت چت اور پیٹ لٹانے کے بدن پونچھتے جائین اور بدن کو دباتے
جائین اور اوسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اوسکے بعد الٹ دین اور ایک کپڑے مین باندھین اور اوسکو

تاکہ مین روغن زیتون شیرین ٹپکائین کہ وہ آنکھ اور بلغمات جسم کو اور ہر عضو کو چیرک وغیرہ سے دہو ڈالتا ہے

فصل دوسری رضاع اور نقل کے بیان مین

لڑکے کو دودھ پلانا اور اوسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہے کہ جبتک ممکن ہو لڑکے کو اوسکی مان کا دودھ پلائین اسلیے
کہ مان کا دودھ لڑکے کی اوس غذا سے بہت مناسب ہے جو قبل ولادت کے رحم مین اوسکو پہونچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودھ کی
طرف مستحیل ہوا اور لڑکا اوسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اوس سے مالوف ہے تا اینکہ تجربہ سے یقینی ثابت ہوا ہے کہ لڑکے کے منہ مین
اوسکی مان کا سر پستان دے دینا بہت مفید ہے کہ جو چیز اوسکو اذیت دے رہی ہو دفع ہو جاتی ہے — اور دن بھر مین دو یا تین دفعہ
سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے — اور ابتداے ولادت مین بکثرت ارضاع مختلف عورتون سے نکرائین اگرچہ یہ بات اچھی ہے کہ لڑکا
اپنی مان کا دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اوسکا دودھ معتدل ہو جاوے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائین بعد اوسکے دودھ
پلائین — یہ بھی ضرور ہے کہ جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اوس سے دودھ ڈالین بعد اوسکے سر پستان
لڑکے کے منہ مین دین خصوصاً اگر دودھ مین کوئی عیب ہو — اور جو دودھ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہے کہ اوس سے نہ پلائین جس وقت کہ
نہار منہ ہو اور یہ بالہمہ واجب ہے کہ لڑکے کے واسطے دو چیزون کا التزام کرین جو نافع ہین اور اوسکے مزاج کو تقویت دیتی ہین
ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا اور دوسرے ہلاتے وقت کچھ گانا برطبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکون کے سلانے
کے واسطے مخصوص ہے لیکن ہلانا اور گانا اوس سلیقہ سے ہو کہ جسکی لڑکے کو قابلیت ہو اور اوسکی واقفیت آمادگی ریاضت اور موسیقی کی
رفتہ رفتہ بڑہتی ہے — ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑہتی ہے — اگر مان کے دودھ پلانے سے
کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودھ مین فساد ہو یا مائل باحتراق ہو مناسب ہے کہ اوسکے واسطے مرضعہ یعنی دودھ پلانے
والی کی تلاش کرین مگر مرضعہ اون شرائط کے ساتھ ہو جنکا ہم آگے ذکر کرینگے — بعض شروط بنظر سن وسال مرضعہ کے ہین
اور بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اس امر
کے کہ یہ دودھ کتنے دنون کا ہے اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرضعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہین — جس وقت
شروط کسی مرضعہ مین پائے جائین ضرور ہے کہ اوسکی غذا کا اچھا اہتمام کیا جاوے یعنی گیہون اور خندروس یعنی رومی گیہون
اور گوشت حملان یعنی گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جاوے — یا گوشت جداء یعنی بھیڑ اور وہ مچھلی جسکے گوشت مین بو نہو اور
سختی نہو — اور کاہو بھی اوسکے واسطے اچھی غذا ہے — اور فواکہ سے سیب اور بہی اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور
بندق اسکو کھلانا چاہیے — بدترین البقول واسطے دائی کے جرجیر یعنی لٹ جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزین دودھ کو بگاڑ دیتی
ہین اور پودینہ مین بھی کسیقدر قوت ہے کہ دودھ کو بوجہ تخفیف کے خراب کر دیتا ہے — شروط مرضعہ کے یہ ہین سن مین پچیس
سے تیس برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہے — سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہے
کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور عضل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور فربہی مین متوسط اور بدن مین
گوشت زیادہ اور چربی کم ہو — اخلاق کی شرط یہ ہے کہ بلند پایہ اور اچھے ہون آثار نفسانی جو بڑے مثل غضب اور غم
اور جبن کے اونکا اثر اوس پر نہ ہو — علی ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اسلیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد
کردیتے ہین بخصوص اوسکی تاثیر بذریعہ دودھ کے لڑکے مین پہونچتی ہے اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہے۔ ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
علاوہ بد اخلاق ہو جانے لڑکے کے سمجھ مین آتی ہے کہ مجنون عورت کو سبب بے التفاتی لڑکے کی پرورش مین اور رکھی اوسکی مدارات
مین ہوتی ہے اس سبب وہ بخوبی تنا ور نہین ہوتا ہے۔ ہیئت پستان مین یہ شرط ہے کہ دونون سمٹے ہوئے اور بڑے بڑے
ہون اور بوجہ بڑے ہونے کے لٹکتے ہون۔ اور یہ بھی اچھا نہین ہے کہ بہت بڑے ہون سختی اور نرمی مین معتدل ہونا بہت
ضرور ہے۔ دودھ کی شرط یہ ہے کہ قوام اور مقدار اوسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی ہو اور سبز اور زرد اور سرخ
نہو خوشبو اچھی ہو اور اوس مین بو سے ترش اور عفص نہ آئے مزہ شیرین ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور مسامات
مین بہت ہوا اور اجزا اوسکے متشابہ ہون۔ پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اوسکے
اجزا رقت اور غلظت مین مختلف ہون اور کف اوسپر بہت نہ آئے کبھی اوسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہے
اگر بہہ جائے تو رقیق ہے اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے تو وہ غلیظ ہے۔ اسی طرح شیشہ مین بھر کر تجربہ کرتے ہین
اوس مین کسیقدر مر یعنی بول تور ڈالکر اونگلی سے ہلاتے ہین کہ اس ذریعہ سے مقدار اوسکی جبنیت اور مائیت کی دریافت
ہوتی ہے اسلیے کہ اچھا دودھ وہی ہے جس مین جبنیت اور مائیت برابر ہو۔ اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے
جسمین یہ اوصاف نہون اوس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اوس دودھ کی اصلاح کرینگے۔ پلانے کی تدبیر
مفصلہ یہ ہے کہ غلیظ دودھ جو کریہ الرائحہ ہو اوسکو دوہ کر ہوا مین رکھدین کہ رقیق ہو جائے اور بو بد نکلجائے۔ اور جس مین حرارت
زیادہ ہو اوسکو ٹھنڈا کرکے پلانا مطلقاً جائز نہین ہے۔ اور علاج مرضعہ کا یہ ہے کہ اگر اوسکا دودھ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جوشاندہ
ملطفات کے ساتھ مثل فوذنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جائے۔ اور خورش اوسکی ماہی طریخ
وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسیقدر مولی بھی اوسکی غذا مین داخل رہے اور سکنجبین مین گرم پانی ملا کر دایہ کو
قے کرائین اور معتدل ریاضت کا اوسے خوگر کرین۔ اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق
کے پلائین الگ الگ خواہ دونون ملا کر۔ اور اگر دودھ اوسکا رقیق ہو اچھی غذا اسے آسودہ حالی اوسکی کیجائے
اور ریاضت سے منع کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین غذا مین تجویز کیجائین۔ اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہو
شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہین۔ اور زیادہ سونے کا خوگر کرین۔ اور اگر دودھ اوسکا رقیق اور
کریہ الرائحہ ہو کھانا اوسکا خوشبودار چیزون سے جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ معطر کرین۔ اور اگر دودھ کم ہو
اوسکے سبب کو ڈھونڈین اور دریافت کرین کہ دودھ مین کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہے یا فقط پستان کے
سوء مزاج سے دودھ مین کمی ہوئی ہے۔ اور اوسکی شناخت اون علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہے۔ اور
لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہے اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اوسکے پستان مین حرارت ہے یا مزاج مین آش جو
اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کرین۔ اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا ثابت شدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت
ہو غذا اسے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے۔ اور نیچے پستان کے سینگیان لگائین مگر بہت سخت نہون
اور ایسی ہی صورت مین لگا جبکے بیچ اور خود لگا جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہے۔ اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذا سے فرض ہو

اوسکی غذا حریرہ جو کہ جو اور بھوسی گندم اور حبوب مناسب سے طیار کرتی ہین مقرر کرین — اور واجب ہے کہ اوسکی حریری اور غذا مین بیخ رازیانہ اور تخم اوسکا
اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین بعضے کہتے ہین کہ پستان نہ بش یعنے بھیڑ اور ماعز یعنے بکری کا کہانا بجہت اسکے کہ اوسمین دودھ رہتا ہے دودھ کے
زیادہ کرنیمین نافع ہے اسلیے کہ اسمین مشاکلت اور مشابہت ہے دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہے — تجربہ مین آیا ہے کہ ایک درہم ارضہ یعنے دیمک
باجزا طین خشک کرکے آش جو مین چند روز متواتر کہلائین البتہ یہ نہایت سودمند ہے — اسی طرح سُلانہ یعنے فشردہ نمکین مچھلی کے سر کا سیرقی
کی پانیمین ملاکر پلائین — منجملہ اون چیزون کی جنسے دودھ مین افزائش ہوتی ہے یہ ہے کہ ایک اوقیہ روغن گاؤ لیکر اوسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈالکے
پلائین — یا آرد کنجد شراب مین ملاکر صاف کرکے پلائین اور پستان پر ثفل ناردین مع روغن زیتون و شیر یا دہ خر سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا
ملکین چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین — یا بھوسی گندم اور معمولی شراب مین جوش دیکر پلائین — ایک اور قوی دوا یہ ہے شبت تین اوقیہ
تخم خندقوقی یعنے گدہ پودینا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی خندقوقی تری اور حلبہ یعنے میتھی ہر واحد دو اوقیہ سبکو عصارہ رازیانہ اور شہد اور مسکہ
مین ملاکر قدری کہلائین — اگر دودہ بجہت کثرت کی ایذا دیتا ہو اور فاسد ہو جاتا ہو بسبب احتمال ورم کے تو غذا کم کرنے سے کم ہو جاتا ہے — اور ایسی چیزون کا کہانا
سے جنمین غذائیت کم ہو — اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ سے کر ضماد لگانے سے کم ہوجاتا ہے — یا طین خرا و سرکہ یا اسفنج سرکہ مین لگائی
جائے اور اسکا ضماد کیا جائے اور شورہ پانی بعد ضماد لگانے کے بہا جاسے جب بھی دودھ کم ہوجائیگا — اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بکثرت
مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہے جس دودھ مین بو کہ بدآتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور معتدل غذا اور نمک کہلانا اسی علاج کرنا چاہیے
— مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہے کہ تھوڑے دن اوسکو وضع حمل سے گذرے ہون گر بہت کم بھی نہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہون
— اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنے نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو — اور اسقاط نہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو
یہ بھی ضرور ہے کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جاسے اور گیہوں چند بھنی والی غذا کہلائی جائے — اور زمانہ رضاع مین اوسکے ساتھ جماع
نکیا جائے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور دودھ کی بو کم ہوجاتی ہے اور بگڑ جاتا ہے بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہے اسمین دونون
لڑکون کا ضرر ہوتا ہے دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہے اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہے — ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانیکے خصوصاً پہلی مرتبہ
واجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ دوہکر پھینک دین اور پستان کے مونہہ کو دباکے دودھ سے بہر کر لڑکے کے مونہہ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین
اوسکو دقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین الم ہوگیا اور اپنے کام سے بیکار ہوجائین اور ضعف پیدا ہوجائے — اور یہ بھی لازم ہے
کہ ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہے اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملادین بہت بہتر ہے بہت سا
دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جاے تو
بیشتر تمدد اور نفخ اور کثرت ریاح اور سپیدی بول عارض ہو جاتا ہے — اگر یہ عوارض پیدا ہوجائین پھر اوسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکا
رکھین اور سلائین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہوجائے — اکثر اوّلی ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نچاہیے — اور ایام
ولونین سواے مان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہہ چکے — اسیطرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد ہوا ہو یا کوئی مرض
اندادہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہے کہ دوسری سے دودہ پلائین جب تک اوسکا مزاج درست ہو جائے
اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اوسکے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اوسوقت بھی اوس
سے دودہ نہ پلوائین — اگر دودہ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس حرکت سے معدے مین دودہ ہل جاتا ہے

بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے ۔ دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے ۔ مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہے ۔ اگر لڑکے کی
خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ میں اوسپر تشدد نکرنا چاہیے پھر جب اوسکے دانت
نکلنے شروع ہوں غذای قوی کیطرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جسکا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے ۔ سب سے پہلے یہی بہتر ہے
کہ نرم ٹکڑا روٹی کا مضغ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اوسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ میں بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا
چاہیے اور اکثر اوقات پانی میں شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی ہونے پائے کہ اوسکا معدہ ممتلی ہو جاوے
پھر اگر لڑکے کو زحمت امتلاے طعام کے اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اوسکو باز رکھیں ۔ بہتر بہ نسبت غذا دینے
لڑکے کے یہی ہے کہ پہلے تمریخ یعنے مالش دہن وغیرہ کی کریں اور نہلائیں اوسکے بعد غذا دیں ۔ جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ
چھوٹ جاوے بہتر ہے کہ اوسکو از قسم حریرہ اور شوربہ گوشت کا خوگر کریں ۔ اور دودھ چھوڑانا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہیں ہے بلکہ آہستہ
آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لابنی اور گول گولیاں بناکر چوسانا چاہیے ۔ اگر دودھ چھوٹنے میں بہت مچلے اور تنگی کرے اور
کسی طرح نچھوٹے چاہیے کہ ایلوا اور [illegible] ایک [illegible] پستانوں پر طلا کریں دودھ چھوٹ جائیگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اطفال کی نظر مناسبت امزجہ
کے بذریعہ طبیب کرنا چاہیے اسلیے کہ طبیب مناسب مزاج کے ہے اور تقدیر اور تمہیر میں اسکی حاجت ہے اور ریاضت معتدل [illegible]
اعتدال میں زیادتی ہو لڑکوں کے واسطے ضروری کار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اونکے واسطے ہے اور طبیعت اوسکی مشتاق ہے [illegible]
کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہو جاتا ہے جسوقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن [illegible] میں [illegible] اور
کھڑے ہونے لگیں اور حرکت اونکے اتفاق میں پیدا ہو مناسب نہیں ہے کہ حرکات سخت و شدت کا اونمیں تحمل کرایا جائے
اور یہ بھی چاہیے نہیں ہے کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کا تحمل اوسکو قبل ظاہر ہونے اوسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اوسکو
نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اوسکی پنڈلیوں اور پشت میں آفت پہونچے گی پس واجب ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر
اپنے بدن کا زور ڈالے ایک ٹکڑا چمڑا کا چکنا بچھائیں اور اوسپر اوسکو بیٹھلا دیں تاکہ زمین کی خشونت سے اوسکی جلد کو گزند نہ پہونچے ۔ اور اوسکے
سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن میں گڑ جاتی یا کاٹ ڈالتی ہے ہٹا دیں ۔ اور اونچی جگہ سے اوسکو بیٹھلنے نہ دیں جب دانت
اوسکے نکلنے پر آمادہ ہوں مناسب ہے کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پاوے [illegible] دانت پیدا ہو [illegible] اوسوقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی
او مقام پر [illegible] دانت کے پھول گیا ہو اسی [illegible] آسانی ہو نکل آئیگا [illegible] اور گردن لڑکے کو روغن گرم پانی میں ملا کر ملیں اور تھوڑا
روغن زیت کانوں میں ٹپکائیں ۔ جب یہ دانت اسقدر طاقتور ہو جائیں کہ اونسے کاٹ سکے اوسوقت لڑکا اپنی انگلی کو مونہہ میں لیجا کر
کاٹنے لگتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ ایک ٹکڑا لہسن کا جو ابھی خشک نہوا ہو اوسکو دیا جائے کہ دانتوں سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے
اور آئندہ قروح اور اوجاع مسوڑہے کے واسطے سدباب کرتی ہے ۔ اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکے مونہہ میں شہد اور نمک کی مالش
کریں تاکہ مسوڑہونکا درد پیدا نہو جاوے ۔ پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائیں اور تمام و کمال برآمد ہوں تھوڑا سا رب السوس خواہ
اصل السوس جو بہت سخت نہوا اوسکے منہ میں رکھنا چاہیے اور گردن میں بوقت نکلنے دانتوں کے زیت شیرین خواہ اور کوئی چیز
ملنا چاہیے ۔ اور جب بولنا شروع کریں ہمیشہ دانتوں کی جڑ زبان مالش کرنی چاہیے

فصل تیسری بیان میں معالجہ ان امراض کے جو لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں

لڑکوں کے علاج میں مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کے ہے تا اینکہ اگر

مظنون ہو کہ مرضعہ کے بدن مین امتلاء ہے خون سے فصد یا حجامت کرائی جاے۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کا معلوم ہو تو عارض اوسی خلط کا
استفراغ کرانا چاہیے۔ یا حاجت حبس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی طرف سر کی یا اصلاح اعضاء تنفس کی یا تبدیل کسی اور
سوء مزاج کی ہو ایسی چیزوں سے علاج کیا جاسکے جو مناسب اور موافق اوسی سوء مزاج کے ہوں۔ پھر اگر معالجہ اوسکا بذریعہ اسہال کے ہو یا
اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اوس دن کوئی اور عورت
دودھ پلاے۔ اب ہم امراض جزئی لڑکون کو جو اکثر عارض ہوتی ہین بیان کرتے ہین از انجملہ ورم اور اورام ہین جو مسوڑھون مین بروقت نکلنے دانتون کے
پیدا ہوتے ہین۔ یا وہ اورام ہین جو اون سے بجانب حلق پیدا ہوتے ہین اور تشنج انھین اورامون سے بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتا ہے
جسوقت یہ ورم ہو یا تشنج عارض ہو چاہئے کہ انگلی سے اوس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اوگنے کے مقام مین مذکور
ہو چکی ہین انگلی کے ساتھ مالش کرین یا شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ [illegible] کے ملین اور سر پر نطول پانی کا جسمین بابونہ اور شبت
جوش دیا گیا ہو کرین۔ از انجملہ لڑکون کے دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین۔ بعضون کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال
کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور تیز مسوڑھون سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسی وجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے۔ اور چاہیے کہ سبب
اسہال کا یہ ہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے مین ایک دوسرے زیادہ مصروف ہوتی ہے اس وجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور یہی وجہ
درد مسوڑھون عارض ہوتا ہے یہی ایک سبب ہے کہ بچہ کا بدن ضعیف ہو سکتا ہے۔ اسہال اگر خفیف اگر کم ہو تو اوسکے علاج کیطرف
نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو تو اوسکا تدارک اس طرح کرین کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکہ مین بھگو کر پیٹ کو سینکین یا جو
جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جاے اوس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو (یعنی معدہ پر چپکا دے) [illegible] کہتے
ہین کہ بچہ کا ایک دانگ سرد پانی مین ملا کر پلائین اور بروقت اسہال کے اسباب کی احتیاط رکھین کہ دودھ اوسکے معدے تک پہنچنے نہ پاے
وہ احتیاط اسطرح ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنی روٹی کا پانی
پکا کر یا ستو پانی مین ملا کر کھلائین از انجملہ لڑکون کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اونکو بذریعہ شیاف ہوتی ہے یا شہد
مین ملا کر شیاف بنا کر [illegible] ہوتی ہے خواہ یہ دونون چیزین [illegible] اصل السوس [illegible] یا انجیر [illegible]
خواہ برابر [illegible] کے علک البطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اوسکی ناف [illegible] ملا کر لگائین از انجملہ
لڑکون کے مسوڑھون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت شوربا ان چیزون کی تکمید نفع کرتی
ہے از انجملہ لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم با وجود شدت ضعف معدہ کے ہوتا ہے خصوصاً جب لڑکا موٹا
تازہ ہو اور بدن مین اوسکے رطوبت زیادہ ہو اسکا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنی شب بو سے
کیا جاتا ہے از انجملہ اکثر لڑکونکو کزاز عارض ہوتا ہے اوسکا علاج قثاء الحمار کو پانی مین جوش دیکر بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قثاء الحمار
کے کیا جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے تو اوسکے
مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین موم صاف کیا ہوا ملا دین اور اوسکے دماغ پر روغن زیتون
اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائین۔ اسی طرح اگر اونکو کزاز یابس عارض ہوا از انجملہ اونکو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اور اوسکے
علاج مین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اوسکے سر پر ڈالا جاے اور زبان پر اوسکی شہد ملا جاے بعد اوسکے بیخ زبان انگلی سے دبائین

یا کہ قی بلغمی ہو جائے اور صحت پائے ۔ یا صمغ عربی اور کتیرا اسبد انہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودہ کے ساتہ تھوڑا تھوڑا پلاتین

ازانجملہ کبھی اطفال کو سوء تنفس عارض ہوتا ہے اوسوقت دونون کان کی جڑونکو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور دبا کر اور ستے کرانی چاہیے ۔ اسیطرح روغن مذکور سے مالش کرکے اوسکی زبان اندسکے کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور گرم پانی اونکے منہہ مین ٹپکانا چاہیے اور لعوق تخم کتان او عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے ازانجملہ قلاع بھی لڑکونکو بکثرت عارض ہوتا ہے اسواسطے کہ جھلی اونکی موہنہ اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی متحمل نہین ہے چہ جاکہ ماہیت لبن اوس جھلی مین جلا پیدا کرتی ہی یہ جلا اونکو اذیت دیتی ہے اور صورت قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہو وہ ہے جسکا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قاتل ہوتا ہے ۔ اور اسلم اقسام قلاع جسمین لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہی جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ سبک دواؤن قلاع سے جو امراض جزری مین مذکور ہین استعمال کیجاے ۔ اکثر لڑکے کو لیپا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گلسرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب نبطی ۔ اور کبھی عصارہ برگ کاہو و برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے ۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو رب السوس پیسکر دینی چاہیے ۔ اور اکثر مسوڑہون کے ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیسکر عسل مین ملا کر استعمال کرین ۔ اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال مین کافی ہوتا ہے ۔ اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اوسکے بعد استعمال کسی سفوف کا جو ابھی مذکور ہوچکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے ۔ پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنی پوست اندرونی انار اور گلنار اور سماق ہر ایک اکیس ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت ستائیس ماشہ پیسکر پارچہ پر کرکے چھڑکین ازانجملہ کبھی لڑکون کے کان سے رطوبت بہتی ہے اسلیے کہ اونکے بدن خصوصاً دماغ مین رطوبت زیادہ ہے چاہیے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی پھٹکری اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان مین رکھین اور بہتر یہ کہ فقط شراب عفص یعنی مازو جسمین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا کافی ہوتا ہے ازانجملہ اکثر لڑکون کے کان مین درد ریحی خواہ رطوبی پیدا ہوتا ہے اوسکا علاج ریوند چینی صبر اور نمک طبرزد اور مسور اور مرکی اور اندرائن کے بیج اور راسن اسمین سے جسکو چاہین تیل مین پکا کر کان مین ٹپکائین ازانجملہ لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہے جسکا نام عطاش ہے کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اسوقت واجب ہے کہ تبرید اور ترطیب دماغ کی پوست کدو اور خیار سے کرین یا کو یا عصارہ برگ خرفہ سے علاج کرین اور روغن گل تھوڑا سا سرکہ مین ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی نافع ہے ۔ ان دواؤنمین سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہین ازانجملہ لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہے اسکو ہم نے امراض سر مین کتاب سوم مین بیان کیا ہے ازانجملہ کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین اوسپر موم و دودہ ملا کر ملا کرنا چاہیے بعد اوسکے طبیخ بابونہ اور آب بادروج سے دھونا چاہیے ازانجملہ کبھی بہت زیادہ رونے کے سبب چشم لڑکونکی سفید ہو جاتی ہین اسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہے ازانجملہ سلاق یعنی پلکو نکا موٹا ہو کر سرخ ہو جانا اور موٹا ہونا بحیثیت ونکی پیدا ہوتا ہے اسکا بھی علاج برگ عنب الثعلب سے ازانجملہ حمیات لڑکونکو عارض ہوتی ہین انکی حمیات کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ علاج مرضعہ کا کیا جائے اور رضیع کو آب انار ہمراہ سکنجبین و شہد کے پلائی جائے یا عصارہ خیار قدری کافور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اسکی نکالنے کی تدبیر کرین اسطرح کہ عصارہ قصب یعنی سرکنڈہ کو نچوڑ کر سر اور پانوپر لگائین اور کچھ اوڑھا دین کہ اس ذریعے سے تعریق لڑکونکی ہو جاتی ہے ازانجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہے پس اینٹھتے ہین اور روتے ہین چاہیے کہ انکے پیٹ کی تکمید آب گرم اور بہت سا روغن گرم اوسمین تھوڑا سا موم ملا کر کرین ازانجملہ کبھی اونکو عطاس یعنی چھینک متواتر آتی ہے اگر یہ مرض بہت ورم

اطراف دماغ کے ہو علاج ورم کا بذریعہ تبرید و رطلا اور مالش عصارہ سرد اور روغن بارد سے کرنی چاہیے اور اگر ورم منہ یا روح کو پہنچے ناک میں نکلیں
ازانجملہ کبھی اسکے بدن میں بثور اور دانے برابر ہوتے ہیں اگر بشکل قرحہ کے سیاہ سیاہ ہوں قاتل ہیں اور اگر سفید ہوں اسلم ہیں اور اسیطرح
سرخ اور اگر قلاع ہے اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہے پھر اسکا تمام بدن میں پھیل جانا کیونکہ مہلک ہوگا - بیشتر ایسے بثور کے نکلنے میں بہت سے
منافع ہوتے ہیں بہرحال ان بثور کا علاج مجففات لطیفہ سے کرنا چاہیے جو ایسے پانی میں داخل کیے جائیں جنمیں یہ بثور دھوئے جاتے ہیں اور اوس
مثل گل سرخ اور آس اور برگ شجر مصطکی یا جھاؤ کی پتی جوش دی گئی ہو - اور ان چیزوں کے روغن بھی مفید ہوتے ہیں اور بعد بثور مسلیم ہیں اونکو
یہانتک رہنے دیں کہ نضج مادہ کا ہو جاوے بعد اوسکے علاج کرنا چاہیے اگر اون میں قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کریں - اور اگر ضرورت ہووے
کہ مرہم الکحل میں تھوڑا سا انزروت ملا کر دھرین - اسی طرح قلاع اگر متفرح ہو جاوے انہیں دواؤن سے علاج کیا جاتا ہے - اگر ان بثور میں بہت زیادہ
تخیین یا چرک کی کثافت پیدا ہو جاوے اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہے پس بار اور ق سے جسمیں دودھ ملا ہوا ہوتی جاتی ہیں تا کہ حل
ہو سکے پھر اگر جلد میں آبلہ برابر ہوں جوشاندہ آس اور گل سرخ اور ورا و خیار اور برگ درخت مصطکی سے نہلاوین - ان سب تدابیر سے بہتر ہے کہ اصلاح
غذای مرضعہ کی کرین ازانجملہ بسبب کثرت رونے کے ناف اونکی اونچی ہو جاتی ہے یا کوئی اور سبب سا سبب فتق سے پیدا ہو جاتا ہے - ہماری
تجویز اسوقت یہ ہے کہ اجواین کو پیسکر سفیدی بیضہ میں ملا کر ناف پر لگاوین اور بنگلا کتان کا باریک اوسکو اوپر باندھین تاکہ ناف کی حفاظت ہو یا سوختہ
[illegible] کو نمبند میں ترکر کے ناف پر باندھین - اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قوابض حار جیسے مرکی اور پوست سرو اور جوز السرو اور بلوط اور اقاقیا
خواہ اور دوائیں جو بحث فتق میں لکھی جاتی ہیں استعمال کریں ازانجملہ لڑکون کو بوقت ناف کاٹنے کے ورم عارض ہوتا ہے اسوقت [illegible]
ہے کہ شنکاک جیسے روغن جوت بھی کہتے ہیں اور شیخ نے اسکا نام مثقوش رکھا ہے اور حکاک الطم یہ دونوں تیل کو شہد میں پگھلا کر [illegible]
پلاوین اور ان پر طلا کرین ازانجملہ لڑکونکو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ کسی وقت نہیں سوتے اور ہر وقت رویا کرتے ہیں اور بیقرار رہتے
ہیں اور آواز دردناک سے چلاتے ہیں اور بار بار انکے [illegible] کی ضرورت ہوتی ہے اگر ممکن ہو کہ پوست خشخاش یا تخم خشخاش یا روغن کا
او خشخاش وغیرہ سے اونکی کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آجاوے تو بہتر ہے ورنہ دوائی قوی کی حاجت ہوگی منجملہ اون دواؤن کے ایک دوا یہ ہے
کہ جرو بنجی اور جوز گندم اور خشخاش اور تخم کتان اور حب الخزی اور خرفہ اور بارتنگ اور تخم کاہو ایک سو ان زیرہ [illegible] تھوڑا
تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اسمیں تھوڑا سا اسپغول بریان جو کوٹا نہ جاوے ہموزن شکر سفید داخل کر کے سات ماشہ تک ایک کو پلاوین اگر چاہے
کہ اس سے زیادہ قوی ہو تھوڑی افیون شریک کرلین جسکی مقدار برابر ثلث ایک جزو کے ہو یا اوس سے کم ہو ازانجملہ لڑکے کو کبھی
ہچکی عارض ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ نار جیل اور شکر کھلاوین ازانجملہ لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہے بہتر یہ ہے [illegible]
سے شفا ہو جاتی ہے اور کبھی معدہ سے پر ضماد [illegible] ہوں نافع ہوتا ہے ازانجملہ کبھی ضعف معدہ لڑکون میں پیدا ہو جاتا ہے چاہیے
معدہ پر پلیوس لیپ وہ شراب جسمیں سوسن آسمان گونی مع دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اور شراب کو ہمراہ گلاب یا مار الاس کے طلا
کرین - یہ اور تھوڑا سی لونگ اور مشک پلاوین یا ایک قیراط مشک تھوڑی سی شراب منہ میں داخل کرکے استعمال کرین ازانجملہ لڑکونکو
کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہے کہ سونے میں چونک چونک پڑتے ہیں - اکثر یہ بدخوابی امتلاے معدہ سے بسبب شدت [illegible] سے
پیدا ہوتی ہے پس جسوقت طعام فاسد ہو اور معدہ اسکا حس کرے اسکی اذیت قوت حاسہ سے قوت متخیلہ ومتصورہ تک پہونچکر صورتکا
ایسے خوابہاے پریشان کے کرتی ہے جو خواب میں لڑکے کو ڈراتے ہیں تدبیر واجب یہ ہے کہ بوقت ابتلا اسکے لڑکا سونے نہ پاوے کہ اگر

تھوڑا شہد چٹایا جاوے تاکہ جو غذا معدے مین ہو منہضم ہو جاوے اور معدہ بیسے اوتر جاوے از انجملہ لڑکونکو ورم حلق و درمیان فم اور مری کے عارض ہوتا ہے اور اسی ذبحہ بھی کہتے ہین اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرہ پشت تک پہونچتا ہے واجب ہے کہ اس مرض مین طبیعت کو بذریعہ نشاستہ کے ملین کرین بعد اوسکے رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو از انجملہ کبھی لڑکونکو بوقت ہونے کے خرخرہ عظیم پیدا ہوتا ہے واجب ہو کہ السی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین از انجملہ کبھی لڑکونکو ریح الصبیان یعنے ام الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہے عارض ہوتی ہے اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہے لیکن اس مقام پر بھی چند دوائین ایسی جو بہت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر جند بیدستر زہرہ ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تین جو کے پلائین از انجملہ حسن ردج مقعد کا مرض لڑکونکو اکثر ہوتا ہے جسکو کانچ نکلنا کہتے ہین چاہیے کہ پوست انار اور آس تر اور جفت بلوط اور گلسرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند اور پھٹکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور مازو برابر لیکر پانی مین جوش دین تاکہ اثر دوا او نکا نکل آئے بعد لڑکے کو اوس پانی مین بٹھا دین بشرطیکہ نیم گرم ہو از انجملہ لڑکونکو بوجہ سردی کے ہچکی عارض ہوتی ہے پس اوسوقت اونکو یہ دوا مفید ہے حب بلسان اور زیرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ لیکر کوٹکر چھانین اور روغن گاو کہنہ مین ملا کر رکھین اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین از انجملہ یہ ہے کہ کبھی لڑکون کے پیٹ مین کیڑے پڑ جاتے ہین اور اونکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے کدو دانہ کے پیدا ہوتے ہین کہ اونکو چنچے کہتے ہین اور بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکو سر وہی کہتے ہین لیکن چھوٹے اور چپٹے جنکو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کم پیدا ہوتے ہین۔ لانبے کیڑے یعنے سروہی اونکا علاج یہ ہے درمنہ کا پانی دو دو مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائین اور کبھی اونکے پیٹ پر ضماد لگانیکی حاجت ہوتی ہے پس افسنتین اور بادرنگ کابلی اور تلخہ گاو اور شحم حنظل سے ضماد کرتے ہین چھوٹے کیڑے جنکو چنچے کہتے ہین اونکا علاج یہ ہے کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرین از انجملہ کبھی لڑکونکی ران چھل جاتی ہے اوس وقت آس اور مہندی اور گلسرخ اور ناگرموتھہ اور آرد جو اور آرد مسور پیسکر چھڑکنا چاہیے **فصل چوتھی تدبیر اطفال کے اوس وقت مین جب سن صبا کو پہونچین** واجب ہے کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجائے تاکہ اخلاق درست ہون اس طرح کہ لڑکے کی حفاظت کیجائے کہ اوسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اوسکی خواہش دلی کس چیز کی ہے اور کون چیز اوسے اچھی معلوم ہوتی ہے وہی اوسکو دینی چاہیے اور کون چیز اوسے ناپسند ہے وہ اوسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین ایک ذاتی ہے کہ سن طفولیت سے اوسکا نشو ونما حسن اخلاق پر ہوگا اور خوبی اخلاق کی بمنزلہ ملکہ لازم کے ہو جاتی ہے دوسری منفعت بدنی ہے جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوء مزاج کے پیدا ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خو گرفتہ اخلاق بد کا ہو جاوے وہ سوء مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہے گویا داخل طبیعت ہو جائیگا بتبعیت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی ہے اور غم کی وجہ سے خشکی اور سبادت طبیعت اور کندی ذہن کی قوت نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہے اور مزاجکو مائل طرف بلغمیت کے کرتی ہے۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونونکی حفاظت ہوتی ہے جسوقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہے کہ اوسے نہلائین گرم پانی سے اوسکے بعد اوسے ایک گھنٹے تک کھیلنے دین بعد اوس کے تھوڑا سا کھانا کھلائین اور کھلا نیکے بعد پھر اوسے کھیلنے دینا چاہیے خوب کھیل چکے پھر اوسے آب گرم سے نہلائین بعد اوسکے پھر غذا دین اور تا امکان لڑکے کھانے کے بعد پانی نہ پلائین تاکہ خامی قبل ہضم کے پیدا نہو خصوصا اس وقت

۵ دنیدیہ مالم ۱۲

۵ راس بریان زنجبیل شامی ۱۲

اوسپر چھ برس گذرین کتب خانہ مین بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائین اور اس بارہ مین تدریج اور آہستگی کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کتاب
کی زحمت اونپر نہ ڈالی جائے اور اسی چھ برس کے سن مین اونکی آرام وہی مین کمی اور تعب مین زیادتی قبل از طعام کرنی چاہیے نبیذ
یعنے شراب خرما وغیرہ اونکو ہرگز نہ دینی چاہیے خصوصاً وہ لڑکا جسکا مزاج گرم و تر ہو اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے یعنے یہ کہ
پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور جس منفعت کی نبیذ کے بارے مین امید ہوتی ہے وہ یہ ہے
کہ ادرار صفرا کا ہو جائے اور ترطیب اونکے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ فضلہ صفرا قبل استعمال نبیذ کے
اتنا زیادہ نہین ہے کہ اوسکا ادرار براہ بول کیا جاسے اور مفاصل اونکی ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ رطوبت کے سن مین [illegible]
کر رہے ہین چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے اونکو پلایا جائے اور یہ بات ہمیشہ اونکی تدبیر مین درست رہے تا کہ اونکا سن
چودہ برس کا پہونچے اور اسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اونکی رطوبات مین کمی ہوتی ہے اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہے پس
رفتہ رفتہ ریاضت اونکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعاً ترک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک [illegible]
اور معتدل ریاضت کا التزام کرین اور بعد اس سن یعنے چودھوین برس کے اونکی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمو بڑھے اور حفظ صحت [illegible]
ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا اب ذکر کرین اور پہلے اون چیزونکا بیان کرین جسپر مدار کار تدبیر صحیح لوگون کا ہے جو بالغ ہین
اور ابتدای اس بیان کی ریاضت سے کرین

تعلیم دوسری بیان مین اوس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے اور اوسمین سترہ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین محل ریاضت کے جسوقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت
کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اوسکے ترتیب غذا اپنی مصروف ہو اوسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہے کہ ہم ابتدا
کلام ریاضت سے کرین ریاضت وہ حرکت ارادی ہے جو نفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہے اور جس شخص کو
توفیق استعمال ریاضت کی بر وجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اوس شخص کو ہر ایک علاج کے سبب [illegible] حاصل ہوتی ہے یعنے ہر
علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین اور اونسے پیدا ہوتے ہین [illegible]
استغنا معالجہ سے اوسوقت حاصل ہوتی ہے جبکہ تمام تدبیرین اوس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے
کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہو چکا ابقاے حیات بواسطہ غذا کے باضطرار محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اوسی غذا سے ہو سکتی ہے
جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوہ نہین ہے کہ تمام و کمال جزو
جسم کی غذا بالفعل بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہے اور طبیعت اوسی فضلہ کی دفع [illegible]
کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہو سکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کچھ مقدار باقی رہجاتا
خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اوسکا پھر جسوقت متواتر اوسکا باقی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتدبہ فضلہ کی اکٹھا
ہو جاتی ہے اور اوسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو چند وجوہ ضرر پہونچتا ہے ایک وجہ یہ ہے کہ اگر
ان مواد مین عفونت آجائے امراض عفونیہ پیدا کرینگے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض
سوء مزاج پیدا کرینگے اور اگر انکی مقدار بہت ہو جائے امراض امتلا جنکا بیان آچکا ہے [illegible] پیدا کرینگے
اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرینگے اور ان مواد کے بخارات جوہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہین پس لامحالہ ان مواد

کے استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور انکا استفراغ اکثر اوقات اسی طرح پر تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ مسہلہ کا کیا جائے اور
بیشک ایسی دوائیں قوت غریزی کو کمزور کر دیتی ہین بلکہ اگر یہ دوائیں سمی بھی نہوں جب بھی انکا استعمال طبیعت پہ گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہین ہوتا
چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوای مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اوسیطرح اذیت بھی دیتی ہے اور باینہمہ جس طرح مواد فاسد کا استفراغ
ہوتا ہے اسیطرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو ہر حیات ہے اوس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے
اور یہ سب باتین قوت اعضای رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کر دیتی ہین پس یہ امور اور ایسے سوا اور بھی مضرتین امتلا کی ہین جو بحال خود مذکور
ہوجاتی ہین جسوقت بذریعہ ریاضت کی استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلاء کے جسوقت کہ اور
سب تدبیرین ہمراہ ریاضت کے بہیج صواب واقع ہوں اور باینہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو
سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کرکے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہجاتا ہے اوسکی تحلیل کر دیتی ہے
اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا تسہیل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہے اسی جہت سے باوجود گذرنے مدتہاے دراز کے فضلہ مشتد
جمع نہین ہونے پاتا اور باینہمہ جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے
ہر ایک بہر اپنے افعال پر قادر ہوکر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسیطرح اعضا کو اوپر غذا کے پیشتر کہ ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے
پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور تنگی اعضا کی دفع ہوجاتی ہے پھر سب اعضا نرم ہوجاتے ہین اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہین
اور مسامات کھل جاتے ہین۔ اکثر بات ہے کہ تارک ریاضت دق مین مبتلا ہوا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتین ضعیف ہوجاتی ہین بجہت ترک کرنے
اوس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ آلہ باضم ہر عضو کا وہی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان مین

ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جسکی ضرورت بوجہ کسی عمل یا صنعت کی ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور دوسری
قسم ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اوس مین مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا انجام دینا اوس سے منظور نہوتا ہے اور اس ریاضت سے
خاص منافع ریاضت کی پیدا ہوتے ہین اور اس دوسری قسم ریاضت کی جداجدا چند قسمین ہین اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی
ہے اور ایک قسم وہ ہے جو زیادہ ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی یا انہین
مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم متراخی یعنے باہستگی اور ضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسمون مین جو متضاد ہین ایک قسم
معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے یہ ہین منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ
کرنا اور ملاکمت یعنے سینہ بسینہ ہوکر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا اور اخصار یعنے دوڑانا گھوڑے کا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا
کمان کشی کرنا اور زوبین یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز مین سوراخ کرکے بذریعہ رسیان وغیرہ کے لٹکنا اور حجل یعنے ایک پاون چلنا اور
یسیر لنگر کی کسی چیز اور ششمشیرزنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہوکر ہاتھ پانو مارنا اوسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم
کھڑا ہوکر دونون ہاتہ آگے پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتہ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور
پینگ لگانا اور گہوارہ مین کھڑے ہوکر یا بیٹھکر یا لیٹنا اور زوارق اور سمیریات یعنے چھوٹی قسم کی کشتیان ہین اونپر سوار ہونا اور اس سے
ریاضت لطیف اور گھوڑے اور عماری یا اونٹ پر سوار ہونا اور گہوارہ کی سواری منجملہ ریاضت قوی کے ہے ریاضت سیدالی ہے اوسکی صورت
یہ ہیکہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان مین دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہان سے کسیقدر دوڑے اور اوس معین تک دوڑ کر پیچھے پاون

پھرا سکے اور ہر مرتبہ مسافت میں نسبت سابق کم کیا جاوے یہانتک کہ اخیر مرتبہ میں مسافت بین بین ٹھہر جاوے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہے کہ ناوایا تیر
سے کھیلنا ہمچو اپنا سایہ یا پرچھائیں اپنے شخص مقابل کے مقام سے بہ سبب اونچی جگہ کے اونچی جگہ اور پاؤنکا اٹھانا اور اوپر سے نیچے کو پھیلانا اور گیند کھیلنا
بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنی لکڑی کی ناوا سے اور تیر وغیرہ اوپر اوچھالنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگاکر دوڑانا یا دوڑتے ہوئے
گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے اور کشتی لڑنا اور سباقت یعنی جلد جلد چلنا کئی قسمیں ہیں ایک یہ ہے کہ دو آدمیوں سے ہر ایک
شخص دوسرے کو دونون ہاتھوں سے کھینچ کر کمر کی جگہ سے پکڑے اور دونون اپنے پنجوں کو بازو اور چھوڑ لینے کے واسطے زور کرین اور ہر ایک دوسرے
پکڑے اور بہا لے گئے یہ ہے دوسری یہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور منہ ایک کا
دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اوٹھا کر پٹکے یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کو پیٹ کرے اور اسکے ابھر [illegible] کے واسطے زور کرے خصوصاً جس وقت کہ دو مقابل
ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہوا اور اسی قبیل سے سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا اور اسی قبیل سے ہر ایک کی گردن میں
ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا اور اسی قبیل سے مقابل کے پاؤن کو لپیٹنا جیسے لنگی مارا کرتے ہیں اور اپنے دونوں پاؤن سے دوسرے شخص کے دونوں پاؤن کو
الگ کرکے کیطرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور اسی قبیل اور صورتیں ریاضت بدنی کی جو کشتی گیر لوگ استعمال کرتے ہیں اور منجملہ ریاضت شریف کے دو آدمی
اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پہ چلے جائیں اور [illegible] پیچھے کی طرف [illegible] کو [illegible] وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے بیٹھنے میں آ
جست وخیز آگے کی جانب [illegible] کہ درمیان میں پڑی اور [illegible] اور اس جست وخیز میں انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے ڈنکلو کی
ریاضت ہے اور اسکی یہ کیفیت ہے کہ آدمی ایک جگہ پہ ٹھہرے اور اپنے داہنے بائیں دو نکلی زمین پر گاڑے کہ اونکے درمیان میں فولاد ہاتھ کی
جگہ ہو بس داہنی طرف سے کود کر بائیں نکلے کو چھوے اور بائیں طرف سے داہنی طرف کو کود کر داہنی نکلے کو چھوے اور چالاکی اسقدر کرے کہ
اوس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتیں اور جو استعمال کیجاتی ہیں بیچ میں وقفہ دے کر یا [illegible] ریاضتیں اونکے بیچ میں واسطے
آرام دہی کے کیجاتی ہیں واجب ہے کہ استعمال میں ریاضت کی طرح طرح کی صورتیں پیدا کیجائیں اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست
نہیں ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت ہیں ہے — ہاتھوں اور پاؤن کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے سینہ اور
اعضای نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اوٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے — اور کبھی تیز چیزوں کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف
اوصاف کی چیزیں ملاکر ہوتی ہے اور اسمیں ریاضت مونہہ اور لہات یعنی کوّا اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایسی ریاضت رنگ میں
خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس میں تنگی پیدا ہو بخوبی کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اسمیں کسقدر تمام بدن کی بھی ریاضت
ہوتی ہے اور بخاری نفس میں سعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے میں کو خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا
باعث ہے اور اسمیں بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا ٹھہر ٹھہر کر زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہے اور اوسمیں بھی خطرہ ہے — واجب ہے کہ نرم
قرارت سے آواز کی ریاضت شروع کریں پھر رفتہ رفتہ آواز بلند کرتے جائیں پھر جب آواز خوب بلند ہو چکے اور دیر تک بلند رکھے زمانہ اعتدال
ریاضت کا اعتدال تجویز کرین اوسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا
اور صحیح آدمیوں کے واسطے اسمیں اندیشہ ہے — ہر ایک آدمی کے موافق اوسکے مزاج کی ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتیں
نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہیں وہ اون لوگوں کو موافق ہوتی ہیں جنکو مہمات نے ضعیف کر دیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو یا جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے
پھرنے سے عاجز ہوں یا جنکو [illegible] کہ چلنے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور قبل ان لوگوں کے اور اسطرح جن لوگوں کے حجاب میں کوئی مرض ہو یا

ریاضت مین اگر نرمی کیجاے نیند پیدا کرتی اور ریاح کو تحلیل کر دیتی ہے اور بیشتر امراض سرکو نافع ہے جیسے غشاوت اور نسیان اور اگر خوب زور سے
حرکت پیدا کرتی ہے او طبیعت غریزی کو اوسکے انفعال پر آگاہ کرتی ہے اور جگا دیتی ہے اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کیجاے یہ طریقہ بہت مفید ہے
اوس شخص کو جو ضعف المعدہ اور حمیات مرکبہ خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہوا جیسے مرض حمی لاحق ہو الدق الربا اور جالینوس اور بیماران
امراض کردہ کو ان سبکے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہے کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہوا اوسکی آمادگی بڑہ جاتی ہے اور جسم
مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہے اور گوسالہ کی سواری سے بھی کبھی یہ فائدہ مترتب ہوتے
ہین لیکن اسمین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہے کبھی گوسالہ پر اسطرح سوار کرتے ہین کہ منہ سوار کا دم کیطرف
ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اوس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جسکی قوۃ بصارت مین ضعف ہو یا ظلمت بصر مین گرفتار ہو اور فائدہ اسکا بہت ہے۔
کشتی اور جہازونکی سواری جذام اور استسقا اور سکتہ اور برودت معدہ اور تشنج کو نافع ہے اگر ناؤ کو کنارے کنارے لیجاوین اور گرد آ
مین لیجاوین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہے اسواسطے کہ ایسے مقام پہنچانے سے کبھی نفس پر خوشی اور کبھی رنج پیدا
ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر ترک جاے اور تے ہو تو امراض معدہ کو نافع ہے اعضا خاص کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے بصارت
کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت تابنی ہے۔ سماعت خفیف آوازون کے
سننے سے مرتاض ہوتی ہے اور تنازع نا اور بڑی بڑی آوازون کے سننے سے کبھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان
حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرینگے جسوقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضا کی
ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے نہ دے مگر بسبیل تبعیت کے مثلاً جسم مرض دوالی ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اوسمین دونو
پاؤن کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پاؤن کی حرکت اوسکی ریاضت مین کمتر ہو اور ادہر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتہ وغیرہ کی ریاضت
سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پاؤن تک پہونچنی بہتر ہے۔ ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو کے واسطے جدا جدا خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکہ کو باریک چیز دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند
کرنے مین بشرطیکہ یہ دونو باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے بھی مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص
بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئیگا فصل تیسری بیان مین ابتدای وقت ریاضت اور انتہای وقت ریاضت کے
ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گردہ اور مثانہ اور عروق کے کہموسات خام اور ردی ایسی موجود نہون
جنہین تمام بدن مین منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدہ سے اور جگر اور رگون مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آ چکا ہو تینون ہضم کی حالت
ہونے پر پیشاب کا قوام اور رنگون مین دلالت کرتا ہے اسلئے کہ پیشاب اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین
زمانہ زیادہ گذر جاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کے تصرف سے خالی رہتی ہے بول مین نارنجیت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی
حد سے رنگت بول کی بڑہ جاتی ہے یعنی جو رنگ چاہیے باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مضر ہے اسلئے کہ قوت مین ضعف
پیدا کرتی ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضای حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہے کہ اوسوقت معدہ بالکل خالی
نہو بلکہ اوسمین تھوڑی سی غذا موجود ہو۔ جاڑے مین غلیظ اور گرمی مین لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر
اوس سے کہ بھوکا ریاضت کرے۔ اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہے اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو۔ بہترین اوقات ریاضت

جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک کہ نمی اعضا کی بوجہ اس مالش کے زائل ہو کر بالکل سختی اور درشتی نہو جاے اوسیوقت تک اس مالش کو
استعمال کرنا چاہیے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہو جائگی - لڑکون مین یہ مالش نشو ونما سے مانع ہوتی ہے - اور بالغین مین اوسکی مضرت کمتر ہے اگر یہ
خطا یہ مالش مائل بصلابت ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ افراط مائل بنرمی ہو واسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی باسانی ہو سکتی ہے بہ نسبت اوس فساد کے
جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہے - علاوہ یہ ہے کہ دلک سخت از راہ حقیقت اگر بافراط ہو اعضا کو خشک ... اور بچپن مین نشو ونما کا مانع ہوتا ہے
عنقریب اسکا بیان اور بقیہ شرائط بعد بیان وقت دلک کو کیا جائیگا ابھی تو ہم دلک استرداد کے بیان سے فارغ نہین ہوسکے ہین -- دلک استرداد
حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہے کہ اسکی ابتدا اور روغن سے بقوت کیجاے بعد اوسکے اعضا ملتے جھکائے جائین اور حالت
سختی مین تھم لیا جاے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کرائی جائے - جسکے بدن کی مالش ہو رہی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز
کرے تاکہ فضول اوس سے نکل جائین بعد اوسکے ایک قسم لپیٹنے ... اعضا کے پھیرا جاے اور ہر وقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو
سانس روکے رہے خصوصاً عضل البطن کو ڈھیلا کرے اور عضل صدر کو کھینچے اور تان کر اگر یہ بات آسان ہو اور اثنا مین عضل البطن کو بھی
کھینچ لے تھوڑا سا تاکہ پہونچے اثر دلک استرداد کا احشا تک ... درمیان زمانہ ان افعال کے پیٹ جب تک سانس رکے ہے اور عضل البطن تانے ہے
سیدھے اور چت لیٹے اور دونون پانون اپنے مالش کرنے والے کے پانون پر رکھے - جو لوگ کہ مشتاق ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکے رکھتے
ہین - اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثنای ریاضت مین کرتے ہین پس ریاضت کو قطع کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہین
اگر ریاضت کا بڑھانا اونھین منظور ہوتا ہے - بکثرت مالش کی حاجت اوس شخص کو نہین ہے دلک استرداد مین جسے اپنے بدن مین کوئی حالت زبون
اور خراب بنائی جاے اور نہ اوسکا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنیکا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے بنرمی تیل کی مالش اوس طور پر کرا لے
جسطرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرحکا تپش بدن مین پایا جاے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام کیا جاے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہوجائے
کبھی مالش اور بالخصوص بشدت ہر وقت نوم کے مفید ہوتا ہے بدن مین خشکی پیدا کرکے رطوبت کو مفاصل کی طرف روان ہو کر آنے سے منع
کرتا ہے **فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے** فصل سابق مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوے
اوسکو حاجت استحمام مثل یعنی اس قسم کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہے اسلیے اوسکا بدن فضول سے پاک
ہے - حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے
واجب ہے کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے بہت دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ اونکی جلد سرخ ہو کر پھول جاے
اور جب تحلیل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کردین - ہوا مین نداوت یعنی تری اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ آب شیرین گرم انکے گرایا جاے چاہیے کہ وہ
جھٹ پٹ نہا کر حمام سے باہر نکل آئین - ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام مین داخل ہو تاکہ استراحت بر وجہ تمام اوسکو حاصل ہو - حمام
کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کا اور مقامات مین بخوبی بیان ہوے ہین اس مقام کے مناسب اسیقدر ہے کہ حمام کے نہانے والون کو چاہیے
کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہون اور آخر کا درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اوسمین اسقدر ٹھہرین جبتک کرب اور اذیت پیدا نہو تاکہ
بوجہ تحلیل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور اسباب سے ہو کہ عطش
شدید اور قوی بہ نسبت ... کے پیدا نہو جائین - جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیے حمام مین بعد کھانا کھانے کے داخل ہو
اگر ... [illegible] ... کا استعمال ... کرے اور اگر سرد مزاج

مسہول فودنجی اور زلالی فلفل کا استعمال کرے ۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور ترطیب ہو سفر کی ہوچکا ہو کہ برقت گنگنی گرا استعمال حمام کا کرے اور دو گھنٹے
حمام میں بیٹھے ۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام میں نہار منہ اور بعد ہضم غذا کے جسمے اور کبد میں داخل ہوا ہو اگر نہار منہ
حمام میں جانے سے خوف غلبہ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھالے ۔ گرم مزاج اور صفراوی بدون ایسا تدبیر
داخل حمام میں نہیں ہو سکتا اور بالخصوص ضعیف کا معدہ ہو نہایت گرم ہے اور نہیں داخل ہونا ایسے شخص کا حمام ہے بہت اچھا نشان ان لوگوں کا یہ
ہے کہ آب سرد خواہ گلاب میں روئی بھگو کر کنپٹی میں بعد حمام سے نکلنے کے سر و چہرے کے بٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر پانی سرد پینا
بچنا چاہیے اسلیے کہ اوسوقت مسامات تمام بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہیں فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضائے رئیسہ تک پہونچکر ان کی قوتوں کو
فاسد کر دیگا ۔ اسی طرح جو شے بہت گرم ہو اوسکا بھی استعمال ایسے وقت پر ناجائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضاے رئیسہ تک اثر
ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہے ۔ اسیطرح واجب ہے کہ یکایک ہیئت گرم حمام کے باہر نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور نہ بدن کو سردی یا ہوا پہونچانے دے یا خاص
ہے کہ فصل شتا میں اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑے خواہ اونی لباس میں بدن کو چھپالے ۔ جو شخص تپ میں گرفتار ہو تو ایسی حالت
میں اوسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے ۔ اسیطرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو ۔ اوپر بیان ہوچکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید
اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع بھی ہے اور مضر بھی ۔ منافع حمام کے نیند پیدا کرنا مسامات کھولدینا ۔ جلا یعنے چرک کا دفع کرنا ۔ تحلیل فضول
تمام مادہ کا نضج دینا ۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا ۔ حمام تحلیل میں اوسی چیز کی اعانت کرتا ہے جسکے تحلل ہونے کا قصد ہو اور جس فضلہ
کے دفع کا ارادہ ہو اوسمیں اسہال کرتا ہے ۔ ماندگی کو دور کرتا ہے ۔ حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہیں اگر افراط ہو ۔ ضعف قلب پیدا کرتا ہے
اور غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھہرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ بعفونت ہو جاتا ہے اور اوس مادہ کو نکل جا[نے]
اور اعضاے ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے بانیوجہ اعضاے ظاہری اور باطنی میں اورام پیدا ہوتے ہیں مختصر بیان سرد پانی سے
نہانیکا سرد پانی سے نہانا اوسی شخص کو مناسب ہو کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہونچی ہو ں بھی اوسکا اصلی درجہ میں ہونا بہت ہی
اوسکے بدرجہ غایت ہو ۔ سخنہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہو اور نہ مرض سہر
میں مبتلا ہو ۔ اور نہ اوسکے بدن میں نوازل کی شکایت ہو ۔ نہ لڑکا ہو نہ بڈھا ۔ ایسے وقت میں کہ بدن میں اوسکے پھرتی اور بالاکی ہو
کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے ۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنیکی غرض
سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی میں بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد
ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اسکے مالش سخت کیجاے اگر تیل کی مالش کریں بطریق عادات کے زیادہ سختی نہ ہو مناسب
نہیں ۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کی معتدل ہونی چاہیے اور بنسبت دلک معتاد کے تھوڑی تھوڑی ۔ اور بعد ریاضت
کے آب سرد سے نہانا اسطرح چاہیے کہ دفعتہً کل اعضا میں پانی پہونچ جاے اوسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیے جبتک نشاط
باقی رہے اور تحمل ہوسکے اور قبل پیدا ہونے جھرجھری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہیں اوسکی غذا میں
زیادتی اور ریاضت میں کمی کرنی چاہیے اور اسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر میں بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آجاتی
ہے اگر جلدی بدن میں گرمی آجاے اور رنگت ان کا بدستور ہو جاے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد میں بقدر معتدل اور مناسب تھا اور
اگر دیر میں یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیے کہ بمقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اوسی حساب سے کمی کرنا چاہیے اور شتہ بعد

ہالش کیا اور نگسہ اور حرارت سے کیلیٹ آسنے کہ وہ مادہ آب سرد بدن میں داخل ہوتے ہیں — جس شخص کا ارادہ اسکے استعمال کا ہو چاہئے
کہ بتدریج اسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیوں میں سب سے زیادہ گرم ہو اوسکی ٹھنڈک دوپہر میں اسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ
اوسدن ہوا نہ چلتی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد دستی یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے اور بیداری شب کی استعمال جائز نہیں ہے اور یہی جسکا
ضعیف ہو بدن یا معدہ اور بعد ریاضت مناسب نہیں ہے مگر اس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد میں غسل موسم بہار میں بالاکر یگا — آب سرد سے نہانا جس طرح
سرد کرنے ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعتہً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اوسکے بعد تقویت حرارت غریزی کے سبب سیلان
اور ظہور کے دوبارہ بنسبت ضعف کے کرتا ہے یعنے جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اوس سے دو چند قوت پیدا ہوتی ہے

فصل چھٹی بیان میں تدبیر ماکول کے — جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہو اوسکو واجب ہے اس بات میں کوشش کرے
کہ اوسکی غذا کوئی شے غذاے دوائی سے ہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائیں جو لطیف ہیں خون کو جلا دیتی ہیں اور جو غلیظ
ہیں بلغم پیدا کرکے بدن میں گرانی بڑھاتی ہیں بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بھیڑ کا اور
روٹی گیہوں کی ایسے گیہوں جو اور چیزوں کی آمیزش سے پاک ہوں اور لیاقت کی گیہوں میں ہو جس میں کوئی آفت نہ ہو اور [illegible]
ہو اچھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اور کوئی چیز کھانے پینے میں استعمال نکرنی چاہیے کہ سبیل علاج
یا تقدم بالحفظ اسکے لیے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی — فواکہ میں جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور چھوہارا اور ان
مقامات میں جو ان چیزوں کے کھانے کے عادی ہوں اگر ان چیزوں کے کھانے سے بد ہضمی فضول پیدا ہوں اور اونکا استفراغ بہت
جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اوسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا نچاہیے اور تکلیف بھوک
کی اوٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہیں ہے اور مست اور بیہوش لوگوں کے ایسی جھوٹی بھوک ہوا کرتی ہے اور ان کی سی بھوک نہو اسلیے
کہ بھوک پر صبر کرنا معدے میں اخلاط ردی اور صفرا کی پیدا کرتا ہے — جاڑوں میں گرم کھانا اور گرمیوں میں سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا
گرم ہو پسندیدہ ہے — گرم یا تھوڑا گرم ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونے کے ہے — یہ بھی جاننا چاہیے کہ طیار بدن کے واسطے شکم
سیر ہونیسے بدتر کوئی چیز نہیں ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخرکار بروقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے — اور دبلے آدمی کا
بھوکا رہنا اسی طرح برا ہے مگر اسکی برائی زیادہ ہے — ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی میں کھانیکی اونپر تنگی ہوئی بسبب
قحط کے برطرف ہوا اور کھانا بفراغت اونہیں میسر ہوا بدن اونکی اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ بران بسیار خوری اور بشدت امتلاے معدہ
ہر وقت میں قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاے معدہ خناق میں مبتلا ہوئے اور مر گئے
اگر بیراہ خوراک کوئی غذا یا دوائی سے مستعمل ہوا اوسکے ہضم اور منتشر کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید ہے
اوسکا دفع باستعمال ضد اوس چیز کے یعنی استعمال غذاے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذاے دوائی کا ہضم ہو جائے — مثلاً غذاے دوائی اگر
سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اوسکی تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذاے دوائی گرم ہو سرد چیز سے
اوسکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلہ الحمقا یعنے خرفہ سے اگر غذای دوائی ایسی ہو کہ اوسکے استعمال سے سدے پڑنیکا خوف ہو
بعد اوسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کرکے اوسکا اخراج کردے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے
کہ اوسی زمانہ میں کوئی چیز نکھائے — جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ سیلے اشتہا سے صادق کے کچھ کھائے اور جبتک اوسکا

معدہ اور اوپر کی آنتین غذای اول سے خالی نہو جائین اسلیے کہ بہت مضر حال بدن یہی ہے کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور
منہضم نہوچکی ہو۔ اسیطرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہین ہے خصوصاً جو تخمہ غذای ردی سے پیدا ہوا اسلیے کہ تخمہ جو غذای غلیظ سے پیدا ہوتا ہے درد مفاصل
اور درد گردہ اور ریاح اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تخمہ غذای لطیف سے پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور امراض
گرم ردی پیدا ہوتے ہین۔ کبھی بنظر ضرورت کہ ایک طعام دوسرے طعام پر کہا ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے
کوئی شخص تیز غذا مثل شور کا استعمال کرے اور اسکے پیچھے بعد اتنے زمانہ کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذای مرطب جیسے پھیکی کہالیتا ہے اس
تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہوجاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اوسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہے بخلاف اسکے حال
اوس شخص کا ہے جو بعد غذای سریع الانہضام اور تیز کے غذاے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کہانیکے بعد غذا کو معدے مین ٹھہرا دیتا ہے
خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کہانیکے سو رہے۔ سواء ازین نفسانی یا حرکات بدنی کہ اونسے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہین واجب ہے
کہ جاڑے مین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہے نہ کہائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اس فصل مین کہانی چاہیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ غذا
جو بہت سی ہونی چاہیے اور ایسی غذا کہ اوسکا اکتناز بدن مین زیادہ ہو یعنے بدن مین خوب چسپیدہ ہو۔ اور گرمیون مین غذا اوسکے برخلاف
چاہیے اوسکے بعد واجب ہے کہ دونون قسم کی غذا سے بالکل معدے کو ممتلی نکردے کہ اوس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کہانے سے اوسوقت
ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو۔ تھوڑی سی بھوک بعد کہانے کے باقی رہنا مقتضای جوع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی
ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ غذا مین عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہوجائے اور بدتر شراب وہ ہے
کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑہ کر معدے مین طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کہانے پینے مین زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور
ایسے مکان مین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور بیچ مین ٹہلتے ٹہلتے ٹھہر جائے لیکن نہ استراحت کرے
تھوڑی سی شراب خالص پیے **روفس حکیم کا قول** ہے کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون خصوصاً بعد اوس غذا کے
جو شام کو کہائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات عشا نامی رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے۔ واجب ہے کہ کہانے کے بعد
تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹے اوسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سوئے بعد اوسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چادر اوڑہ لینا اور
تکیہ رانون کے رکہکے زمین سے بلند ہونا ہضم پر معین ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے سر اونچا اور پائنتی
نیچی ہو۔ مقدار کہانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہے۔ صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد کہانے کے اوسکے جسم مین
گرانی پیدا نہو اور نہ سینہ مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہوجائے اور نہ بعد کہانے کے متلی عارض ہو
اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کُندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کہانے کی بو ڈکار مین بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزا
بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جائے وہ غذا بہت بری ہے۔ کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد کہانے
کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہوجائے اسلیے کہ اکثر بہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہوجاتا
اسی جہت سے قلت کی حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہوجاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور
نہین ہے جس شخص کو بعد کہانا کہانے کے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کہانا نکہائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کہائے تاکہ بہت امتلا کر
لرزہ کی کیفیت پیدا نہو اور اوسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کہانے مین گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اوسکو کھانی چاہیے — سوداوی مزاج کا آدمی غذائے مرطب کا محتاج زیادہ
ہوتا ہے اور زیادہ گرم غذا نہونی چاہیے — اور صفراوی مزاجکی غذا سرد و تر ہونی چاہیے — اور جس شخص کے بدن مین خون کم پیدا ہوتا ہو
اوسکو ایسی غذا چاہیے جسمین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اوسمین کم ہو — اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اوسکو
ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو — ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہے کہ اوسکی مراعات حافظ صحت
کو واجب ہی کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے کھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہو کر اوسپر ترقی رہیگی
اور اوسکو راہ نفوذ کی نملیگی پس متعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اوس سے ملی ہوئی ہے اوسکو بھی فاسد کردیگی البتہ ایک خاص طور پر
ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہوسکتا ہے جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کھانا کہ اونکا سریع الہضم کہونا چاہیے کہ اوسکے تغیر ہونے جلد
قوے اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اسکے دہنیت کے یہ تو ام غذا کے ہضم ہو کر اوتر آئیگا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم ہونے کے
بوجہ دہنیت کے اوسکے ساتھ اوتر آئیگا اور باعث فساد کے ہوگا — مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نکھانی چاہیے کہ خود فاسد
ہوجاتی ہے اور اخلاط کو فاسد کردیتی ہے — بعض لوگ ایسے ہین کہ اونکو بعض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہے جیسے وہ شخص کہ اوسکے
معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اوسکے معدے سے طعام بہت جلد اوتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو — یہ بھی
واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اوسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے — بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدے مین غذائے لطیف
سریع الہضم فاسد ہوجاتی ہے اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہوجاتی ہے یہ وہی شخص ہے جسکا معدہ آتشی مزاج ہے یعنے گرم
ہے اور بعض آدمیونکا حال اسکے برعکس ہے یعنے بطی الہضم غذا اوسکے معدے مین فاسد ہوتی ہے اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہوجاتی ہی
ہر ایک کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے کرنی چاہیے — شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہے — ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو
جو خصوصیت اقسام غذا سے ہو اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اوسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے
اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اوسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بہ نسبت اوس غذا کے جو عمدہ ہو اور اوسکی عادت نہو
ہر ایک سحنہ اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہی جو اوسکے مشابہ ہے اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل
ہوتی ہے — بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بری غذا کھا کر اوسکو ہضم کرلے چاہیے کہ اپنی قوت
معدے پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اوسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان واقع
عارض ہونگی — اکثر وہ شخص جسکے بدنمین اخلاط ردی ہون اچھی غذاؤن کے کھانے کا محتاج ہوتا ہے خصوصاً اگر جسم ضعف سے
متحمل استفراغ کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل باسانی ہوتا ہو واجب ہی کہ اوسکو غذائے سریع الہضم دیجاوے علاوہ یہ سے
کہ جن بدنون مین تحلل ہوتا ہے اونکو تحمل غذا اور مختلف غذاؤن کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اونکو ضرر کمتر پہونچتا ہے
اور اسباب خارجی سے ضرر اونکو زیادہ پہونچتا ہے — اور جس شخص کے بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو چاہیے
کہ فصد کی عادت ڈالے — اور اگر مزاج اوسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور ان چیزونکا
خاصہ یہ ہے کہ معدہ اور امعا اور وہ جداول جو قریب ان دونون کے ہین اونکا تنقیہ کرتی ہین — بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف
غذاؤنکو ساتھ ہی کھاے اور اسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہے کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے

وہ غذا جو پہلے کھائی ہے قریب ہضم کے جب ہوتی ہے اوسوقت پچھلی غذا اوس سے جا کر ملتی ہے اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ ہضم
مین اجزا غذا کی یکسان باقی نہین رہتی ۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہے کہ غذا جو بہت اچھی ہے جو زیادہ لذیذ ہو کیونکہ
معدہ اوسکو زیادہ قبول کرتا ہے اور قوت اوسکو بخوبی جذب کرتی ہے لیکن وہ غذا کی لذیذ جو ہے اچھی ہو اور کل اعضا کی [illegible]
و سالم معدلیا ہے [illegible] کا حال ہے کہ اگر مزاج اعضا کی رئیسہ کے مناسب اوس غذا کی نہوں یا وہ غذا جو رئیسہ کے مزاجون کی مخالف ہو
اور جگر مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات کیا جائیگا ۔ منجملہ بیشمار طعام لذیذ کے جو [illegible] ہے کہ اوسکو کثیر
کھا سکتے ہین ۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہے کہ ایکدن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھا لے اور
اسمین رعایت کی بہت ضرورت ہے پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائیگا اور قوت مین
سستی آجائیگی بلکہ واجب ہی کہ اگر ضعف ہضم اوسکو عارض ہو کھانا ہو بسبب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے لیکن کم کم ۔ اور جس شخص کی
عادت ایک وقت کھانے کی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخا اوسکو عارض ہوگا اور دونون
وقت کا کھانے والا پھر اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کریگا کھانا بخوبی ہضم نہوگا اور [illegible] اور
خبث النفس اور متلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہے جسکا معدہ خوگر نہین ہے اور دو
چیز عارض ہو گی جسکی برائی ظاہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ اوسکی غذا ہضم نہوگی بہت اون دلائل اور عوارض سے جو آگے مذکور ہوتے ہین
منجملہ اون عوارض کے اس شخص کو تپن اور بیتابی اور درد فم معدہ کا اور لذیع عارض ہونگے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتین اور [illegible]
لٹکی ہوئی ہین اور ان اعضا مین بجای خود انقباض اور تشنج پیدا ہوتا ہے ۔ بول و براز مین اس شخص کے سوزش رہیگی کبھی [illegible]
بوجہ انصباب صفری کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہے یہ کیفیت اون ابدان کی ہے جو صفراوی مزاج ہین اور اکثر یہ کیفیت [illegible]
صفراوی مزاج ہونے [illegible] کے پیدا ہوتی ہے نہ اینکہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو ۔ نیند مین ایسے شخص کو فساد ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات
کسلمند رہتا ہے ۔ جن لوگون کے معدے مین صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہو اونکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہے
اور ایسی غذا اونکو درکار ہے جسمین قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اونکو غذا درکار ہے سوای اسکے [illegible]
ہین اونکو واجب ہی کہ ریاضت اور حمام کرکے کھانا کھائین اور حمام سے غذا کو مقدم کرین ۔ جس شخص کو حاجت ریاضت کی ہو پہلے
کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت کر ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضروری ہے
کہ نیند نکرنی چاہیے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہی کہ حرکت نرم کیجائے ۔ اور جس شخص کی شہوت فاسد ہو خواہ اوسکی خواہش
تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے اوسکی اصلاح شہوت کی واسطے اس سے بہتر کوئی بات
نہین ہی کہ مچھلی کھا کر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے ۔ ضرور ہے کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً کھانا وغیرہ نکھائے بلکہ صبر کرے
اور تھوڑی دیر ہو [illegible] ایسے آدمیون کے واسطے مناسب یہی ہے کہ دن و رات مین ایک مرتبہ کھائین ۔ مناسب نہین ہے
کہ بعد کھانے کے سو رہنا [illegible] حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہے اور معدے سے اوتری نہین ہے ۔ اسی طرح ضروری ہے
کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کرین اسلیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہے یا غذا معدے سے [illegible]
پھسل جاتی ہے بالخصوص معدے کے اوسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہے ۔ کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اسقدر نہ پینا چاہیے کہ [illegible]

جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھاوے بلکہ پانی پینے میں بعد غذا کے اتنی انتظار کرنا چاہیے کہ غذا
معدے سے اوتر جاوے ۔ اسکی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ پیٹ کا اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہیں اور اگر پیاس کی وجہ سے
بیتابی ہو جاے تو چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اوسکی پیاس بجھانے میں کافی ہوگی ۔ اتنی
قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے تو درمیان اوس مدت
کے جس میں کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے ۔ جاگنا
صبر کرنا اور نیند پر کھانا کھانے کی اون لوگوں کو مفید ہے جنکا مزاج سرد و تر ہے ۔ اور جنکا مزاج گرم ہے اونکو مضر ہے ۔ اسیطرح بھوک پر صبر
کرنا بہ نسبت دونوں کے ۔ گرم مزاج والونکو بھوک پر صبر کرنے سے ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا اونکے معدے پر گرتا ہے بعد جسکے کچھ کھاتے
ہیں معدے میں فاسد ہو جاتا ہے اونکو خواب اور بیداری میں وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو اوپر بیان ہوئے اوس شخص کی حالت
جسکے معدے میں غذا فاسد ہو جاتی ہے ۔ ایضاً اشتہای طعام کبھی انکی فاسد ہو جاتی ہے اسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہے جو اس خرابی سے
بچاے اور طبیعت میں نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آب جلاب یا تھوڑی سی شیر خشت جب اشتہاے طعام بحال خود عود کرے
اور پوری ہو جاے اوسوقت انکو کھانا مناسب ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ جنکا مزاج اصلی مرطوب ہے تخلخل اونکے بدن میں بہت جلد ہوتا ہے اور
اونکو بھوک پر صبر بہ نسبت خشک مزاج والوں کے کم ہوتا ہے ہاں اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے انکے اعضا میں بھری ہو اور وہ
رطوبت اچھی ہو اور انکے بدن کے موافق ہو اوس رطوبت کو طبیعت انکی بدن کی غذای تام بالفعل کر دے اوسوقت البتہ مرطوب
مزاج بھوک پر صبر کر سکتا ہے ۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے
یہ خود ہضم ہو جائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے معدے سے اتر جائینگے اور عفونت پیدا ہوگی ۔ علاوہ اسکے اس جہت سے بہت جلد سدے
پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہے اور رستے سے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں منجملہ اونکے استسقا ہے ۔
ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً اگر ہوا میں طعام کو فاسد کر دیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہیں ہے خواہ گرم پانی ہو
عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے ۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہوں جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتی ہیں
جو معدے میں اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہیں اور مرض مراق اسی قسم سے ہے کہ غذا میں دخانیت کی بہت سی ریاح پیدا ہوں جسکا معدہ
خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھاے فوراً معدہ اوسکو قبول کریگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھاے معدہ اوس سے متنفر ہوگا اور ہضم نکرے گا پس
فاسد ہو جائیگی ہاں اگر لطیف اور کثیف کے درمیان میں اسیقدر فاصلہ ہو بہتر ہے کہ ایسے وقت خلو معدے میں غذای غلیظ کو ہضم کرے اور تھوڑی
تھوڑی کھاے پس معدہ اسوقت میں غذای لطیف سے نفرت نکریگا اگر کوئی شخص کھانے میں افراط کرے اور جو غذا معدے میں پہنچتی ہے اوسکو کوئی
حرکت قوی ہلاوے یا بوجہ استعمال شربت کے اوسمیں تشویش پیدا ہو جاوے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہو سکے یا نکہ گرم پانی تھوڑا سا پیے
اسکی جہت سے ابتلای بر طرف ہو جائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگی چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہیے اگر اس تدبیر سے
بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پائے کہ اس کیفیت کو دفع کر دیگی اوسی پر قناعت کرے اور نہیں تو طبیعت کی اعانت
ایسی چیز سے کرے جو بآسانی روانی شکم پیدا کرے ۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور مرکب مربے یعنی پرورده اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور
معجون شہریاران اور معجون تمری کا استعمال کریں ۔ پینے کی چیزوں سے اگر بدن میں امتلا پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ کھانے کی چیزوں سے

بہتر یہ ہے کہ زیادہ کہانے کے بعد مجوف الاول القابرتین جیسے کہ یا نصف درم ایلوا اور نصف درم عاکات الانباط یعنی گوندپستی کی درخت کا ایک آب
پورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی سکتر ہے دواجو کہ دو یا تین جنجر کے برابر عاکات البطم اور کبھی اسکے برابر پورہ ارمنی بھی شریک کرے تو بہتر
سب سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی سی افتیمون یا تھوڑی سی شراب کا استعمال کرین اگر انمین سے کوئی چیز میسر نہو تو وہ تمام سویا کرے اور ایک دن غذا ترک
کرے پھر جب تبیعت سبک ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام مین نہائے اور سینک کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر یاد جود ان تدبیرات کے
ہضم نہوا اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذائی رگوں مین بھرے ہین اسلیے کہ جو غذا اسے کثیر با فراط ہوا کہ جو معدے مین ہضم ہوئی
ہے اگر رگوں مین کمتر ہضم ہوئی ہے بلکہ رگوں مین تمام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگوں کو شگافتہ کر دیتی ہے اور کسل اور انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی
ہے چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیزون سے کرین جو رگوں سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا مین اسقدر افراط ہو کہ یہ اعراض پیدا ہون
بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نکرے بلکہ طبیعت پر
چھوڑ دے بعد اوسکے اوس قسم خاص ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرینگے۔ جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اوسکا معدہ
اوتنی غذا نہ قبول کریگا جو بروقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اسکے غذا مین زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بقدر عادت ایام شباب کے
کھائے بلکہ اوس سے کم۔ جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنی زیادہ کھانے کا ہو جس وقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھائے جتنی غذا کم کی تھی اوتنی ہوا اسکے
بدن مین داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ اختیار کریگا تو اسکے بدن مین [illegible] پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤنکی مضرت کا تدارک سکنجبین سے
ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین مین یہ بہت مفید ہے۔ اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہے
سرد غذاؤن کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہین۔ غلیظ غذا کے بعد
حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے بزور قوی ہون اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے۔ لطیف غذا
سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور تجلد کی کم اعانت ہوتی ہے۔ اور غذای غلیظ اوسکی ضد ہے۔ جس شخص کو
حاجت سختی اعضای کی بدن مین پیدا کرنیکی ہو اور اوسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہے چاہیے کہ خوب بھوک
کا انکار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اون غذاؤن مین سے بہت زیادہ نہ کہائے تاکہ خوب ہضم ہو جائین۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور
جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذائے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہین اور ایسی غذاؤن کی ہضم پر اونکے نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن
چونکہ اونکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلل اونکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے اونکے جگر غذا سے غیر منہضم کو جاذب کرتے ہین جنتک کہ
بخوبی ہضم نہوئے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہین واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر مین خصوصاً چونکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے
جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اوسپر فریفتہ ہوتے ہین اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہے اگر آخر کار بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جس وقت
سن شیخوخت کو پہونچتے ہین۔ فواکہ رطب تعب اور مشقت والے آدمیون خواہ ریاضت والون کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہون
ایسے ہی لوگونکو مفید ہین اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا۔ اور اگر اسکے سوا
اور چیز بارد رطب سی تدبیر کرین بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزین خون مین مائیت پیدا کرتی ہین اوسکی جہت سے خون کو بدن مین جوش
پیدا ہوتا ہے جیسا آب فواکہ خارج مین جوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی چیز سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ
عفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بہرتی ہے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذا مین کثرت کرتے [illegible]

ہین بہت نافع ہوتے ہین اگرچہ ایسی غذائین اونسے برودت حاصل ہوتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی ہین کبھی یہ بات
عارض ہوتی ہے کہ اوسکا صدید بنجاتا ہے اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ مائیت متحلل نہو اور رگونمین اوسی طرح باقی رہے ۔ یہ لوگ اگر استعمال
ریاضت کا قبل اجتماع اس مائیت کے رگونمین کرین بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کرین ریاضت بھی کر لیا کرین تحلل ان مائیات کا ہو جایگا
اور ضرر انکا کمتر ہوگا ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون مین بلغم خام یا پانی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ نکل سکیگا اور اوس خون سے
بدن کی غذا کم بنے گی ۔ جو شخص فواکہ کھاتا ہے اوسکو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر بیٹھی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھانا کھائے
تاکہ غذا معدے سے پھسل کر اوتر جاے ۔ جو غذائین مائیت پیدا کرین یا خلط غلیظ یا لزوجت یا خلط صفراوی اونسے حمیات پیدا ہوتے
ہین اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندرونی
سدے پڑتے ہین اور صفرا پیدا کرنے والی غذا سے بدن مین سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون مین حدت ۔ جن ترکاریون سے
صفرا پیدا ہو اکثر اونکا استعمال جاڑون مین نافع ہے جیسے پھیکی ترکاری گرمیون مین فائدہ کرتی ہے ۔ اگر کوئی شخص ایسی حالتین
گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذای ردی کے چارہ نہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور
ایک غذا اکثر ساتھ دوسری غذا مخالف اوسکی مزاج کی ملاوے ۔ پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اور سکے اوپر کھٹا سرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین دویا
سفرجلی وغیرہ پیے اور استفراغ کی عادت ڈالے ۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو او سکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال
کرے اور استعمال قبل نضج اور ہضم کے جائز ہے چکنی غذا کے ہضم کا تدارک کھٹی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب الآس اور جوز
شامی اور سیر جو کچا ہو اور زعفران وغیرہ جیسے پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اوسکی اذیت دفع ہوتی ہے جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز
بھی اوسکی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے نانخواہ اور لہسن اور پیاز اور ان چیزون کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے ۔ جس شخص
کے بدن مین اخلاط ردی ہون اور رقیق بھی ہون اوسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے ۔ اور جس شخص کے بدن مین تحلل بآسانی ہوتا
اوسکو غذای سریع الہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہے کہ غذای سریع سے ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہو سکتی ہے گویا ایسی غذا
بمنزلہ ہے نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین ۔ جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اوسکو غذاے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اوس شخص کے
جسکا بدن گٹھا اور پکا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے ۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور طبیعت مین
خشکی پیدا کرتا ہے ۔ اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے ۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے ۔ اسیطرح تیز
غذا جیسے مرچ وغیرہ ۔ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہے اور انکو بھی چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اوسکے غذای ردی کھائی جائیگی
فاسد ہو جائیگی ۔ جس غذا مین لزوجت ہو دیر مین ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے گیہون مع چھلکون کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے بہ نسبت
چھیلے ہوئے کے اور روٹی اوس آٹے کی جسمین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے ۔ جس شخص کو
او مشقت بار عارض ہوتی ہے جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذای غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سخت بھوک کے اوسکے
خون مین حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو ۔
یہی حکم اوس شخص کا ہے جسکو غضب عارض ہو اور غذای غلیظ کو تناول کرے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل
نضج اور ہضم کے جذب کر لیتی ہے پس خون کو فاسد کر دیتی ہے ۔ کبھی غذائونکو نظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض

ہوتے ہین ۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودہ کے ہمراہ کہٹائی کہانا نہ چاہیے اور مچہلی دودہ کے ہمراہ کہانی چاہیے کہ ان دونون
غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین ۔ یہ بہی اونکا قول ہے کہ دہی مولی کے ساتہ کہانا چاہیے اور نہ دہی پرندون کے
گوشت کے ساتہ کہانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتہ ۔ اور کہانے مین وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکہی ہوئی ہو ۔ اور جو کباب
انجیر کی لکڑی کے کوئلے سے بہونا گیا ہو وہ بہی نہ کہانا چاہیے ۔ مختلف قسم کے کہانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اونکے ہضم مین اختلاف
ہوتا ہے منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤن کے کہانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا
طعام زیادہ کہایا جاوے ۔ قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤن کے کہانے سے گریز کرتے تہے اور صرف گوشت پر انکو اور روٹی پر بوقت عشا یعنی
شب کے قناعت کرتے تہے ۔ افضل اوقات غذا کی فصل گرمی مین وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹہنڈا ہو ۔ بہوک کا ٹالنا اکثر معدہ مین رطوبات
صفراوی بہر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جاوے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہے مگر یہ دیر مین ہضم
ہوتا ہے اور اوسمین باقی رہتا ہے ۔ شوربا بہی غذای جید ہے اگر اوسمین پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہو ریاح برانگیختہ کرتا ہے
بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب یعنی انگور کو بہنے ہوے کباب کے ساتہ کہانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت ردی ہے ۔ اسیطرح نبیذ بلکہ شراب
ہے کہ کلہ کے اوپر مثل دانہ انار کے بالفعل اختیار کرین یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ تیہو خشک مزاج ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے
اور جو زردن مین رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ تہنا ہوا وہ ہے جو پیٹ مین لکڑی یا بچہ گاد کے بہوا جاوے تاکہ اوسکی
رطوبت محفوظ رہے یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ شوربا چوزون کا اخلاط کے تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربای مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے
مین غذائیت زیادہ ہے اور بچہ بز بہر دار اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بہارا اوسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنی برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسلیے کہ
اوسکی بدبو کی چیز نکل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے
اور حلاوات یعنی حلوے اگرچہ شکر سے بنائی گئی ہون اونکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتی ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بہی
جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو بنسبت کہ زیادہ ہو اوسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اوسکی کم ہے **فصل آٹہوین تدبیر مین**
پانی کے استعمال و شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کی ہے مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے
جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کرکے جیسے صراحی مین پانی بہر کر برف مین جہلتے مین الغرض
جرم برف کا استعمال بہرحال برا ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگرچہ برف اچہی ہو اسلیے کہ گہلی ہوئی برف جید سے پٹہہ اور اعصاب کو نفس کو
ضرر پہونچاتا ہے اور تمام احشا کو بہی اوسکا ضرر پہونچتا ہے ۔ اور سوای اوس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہین ہو سکتا اور اگر
فی الحال یہ پانی مضر نہوگا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرور مضر ہوگا ۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتہ ہی پینا چاہیے
جب تک ایک ہضم نہو لے ۔ پانیکی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اسی طرح بگڑے ہوے پانی کا درست کرنا بہی مذکور ہو چکا ہے
سرکا ملانا پانی کی اصلاح کرنا ہے ۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ نہار منہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصاً
پیٹ خالی ہو بہت برا ہے ۔ اسی طرح جہوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگو کو معلوم ہوا کرے اوسمین پانی پینا یا جسوقت طبیعت
مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اوس سے بقدر سیراب ہونیکے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ اگر بہت پیاس شدت کی ہو سرد ہوا
مین ٹہلا یا سرد پانی سے کلی کرے پہر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منہ تنگ ہو پانی پیے ۔ علاوہ یہ ہے کہ مخمور کبہی

تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار منہ ہو تو اسطرح پر پانی پینے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نہار منہ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نکر سکے خصوصاً
بعد ریاضت کی چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب مین گرم پانی ملا کر پیے۔ جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سونا
اور پیاس پر صبر کرنا اوسکی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحلل اوس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے
خصوصاً اگر پیاس پر صبر کر کے سو رہین۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہو تو سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی
اسلیے کہ جو خلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے
بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر ایسے سرد پانی پینے کی چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے۔ نیم گرم پانی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور
بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاوے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جاوے معدے کو دھو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ شراب
اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والوں کو موافق ہے اور درد سر نہین پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدہ سے پیدا ہوا
اوسمین تخفیف کر دیتی ہے۔ اور جس شراب مین کلیجہ اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہے خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر
بھگوئین۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اوسکے مناسب ہے لیکن اوسکے سدے پڑنے سے پر خطر ہے۔ پرانی سرخ
شراب سرد اور بلغمی مزاج کو موافق ہے۔ ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہے جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہین پس بدون ہضم طعام اور اوسکے معدہ
ہو جانے کے نہ پینی چاہیے۔ جو طعام کہ ردی الکیموس ہو اوسپر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک
روی کر دیتی ہے اسیطرح فواکہ پر خصوصاً خربزہ پر شراب کا پینا برا ہے۔ چھوٹی پیالیون سے ابتدا کرنا بہتر ہے بہ نسبت بڑی پیالون کے لیکن اگر کھانے کو
اوپر دو تین پیالے پیے خوف کر کو مضر نہین ہے۔ اسی طرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہے۔ محرورین کو فائدہ شراب کا بجہت ادرار کے اور مرطوبین
کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے۔ اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے۔ شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن
مین نافذ کر دیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفرا کو بول وغیرہ کیطرف سے اخراج کر دیتی ہے۔ خلط سوداوی مین ازلاق پیدا کر کے آسانی
اخراج کرتی ہے اور اوسکی مضرت کو بجہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر ایسی ہو جسمین گرمی بہت
نہو اور وہ شے غریب ہو اوسکو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام قریب ہیں کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین۔ جس شخص کے
دماغ مین قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور بیہوش نہین ہوتا ہے اور اوسکا دماغ اون بخارات ردی کو جو شراب سے چڑہتے ہین قبول نہین
کرتا اور سوای اوس حرارت مناسب کی جو دماغ پر چڑہتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اوسوقت اوسکا ذہن ایسا صاف
ہو جاتا ہے اور دو تہو مین ایسا صاف نہین ہوتا۔ اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اوسکا حال اس شخص کے برخلاف ہے۔ اور جس شخص کے سینے مین کسی
طرحکی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑے مین اوسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کر سکتا ہے۔ جس شخص کا ارادہ استعمال
شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر کے نہ کھائے اور اپنے کھانے مین اوس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام و شراب کے امتلا پیدا ہو جاے
کہ قے کر ڈالے اور لازم ہے کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور منہ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے۔ جسکو اذیت شراب سے بخونت بدن اور
حرارت کی پہونچتی ہو اپنی غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش اور چوسکے سے کرے۔ جسے اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچتی ہو گرم
کوو سے اور پانی ملا کر خواہ روٹی بھگو کر استعمال کرے اور اوسکے اوپر نقل بہی کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش
کیا ہوا استعمال کرے اور کسیقدر کافور چوسے یا وہ چیز جسمین قبض اور ترشی ہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تو نقل نا گرمو نہ اور

لونگ اور پوست انرج کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے شراب کہنہ حکم مین اوس دوا کے ہے جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہے اسہال کبدی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی مین اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو مزے مین معتدل نہ ترش اور نہ شیرین ۔ عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر پکائین اور جوش مین لائین تا اینکہ چوتھا حصہ اوسکا کم ہو جاوے ۔ جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کا لذع پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے آب انار یا آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب آشامی مین دوسرے دن کی صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اسکے کہ کچھ تھوڑا سا کھا لیا ہو ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سکر یعنی مستی بہت جلد پیدا کرتی ہے اسلیے کہ مائیت کی وجہ سے اوسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے ۔ جس شخص کی طبیعت مین تشنگی ہو نہار منہ شراب پیکر پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا مین پہونچ جاوے مرطوبین کو استعمال شراب کی اجتناب کرنا چاہیے یا پہر حرکت مفرط کی اسلیے کہ ان پچھلی دو صورتون مین دماغ اور پٹھہ کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل مین واقع ہوتی ہے ۔ حالت مرض مین بھی شراب سے اجتناب چاہیے ۔ اور فصل گرم مین بھی متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہے اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹھہ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیر اکثر صفرای ردی کی طرف بعض معدون مین مستحیل ہو جاتی ہے اور بعض معدون مین سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونون کا بہت برا ہے ۔ بعضون کی تجویز یہ ہے کہ مستی شراب کی اگر مہینے مین ایک یا دو مرتبہ ہو نفع کرے گی اس جہت سے کہ قوای نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور ادرار بول اور تحلیل فضول کرتی ہے ۔ یہ بھی معلوم رہے کہ جنکا ضرر شراب کا دماغ مین ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار قلیل کے کہ اوسمین پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے ۔ اور تدبیر چاہیے اوس شخص کیواسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فوراً قے کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کے مالش بدن کر کے سو رہے ۔ لڑکون کے حق مین شراب کی یہ کیفیت ہے کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ بڑا رکھنی چاہین ۔ بڈہون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے ۔ جو لوگ شراب کی تعدیل ہوا سے موافق ہو گا اور انکو تنہا پینا ہے کہ پرانی شراب مین آب انار یا آب سرد ملا کر پئین ۔ سرد مقامات کے اہل شہر تحمل شراب کی ہو سکتے ہین اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہین ہو سکتے ہین ۔ جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھائے بلکہ تھوڑا سا چکنا شوربا لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنی ملا کر کھائے یا گوشت مرغن اور حرکت و سکون مین اعتدال کرے اور زیادہ تعب اور نشست نکرے اور بادام اور مسور کو نمکین کر کے نقل کرے اوسکا نفع کبیر کا استعمال کرے اور اگر نبیہ آور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور پینے پر اعانت کریگی ۔ اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب نبطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجواین کے ۔ جو غذائین کہ ان مین لزوجت اور تغریہ یعنی چسپیدگی ہے اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتی ہین جیسے کہ مٹھائی جنمین لزوجت ہو اسلیے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہین اگرچہ پورا تغیر کو قبول نہین کرتین اسواسطے کہ دیر مین نافذ ہوتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بسبب قوی ہونے شراب کے یا بجہت قلت غذا اسکے یا اوسمین سو تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ۔ ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی کا پیدا ہونا اوسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہے اور ان لطوخات سے جو باب نزلہ مین مذکور ہین ۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیے اوسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر مین مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ

نصف درہم ملاکر جوش دین اور تہید ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک شداب زیرہ سیاہ سے گولی بناکر خشک کرکے رکہی اور ایک گولی سکے بعد دوسری گولی کہائے ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ سقمونیا تخم خشخاش تلخ الفلی یا نانخواہ شداب یا لبن اسمین سے دو درہم ہمراہ آب سرد کے نہار سو ہو وہ شخص ہے جسکو خوف حرارت کی ضرر کا ہو۔ چاشت کو وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ تہوڑا سے پادہی کا اور خواہ ترش دہی پیے اور کافور سونگہے اور سر اپنے سرد چیزیں جو رادع ہوں جیسے روغن گل اور سرکہ لگاکے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی مین ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہوجاے اور کچہ ضرر نہ پہونچے شراب مین اشنہ اور عود ہندی بہگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو کہ بغیر کسی احتیاج کے شکستہ بدل بغرض علاج کسی عضو کے جسمین ورد زیادہ پہونچتا ہو بیہوش پیدا کرے چاہیے کہ شراب مین شیلم یعنے تمنا داخل کرے یا شاہ اور افیون اور بنگ ہموزن نصف نصف درہم لیکر اور جوز بوا اور شک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب مین ڈالکر بقدر حاجت سے پانچ اسوق یعنے بنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی مین ڈالکر جوش دیو اور ٹہنڈا کر شراب مین ملائے

فصل نوین خواب اور بیداری کے بیان مین

سبب نوم طبعی اور سبات اور ان دونون کی ضد یعنے یقظہ اور ارق کا اور جو کچہ ہر ایک کے پیدا کرنے مین درکار ہے یا ہر ایک کو دفع کرنے مین ہر وقت ایذا پہونچنے کے ضرورت ہوتا ہے کسقدر اوپر اپنے مقام مین مذکور ہوچکا ہے۔ اور یہ بہی بیان ہوچکا کہ ہر ایک انمین سے کس چیز پر دلالت کرتا ہے اور باقیماندہ ان چیزون کی حالات امراض جزوی مین بیان ہونگے۔ اس مقام پے جس قدر مناسب ہے وہ اسقدر ہے کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت بڑہتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہونچتی ہے اور جوہر روح مین کثرت ہوتی ہے تاانیکہ اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح مین ایک نوع پیدا ہوتا ہے جو روح کیواسطے نہو۔ اسی فائدہ نیند کی جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہوچکا ہے اچہی طرح ہوجاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا سبب جماع اور غضب کے ہو۔ نوم معتدل ہر وقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور مشایخ کے واسطے بہت نافع ہے اسواسطے کہ اونکی رطوبت کو محفوظ رکہتی ہے اور پہیرلاتی ہے اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شبکو قبل سونے کے تہوڑا سا کاہو خوشبو کرکے کہالیتا ہے۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اوسکا اس فائدہ کیواسطے کہ اوسکی تبرید کا تدارک کرے۔ کہتا ہے کہ مین آجتک سونے پر حریص ہون یعنے باوجودیکہ اب مین بڈہا ہوچکا پہر بہی سونا مجکو مفید ہے اور عوبر طبیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجکو نافع ہے۔ یہ بہت اچہی تدبیر ہے اوس شخص کیواسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے بیشتر حمام کرے بعد ازان کہ ہضم کامل اوس غذا کا ہوچکے جو اسنے کہائی ہے اور بہت سا گرم پانی پہر ڈالے یہ بہی واسطے نیند پیدا کرنیکے اچہا مددگار ہے۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہے اوسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے۔ صحیح آدمیون پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی مراعات کرین۔ اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب مین سوئین اور سونے مین افراط نکرین۔ بیداری کی ضرر سے اپنی دماغ اور تمامی قوی کو بچائین۔ اگر کسی آدمی بیداری کی تکلیف دیجاتی ہے اور نیند اوس سے دور کیجاتی ہے جسوقت خوف غشی اور سقوط قوت کا ہوتا ہے۔ افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنے معدہ سے پیدا ہوا اور بعد ٹہر جانے اون اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت مین بجند وجوہ مضر ہے نہ خوشنودی مزاج کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تملل یعنے نیند کی آمد کی جنبش اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کو سونے سے بر طرف ہوتا ہے باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذا بہی دیتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ تہوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا مین دیر ہو

اوسکے سوئے۔ حالت گرسنگی مین سونا برا ہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلا مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلی سے برا ہے اسلیے کہ ایسے
وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تحلل بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہے
اوسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہوکر دونو فعل مین طبیعت کو معارضہ پیدا ہوکہ ایسی بیداری جو بیچینی اور حیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہے
اسوجہ سے طبیعت کند ہوجاتی ہے پس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہے۔ دن کو سونا بہت برا ہے اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا
کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہوجاتے ہین کسل عارض ہوتا ہے اشتہا مین ضعف پیدا
ہوتا ہے اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین۔ منجملہ آفت نوم کے جلدی اوسکا برطرف ہوجانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے
کسی دوسرے فعل کے۔ فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہو کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ جس شخص کو
دن کے سونے کی عادت ہو اوسپر ضرور نہین ہے کہ دفعۃً بلا تدریج اوس عادت کو ترک کرے۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے داہنی
کروٹ لیٹین اوسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہے اور جسوقت پیٹ کے
بہل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہے کہ بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر مختنق ہوتا ہے اور بند ہوجاتا ہے پس حرارت
غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے۔ چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ کو آمادہ عروض
کرتا ہے اسلیے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہوجاتے ہین جیسے نتھنے
اور حنک وغیرہ۔ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہوجاتی ہے اسلیے کہ اونکے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور
اعضا بھی اونکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کو داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا اونہین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے
ہین پیٹھ پر زور دیکر اسواسطے کہ پیٹھ مین قوت بہ نسبت پہلو کے زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر منہ کہولکر سوتے ہین کہ جس عضل کے
ذریعہ سے فک اعلی اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اوسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی مین
بخوبی کیا جائیگا **فصل دسوین اوس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر یہان کرکے تفصیل اوسکی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے** بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اوسکا معتدل طور پر کرنا اور اوسکے
ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضاً اور اطبا اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ
کی اور اونکے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ پیشتر معالجات مین ذکر کرینگے اور کیفیت جب ادویہ مسہلہ
مین کام کرینگے لکھین گے۔ لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال اور ادرار اور
تعریق اور نفث کی کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہے کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے
اور اپنے مقام پر وہ بیان کی جائیگی **فصل گیارہوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اونکا فربہ کرنا اور اونکے جسم کے بڑہانے کا بیان** جو اعضا ضعیف ہون اور چہوٹے ہون اونکی تقویت بھی کیجاتی ہے اور اونکے بڑہانے کی تدبیر کیجاتی
ہے۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہین اور جو لوگ انتہای ضعف کو پہونچے ہین اونکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال
اور ریاضت دایمی جو عضو کے واسطے مخصوص ہے مناسب ہو اوسکے بعد زفت کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کا روکنا بھی اسی تدبیر
مین داخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا سینہ کے مثال اسکی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونون پنڈلیان پتلی ہون ہم اونکے

حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کری اور طلا رقیق کا اوسی حالت مین کرے پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگونکا وسیع ہو جانا اور اونمین مواد کا اونکا ظاہر ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اوسکے مخالف تدبیر کیجاے اور جو آفت امتلا کی اوس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اوسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب انمین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اوس مین اور دلک مین کمی کرین بلکہ اوسے ٹھرا کر اور لٹا کر پاؤن اونچا کر کے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق دبلی ہو اوسکے پاؤنکو ملین گے اور برعکس مالش اول کی کرینگے یعنے اونگلیون سے شروع کرینگے اور بیخ ران تک انتہا کرین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضاء تنفس کے ہے اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اوسکے نیچے ایک نہالچہ رکھین جنکی کشش منضبط ہو اور عرض اوسکا معتدل ہو بعد اوسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکا او سینچے اور بڑی آواز لگاے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی آیندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ مسن ہین اکثر اونکو بجہت برودت اور یبوست کے یہ صورت عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اوسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا

فصل بارہوین اوس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے

ماندگی کی تین قسمین ہین اور چوتھی قسم اوسپر بڑہائی جاتی ہے اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین تین قسمین پہلی ماندگی کی آہین قروحی تمددی ورمی اور چوتھی جو اوسپر بڑہائی جاتی ہے اوسکا نام قشفی ہے قشفی

اعیاء قروحی اوس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قرح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کے اندر محسوس ہو اور اوسکے غار کے مونہہ اندر کیطرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بوقت حرکت کے اسکا احساس کرتا ہے اور کبھی اسطرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہین اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی انکو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جس وقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدن مین پھریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی ماندگی پیدا ہو لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسی فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا گھلنا گوشت اور چربی کا بجہت شدت حرکت کے خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین کہ اگر رگونمین وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھے خون کو انکی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین اونکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے کمتر اذیت انکی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگی اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا کبھی ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگون مین باقی رہجاتی ہے اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے اعیاء تمددی مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اوسکا پاش پاش ہو گیا تا اینکہ انگڑائی تک بھی اسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بجہت اون فضول کے جو عضل مین تنفس مین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جو ہر اچھا ہوتا ہے اور انمین لذیع نہین ہوتی اور کبھی یہ قسم ماندگی کی بجہت ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اوس شخص کے بدن مین اور قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہے اور اوسکا مادہ باریک مدلوں نمین متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم اونمین ہوتا ہے اعیاء ورمی اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ جسم مین بدن کی نفخ اور لحم مین تغیر پیدا ہو اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس

اعیا کے ساتھ تمدد بھی محسوس ہوتا ہے اعیا یا تقشفی اوس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اوسکی خشکی بڑھ گئی ہے یہ ماندگی
یا بجہت افراط ریاضت کے بالتفسیر یا کیموس ردی کے ہوا اور ریاضت استرداد کی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کردی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت خشکی
ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہے اور دو چیزین سبب حدوث ماندگی کے ہین اوسکی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجہت ریاضت
کے پیدا ہوا اور وہ ماندگی اسلم اور بخیونت ہے اوسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے یا ماندگی خود بخود پیدا ہوا اور یہ کسی مرض کا مقدمہ ہے اسکے علاج کا
بھی طریقہ جداگانہ ہے کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہین بسبب ترکیب ہوا اونکے یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام
ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجائے پھر کیا اقسام کی شناخت اوس قاعدہ سے جو ہم اونکے بیان کرتے ہین ہو سکتی ہے اور وہ تدبیر یہ ہے
کہ زیادہ صرف توجہ سبب سے پہلے اوسطرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہے باوجودیکہ تدبیر اوسکی کچھ ہے ہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتونکے
ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجہت شرافت عضو ماؤف کے یا بسبب جوہر مادہ کے جسوقت کسی ایک شخص مین انہین سے دو باتین مجتمع ہون یا
تین پس وہ اہم ہے گو یہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت اوسی شخص کے پس یہ دوسرا بجای پہلے کے قرار دیا جائیگا جیسے
دو سبب تھے اور اوسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیاء ورمی قوی ہی ہے اور اشرف بھی اگرچہ مادہ اعیای قروحی کا
اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مزاج طبعی کے برابری کریگا دونون سبب اعیاے ورمی کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعیا
ورمی پر مقدم کیجائیگی اور اگر جوہر مادہ اعیاے قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے نہو تو تدبیر اعیاے ورمی کی اعیاے قروحی پر مقدم کیجائیگی

فصل ۱۳ تیرہوین بیان مین تمطی اور تثاؤب کے تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدائش اوس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل مین جمع
ہو جاوے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر فضول زیادہ جمع ہون تو کسل یا رعشہ پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہو
تب عارض ہوتی ہے تثاؤب جمائی کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہے جسکی حرکت سے جبڑے
اور ہونٹھون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہے اوسکو جمائی کہتے ہین صحیح آدمی کو انگڑائی جسوقت جمائی ہو بہت برا ہے اور بہتر ہے کہ جمائی
ہر وقت ہضم آخر کے آئے اور اوس سے دفع فضلہ مذکور کا ہو جاوے کبھی جمائی اور انگڑائی [illegible] کی اور [illegible] اور کبھی تحلیل مین اور جاگ
اوٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے اور جمائی اور انگڑائی سے جو [illegible] فضول کا ہوتا ہے یہ دفع حاجت [illegible] مادہ بخوبی
دفع نہین ہوتا ہے اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کیواسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو

فصل ۱۴ چودہوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے مقدمہ [illegible] اعیاے [illegible] ذریعہ ان سے بہت سے امراض کا
از قسم حمیات کے لیکن اعیاے قروحی کا تدارک اس طرح واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کا [illegible] ظاہر ہو تو ریاضت مین کمی کیجائے بشرطیکہ
یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اسکے ساتھ کچھ امتلا بھی بطرف جلد کے خارج ہونے [illegible] یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ان دونون کے
ضرر کا تدارک بذریعہ گرسنگی اور استفراغ کی او تحلیل کر دینی اوس مادہ کی جو بطرف جلد آگیا ہے [illegible] مالش کرنے سے جسمین نرمی ہو بسبب استعمال
کرنے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو کرنی چاہیے اور اس تدبیر اور مالش کے بعد [illegible] ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے
اور پہلے دن استعمال اوسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اوسکی کم کرنا چاہیے دوسرے دن مرطبات سے
غذا دینی چاہیے اور اگر یہ مادہ سے پاک ہون اور خالص امتلا گوشت مین حاجت ماندگی کی باقی ہو پس مالش سے کبھی اوسکا نفع ہو جاتا ہے خصوصاً
جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الفرس یعنی روغن [illegible] اسبابت مین بہت نافع ہے اور روغن شبت

اور بابونہ وغیرہ اور جو شاندہ بیخ چقندر روغن مین ڈالکر دوسرے برتن مین طیار کرین اور روغن بیخ خطمی اور بیخ کرپا اور بیخ فاشرا لینے ہزار جشان
اور روغن اشنہ بہتر ہے۔ اسی طرحسے جس روغن مین اشنہ داخل کیا جاوے وہ مفید ہے ۔ اعیای تمددی کے معالجہ سے غرض ڈہیلا کرنا بالتسبت
کا بذریعہ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیمگرم پانی سے اور اوسمین دیر تک ٹہرنا بھی اس ارادہ کو
پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاوے جائز ہے اور ہر نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے ۔ اور اگر بسبب عرق کے پونچھنے
کے کہ اوسکے ساتھ تیل بھی پوچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذا سے مرطوب قلیل المقدار کہلائی جاوے اسلیے کہ اعیای
تمددی مین تقلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیای قروحی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کر دیتا ہے اگر اسکا عضو
بذاتہ بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہو گا اور اگر بہت ایسی ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہے زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون
سے مرفع ہو جائیگی ۔ اعیای ورمی کا علاج تین فایدون کے واسطے کیا جاتا ہے جس عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈہیلا ہو جاوے اور جس مقام پر
گرمی پیدا ہوئی ہو اوسکی تبرید اور جو فضلہ جمع ہوا ہو اوسکا استفراغ ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیمگرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہے
اور دیر تک ٹہرنا اوس پانی مین جو مائل بسخونت ہو اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا ہے یہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین
اعیای قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیون کے واسطے کیجاتی ہے اوسمین کچھ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہین اوسمین گرمی
زیادہ درکار ہے اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی زیادہ ہو اوسمین تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہے اور بالینہمہ آب گرم مین کچھ مضرت نہین ہے
مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہے مگر اوسمین خوف نفوذ برودت کا بھی اندر اوس بدن کے ہوتا ہے جو نحیف
اور ناتوان ہو رہا ہے ۔ اور کبھی سبب نخافت بدن کا جلد کا متخلخل اور ڈہیلا ہونا ہوتا ہے بلکہ اکثر سبب نخافت کا یہی ہوتا ہے پس اسوقت
نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہو گا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا بنرمی کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل
پہلے دن کے بدستور رہے اوسکے بعد اجازت دی جائے کہ سرد پانی مین دفعتہ بیٹھ جاوے تاکہ اوسکی جلد مین تکثیف پیدا ہو اور تحلل کم ہو جاوے
اور رطوبت اوسکی بدن مین محفوظ رہے اور نرم کیا جاوے بدن اوس چیز سے جو بمقابلہ حرارت کا کر سکے بحالیکہ اوسمین تکثیف پیدا ہو چکی ہے
اور یہ دونون باتین یعنی حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے مین ہوتی ہین خصوصاً اگر سرد پانی مین اوترکر فوراً باہر نکل آئے
اور اوسمین ٹہرے نہین اسلیے کہ ٹہرنے کے بعد پہر اسقدر تخوف باقی نہین رہتی ہے اور غذا اوسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب تجویز نہیں
تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہے کہ بوقت شب مالش دوبارہ کیجائے اسوقت مناسب ہے کہ غذا بھی رات کو دیجائے ۔ اس شخص کو کوشش کرنی چاہیے
کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور میٹھے تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ مین تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ سیلان کا اثر ماندگی کا عضل بطن مین
پایا جاوے اوسوقت بہ نرمی و آسانی اوسمین بھی تیل ملنا چاہیے ۔ غذا مین اس شخص کی توسیع کرنا چاہیے اور غذا بڑہانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے
کہ حرارت غریزی مین زیادہ ہو ۔ جو ماندگی بسبب حرکت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتدای ظہور اثر ماندگی کے اوسکی پیدا ہونیکو منع
کرتا ہے ۔ اوسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کردے اور جلد کے مواد کو مالش
تحلیل کرتی ہے وہ مالش جو درمیان سکون حرکات ریاضت وغیرہ کے کیجاتی ہے یعنے جس وقت ریاضت کرتے کرتے ٹہر جاوین اوسوقت
مالش کرنی چاہیے ۔ تجربہ اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اوس حد سے بڑہی ہوئی ہے کہ ایسی خفیف
تدبیر سے رفع ہو جائے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اسوقت نہلانا حمام مین درست نہین ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج

کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا ہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سی نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کے معتدل ہو
— اگر کومین صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہو بعد اوسکے اخلاط خام کا نضج اور
تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون اور ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد کو
ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیے
کہ اس سے فنا زیادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ ادرار کا مضایقہ نہین ہے — اور زیادہ گرم چیز بھی نہ پینی چاہیے کہ خام کو تمام بدن مین
منتشر کردے — اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بنرمی اور باسانی ہو اور واجب ہے کہ اوسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زنجبیل
اور سرکہ جسمین کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اونٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دواؤنکو بھی استعمال کیے جائین
اور وہ جوارشین جو مشہور ہین بقدر مناسب و بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول مین اور نضج بانی خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا
چاہیے — اور ادرار مناسب ہے اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قے کا استعمال نکرنا چاہیے —

فصل پندرہوین چند احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین

اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور
ترطیب زائد اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہے — ہمکو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کرینگے اوسکے بعد اوس ماندگی کی تدبیر کرین جو خود بخود
پیدا ہوتی ہے — منجملہ ان احوال کے کبھی تخلخل بدنکو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اسکا عارض ہونا اوسوقت ہوتا ہے جب تھوڑی سی مالش سختی
کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کرین — منجملہ ان احوال کے تکاثف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شئے قابض کے یا بجہت کثرت فضول
اور اونکی غلاظت اور لزوجت کے (کہ اس وجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہوجاتا ہے) عارض ہوتا ہے — ایضاً بسبب ایسی ریاضت
کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کیا اور اسباب تکاثف کے موجود ہون بھی تکاثف عارض ہوتا ہے کبھی
سبب تکاثف کا کوئی شئے غباری ہوتی ہے جو بدن پر جم جاوے — یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہے — جو تکاثف بوجہ برودت
اور قبض کے پیدا ہوا اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہے اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہے اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہے اور
رنگ کی سرخی دیر مین ہوتی ہے بوقت ریاضت کو یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت
معتدل ہے اور نیز اسقدر لوٹین کہ پسینہ آجاوے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہوگا — جو لوگ تکاثف مین بوجہ صفت
کے پڑے ہون اونکی علامت نہونا اس علامت کا ہی جو اوپر تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہے — علاج
اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہے اگر فصد ہو در بین بعد اوسکے استعمال اوس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش ہو — جن لوگونکے
بدن مین تکاثف بجہت گرد و غبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے اونکو حاجت حمام کی زیادہ ہے بہ نسبت تیل کی مالش کے — اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام
کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بھی تخلخل
عارض ہوتا ہے — ایسے لوگونکا علاج ریاضت معتدل ہے اور خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہے — غذائین
ایسی کہلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون مگر اندک مائل بحرارت ہون یہی تدبیر کرین اگر
ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا تشنگی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگونکو بدہضمی عارض ہو ریاضت اسپر وا ہو یا کسی قسم کی ریاضت
نکرینگے کبھی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کہانے اور پینے مین حاصل ہونی ہو انتہی

زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہو خصوصاً اپنی زبان مین تا انکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہے پس اگر یہ زیادتی بسبب کسی سبب سابق کو پیدا ہوئی ہو او سکا علاج امراض تخمہ ی کے ساتھ بیان ہوگا ۔ اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہمنے شمار کیا ہے عارض ہو مثلاً شرب مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسایش کرنا یا افراط ایسے امور کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس اسباب سے پرہیز کرو بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش باخشونت اور خشک بدون روغن کی یا تہوڑا سا روغن گرم ہی مالش مین استعمال کرین —
جو خشکی یا افراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیاء قشفی کے ہے اور اوسکا علاج بھی وہی ہے جو اعیاء قشفی کا فصل سوم اعیاء
بیان مین اوس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہے اگر اعیاء قرحی خود بخود پیدا ہو شناخت اوسکی حال کی اصلاح کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اوس ماندگی کا ہو اندر رگون کے ہے یا باہر داخل عروق ہونے پر بدبو بول کی اور حالات سابق کی غذا اون کی اور اوس شخص کی عادت کثرت اور قلت فضول کی رگ مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلنا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خارج اوس شخص کو انکے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہے — اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف نہو یا گدلی نہو داخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہے — اگر یہ دلائل پائے جائین پس خلط اندر رگون کے ہونگے ورنہ رگون کے باہر — اگر ماندگی بجہت اون فضول کے پیدا ہوئی ہو کہ باہر ہون اور اندر رگون کا پاک ہو فقط ریاضت اور استفراغ کافی ہوگی — اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اعیاء قرحی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہے جو ریاضت سے پیدا ہوتی ہے — اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اوسکی تدبیر ریاضت سے کرنی چاہیے بلکہ اوسکی تدبیر آرام ہی اور تنویم ہے اور اوسکو بھوکا رکھنا اور بدن کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے بشرطیکہ مثل حمام کا ہو اور بشرط مذکورہ اور غذا دینا اوسکا بقلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید ہے اور جسمین پرہیز بھی ہوسکتا ہے مگر غذا مین کثرت لذوجت اور کثرت غلظت نہونی چاہیے — یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جوا در خشک دو جو اور گوشت پرند کا — اور پینے والی چیزین جیسے سکنجبین عسلی اور ماء العسل اور شراب سفید اور رقیق اس شخص کو کیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہوسکتی ہے اسلیے کہ منضج اور مدر ہے اور آب مناسب ہے کہ اسکے تدبیر ایسی شراب سے کیجاے جسمین اندک ترشی یا خوصیت یعنے زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اوسکے بتدریج اوسمین رقیق تک نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اوس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہے پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پہر اگر خلط غالب خون ہو یا کوئی اور خلط ہو کہ اوسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے — جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند سے اور نیند کیحالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہے اگر باوجود تدبیر جید کی نیند نہ آئے دلیل ردی ہے اگر اسکا خیال ہو کہ اچھا خون رگون مین کم ہے اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کہلانی چاہیے جو لطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کی کہ اوسمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز ایسی ہو جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی — اور اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو مین جو اوسکے پلائی جائے اوسمین تہوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین — اور اگر باضطرار حاجت ہو ان کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے ہو بمناسبت قبل طعام یا بعد طعام کے یا بوقت سونیکے جائز ہے — اور بمقدار شربت ایک چہوٹے چمچہ مین جتنے آسکے — ان لوگون کو لائق ہے جو لوگ خود بخود نہین ہین اسلیے کہ اونمین گرمی زیادہ ہے — پہر اگر ثابت ہو جاوے کہ اخلاط خام اندر رگون کے نہین ہین بلکہ اعضاء اصلیہ مین ہین علاج اوسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارخا پیدا کرے کرنی چاہیے — اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہیے جنکی گرمی جلد تک

پہونچے۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اوسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو اونکو بالتزام کرانا چاہیے۔ اور معجون فودنجی بتجویز
اونکو کہلانی چاہیے۔ لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہو۔ اگر بعد طعام کے کسی دوائی ہاضم کی حاجت ہو دوائی
قوی جو بجہت قوت نفوذ کی رکہتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہے۔ اور ان دونو مین سے جسکا استعمال
کرین مقدار اوسکی تہوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفرجلی بہی جائز ہے اسکی مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے زیادہ بہی ہو سکتی ہے
مگر اسقدر تامل کر لینا چاہیے کہ نہین اشتباہ ہے حرارت عارضی ہر وقت استعمال ان دواؤن کی ہو۔ ان لوگون کو ملہار روغن بابونہ اور شبت
اور فربیون وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بہی نافع ہے یا ان روغنونکو انیسون اور بادیان سے مع بادہ گئے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے
اگر یہ دریافت ہو جاے کہ اخلاط اندر اور باہر رگون کے دونون جگہ مین فصد اصلاح صورت تغیر یا آفت عظیم کرے کہ جس سے آفت صغیر پیدا ہو
اوسے چہوڑ دینا چاہیے۔ اگر چہ دونون سے برابر ہو پہلے قصد اسہالات کا تنہا کیا جاے کہ اودیہ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کرین
اگر اس معجون پر فقط اسالیون بہوزن افسنتین کے زیادہ کرین تاکہ اور ارشد ید ہو ممکن ہے۔ اور اگر اسمین تہوڑی سی معجون فودنجی ملائین
از انکہ مقدار شربت معجون فودنجی ملائین بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کرین جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ اخیر
فقط فودنجی باقی رہجاے یعنے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جاے اور فقط تدبیر اون اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگون کے
ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگون کے اخلاط کی نسبت مضر ہے۔ اور جو لوگ
جنمین دونون باتین جمع ہین اونکے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کرین کل ایسی چیزون سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کرین
یا بشدت اندر کیطرف اخلاط کو جذب کرین اسیواسطے انکے حق مین جلدی تدبیر قے اور اسہال کی جائز نہین ہے جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع
اور انضاج نہوے انکے حق مین ریاضت کثیر بہی مناسب نہین ہے جسوقت ماندگی مین سکون پیدا ہوا اور رنگ بدنکا اچہا ہونے لگے
اور بول مین نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تہوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اوسکے تجربہ کرانا چاہیے
اگر دلک اور ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بسبب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تا انکہ نوبت استحمام
اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہونچے اور آخر کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی مین مبتلا ہو جاوین
اور اوسکے ساتھ قروح کا بہی احساس کرین تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنا چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی مین احساس قروح کا نہو تدبیر مذکورہ
استرداد کے کرنی چاہیے۔ اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح مین اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی محسوس نہو اوسوقت مریض
کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیاء تمددی کا سبب اس مقام پر فقط امتلا بدون ردائت خلط کے ہوتا ہے اوسکا علاج اون ابدان مین
جنکا مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہے۔ اور جس بدنکا ہم ذکر کر رہے ہین اوسکی تدبیر بذریعہ تطویل اور تقطیع کے کرنی مناسب
ہے بعد اوسکے اعانت ایسے امور سے کیجاے جو مناسب ہو۔ اعیاء ورمی کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اوس رگ کی فصد لین جو مناسب بہ نسبت
اوس عضو کے ہو جسمین ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمین ہوا ہو۔ اور اگر ماندگی مین سب عضو برابر ہون فصد اکحل یعنے
ہفت اندام کی لیجاے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن ہی بلکہ تیسرے دن فصد لی جاے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا
ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی متمکن اور تمام بدن مین ٹہر نہ جاے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لی جاے
پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگرچہ حارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بابونہ کا

معتدل جیسے روغن بادام شریک کرکے کھلائین - اور تیسرے دن وہ غذائین جسمین کاہو اور کدو شریک ہو اور ہلوکی اور حماضی کا استعمال
کرین اور مثل سماک خراضی کے بطور اسفیدباج کے پکاکر کھلائین اور ان دنون مین تا امکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن
اونکو پیاس پر صبر نہو سکے اور نہ غذا انجذاب ہضم ہو ماءالعسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب بہی چاہیے - اور اس بات
سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان استفراغات کو دفعتہً اونکو اتنی غذا دیجاے جو بقدر اونکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دینگے غذا
غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہوجائیگا تین وجہون سے پہلی وجہ یہ ہے کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہے معدہ اوسکو گرفت کرلیتا ہے
اور باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہے اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اوسکو نہین گرفتا
بلکہ بیشتر معدہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف متقدم غذا کا ہے نسبت اپنے مابعد کے دوسری
وجہ یہ ہے کہ غذاے کثیر معدے مین بخوبی ہضم نہین ہوتی تیسری وجہ یہ ہے کہ بروقت کثرت غذا کے رگون تک بہی زیادہ
غذا پہونچتی ہے رگین بہی اوسکے ہضم سے عاجز ہوتی ہین **فصل سترہوین بیان تدبیر اون ابدان کا جنکے مزاج اچھے
نہین ہین** یہ بدن یا مخطی ہین یا ازراہ خلقت کے ممنوہ ہین - مخطی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے ہین مگر
فی الحال بوجہ خطاے تدبیر کے اونکے مزاج مین برائی پیدا ہوئی ہے اور تدبیر مین اسقدر طول ہوا ہے کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہوگئی
ہے اور اوس بدن مین جاگزین ہوگئی - اور ممنوہ اوس بدنکو کہتے ہین جسکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو - بدن مخطی کی شناخت
خطاے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کیجاتی ہے تاکہ علاج اونکا بالضد کیا جاے - اور کبھی حال سحنہ بدنکا بہی اوس پر دلیل ہوتا ہے - اور
ممنوہ بدن مین فساد مزاج یا ابتداے خلقت سے ہو یا ابتدا سے اوس سن کے جس سن مین اب بدن ہے - ہم ابتداے بیان معالجہ
ابدان ممنوہ کا ابدان مشایخ سے کرتے ہین **تعلیم تیسری فن تیسرا** اسمین چھہ فصلین ہین **فصل پہلی بیان عام تدبیر
مشایخ کا** مجملی تدبیر ان لوگون کی استعمال اوس چیز کا ہے جس سے ترطیب اور تسخین ساتھہی حاصل ہو اور نیند کا ٹہرانا بستر خواب
زیادہ ٹہرنا بہ نسبت جوانون کے - غذا مین اونکے اہتمام کرنا اور استحمام - مشروبات مناسب حال تجویز کرنا - ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم
کا اونکے معدون سے پاوشانہ اور امعا کے کرانا - اور ہمیشہ اونکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے - مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو
بعد روغن ملنے کے بعد اوسکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو اونکو بہت مفید ہے - اور جو شخص ضعیف ہو اوسکے بدنکی مالش
دوبارہ بہی کرنا چاہیے - واجب ہے کہ عطر خوشبو خصوصاً جسکی گرمی معتدل ہو بالالتزام استعمال کرین - مالش تیل کے بعد نوم کرنے سے
قوت ہوائی مین آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے **فصل دوسری غذاے
مشایخ کے بیان مین** غذا اونکو متفرق اوقات مین تہوڑی تہوڑی دینی چاہیے اور وہ باتین مرتبہ حسب ہضم قوت کی کہلانی چاہیے
اپس تیسری ساعت مین دن کے گھنٹون سے روٹی بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کہائین اور ساتوین گھنٹے مین اوپر استحمام کے اوس چیز کا استعمال
کرے جو ملین ہو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کے اول اطعام جسمین غذا اچھی تجویز کیجاے کہانی چاہیے - اگر شخص قوی ہو رات کو
غذا مین کچھ زیادتی کرلی چاہیے - جو غذا کہ اوس سے تولید سودا یا بلغم کے ہو اسیطرح جو چیز تیز اور گرم ہو مثل [illegible] تخریش اور ادرار بول سے معالجہ
بلغم کے ہو اوس سے پرہیز کرنا چاہیے مگر جسطرح دوا کے ہو اگر ان چیزون [illegible] کی جو اونکے لائق نہین ہے استعمال کرین چاہیے کہ قسم اول غذا
غذا [illegible] سے کوئی شوربا کاری یا آگین یا اسقدر لینے گوشت بریان اور شکار کیے ہوے جانورون کا گوشت یا وہ مچھلی جسکا

گوشت سخت ہو اور تربوز اور کھیرے کا استعمال کریں ۔ اور اگر دوسری قسم میں سے از روئے غذا کے کوئی چیز استعمال کریں تو بعض
چیزیں حاد اور حریف ہیں اونمیں سے کوامیخ یعنی نانخورش باعتبار اپنے اجزا کے جو ایک مرکب چیز مچھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہے یا ہیں کہ وہ بھی
ایک نانخورش تیز اور نمکین ہے اوسکا استعمال کریں چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاوے بلکہ واجب ہے کہ استعمال ملطفات کا اونکے واسطے
تجویز کیا جاوے جسوقت معلوم ہو کہ اونکے بدن میں فضول پیدا ہوئے ہیں ۔ پھر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اسکے
تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے ۔ دودھ سے اس سن میں وہی لوگ منتفع ہوتے
جنہیں بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرحکا تمدد بطرف جگر یا بطن کے پیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ دونو
ہو اگر یہ باتیں نہوں دودھ کا استعمال بہت مفید ہے اسلیے کہ غذا بدن کی ہو جاتا ہے اور ترطیب بھی کرتا ہے ۔ بہت بہتر دودھ [illegible]
اور مادہ خر کا ہے ۔ مادہ خر کے دودھ میں یہ بات ہے کہ وہ پیٹ کے معدے میں مثل پنیر کے نہیں ہو جاتا ہے ۔ اور بہت جلد منحدر ہو جاتا
ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اوسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز بری غذا تیز یا ترش یا شور چرنے نپائے ۔
ترکاریاں اور فواکہ جنکو مشائخ کھا سکتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اونکو مری اور زیت سے خوشبو کر کے خصوصاً قبل طعام
کے اگر استعمال کریں تلیین طبیعت پر معین ہوگا جسوقت استعمال نوم کا کسی وقت میں کریں اور اوسوقت سونے کی عادت بھی ہو اور اس
سے فائدہ پاتے ہیں ۔ زنجبیل پروردہ ایسی دوائیں جو اونہیں موافق ہیں اور اکثر گرم مربے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے
گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جاوے نہ اسقدر کہ جو بدن میں خشکی پیدا کرے ۔ پس واجب ہے کہ اونکی غذائیں مرطب ان مرطبات سے بطریق
ہضم اور تسخین کے اثر پذیر ہوں اور تخفیف کا اثر قبول نکریں ۔ واسطے تلیین طبیعت کے بہتر اون چیزوں کو جو الائی اونکی بدن کے ہیں
فواکہ میں سے انجیر تر اور آلوی بخارا اور انگور ہیں ۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل میں پکایا جاوے جانتے ہیں ۔ مگر یہ سب چیزیں قبل طعام کہانے واسطے
تلیین طبیعت کے دینی چاہیئیں ۔ ایضاً اللباب یعنی مغز تخم جو پانی اور نمک میں جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاوے
اور نیز لبلاب اگر شوربای مرغ میں یا البین یا شوربا چقندر یا کرنب میں شریک کریں وہ بھی مفید ہے ۔ اگر اونکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ
ایکدن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اوسوقت مسہل اور مزلق چیزوں کی حاجت نہیں ہے ۔ اور اگر ایکدن نرم رہے
اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب اور لبلاب اور لباب قرطم یعنی شیرہ کڑ کا آب چقندر میں شریک کر کے کافی ہے یا بمقدار ایک یا دو جوزہ کے صمغ بطم
اور زیادہ مقدار اوسکی تین جوزہ ہے کہ بالخاصیت ملین ہے اور احشا میں جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً اونکو وہ دوا مفید
ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور وہی گونہ لباب قرطم سے اور اوسمیں انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جوزہ ہے ۔ حقنہ روغن سے
کرنا بھی مفید ہے کہ اسمیں باوجود قوت استفراغ کے تلیین اعضا کی بھی ہے خصوصاً زیت شیریں ہو حقنہ کرنا ۔ تیز حقنوں سے اونکو
بچانا چاہیے کہ اونکی آنتوں میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ تر جسمیں دہن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہے جسوقت چند روز اونکی طبیعت میں قبض
پیدا ہو ایضاً اور بھی واسطے مشائخ کے ادویہ ملین طبیعت ہیں جنکا ذکر قرابادین میں ہم خاص واسطے اونکے کرینگے ۔ واجب ہے کہ استفراغ
کہول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاوے ۔ اسہال معتدل اونکے واسطے مناسب ہے **فصل تیسری شراب مشائخ
کے بیان میں** بہترین شراب اونکے واسطے شراب کہنہ سرخ ہے تاکہ ادرار اور تسخین ساتھ ہی کرے ۔ اور نئی شراب جو سفید ہو اوس سے
پرہیز کرنا چاہیے ہاں بعد غذا کے اگر استحمام کریں اور پیاس معلوم ہو اوسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہیں گو یا کہ وہ عوض

پانی کے سبب ہے۔ شیرین شراب اور میٹھی چیزین مشروب جنسے سدے پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اوس سے پرہیز کرین **فصل چوتھی تفتیح سدد مشائخ کے بیان مین** اگر مشائخ کے بدن مین سدے پڑجائین اور آسان تر اخراج اون سدد کا ہے جو بوجہ پینے شراب سے پیدا ہون۔ واجب ہے کہ تفتیح اون سددون کی معجون فودنجی اور فلافلی سے کیجاے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر اونکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی اونکو بہت فائدہ کرتی ہے خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون۔ اسیطرح اثاناسیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہے کہ ترطیب انکو بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کی و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاون کے مثل ماء اللحم خندروس اور جو کے ساتھ کیجاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال اونکو نافع ہے سددون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسبابات پر گذشتہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین بڑہائی جائین جو رفع سدد کیواسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضای بول تک شراب العسل کا پہونچا دین۔ اور اگر سدہ عضوی مین ہو یعنے بشکل پتھری کے ہون کرفس سے قوی تر کوئی دوا مثل فطراساليون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اوسوقت زوفا پرسیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے **فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین** مالش مشائخ کے بدنکی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا اونکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے اونکو گزند پہونچتا ہے اونکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کیجاے ہر مرتبہ پارچہ ای سخت سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر اونکو نافع ہے۔ اور اونکے اعصاب کو امراض کی نوائب کو منع کرتی ہے۔ اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہے **فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین** ریاضت مشائخ کے بسبب حالات اونکے مختلف ہوتی ہے یعنے جیسے اونکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریان اونکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اونکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اونکی مناسب ہوتی ہے۔ اگر اونکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اونکو موافق ہوگی۔ پھر اگر کوئی عضو اونکے بدن کا اپنے افضل حالات پہ نہو خاص اوس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف ریتہ کے گرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑہتے ہون ایسی ریاضتین اونکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن اونکو مناسب ہے کہ ریاضت بذریعہ مشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اوسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اونکے پاؤن مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضای فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈالکے چھوڑانے کا زور کرین اور پتھر پھینکنا یا اوٹھانا۔ اور اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنے ہاتھ اور پاؤن کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اونکو فقط ریاضت اعضای تحتانی کی مفید ہوگی۔ اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ اونکو یہ بات ممکن نہین ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑہا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کرین۔ یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہے جو اوس سن مین نہین ہے۔ اور کھول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہے اونکو بھی موافق ہے اونکے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اسلیئے کھول اپنے اعضای ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کرسکتے ہین جو اون اعضا کو موافق ہو اور اون اعضا سے ہو سکے۔ مشائخ کے جو اعضای مریض ہون بغیر اونکی بھی ریاضت کرسکتے ہین اگر اونکی اسکی اجازت نہین دیجاتی ہے [illegible] اعضا اگر [illegible] ہین یا اونمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور [illegible] کا خوف ہو جسمین نفخ پیدا ہو [illegible] **بیان مین تدبیر اوس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنی درست نہین ہے** اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست کرنا اوس مزاج کا جسمین حرارت بڑھ گئی ہو سو مزاج گرم کے ساتھ کبھی یبوست اور رطوبت مین
اعتدال ہوتا ہے اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہے یا رطوبت کا۔ اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اوسوقت
زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوگی۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو یہ کیفیت مزاج کی
زمانہ دراز تک ٹھہر سکتی ہے اور سوء مزاج حار رطوبت کی ساتھ دیر تک قائم نہین رہسکتا کبھی رطوبت غالب ہوکر حرارت کو بجھا دیتی ہے کبھی حرارت کو غلبہ
سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حرارت پر رطوبت غالب ہوجاے ایسے شخص کا حال وقت تمام ہو شباب کی اچھا ہوتا ہے کہ اسوقت دونو
کیفیتین برابر ہوجاتی ہین بسبب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہے رطوبت غریزیہ گھٹتی جاتی ہے اور حرارت گھٹتی باقی ہے۔ اب ہم کہتے ہین
مجملاً تدبیر گرم مزاجون کی منحصر دو غرض مین ہے **اول** یہ ہے کہ اونکا مزاج معتدل کر دیا جاے **دوسرے** یہ ہے کہ اونکی صحت [illegible]
حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور اوسمین کمی نہو پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت اون لوگون کے خیال کیا جاتا ہے جو اکثر
لذات کو ترک کرین اور پابندی اور التزام اونکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کرسکین یا ایکبارگی رفتہ رفتہ اونکا مزاج بطرف اعتدال
کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اونکی تدبیر بالتدریج کیجاے اکثر امراض پیدا ہونگے۔ دوسری تدبیر اوسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ اونکے مزاج کے
ہوتا کہ اونکی صحت موجودہ بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اونکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہے ابتدای عمر مین
قریب بصحت ہونگے اور اونکے مزاج مین سرعت دانتونکے نکلنے کی اور بالون کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر اور
خوش بیانی کے ساتھ اور باتونمین جلدی بلکہ چال مین بھی سرعت پیدا ہوگی۔ پھر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جائیگی اور
خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین اونکے اخلاط کی لذع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا اونکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتدای سن مین جیسے
سن جیسے ہین انکی تدبیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگونکی تدبیر ہے۔ جب سن زیادہ بڑھے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اوس سے ادرار
بول اور استفراغ اخلاط صفرا کا اوس طرف سے ہو جاے ہر اونکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے۔ اور اگر بدن
آمادہ اخلاط کی بطرف استفراغ کی کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کیواسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ سکنجبین کے
اسہال کے واسطے خمیرہ بنفشہ۔ تمر ہندی۔ شیر خشت۔ ترنجبین۔ مناسب ہو۔ ریاضت مین انکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی
جسکا کیموس اچھا بنے۔ کبھی ایکدن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اوس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کھانے کے
استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا ہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کم کرین۔ اور اگر انہین سے کوئی چیز عارض ہو تو استعمال
منضجات کا مثل خیساندہ افسنتین اور دواے صبر اور انیسون اور بادام اور سرکہ اور سکنجبین وغیرہ کی کرین۔ اور بعد طعام کے استحمام جو
واجب ہو کہ منضجات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسری تکلیف آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے
جب ان کے سونے سے اوٹھین کہ اوسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے۔ بہتیرا تیل کی مالش بدن کی کرانی چاہیے سفید اور [illegible] کا تیل ان
لوگون کے مناسب حال ہو۔ اور آب سرد بھی نافع ہے۔ جن لوگونکا مزاج خشکی مائل بحرارت ہے ابتداے سن مین یہ [illegible] اونکی
بھی لائق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے اونکے بدن مین عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر بادی کے طرف امتلا کے گرتے ہین چاہیے
کہ اونکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو۔ باینہمہ ریاضت مین نرمی رہے تاکہ عفونت نہ پیدا کرے۔ ایسی ہی کثرت کی غذا
احتیاط رہے جس سے اخلاط مین فوران نہ پیدا ہو۔ اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگون مین وہی [illegible] ریاضت کا فکر [illegible]

تدبیر صائب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب اور مشقت بعد دفع کرنے کل فضول کی ہو
اور فصل ربیع مین ایسا احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہے **فصل دوسری اصلاح مزاج اوس شخص کی جسکے مزاج
مین برودت زائد ہے** اقسام ان لوگون کے بہی تین ہین۔ جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کی رطوبت اور یبوست
مین اعتدال ہو اوسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی مین حرکت پیدا ہو۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذا کے گرم کے
ہو جو رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل ادویات سخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص اسلئے رطوبات کے ہے۔
اور بذریعہ ایسے استحمام کے جسمین عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتین جو اونکے لائق ہین سلیے کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہے لیکن
بوجہ زیادتی برودت کی احتمال ہے کہ بعض اوقات مین انکی رطوبت بڑہ جائیگی۔ جو ہمزمزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت
کے خشکی بہی ہے اونکی تدبیر اور مشایخ کی تدبیر ایک سی ہے **فصل تیسری تدبیر مین اون ابدان کے جو مرض کو بسرعت
قبول کرتے ہین** بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدنمین بہرے ہوئے ہین اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط
کی بذریعہ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کرے کہ بقدر معتدل باقی رکہی جاے یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اوسکی تدبیر
یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کیجائے۔ اور غذا ایسی اختیار کیجاے جو متوسط بین بدن ہو قلت اور کثرت مین۔ تعدیل مقدار
اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے ہے اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام سے اگر ان دونون کی عادت ہو کرنی چاہیے
اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین۔ اور غذا چند اوقات مین کہلائی جاے ایک ہی مرتبہ اتنی نہ دیجاے
جسمین سیری حاصل ہو۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اوس سے بآسانی نکل سکے اور اوسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے
کی بہی تدبیر کرنی چاہیے۔ اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر نہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دی جاے
ورنہ حمام کرنے پر مقدم کرین۔ وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ ونکاہے اون گھنٹون سے دن کے جو برابر ہوے
اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر ہو اوسوقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے۔ اگر کہین سدے پڑنے کی
علامات محسوس ہون ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب انکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے۔ اور اگر اسکی جہت سے
کوئی ضرر اوسکے سر مین پیدا ہوا اوسکا تدارک جلدی سے کرنا چاہیے۔ اگر اوسکے معدے مین طعام فاسد ہو پہر اگر وہ متجفف ومتحجر ہو جائے اسکو
غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اوسکے انحدار کی تدبیر ہیرہ اور انجیر جو ہمراہ اوس قرطم کے معجون کیے جاتے ہین جنکی صفت اوپر مذکور ہو چکی
ہے کرنی چاہیے **فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنیکے بیان مین** اسکی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جلد اول
غذا کو چوس نسکین اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے۔ اور رسپلے حمام کرنا قبل طعام کے اور
ریاضت شریفہ اختیار کرنا اور وہان محلل کی مالش اور معاجین سے اطریفل صغیر اور دوا اللک اور تریاق اور پیاس کی کاتری کو سات
نہار منہ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کے مقالہ زینت مین کیجائیگی **فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنیکے بیان مین** بہت
قوی سبب لاغری کا جیسا اگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست ماساریقا مین پیدا ہونی اور یبوست مواد کی ہے۔ ماساریقا مین
جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑہتی جاتی ہے سو واجب ہے کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کیجاے
جو خشونت اور لین کے درمیانی ہوتا انکہ جلد سرخ ہو جاے بعد اوسکے مالش سخت کیجاے آدمیکے بعد زفت کو طلا کرین اوسکے بعد اعتدال

ریاضت کریں — اوسکے بعد استحمام اس طرح کریں کہ بہت جلد فارغ ہو جائیں بعد اوسکے خشک رومالوں سے بدن کو پاک کریں بعد اوسکے
تھوڑے تیل کی مالش کریں اوسکے بعد غذا سے مناسب تناول کریں — اور اگر بنظر سن اور فصل اور عادت کو آب سرد کا تحمل ہو سکے
بدن پر اپنے ڈالیں — نہایت مفید اوس دلک سخت کی جو اس طلای زرنیت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جسقدر بدن مالش سے پھول اوٹھے
اوسکا کھینچنا شروع ہو — اور یہ دلک قریب اوسکے ہے جو ہمنے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے میں بیان کی ہے — تمامی اس تدبیر کی مقالہ
زینت کتاب تمام میں آویگی **تعلیم پانچویں انتقالات کے بیان میں** اور اسمیں ایک فصل اور ایک جملہ ہے **فصل**
پہلی تدبیر فصول کے بیان میں ربیع میں بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے — اور اسی فصل
میں خاص کر قے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے — اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کیجاتی
ہے — غذا میں لطیف یعنی کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہیں جاتی ہے
بلکہ مختلف اوقات میں چند مرتبہ کرکے تھوڑی غذا کھانی چاہیے — شربت اور رب جیسے اطفای حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے
جاتے ہیں — اور ہر ایک شے گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کیجاتی ہے — فصل صیف میں غذا اور مشروب اور ریاضت میں کمی کرنی
چاہیے آسائش اور آرام کا التزام — حرارت کی بجھانے والی چیزوں کا استعمال اور بے تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو — اور سایہ دراز یا وہ سایہ
جو بوقت دوپہر کے ٹھہرتا ہے خواہ وہ جگہ میں نشاع اور دھوپ نہ آتی ہو اوسمیں ٹھہرنا چاہیے — فصل خریف میں خصوصاً وہ خریف جسکی ہوا
مختلف ہو ہمیشہ تدبیروں کا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزوں کا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اوسکو سر پر ڈالنے
سے اجتناب کرے اور سرد حمام میں سونے سے جہاں بدن میں پوست اور سرنے لگے بچانا چاہیے — اور ہر وقت امتلاء طعام کے اسی فصل
میں سونا بچانا ہے — دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے — فصلی فواکہ اور اونکا بکثرت کھانا چھوڑ دیں — استحمام سوا مے آب
نیم گرم اور پانی سے نکرے — جب دن اور رات اس فصل میں برابر ہو جائے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا میں فضول اندر بدن کے
محتقن ہو جاتیں — علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہیں کہ اونکے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت
دینے میں مشغول نہوں — اونکو یہی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوئے ہیں اوسی طرح رہنے دیں — قے کرنے سے فصل خریف میں
اطبا منع کرتے ہیں اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے — شراب اس فصل میں ایسی چاہیے جسمیں پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کثرت بارش کی فصل خریف میں اوسکے شر سے امان دیتی ہے فصل شتا میں چاہیے کہ تعب بدن میں
زیادہ پیدا کرے — اور غذا میں زیادتی کرنی چاہیے — لیکن اگر شتا جنوبی ہو اوسوقت ریاضت میں زیادتی اور غذا میں کمی کرنی چاہیے
— اور واجب ہے کہ غذا میں ایسے گیہوں اختیار کرے کہ جسکی روٹی قویتر ہو اور اوسکے آٹے میں چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اون گیہوں کے
جو گیہوں فصل صیف میں کھائے جاتے ہیں — اور یہی حال گوشت کی سب قسموں اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہے — ترکاریاں اس فصل میں کرنب
چقندر کرفس اور تھوما اور چولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے — کمتر صحیح ابدان میں کوئی مرض اس فصل میں پیدا ہوتا ہے — پر اگر
جاڑے میں کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اوس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ
استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جاڑے میں مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہیں ہو سکتا خصوصاً اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی
جو اندر بدن کے ہے جاڑے میں بہت قوی ہوتی ہے بوجہ اسکے کہ تحلل جاڑے میں نہیں اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہے اور

تمامی قوائے طبعی اپنا اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہیں بقراط کے نزدیک جاڑوں میں اسہال بہتر ہے سوا فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانتا ہے
اور گرمیوں میں قے کو مناسب جانتا ہے اسلیے کہ اخلاط گرمیوں میں اوپر آجاتے ہیں اور جاڑوں میں اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہیں ۔ پس چاہیے کہ اسی کی
عادت کرے ۔ ہوا جاڑوں کی اگر فاسد ہو جائے اور اوس میں وبائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے تنقیہ کرنے پر اہتمام کیا جاوے مکانات کی ہوا ایسی چیزوں
سے معتدل کیجائے جو تبرید اور ترطیب قوی پیدا کریں ۔ اور یہ تدبیر ہوائے وبائی کیواسطے واجب ہے یا ہوا مکان کی گرم کیجائے اور جس جہت سے فساد
ہوا میں پیدا ہوا ہے اوسکی ضد سے اصلاح کریں ۔ خوشبودار چیزیں ایسی ہوا کی اصلاح میں نہایت مفید ہیں خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوا
وبائی کے ہوں ۔ ہوائے وبائی میں ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے استنشاق کی حاجت کم ہو جاوے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام
راحت اختیار کرے ۔ اگر فساد ہوا کا زمین کی وجہ سے ہوتا ہو چاہیے کہ زمین پر بچھونا اچھی طرح دیں اور نشست چوکی اختیار کریں اور اونچے مقامات واسطے
بیٹھنے کے اختیار کریں ۔ اور ہوا کی وبا سے نکالنے والی چیزیں تلاش کریں ۔ اگر یہ فساد ہوا کا خاص ہوا سے ہوتا ہے اس جہت سے کہ قریب کی ہوا کو
فساد زمین ہوا میں آجاتا ہے یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے ۔ واجب ہے کہ ایسی وبا میں ایسے تہ خانوں
میں پناہ لے اور ایسے گھروں میں سکونت اختیار کریں جنکی دیواریں اونچی ہوں اور جو مکانات ہوا روکنے کے قابل ہیں اون میں پناہ لے ۔
بخورات جو ہوا کی عفونت کا اصلاح کریں ۔ کندر ۔ سعد ۔ آس ۔ گل سرخ ۔ صندل ۔ سرکہ کا استعمال وبا میں اوسکی آفات سے پناہ دیتا ہے
امراض جزوی میں اسکی باقیماندہ تدبیر بھی بیان کیجاویگی تدابیر مسافر کے بیان میں اسمیں آٹھ فصلیں ہیں **فصل پہلی**
بیان میں تدارک اون امراض کے جو منذر امراض کے ہیں جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ
اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مر جاوے ۔ جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار اکثر ہوتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ اخلاط غلیظ کی
کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو ۔ جس شخص کے تمام بدن میں اختلاج پیدا ہوا ہو یا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے
ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ میں مبتلا ہو جاوے ۔ اسیطرح اگر حواس میں کدورت اور ضعف حرکات مع امتلا کے پیدا ہو ۔ جس وقت تمام اعضا
سن ہو جاتے ہوں تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج میں گرفتار نہو ۔ اگر چہرہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کریں تاکہ لقوہ عارض نہو
اگر چہرہ اور آنکھ بہت سرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہوں اور روشنی سے بچا کرے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو
کہ سرسام میں مبتلا ہو جائے ۔ اگر غم بے سبب بڑھ جائے اور خوف کی زیادتی ہو تو استفراغ خلط سوداوی کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا میں مبتلا نہو ۔ ایضاً چہرہ
اگر سرخ ہو کر پھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنوں تک رہے جذام پیدا ہونے کا خوف ہے ۔ جس وقت بدن بھاری ہو جائے اور
ماندگی پیدا ہو اور رگیں پھول جائیں فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جائے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو ۔ اگر تہبج چہرہ اور
پاؤں اور اطراف میں پھولی ظاہر ہو تو جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو ۔ اگر براز میں لہو پیدا ہو اور عفونت کی رگوں سے
تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہوں اور بول کی بو بد ہو اس بات پر دلالت زیادہ ہے ۔ اگر ماندگی اور ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا پیدا ہو تب
ہونے سے بچنا چاہیے ۔ اگر اشتہا ہی ساقط ہو جائے یا بڑھ جائے بیجا کسی مرض پر دلیل ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جائے اشتہائے
طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نفخ یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن میں تیزی یا ذائقہ و فراست یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ
۔ یا کیفیت ان چیزوں کی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہیں ۔ اسیطرح غیر طبعی عادت جاری ہونی جیسے خون بواسیر یا خون
حیض یا قے یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شئے فاسد یا غیر فاسد کی ۔ پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کی ہے سوائے بری عادت کے اور عادت کا ترک

نکرنا چاہیے - اور اگر شک کرین تو بتدریج ترک کرین - کبھی وہ خبری بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے پیشتر بتقدمہ کے دیکھنے سے خوف
انتشار عین اور نزول الماء آنکھ کا - خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مچھر وغیرہ کے - جسوقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہو جاتے ہین اور آنکھ مین
ضعف بصارت پیدا ہو تو اکو دلیل نزول الماء کی آنکھ مین ہوتی ہے - اگر گرانی اور خستگی یا تین طرف بدن کے پیدا ہو اور وہ تکسر ہو صرف ایک جگہ پر دلالت
کریگی - گرانی اور تمدد اگر پیچھے کے نیچے اور تہیگاہ مین پیدا ہو اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جاوے مرض گردہ پر دلالت ہوگی - اور اگر اختلاف عادت
اگر رنگ بالکل متغیر ہو یرقان پر دلالت کریگا - اگر سوزش بول مین ہو اور تاسہو اکرے تنا اور قضیب مین قروح ہو نے پر دلالت کریگی - اسہال
ایسا کہ جس سے مقعد چھلنے لگے خراش امعا پر دلالت کرتا ہے - سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور نفخ شکم اور درد امعا ہو اور پیدا ہو تو قولنج پر دلالت کرے
- خارش مقعد مین اگر بوجہ چھینکے پڑنے کے ہو بواسیر پر دلالت کریگی - جو تاون اور گنج کا پیدا ہو تو سلیکہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہے جو بار بار پیدا ہوا جاتا ہے
واد سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے - بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان دو اہتمام تدبیر مسافرون کا

مسافر سے کبھی ایسی باتین ترک ہو جاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل وعیال مین ہوتا ہے - اور سفر مین اسکو تعب اور ماندگی بھی ہوتی ہے
پس واجب ہے کہ اوسکو ایسی چیزین برانگیختہ کرین کہ اوسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی مصروف ہو کہ اوسسے امراض اکثر ہو جاتے بعض نہو سکے پائین
- زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے - پس واجب ہے کہ اپنی غذا عمدہ اچھی اور مقدار معتدل مین مقدر
کرے تاکہ بخوبی ہضم ہو جاوے اور فضول کو نین باقی نرہین - اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اوسکا فاسد نہو جاوے - یا کچھ
مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز نہ پیدا ہو اور بحیل سنجائے اور تاخیر غذا مین یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جاوے مگر کوئی ایسا
سبب واعی ہو جاوے جسکو ہم بیان کرینگے - پھر اگر تناول غذا مین بچا رکھی ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے بسبیل ناشتہ کے کہ اتنی کم ہو کہ اوسکو
کھانے سے پیاس نہ لگے رات کو منزل کرے یا دنکو - اور اپنی ماندگی اور تاسنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیا مین مذکور ہو چکی ہے - اگر
خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے - اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور ہضم ہو جاوے بعد
اوسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑہائے پس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے - اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش
نظر ہو تو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے - اگر تخمیناً یہ بات معلوم ہو کہ آیندہ سفر مین بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے
اسکا خوگر ہو جاوے - جس غذا کا سفر مین کھانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اوسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو
بدن زیادہ ہو - ترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین اونکو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا
خیال ہو کہ آیندہ ان کی کھانیکی ضرورت ہوگی - اگر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکہ بھوک اسکی
کم ہو جاوے اس امر مین ایسے طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کے ہون اور کبھی کلیجی کے کباب ہے اور لوزجات اور گھلائی ہوئی چربی گوشت
اور روغن بادام اور چربیون مین گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھاوے زمانہ معتدبہ تک بھوک پر صبر کر سکتا ہے -
بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اوسمین تھوڑا سا موم گھلا کر بشکل قیروطی بنائے اور پی جاوے دس دن تک
بھوک نہ معلوم ہوگی - اسیطرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ اونکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے
والی ہین اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصاً تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جاوے - اور جن
غذاؤن سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے - اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نہ ملے **فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً سفر مین اور تدبیر اوس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے** جو لوگ گرمیون مین سفر کرتے ہین وہ بھی اگر اپنی مناسبت تدبیر نکرین آخر مین یا ضعیف ہوجائینگے یا اونکی قوی متحلل ہوجائینگی پہر اونمین طاقت حرکت کی باقی نرہیگی اور پیاس اونپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہی کہ مسافرین اپنے سر چہپانے کی دہوپ سی زیادہ تدبیر کرین اور سینہ کو بھی دہوپ سی زیادہ چہپاوین اور اوسپر لعاب بہغول اور عصارہ تخم خرفہ طلا کرین ۔ کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچہ کہانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہوجائین اور پیٹ مین کچہ نہو تحلل اونکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما یتحلل کے بدن مین اسواسطے واجب ہے کہ تہوڑا سا کہا لین اون چیزون مین سی جنکا ہمنے ذکر کیا اوسکے بعد اتنا ٹہر جائین کہ غذا معدے سے اوتر جای اور چلتے وقت پیٹ مین نہ ہلے ۔ اور واجب ہی کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل اور بنفشہ رکہین کہ اوسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین ۔ اکثر جنکو آفت گرمی کی سفر مین پہونچتی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی مین تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہی کہ استعمال سباحت کا تہوڑا تہوڑا کرین اور رفتہ رفتہ بڑہاتی جائین ۔ اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتہنون اور موہنہ کو عمامہ اور دہاٹے سے باندہین اور شفقت پر صبر کرین اور پہلے سے پیاز دوغ مین ڈالکے کہائین خصوصاً اگر دوغ مین پرورده کیا ہو یا رات سے بھگو یا گیا ہو پہ انکو کہالے اور دہی کو پی لے ۔ واجب ہی کہ پیاز قبل ہی سے مین ڈالنے کے قوی ہو اور اوسمین تقطیع زیادہ ہو ۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین ۔ روغن تخم کدو پینے کی بطور پرہیز سے کے لون کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے ۔ اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہونچے اطراف پر اونکے سرد پانی بکثرت ڈالے اور اوسی سے اپنے موہنہ کو دہوئے ۔ اور غذا مین سرد ترکاری اختیار کرے اور سر پر روغن جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزون کی جیسے کاہو وغیرہ اوسمین کپڑا تر کرکے سر پر رکہے اور بعد اوسکے نہلائے اور جماع سے پرہیز کرے ۔ مچہلی شور اسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لون کی برطرف ہوجای ۔ پانی مین ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے ۔ دودہ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہے اگر تپ نہو ۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے ۔ لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرکے اور سیر آب ہوکر پانی نہ پیے ورنہ اوسی وقت مر جائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا ہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے ۔ جسوقت اذیت لون مین تسکین ہو اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جائے اوسوقت پانی پیے اور پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اوسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین بیٹھے اور پاؤنکو سرد پانی مین ہوے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تہوڑا تہوڑا پیے ۔ اور غذا سریع الہضم اختیار کرے **فصل چوتھی تدبیر مسافر کی سردی پہونچنے کے بیان مین** مسافرونکو زیادہ سردی مین بھی خطرہ عظیم ہوتا ہے ۔ اگرچہ احتیاط چلنے پہرنے مین کرے پہر بے احتیاطی مین کیا حال ہوگا بہت سے مسافر جو خوب اوڑہے اور لپیٹے ہوئے بدن کو ایسے کپڑون سے ہوتے ہین جو اونکو میسر ہین پہر اونکو شدت برد کی اور اوس مہ کی نجوست برودت سی پیدا ہوا ہے قتل کرتی ہے ۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہی اور اس سی مرجاتا ہے جیسے کوئی افیون یا بیروح کہا کر مرجائے ۔ اگر کوئی اس حال تک نہ پہونچے او مرنجای اکثر اوس جوع مین مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہین اسکی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہمنے اپنے مقام مین ذکر کی ہے پہلے سب سی زیادہ اونکو مناسب یہ ہی کہ انکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور موہنہ اسطرح پر بند کرین کہ اوسمین ہوای سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کرین جس ترکیب سی ہم آگے ذکر کرینگے ۔ جسوقت مسافر ہوای سرد مین وارد ہو مناسب

نہین ہے کہ جھٹ پٹ اپنی کو اوڑہنے والی چیزون مین چھپائے بلکہ بتدریج تہوڑا تہوڑا اوڑہے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہین ہے اوسکے نزدیک سجانا چاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بہی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے - نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہے جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو - یہ تدبیرات اوس کی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے ضرور بعجلت استعمال اوڑہنی اور روغن گرم کا خصوصاً جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن سوسن کرنا چاہیے - جسوقت مسافر سردی مین اوترے اور بہوکہا ہو اور کوئی گرم چیز کہاے اوسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے حمی بحیہ پیدا - مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بروقت برودت کی بکار آمد ہوتی ہین اور بآسانی مل سکتی ہین - یہ وہ غذائین ہین جنمین لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اوسمین تہوڑا سا مسل لیطے کتنا کہ ونجبیل خشک شدہ داخل کردین لہسن کی بو جاتی رہیگی - جوز اور مسکہ بہی اونکے واسطے بہتر ہے - خصوصاً اگر اسکے اوپر شراب خالص پئین - مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے سیر ہو کر تہوڑی دیر ٹہر تاکہ غذا پیٹ مین قرار پکڑ لے اور طبخ معدہ کی گرمی غذا مین آجائے بعد اوسکے سوار ہو اور چلے - ہینگ بہی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر مسلم شراب مین پئے - پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین پئے - مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اوسکے بدن کو تاثیر برودت سے منع کرتی ہین - منجملہ اونکے روغن زیتون وغیرہ ہے لہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اوس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے

فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے

واجب ہے کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تاکہ گرم ہوجائین بعد اوسکے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکاین - اور سوسن کا لگانا اونکے واسطے بہت اچھا ہے اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہے خصوصاً جسوقت اوسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جند بیدستر شریک کرین - منجملہ ضمادات اچھے جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اونپر قنہ یعنے بیروزہ اور لہسن لگائین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز نہین ہے - جائز نہین ہے کہ موزی اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اوسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہے برودت کی دفع کرنیکی اسباب مین سے - جو عضو تنگ بندہا ہوا ہو اوسمین برودت بشدت پہونچتی ہے - اگر کسی عضو کو غذا سے منع کیا اور تسلیم جاتین پوری حفاظت برد کی ہوگی - جسوقت ہاتہ پاون ٹہر جاتین کہ اون مین حس بوجہ برودت کی باقی نرہے اور سستی پیدا ہو اور کوئی تدبیر چند بحفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا ہوئی ہو جاننا چاہیے کہ حس مین بطلان حاصل ہوا ہے اور برودت نے بخوبی اپنا عمل کرلیا ہے اب وسکی تدبیر جو ابہی معلوم ہوگی کرنی چاہیے لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اوسکی حرارت غریزی فنا ہو جاے اور جو چیز اوس عضو سے متحلل ہوتی ہے اوسمین مختنق ہو کر بستہ ہو جاے اور عفونت اوسمین آجاے بنظر ایسے وقت حاجت اوسکی تدبیر کے ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کیجاتی ہے خصوصاً اکلہ خبیثہ کے - لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس طرف کو آب تسلیم مین خاص کرکہین یا اوس پانی مین جسمین انجیر خشک و بابونہ اور آب شلیم کا کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہے اور تر دوغ نطوخ جبید ہے اور آب شبیج اور آب تمام اور ضماد کرنا گل سکی دوا جید اور نافع ہے - واجب ہے کہ آگ سے پرہیز کرے اور آنچ سے اور فی الحال مشی کرے - اور پاون اور طرف کو ہلائے اور ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اوسکے بعد اونہین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابہی ذکر ہوا - یہ بہی جاننا

چاہیے کہ اطراف کو بسلسلہ سردی مین ٹھہرا نکر اونمین حرکت نہو اور نہ اونسے کچھ ریاضت لیجاوے بڑا قوی سبب ہی اطراف مین سردی پہونچنے کا —
بعض آدمی اطراف کو سرد پانیمین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ اذیت اسکی جہت سے دفع ہوجاتی ہے جیسے کوئی سوکھا پھل
سرد پانیمین ڈالا جاوے اوسوقت اوس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے اور جیسا خشکی اوس سے نکلتی ہے اور اوسکی لکیرین یا قاشین پھول پھول کر
درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہوکر اپنے پورے مقدار پر ہوجاتا ہے — اگر یہ پھل آگ کے قریب رکھا جاتا زیادہ فاسد ہوجاتا — دلیل اس بات کی اور بیان
اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہے طبیب اسکا محتاج نہین ہے بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کرسکتا ہے لیکن جسوقت اطراف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا ضرور
ہے اور خون اوس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگائے جائین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنون کے سوراخ پر جم نجاوے اور نکلنا
موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اوسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تاکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اوسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اوس مقام پر لگا دینا چاہیے
کہ اس سے اوس مقام مین فساد پیدا نہین ہوگا اور قطران ابتدا اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہے — اگر تیرگی سے بڑھ کر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی
کی طرف پہونچ جاوے اور عفونت پہونچ جاوے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اوس مقدار کے جو بہت زیادہ متعفن ہوگیا ہے جائز نہین ہے
تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہے اوسی متعفن نکرے اور عفونت دور نجاوے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو جراب زخم کے باب مین کہی گئی — **فصل
چھٹی حفاظت رنگ کے بیان مین** سفر مین چہرے پر بالزوجت اور چپکنے والی چیز جیسے لعاب اسپغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے
یا کتیرا پانیمین گھول کر یا گوند سپیدی بیضہ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھگا ہوا یا دقیق جیسے آش فلیطن نے تجویز کیا ہے اور قیراطی جو
مین مذکور ہوگا — لیکن اگر چہرے کی جلد سخت ہوا یا برودت یا حرارت آفتاب کے سبب خشک ہوجاوے اوسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کرلینا
چاہیے **فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان** مختلف مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرون کو
امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذا اون کو نہین پیدا ہوتے پس واجب ہے کہ اسکی رعایت کرین اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے
رہین — ایک تدبیر یہ ہے کہ اوسکو خوب صاف کرین اور ٹپکا تین سنگ تیز ولیم اور اوسکو جوش دین جیسا کہ پہلے بیان کیا اور اوسکا سبب بھی
ہم بیان کرچکے — اور اس ذریعہ سے جیسا فصل ساتوین جلد اول تعلیم دوم فن دوم مین ہم بیان کرچکے خالص پانی آمیزش سے الگ ہوجاتا ہے — اکثر ترکیب بیر
بذریعہ تقطیر اور تصعید یا پینکے فرع انبیق وغیرہ مین کیجاتی ہین — کبھی اون کی بتی بناکر دو برتن رکھتے ہین اور ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اوسمین بتی ڈالکر
دوسرا اوسکی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہوکر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہے یہ ترکیب نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہے خصوصاً اگر یکبار
ٹپکایا جاوے — اسی طرح اگر پانی تلخ یا بد ٹپکایا جاوے اور بروقت جوش آتشکے سیاہ مٹی اور لیسی تکڑا مثل نرسل وغیرہ کے اوسمین ڈالین بعد اوسکے
پانی اوس سے نچوڑین یہ طریقہ بتی سے ٹپکانے سے بہتر ہے — اسی طرح سے مثلاً پانی کا سیاہ مٹی البتہ الا کہ جس مین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصاً جسکا
اثر ہو بخوبی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اوسکے پانیکو نتھار لینا اوسکے فساد کو دور کر دیتا ہے — شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اوسکا باطل ہوجاتا
اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانیکی کمی ہوگئی ہو — ایضاً اگر پانی کم ہو اور ملتا ہو کہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً گرمیون مین اس سے زیادہ پانی پینے
کی خواہش مٹ جاتی ہے — شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملا کر پینا چاہیے اور اوسمین حب الاس اور غبیرا اور خرنوب یعنی جنگلی سیب بھی ترکیب
کرنا چاہیے — جو پانی بڑا اور متعفن ہوجاوے اوسمین ایسی چیزین چکنی چاہیے جو قابض ہو اور اسپر شراب پینا بھی نافع ہے — تلخ پانی مین چکنی اور میٹھی چیزین
استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اوسمین ملانا چاہیے — اوس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے — بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکے اور جو چیز تلخی پانی کی
ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے — اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہے — جو پانی گندہ ہے وغیرہ مین ٹھیرا ہوا ہو اوسمین لہو بدا گھی ہو گرم غذا

کہلائی اور اسکے ساتھ مناسب نہیں ہے۔ تا لبعض چیزین سرد فواکہ یا ترکاری کا استعمال اوسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اپیہ ریباس وغیرہ
جو پانی غلیظ اور مکدر ہوگیا ہو اوسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہے اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کردیتی ہے مختلف پانیونکا فساد پیاز
سے برطرف ہوجاتا ہے اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہے خصوصا پیاز او لہسن شریک کرکے۔ اور سب چیزین مین کا ہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کردیتا
ہے۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کی جسکو مختلف مقامات کا پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گانو سے چلتے وقت تھوڑا سا پانی اپنے
ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اوسمین ملاتا ہو اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اسکو اختلاف سے پانی کی مضرت
نہ پہونچیگی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی مٹی لیکر جہان پانی ملے اوسمین ملاکر خوب ہلالے اور تھرا ہوا پانی پیے۔ واجب ہے کہ پانی
سامنے سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جائے [illegible] بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور ممکن ہے کہ کبھی ایسی کہ جسکی تاثیر فاسد ہو اوسکی بھی تمیز ہوجائے
ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملا دینا عمدہ تدبیر ہے **فصل اٹھوین دریا کے مسافرون کی**
تدبیر کا بیان جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہے۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہوتی
ہین بعد اوسکے خود بخود طبیعت خوگر ہوجاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ اپنی متلی اور قے کو حبس کرنے مین زیادہ اصرار نکرے بلکہ اوسکو
بحال خود چھوڑدے۔ اگر قے مین افراط ہو اوسوقت البتہ بند کرنا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اوسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض
کچھ مقام خوف نہین ہے [illegible] اور انار اور بہ وغیرہ استعمال کرے اور اگر تخم کرفس یا افسنتین [illegible] متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہے
اور اگر متلی کی شدت ہو اوسمین تسکین پیدا کرتا ہے۔ افسنتین کا جوہر بھی فائدہ دیتا ہے۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کی سر تک پہونچنے کو
منع کرین اونکی غذا ہی مناسب ہے جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فوتنج اور حاشا کے شراب ریحانی یا سرد پانی مین روٹی بھگو کر کھانا
بھی فائدہ دیتا ہے۔ حاشا بھی تنہا [illegible] کے اندر [illegible] متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے **فن چوتھا**
بیان مین اقسام وجوہ معالجات کی بحث امراض کلی کے اور اسمین اکتیس فصلین ہین فصل پہلی بیان عام
معالجہ کا علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہے **پہلی** تدبیر اور غذا **دوسری** دوا اونکا استعمال کرنا **تیسری** اعمال دستکاری کی۔
تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ جسمین غذا بھی داخل ہے انمین تصرف کرنا تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کی ہین لیکن
غذا کی احکام بنظر مقدار اسکے خاص ہین کہ وہ دوا مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرائی چاہیے اور کبھی کم کرائی جاتی ہے
کبھی مقدار معتدل پر دی جاتی ہے اور کبھی بڑھائی جاتی ہے۔ ترک غذا کا اوسی وقت ہوتا ہے جسوقت طبیعت کا قصد یہ ہو کہ طبیعت اپنی
نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی غذا کی اوسوقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار غذا کی
جاتی ہے بنظر بقا کے قوت ہوتی ہے۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہے اوسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہے یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اوسکے
ہضم کرنے مین مصروف ہوکر نضج مادہ سے کوتاہی کریگی۔ پھر ان دونو مین جو زیادہ اہم ہوتا ہے اوسکی رعایت مقدم کیجاتی ہے۔ اگر قوت
زیادہ ضعیف ہو اوسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اوسکی تدبیر مقدم کیجائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے
مقدار مین بھی کم کیجاتی ہے اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونو صورتونکو ملاکر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین۔
فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت مین کم ہوتی ہے یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے
جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص اونکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغتذا کے کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

ایسی ہے کہ مقدار مین کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہی جیسے انڈا اور مرغ کے خصیے سو ہمکو کبہی حاجت اسبات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اوس وقت ہی کہ اشتہا مریض پر غالب اور خام اخلاط رگونمین بہرے ہوون پس واسطے تسکین اشتہا کے معدہ کو غذا سے بہر دیتے ہین — اور چونکہ اوس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگونمین پہونچتا ہے جو اخلاط مین زیادتی پیدا کرے اسیوجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہے اوسمین کسیطرحکا ہرج نہین ہوتا ہے سوای اسکے اور بہی بہت سی اغراض ہین — اور جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلا ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑہاوین اور معدہ مین مقدار کثیر غذا کی ہضم کرنے کی طاقت نہو اوسوقت غذای قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کہلاتے ہین — اکثر بتکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اوسوقت دیتے ہین خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین — امراض مزمنہ مین بہی کبہی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بہ نسبت امراض حادہ کے بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقای قوت کے زیادہ ہوتا ہے — اس سبب سے کہ اونکا بحران اور منتہا دور ہوتا ہے — اگر قوت کی حفاظت نہ کیجای تا وقت بحران ثابت نرہے گی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اوسکے نضج مین قوت وفا نکریگی — امراض حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہمکو امید ہوتی ہے کہ قبل انتہای امراض کی قوت زائل نہوگی اس سے تقلیل غذا کی جائز رکہتے ہین — اگر زوال قوت کا امراض حادہ مین بہی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے — اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کو دیتے ہین — اور جس وقت مرض کا زمانہ تزیدشروع ہو اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتی ہین باعتماد تدبیر سابق کے — اور بخیال اسبات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دوطرف متوجہ ہونیکا بوجہ نپڑے — اور بوقت منتہا کے تلطیف تدبیر زیادہ کیجاتی ہے اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہو اور بحران اوسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص پیدا ہوون جو تلطیف تدبیر کی مانع ہوون جنکا ذکر امراض جزئیہ مین کیا جائیگا — غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو فضیلتین اور ہین **اول** سرعت نفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہوجانا جیسے شراب **دوسری** بطور نفوذ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسی ہٹی ہوئی چیز مثل ہریسہ اور ایک بہی کیفیت غذا کی ہی کہ کبہی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہی اور چکنا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہو یا گوشت بچہ گاو سے — اور کبہی کسی غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد اوسمین تحلل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور انجیر سے پیدا ہو — ہمکو احتیاج سریع النفوذ غذا کی اوسوقت ہوتی ہی جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اوسکا جلد تدارک کرنا مطلوب ہو اور بدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذای بطی الہضم استعمال کیجاے — اور سریع الہضم غذا سے ہم اوسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کہا چکا پس خوف اسکا ہو کہ دونو غذا آپس مین ملکر یہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل تیدرہوین جملہ پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہوچکا ہے — اور غذای غلیظ بطی النفوذ سے مریض کو ہم اوسوقت بچاتے ہین جب خوف سدے پڑنے کا ہو — مگر ہم غذای قوی جو بطی الہضم ہو اوس شخص کے واسطے اختیار کرتے ہین جسکا قوی کرنا اور اوسکو آمادہ بریاضات کرنا مطلوب ہو — غذای کمزور اوسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت جلد ہوجاتا ہے **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اوسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا یعنے درجات اوسکے حرارت اور برودت کیطرف ہوتی ہے **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا — اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اسی طرحسے دریافت ہوتا ہی جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جائے واجب ہی کہ دوا مخالف کیفیت مرض اختیار

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے اول بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنی طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو جسقدر وزن دوا کو متحمل ہے فوراً اوسکو پہچان لیتا ہے اور مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی پہچانی جاتی ہے۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے وہ جنس اور سن اور عادات اور بلاد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہے۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت پر موقوف ہے۔ مزاج عضو کا اور اوسکی خلقت اور اوسکی وضع بہ نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنی معدہ سے اور اوسکی قوت۔ مزاج عضو کا اصلی جسوقت پہچانا جاوے بعد اوسکے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہے وہ بھی پہچانا جاوے حدث صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اوسکا مزاج عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہے بعد اوسکے جتنے مقدار کی دوا اوسکے مناسب ہے وہ بھی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حار کا بارد ہوا اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی اور اگر دونون مزاج اصلی اور عارضی حار ہون او نمین فقط تبرید خفیف کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اوسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خلقت کتنی معنون پر استعمال کیجاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہے اسبات کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے بعد اوسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسی ہین کہ اونکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولت قبول کرتے ہین اوس عضو کا فضلہ دوای معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہین ہین اونکی دفع فضول مین دوای قوی کی حاجت ہے اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین متخلخل مین لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو مین سبے استعمال دوای قوی کی کچھ اثر نہین ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دوای قوی کے ہین جنمین تجویف نہین ہے جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اوسکو واسطے فضای وسیع ہے دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہو جیسے گردہ۔ اوسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہے وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس چیز کی شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتونکا مقتضی ہے جیسے مقام خاص اوس عضو کا دوسری مشارکت اوسکی باعتبار قرب و بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کی جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالجہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کبھی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارک کیطرف سے مادہ کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اوسکے جذب کی تدبیر بذریعہ ادرارات کے کریگا تاکہ اوسکا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جاوے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اوسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اسواسطے مناسب ہے کہ محدب جگر کو مشارکت اعضای بول سے ہے۔ دوسری صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال اسلیے مناسب ہے کہ مقعر جگر کو مشارکت امعا سے ہے۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرح کا ہوتا ہے اول بجہت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دوای معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اوسمین پہونچیگا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اوس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دوای معتدل کی فاسد ہو جاویگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین دوای قوی کی استعمال کی حاجت ہے۔ جو عضو قریب ہے اور اوس تک اثر دوا کا بآسانی پہونچتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ قوت دوا کی ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جسم دوا مین قوت مخالفہ قوی ہے اوسکی اثر اوس تک پہونچیگا۔ ایسی صورتون مین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النسا وغیرہ کو ضما

کی کیفیت سے ہے ۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اسکی بھی شناخت ہوتی ہے کہ
اس دوا مین کیا چیز شریک کیجائے تاکہ اثر دوا کا اوس عضو تک جا پہونچے جیسے اعضاے بول کی دوا مین مدرات اور قلب کی دوا مین زعفران ۔ تیسری وجہ یہ ہے
کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اوس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتون مین ہے دوا بذریعہ حقنہ کے پہونچائینگے
۔ اور اگر یہ جانا جاے کہ قرحہ اوپر کی آنتون مین ہے مشروبات سے تدبیر کرینگے ۔ کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونون سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اوس وقت
ہے کہ ہم تدبیر کرین جس وقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گر چکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابھی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہے اور اسکا مقام انصباب ہے کہ
بعد رعایت کرنے چار شرطون کے ہم جذب کرینگے ۔ پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائین طرف جذب کرینگے یا اوپر کی طرف
گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے ۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان
کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا ۔ تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال مین
بائین ہاتھ کی باسلیق ۔ چوتھی رعایت مادہ کی دوری کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کرکے مادہ کو لیجائین قریب اوس عضو کے نہو جس عضو سے
مادہ کو جذب کیا ہے ۔ لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اوس وقت مقام خاص اور مشارکت دونون کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ یا ہم اوس مادہ کو
اوسی عضو خاص سے جذب کرلین یا اوسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کرکے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کی امراض رحم مین یا فصد اوس
رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین مین ۔ اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کرے تو پہلے درد مین عضو کی تسکین پیدا کر دے اور اسکے
بعد دیکھے کہ بوقت جذب کرنے مادہ کی اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہے یا نہین ۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے
پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور سید ہے اسلیے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤن کے استعمال کی جرأت تا امکان نہین کرتے ۔ اس
خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچیگی تمام بدن مین اوسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعۃً ہم نہین کرتے ۔ اور نہ اونکی تبرید
شدید کرتے ہین اگر جگر پر ضماد اور ادویہ محللہ کا کرتے ہین اونمین کچھ دوائین قابض خوشبو اسواسطے حفظ قوت کو ضرور شریک کرتے ہین ۔ اسیطرح جو مشروبات بقصد تنقیہ کے
استعمال کرتے ہین اونمین بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہے ۔ اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہے ۔ اوسکے بعد دماغ ۔ اوسکے بعد جگر ۔ دوسرا
فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہے اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ ۔ اسیواسطے کسی تپ مین بوقت ضعف معدہ کو بہت سرد پانی نہین
پلاتے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضاے رئیس مین اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین
زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے ۔ تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہے یا حس مین کند ہے ۔ پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور
عصبانی ہین واجب ہے کہ اونمین استعمال ایسی دواؤنکا جو ردی الکیفیت اور لذاع اور موذی ہون مثل یتوعات (یعنی وہ گھانس جسکے کاٹنے سے
دودھ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤن سے بچائین ۔ جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کے
ہین ۔ محللات اور مبردات قوی جیسے افیون ۔ اور وہ دوائین جنکی کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنی اسفیداج اور نحاس سوختہ
وغیرہ ۔ یہ سب بیان متعلق اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا ۔ اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت
ارضی شدید ہو اوسکو حاجت حرارت بجھانے کی نہایت بارد دوا سے ہوتی ہے ۔ اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اوسمین
زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر حرارت اور برودت مین قوت نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرینگے ۔ وقت مرض سے اسطرح شناخت
ہوتی ہے پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دواے رادع کا استعمال کرینگے ۔ اور اگر زمانہ منتہا کو پہونچا ہو

فقط دوائی مسہل کا استعمال کرینگے — اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہائی ہو رادع اور محلل دونون کو ملا کر استعمال کرینگے — اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا
مین ملطیف تدبیر باعتدال کرینگے — اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہونچے تلطیف تدبیر مین مبالغہ کرینگے — اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بہی تلطیف
نکرینگے اور ہر وقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے — علاوہ یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سوا حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین ایضاً اگر
مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون انتظار نضج کے استفراغ کرین — اگر مقدار مادہ کے معتدل ہو اور ہیجان بہی زیادہ نہو پہلے نضج
کرلین کہ بعد اوسکے استفراغ اونکا جن چیزون سے ہو اونکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرچکے ہین اونکی شناخت آسان ہے منجملہ اونکے ہوا ایسی چیز ہے کہ اوسکی رعایت مقدم ہے
— اور یہ بہی دیکہنا چاہیے کہ وہ ہوا دوائی اوسمین ہو یا مرض کی — یہ بہی ہم کہتے ہین کہ بعض امراض مین اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اوسمین
کمی کرنے سے فوت قوت کی پہونچے ایسے امراض مین واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے — اور جو امراض ایسے نہون اونمین تدریجاً علاج قوی کا
استعمال کرنا چاہیے اگر دوائی سبک کافی نہو معالج پر واجب ہے کہ تدبیر مناسب سے جبتک اوسکی تاثیر مناسب کی دریافت ہو سکے — یعنی ظہور تاثیر نہو
اگر تاخیر ہو اور تدبیر مناسب ہو اوسے ترک نکرنا چاہیے — اور تدبیر حادث کو ضرر اوسکا ظاہر نہو قائم رکہنا چاہیے — اور بالضرورۃ علاج واحد پر دوائی واحد
اکتفا نکرنا چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائین بدل بدل کر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہے اوسکا اثر قبول نہین کرتی
ہے — اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوس وقت دوسری
دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا — اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چہوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے — پس طبیعت
یا مرض پر غالب آئیگی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا — اگر کسی مرض کے ہمراہ درد یا درد کی کہٹک یا سبب درد کا جیسے ضربہ و سقطہ مجتمع ہو تسکین سے
علاج شروع کرنا چاہیے — اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو جیسے خشخاش سیاہ تو زیادہ مخدر دوا استعمال کیجائے اسلیے کہ دوا ناموافق ہو دینا
بہی آتی ہے — اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اوسی کو علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کہلانی چاہیے — اور اگر خوف زیادہ ضرر
کا نہو فالج یا رعشہ کا ہو تو پرہیز کرنا چاہیے — اور یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ معالجات عمدہ مین سے جو اکثر بیمار نافع ہوتی ہین
اعانت چاہنا اون چیزون سے جو قواء نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اوس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو
اور بالالتزام موجودگی اوس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو — اور اکثر بالالتزام موجودگی اون لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ
اوس شخص کی جس سے مریض کو حیا آتی ہو بہی نفع کرتی ہے — اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اوسکی مضرت کو باز رکہتی ہے
قریب اسکے یہ بہی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجاتے ہین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچاتے ہین اور ایک ہیات
سے دوسری ہیات بدل دیتے ہین — اور بتکلف ایسی ہیات اور حرکات پیدا کرین جیسے ہیات کسی عضو کی درست ہو جاتے اور وہ ہیات
بتکلف بنی ہوئی مثل امزاج اصلی کے ہو جاتے جیسے لڑکے کو جو احول بننے ہنگام بتکلف دیجاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکہے یا صاحب
لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکہنے کی تکلیف دیجاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکہے — پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکہ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو
بتکلف درست کر دیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکہ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکہنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بہی اسیطرح
درست کرتا ہے — پس اکثر دونون درست ہو جاتی ہین منجملہ اون قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہے یہ بہی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول
قوی مین تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور رادع دینا اور ربط ضیق چاک کرنا اور تبرید کرنا اور سخت گرمی اور سخت ٹہنڈک سے منجملہ اون امور کے
جنمین حاجت نظر دقیق کی ہر وقت معالجہ کے ہوتی ہے یہ ہے کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہوتے ہین مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور قوت

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمای سددے مین تپ مستحق تبرید کی ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہے۔ یا استحقاق برعکس اسکے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین و تقطیع کا ہوتا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس اسکا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کو واجب نہین ہے بلکہ اکثر تدبیر میں امتلا اور سوء مزاج مین کافی ہوتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان مین

جو سوء مزاج بلا مادہ ہو اوسمین ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہین۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ مادے کا کرتے ہین پس اکثر فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہوجانے کے کافی نہو اوسوقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہین۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج تین طرح ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہو اوسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہے اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوتا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہین ہوچکا ہے اوسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کی ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہو اور ابھی کسیقدر حادث نہین ہوا ہے اسکی تدبیر فقط اسباب سوء مزاج کو روکنے سے ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال اول کی علاج عفونت حمای ربع کا تریاق سے اور سرد پانی کا پلانا حمای غب مین۔ اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ حمای ربع مین حب ایارج لینے تنکی سے اور غب مین سقمونیا سے۔ جسوقت ارادہ ہو کہ ابتدای نوبت کو روکین۔ اور مثال تقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اوس شخص کا جو مستعد حمای ربع کا ہو بوجہ غلبہ سوداکے اور مستعد حمای غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا کے سقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت مین مشتبہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کرین چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ کیا جائے جو نہایت تیز ہو ورنہ کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچاننے مین دھوکا دیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید اور تسخین دونون کی زیادتی کا ضرر یکسان ہو مگر اندیشہ تبرید کی زیادتی مین زیادہ ہو اسلیے کہ حرارت طبیعت کی مناسب ہے۔ اور خطرہ ترطیب اور تیبیس یعنے خشکی پیدا کرنے مین برابر ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے۔ ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اوسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ اور جو چیزین حرارت غریزی کو ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہین اونسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ثقل بدنی اور امتلا کو دور کرنا اور سدون کی تفتیح کرنی اور اوسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اوسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے۔ اور رطوبت اوس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یبوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدون کی کرے اوسکو لایق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سددے مین تحجر اور سختی پیدا ہوتی ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہو کہ علاج مین نرمی کرتا ہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا پیدا کرتی ہو اگر جلا کرنے والی سرد دوا کافی ہوجائے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنیوالی جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمین حرارت لطیف ہو اور اوسکا چندان خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہے مگر اسکا نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے۔ اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ ملطفہ کے نضج اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اطبا اس رای کے ابطال مین نہایت مصر ہین اور مادہ انکے نزدیک افراط ادویہ ملطفہ کی واجب ہو سبب یہی ہے کہ ان لوگون کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ قوی دوا اوسی حرارت کا

بجھانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہوجاتی ہے۔ اگرچہ اصلاح آدمی کی بخوبی کرتا ہے لیکن تقدمہ اصلاح
کا اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے یعنے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف اون مواد کے ہو جنکی اصلاح اوسنے
منظور تھی کی ہے۔ سوء مزاج کی تشخیص بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا مین۔ حاصل یہ ہے کہ تشخیص بارد کی
ابتدا مین آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا مین مگر تبرید حار کی انتہا مین اگرچہ دشوار ہے لیکن پھر بھی آسان ہے بہ نسبت تشخیص بارد کے
انتہا مین۔ اسلیے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گذر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کیفیت لاتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونو ان مین سے کچھ نہین ہوتا
اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اوس برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب ہو جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت
جلد پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یبوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پیدا نہ
تمامی اسباب یبوست کو نشر و افزا کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام دہی اور ہمیشہ استحمام خفیف اور آبزن کی نہین ہے
اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جلد دوسرا فن دوسرے مین ہوچکا ہے۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اوسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اوسکو اس کیفیت کیطرف
پھیر لائے کافی نہین ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھ کر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اوس حرارت اور یبوست کو جو شیخ کے
مزاج مین عارض ہوئی ہے دفع کرے۔ اسلیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا۔ واجب ہے جاننا اسبات
کا اکثر ادویہ مسخنہ کے ہمراہ سرکے کی حاجت ہوتی ہے۔ جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت
دوا کی اندر عضو کے پہونچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلب کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر
کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہے کہ اوسکا فعل تمام ہوجاوے۔ پس حاجت ملانے ایسی دوا
کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اوسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوا کثیف اوس دوا لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان مین
آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اوسکا فعل تمام ہوجائے

فصل تیسری اسبات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین
وہ دس ہین۔ ایک امتلا اخلاط ۔ ۲ قوت بدن ۔ ۳ مزاج ۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً
طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اوسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہالی کے ہوگی اسلیے کہ اسہال
اسہال مین اندیشہ کی بات ہے۔ ۵ سحنہ ۔ ۶ سن ۔ ۷ فصل ۔ ۸ کیفیت ہوائے بلد ۔ ۹ عادت ۔ ۱۰ پیشہ اوس شخص کا
جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا۔ خلا یعنے امتلا کا نہونا خود استفراغ کو منع
کرتا ہے۔ اسی طرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے۔ لیکن ہم کبھی اسبات کو پسند کرتے ہین کہ گو ضعف کسی قوت
مین ہوجائے مگر نہ کہ استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قوائے حس و حرکت کی ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین۔ اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو
بسبب ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی
قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہو اوسمین اپنی نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اوسمین اگر

مفقود ہے یا حرارت ضعیف ہو اوسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین ۔ اور گرم اور تر مزاج مین تو شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی
ہے سمنہ کا یہ حال ہے کہ بافراط لاغر اور متحلل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہے اسیواسطے طبیب پر واجب ہے کہ تدبیر تخفیف کی جسکی [illegible]
صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اوسکو نوبت استفراغ کی پہونچے اور غذا اوسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اوس غذا کا مائل بہ برودت
اور رطوبت ہو بشرطیکہ ایسی تدبیر سے اصلاح اوسکے مزاج اور خلط کی ہوجاتی ہے ۔ اور کبھی یہی تدبیر اوسکو اتنا قوی کردیتی ہے کہ متحمل استفراغ کا ہوجاتا ہے
۔ اسی طرح واجب ہے کہ استفراغ قلیل الغذا کی جسکی عادت کم کھانے کی ہو اقدام کیا جاے جبتک اوسکے استفراغ سے گریز ہو سکے ۔ فربہی مفرط
بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی پیدا کرے ۔ اور بوقت خالی ہونے رگون کے گوشت
بھی رگونکی اطاعت کرے گا پس حرارت اندر بستہ ہوجائیگی اور فضول بطرف احشا کے بطور نچوڑنے کے کھنچ جائینگی ۔ جو اعراض [illegible] جیسے سعفہ ورم
یعنی اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہے ۔ جو سن ابھی تمام نشو و نما کو نہ پہونچا ہو اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے ۔
فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے ۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہے اوسمین بھی استفراغ ناجائز ہے اسلیے کہ اکثر مسہل کی
دوائین گرم اور تر ہین ۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہو سکتا ۔ ایضاً چونکہ قوی ایسے مقامات مین ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہین اور یہی حرارت
خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادہ کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور
دونون کا اثر باطل ہو جائیگا ۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے ۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی
ہے ۔ جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی یا حمال اوسکا بھی استفراغ ناجائز ہے ۔ مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض
ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہے پہلے نکالنا اوس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہے بعد اوسکے نکل جانے کی راحت
ضرور پیدا ہوتی ہے مگر جسوقت اوعیہ مین کسیقدر وہ شی یا اوسکا اثر باقی رہجاے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت اور وجع وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمای
یوم کی بڑھ جاے یا کوئی اور مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعا بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے مگر بالفعل
اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہے ۔ دوسری
ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اوسکو بذریعہ قے دفع کرے ۔ اور جس مادہ
سے پیچ امعا مین پیدا ہو اوسکو بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اوس خلط کا جہت مقابل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے
امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق ہے نہ داہنے ہاتہ کی سر اور ۔ اگر اس امر مین خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا ۔ یہ بھی واجب ہے کہ جس طرف
مادہ نکالا جاے وہ عضو جسمین [illegible] کم رتبہ ہو بہ نسبت اوس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہے تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو ۔ یہ بھی واجب ہے کہ مخرج
مادہ کا طبعی ہو جیسے اعضاے بول واسطے محدب جگر کے اور امعا اور اعضاے غذا واسطے مقعر جگر کے ۔ بنیتیجہ ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے
کسی عضو کیطرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض
مین زیادتی ہوگی اوسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہے اوسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہے ۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جسمین
انتقال مادہ کا نامناسب ہے اگرچہ اوسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکھہ سے
بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہوجانے خناق کا ہوتا ہے ۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے ۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ
خلاف جہت عادت مین کردیتی ہے واسطے بچانے اوس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو ۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین ہو

بعد استفراغ کی بھی اشکال باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کی کہ اوسوقت یہ نہیں معلوم ہوتا
ہے کہ تمام دماغ سے گرا ہے یا ایک ہی بطن سے دماغ کا گرا ہے چوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہے کہ امراض مزمنہ
مین انتظار نضج کا کرنا چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچھ ضرور نہین ہے — اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث مین خصوص بیان بول مین بخوبی ہو گئی
ہے قبل استفراغ اور بعد نضج کی ملطفات پلانی چاہیین جیسے آب زوفا اور حاشا اور بیروزہ وغیرہ — امراض حادہ مین بھی رائے صائب یہی ہے کہ انتظار
نضج کا کرین خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو اور اگر متحرک ہو تو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہے اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اوس ضرر کے
جو استفراغ سے قبل از نضج کی مظنون ہو خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص تر جبکہ تجویف عروق مین ہون اور اعضا تک داخل نہوئی ہون — اگر کوئی
خلط ایک ہی عضو مین ٹھہری ہوئی ہو اوسکی تحریک بلا نضج کے اور بدون اس بات کی کہ قوام معتدل اوسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام مین بیان ہوا
جائز نہین ہے — اسیطرح اگر باوجود نضج قوت باقی رہنے کی امید نہو تو استفراغ مادہ کا کر دینا بہتر ہے بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ اسمین احتیاط
ضرور ملحوظ رہتی ہے — اگر مادہ خمیرہ کا غلیظ ہو اور اوسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہے اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح کیا جاتا ہے
کہ پہلا اور بھی تخمہ حادث ہو چکا ہو اور شراسیف کے نیچے درجع مدد ہوا ہو اور احشا مین اورام پیدا ہو گئے ہون بہت واجب ہے ایسے مقام پر یہ حاجت
کرنا حال ہے تا فضلہ کا تاکہ وہ منضج ہون — اور بعد ان سب امور کی ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہے پانچوین مقدار مادہ کی جسقدر
استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجودہ سے ہو سکتی ہے اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہے — اور بعد استفراغ
کی جو اعراض پیدا ہونے والے ہین اونسے بھی اوس مقدار کی تعیین ہو سکتی ہے — اسلیے کہ اگر استفراغ سے اوس مادہ کی کوئی عارض جدید پیدا ہو
مقدار نکالنے مادہ کے کم کرنی چاہیے — اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اوسمین سے اسقدر رکھنا چاہیے کہ اوسکا باقی رہنا اس عرض کی حدوث کا
مانع ہو جیسے تشنج امتلائی مین بھی تدبیر کیجاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا اور اوسکا ہٹانا اپنے مقام سے دو طرح ہوتا ہے
— یا بجہت جاذبہ کی طرف جانب مخالف بعید کی — دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کی — بہترین اوقات استفراغ بطور جذب کی یہ ہین
کہ بدن مین امتلا و سقوط نہو اور نہ کسی عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہو اور طرف توجہ ہوا ہو کا نمود بخود نہو — اس حکم کے بیان کو واسطے تمثیلاً ایک
آدمی ایسا فرض کرتے ہین کہ جسکے موہنہ کے اوپر کیجانب یعنی فلک اعلی سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہو کہ اوسکے بواسیر کا خون جاری ہے
ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہوگی — اگر استفراغ بالانقریب کرین پہلی صورت مین یعنی جسکی موہنہ سے خون جاری
ہے رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی — اور دوسری صورت مین رحم کی طرف سے اور احیض کا مناسب ہوگا — اور اگر جذب بطرف بعید کرین تو
پہلی صورت مین استفراغ خون کا رگون سے اور اون مقامات سے جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے — اور دوسری صورت مین اون رگون سے
اور اون مقامات سے جو اعلائے بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے — امالہ بعید مین واجب نہین ہے کہ وہ مقام دونون قطرون مین بعید ہو بلکہ قطر واحد
کو ابعد ہونا چاہیے — پس اگر مادہ اعالی بدن کی داہنی جانب مین ہو اوسکا جذب اسافل کے بائین طرف نکرنا چاہیے بلکہ یا داہنی اسافل کی
اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہے — یا بائین طرف کی اوپر کے اعضا مین جاذب کرنا چاہیے — اگر وہ عضو الیا البعید ہو جیسے ایک شانہ
سے دوسرا شانہ اور اوسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبیون کے نہو — اسلیے مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اوسکا امالہ بطرف اسافل
کی کیا جاتا ہے نہ سر کے بائین طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید مین ہو پہلے تسکین درد کی موضع ماؤف سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت سببت
جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے — اگر مادہ جذب ہو تو نہین نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کرے کیطرف اسطلوع

اوسکا جانا نہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بشیر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کر کے رقیق کر دیتی ہے — اور باانیہمہ چونکہ جذب پیدا
نہین ہوتا بہت جلد مقام مرجع مین یکجا ہوجاتا ہی اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کی نفسی
توجہ مادہ کا بطرف موضع مادف کی رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہی — ایسی مقام پر اقتصار اسی قدر
تدبیر پر کیا جاتا ہی کہ اعضای مقابل کو باستواری باندہین یا دبائین یا خالی پچہنے لگائین یا ایسی دوائین جو اون اعضا کو سرخ کر دین — خلاصہ یہ ہے
کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضای مقابل کو کسیقدر الم پہونچے — جو مادہ رگون مین ہی اوسکا استفراغ بہت آسانی سے ہوجاتا ہی اوسکے بعد وہ مادہ جو اعضا
اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کی اخراج مین کبہی دشواری بہی ہوتی ہے — اور ضرور ایسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کی نہین
ہوتا ہی نکل جاتا ہی — جس شخص کی مادہ کا استفراغ کیا جای چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت اونکو قبل ہضم کے جذب
کرے — اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تہوڑی تہوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کہ ہضم جید ہوتا جائے — فصد ایک استفراغ
خاص ہی واسطے ہر ایک خلط کی برابر یعنی اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہوجاے یا کیفیت
اوسکی فاسد ہوجای اوسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا — جو استفراغ بافراط ہوا اکثر تپ پیدا کرتا ہی — جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جای
اور اوس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اوسکو نجات دیتا ہی اوس مرض سے جو بسبب رکنے اسہال کی پیدا ہوا تہا جیسے
کسی شخص کی کان کا سیل یا فضلہ بینی رکنے سے سدر پیدا ہوا اور پہر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدر زائل ہوجاتا ہی — یہ
بہی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کی اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلجانا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا
اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کیا گیا
ہی باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اوسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی
ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جای جیسے سونوخس مین جسکی قوت قوی ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تو بدون استفراغ کے
تمام مادہ کا اخراج ہتیری چاہیے — اور اگر مادہ لثبارت لپٹا ہوا ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اوسکا استفراغ و فصد ابتدا مین ممکن
ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دبیل جو مزمن ہون — یہ بہی جاننا ضرور ہے
کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہی اور نیچے کیطرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق
دونون پائے جاتے ہین — اور بعد مستقر ہوجانے اور ٹہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کی ہون اونکو بطرف خلاف کی
جذب کر کے دفع کر دیتا ہے — اور جس جگہ مواد ٹہرے ہوئے ہین وہان سے بہی دور کرتا ہے — اور قے کا فعل جذب اور دفع مین بالعکس
ہی یعنی جذب مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہے — فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کی مختلف ہی اور اسکا جذب اور دفع بطریق
اون مقامات کی ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہے — بہت کم حاجت استفراغ کی اوس شخص کو ہوتی ہے جسکی
غذا جید ہو اور ہضم تام غذا کا ہوجاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنےوالے کمتر محتاج استفراغ کی ہوتے ہین

فصل چوتھی بیان مین شرکت قے اور اسہال کی اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کی

پسندیدہ یہ بات ہی کہ جو شخص ارادہ مسہل
لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اوسکو ایک دن مین چند مرتبہ
تناول کرے اور ایک قسم کے کہانے پر اکتفا نکرے بلکہ چیزین کہانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے کو ہر وقت ایسی تدبیر کے

اشتیاق دفع کرنیکا اون چیزون کو جو معدہ مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہے — ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام
داخل نکیا ہو اوسکے نکلجانے پر معدہ بخل اور خست کرتا ہے اور اوسکو بقوت گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی مقدار بہی کم ہو مگر جسکی طبیعت
خود بخود نرم ہو اوسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ ضروری نہین ہے
اور اوس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہین ہے جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو قے اور
اسہال سے کم ہو — بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہے — پہر اگر ایسکے بدن مین امتلا پیدا ہو ایسے شخص کے بدن مین امتلاء
عمدہ اخلاط یعنے خون کا اکثر ہوتا ہے جب بہی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کے تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونون کی
ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کرینگے — یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ اون وصایا کے جو کتاب ابیذیمیا مین
مذکور ہین — اگر اخلاط یعنی خون سے ملے ہون جب بہی یہی تدبیر مناسب ہے لیکن اگر اخلاط باردہ مین کثرت ہو بیشتر بوجہ فصد کی غلظت یا
کثرت مین زیادتی پیدا ہوتی ہے اوسوقت واجب ہے کہ ابتدا مسہل سے کرین — مختصر یہ ہے کہ اگر اخلاط چارون برابر ہون تقدیم فصد
کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بہی غلبہ اخلاط کا باقی رہے استفراغ یا اسہال کرنا چاہیے — اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اوسی خلط کا
کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہو جائین بعد اوسکے فصد کیجائے — جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کرے حال آنکہ اوس مقام پر مناسب تقدیم
فصد کے ہو چاہیے کہ چند روز فصد مین تاخیر کرین — اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تہوڑا گذرا ہو اور پہر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی دوا واسطے
استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا اسکو موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی — اور اگر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کیے دوا
مسہل پلائین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے پہر اگر بعد استعمال مسکنات کو بہی تسکین نہو یقین کرنی چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تہی
— ہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر ازالہ امتلاء مین نہین ہے بلکہ زیادتی مرض کی بہی اور امتلا مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی یا
ہو بحسب کمیت — اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب ہو وقت ہمین مین مستغنی کر دیتی ہے — بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک
مانع ایسا پیدا ہوتا ہے کہ استفراغ کر نہین سکتے اوسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہے کہ انکا بدن سموم اور لزوم کی وجہ ہو اور تدارک اوس سوء
مزاج کا جو بوجہ امتلا کے پیدا ہوا ہے کیا جاے کبہی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہے جیسے کسی شخص کو درد نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہے ایک فصل
معلوم مین اوسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً ربیع مین پس احتیاطاً قبل دورہ کے استفراغ کرایا جاتا ہے اوسی قسم کا استفراغ
جو اوسکو مرض سے خصوصیت رکھتا ہے فصد ہو یا اسہال — کبہی استعمال مجففات کا خارج سے بہی کیا جاتا ہے اسطرح جو دوائین رطوبت کو چوس
لیتی ہین وہ بہی خارج سے مستعمل ہوتی ہین — جس طرح اصحاب استسقاء یا انکے بدن مین ضماد اور روپورا وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین
مدفون کرتے ہین — کبہی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ہمجنس کیفیت مین اوس خلط کی ہو جسکا استفراغ کیا جاتا ہے جیسے
استفراغ صفرا سقمونیا سے اوسوقت واجب ہے کہ اوسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کی مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق
جیسے ہلیلہ اور اوس دوسری دوا مین یہ بہی فائدہ ہو کہ تدارک اوس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو — جنکے احشا مین
ورم ہے اونکا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہے اگر باضطرار حاجت ہو ادویہ مسہلہ مثل لعاب اور قرطم آب اسپاناخ اور ماء الماش وغیرہ کو استعمال
کرین بقراط کہتا ہے جو شخص لاغر ہو اور اسکی طبیعت بآسانی قے کو قبول کرے مناسب اوسکے تنقیہ مین یہی ہے کہ استعمال قے کا کیا کرے تاہم
گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے — جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اوسکو استفراغ کو بوجہ قے کے خواہش کرے

اوسکے قے کرانے کے واسطے اشخاص نازک ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اوسکو قے سے بچانا چاہیے — واجب ہے کہ قبل استفراغ اوسکے قے کے اوس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جبکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کی تعب پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور مجیب کر دینا طبیعت کا اوسوقت تک جبکہ اسہال یا قے کرانا منظور ہے کہ بسہولت قبل استعمال دوای قوی کے اجابت پیدا ہو اکسے نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور رستگاری پیدا کرتی ہے — اسہال اور قے اوس شخص کو بہت دشوار ہے جسکا مزاج لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشہ سے نہیں ہے — قے لانے والی دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جاوے خواہ پینے والا فربہ یعنی اسہال معدہ میں مبتلا ہو یا اوسکی طبیعت نرم ہو یا قے کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ بہت جلد معدہ میں اوتر جاوے — اسیطرح دوای مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا ثقل اسہال کا نہایت [illegible] ہو یا دوا کریہ الطعم [illegible] یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو — جو دوای مسہل اسہال پیدا نکرے یا اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے تحریک اوس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کرتی ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کے اوسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسوجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہے — بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ محموم کے واسطے اسہال بہ نسبت قے کے زیادہ مفید ہے — اور جسکی خلط بطرف اسفل کے اوترتی ہو جیسے وہ لوگ جنہیں زلق الامعاء عارض ہو اونکا قے کرانا جائز ہے — بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسی اجزا سے ہو جنمیں اختلاف شدید بزمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنی کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہے اسکی جہت اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہے — اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہے — اور کبھی دوای اول سے اسہال دوا ے ثانی کا ہو جاتا ہے — جو شخص استعمال دوای مسہل اور مقئی بلا ضرورت کرے حالانکہ بدن اوسکا مواد سے پاک ہو ضرور مبتلای دوار اور مغص یعنی مروڑا اور کرب میں ہوگا — اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت تھوڑا سا ہوگا — حاصل یہ ہے کہ جبتک دوا مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے — اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے — جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اوس خلط سے جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے — اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنی ایسے مادے کے جو مثل ہوسی وغیرہ کی ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر برا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی —

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوای مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اوسی خلط کو جذب کرتی ہے پس نہیں غلیظ کو جذب کرکے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور [illegible] بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوای مسہل جذب کرتی ہے اوسکو بدن میں پیدا بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے — اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوای مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی ہے جالینوس با انہمہ مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوای مسہل میں سمیت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ منہضم ہو جاوے وہی خلط پیدا کریگی جسکے جذب اور دفع کی اسمیں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہے — اس قول کا حال اوس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس تحقیق کرکے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوا سے جاذب اور خلط مجذوب کی ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے — اور یہ مسئلہ خود غلط ہے اسلیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرورہ لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ بمقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسیطرح سونا بھی اگر اوسکے ٹکڑے کو کھینچ لیتا — لوہا [illegible] اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہے یعنی حکیم طبیعی پر — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخلاط

جذب ہیں نا بعد پینے دوائے مسہل یا مقی کی اونہیں پر ہوتی ہونا ہی جن سے اونسے دفع ہو کر یہ اخلاط امعا اور معدہ میں حاصل ہوئے ہیں ۔ اور اوس مقام سے طبیعت بطرف
اونکے دفع کرنے کی جہت خارج میں متحرک ہوتی ہے ۔ اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بر وقت پینے مسہل کے بطرف معدے کے یہ اخلاط چڑھتے ہیں ۔ اگر چڑھتے
ہین طبیعت کا میلان بطرف نیچے کے ہوتا ہی ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہے اول یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد بطرف امعا کے
نفوذ کر جاتی ہے دوسرے یہ کہ بر وقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط میں اور وہ ناسازگار ہے نیچے اور اسفل کیطرف ہوتی
ہی نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کیجانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل اور اقرب ہی اور اس جہت سے کہ جسکے سبب سے پیدائش اخلاط کی ہوتی ہے
وہ اوسے انہین مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہی ۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنیکے جانب قریب اور اقرب
طرق سے ہوتی ہی ۔ پھر اگر واسطے دوا کی قوت جاذبہ لازم فرض کیجاے بر آئینہ قوت دافعہ لائق تر اس بات کی ہوگی کہ صحیح اور قوی میں فعل غالب
کرے ۔ علاوہ یہ ہی کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہی لیکن حال دوائے مقی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہے کہ اگر وہ معدے میں ہو
اوسی مین ٹھہر جاتی ہے اور امعا سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کرکے بجانب فم دفع کر دیتی ہے ۔ اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت
ہی اوسپر غالب آتی ہی ۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگون سے ہوتا ہے لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ
سوای رگون کے اور مقامات سے بھی کھینچ جاتا ہے جیسے وہ اخلاط جو ریہ میں ہوتے ہین کہ بجہت قرب کے بطرف معدے اور امعا کے کھینچ جاتے ہین گو
رگون کی راہ سے نہ آئین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر خشک دواؤن سے جو نشف رطوبت حاصل ہوتا ہی اسکے سبب سے استفراغ رکا
بند ہو جاتا ہے جیسے استسقی میں

فصل پانچوین بیان اسہال اور مسہل کے قواعد کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسہل کو واسطے
پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جاے اور توسیع مسامات اور تلیین طبیعت خصوصاً امراض بارده میں بخوبی کر لینی چاہیے ۔ خلاصہ
یہ ہی کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہے اوس سے اکثر خوف والی چیزون سے امان ہوتی ہے ۔ مگر یہ تدبیرات واسطے اوس شخص کو
مناسب نہیں ہین جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال میں پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل میں ایسی دوائین ملانی چاہین جنسے قے
پیدا ہوتی ہے تاکہ لعجابت معدے سے اوتر نجاتین ۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہ ہو جاے بلکہ دونون دواؤن کی قوت معدے میں
معتدل ہو کہ مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اوسوقت کرے جس وقت حاجت اسہال کی کم اور قی کی زیادہ ہو ۔ الثغ یعنے توتلا مستعد
ہوتا ہی اوسکو تحمل دوائے قوی کا نہیں ہی ۔ اکثر توتلون کو بسبب بجہت نوازل کے ہوتا ہی ۔ ایک خطرہ مسہل کے پینے میں یہ ہے کہ بروقت پینے
مسہل کو کوئی خشک فضلہ امعا میں موجود ہو بلکہ واجب ہی کہ پہلے اوسکا اخراج کر لین گو بذریعہ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو ۔ استعمال حمام چند روز قبل دوا کا
مسہل کی معین جید ہے مگر کہ کوئی مانع پیدا ہو ۔ واجب ہی کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کو تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے
استعمال حمام کا جائز نہین ہے کہ حمام کا جذب مادہ کا اطراف خارج کے کرتا ہے جس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہے ۔ اور بصورت اسہال کو
واسطے ناجائز ہے ۔ جاڑون مین اگر بیت اول میں حمام کو داخل ہون بشرطیکہ اوسکی حرارت قادر جذب مادی پر نہ ہو بلکہ تلیین خفیف بدن میں
پیدا کرے ۔ اسصورت مین البتہ جائز ہے اسلیے کہ جو مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہے جسمین تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ
اوس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہے یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال پر کرتا ہے
مالش نمک کی اور روغن کی بھی مالش از قسم معدات کے ہے ۔ جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہ ہو یا اوسنے کبھی دوا نہ لی ہو ایسے شخص کو مسہلات
قوی پلانی طبیب کی احتیاط سے دور ہے ۔ جن لوگون کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اونکے بدن میں ہون یا سدے شدید ہین اونکے تعدد ہو یا اونکو اختناق

التہاب خواہ سدے ہون اونکو بھی دوای مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کی ضرور نہین ہی بلکہ پہلے بذریعہ غذا یا تدبیرون کی اقدام اور راحت
کو یا ترک کرانے اوس چیز کے جو باعث التہاب یا درحرکت ہین اصلاح کر لینی چاہیئے۔ جو لوگ آب زلال لیکے آب بستہ پینے کے خوگر ہین اور مطبوخ اونکا
مسہل دوای قوی سے ہوتا ہے۔ اگر دوای مسہل قوی ہو مناسب یہی کہ قبل عمل مسہل کو مسہل پینے بالاسہو جائز او ضعیف دوا ایکو سہو نا مناسب
نہین ہی اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی۔ اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہی لیکن دوا کیواسطے [illegible] فورا
کسی طرح کی تحریک نکرلی چاہیے اتنا ٹھہر جائے کہ طبیعت اوسپر متوجہ ہو پس دوا اپنا عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جسوقت دوا [illegible] عمل نہین کرتی
بھی طبیعت مین کچھ اثر نہین کرتی البتہ بعد پینے دوا کی ایسی چیزین سونگھنی چاہیین جو متلی کو منع کرین جیسے پودینہ اور متلی اور کرفس اور [illegible]
جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا [illegible] کرے پھر اگر بروقت پینے دوا کی اوسکی بو ناگوار ہو تو نتھنے بند کرے۔ جس شخص کو دوای مسہل پینے مین ناگواری
طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا طرخون چبائے تاکہ قوت سونگھنے کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندہے۔ اور پینے
کے بعد کوئی چیز قابض کہائے۔ اطبا حب مسہل کو شہد سے لٹا دیتے ہین۔ اور کبھی اوسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی
لگا دیتے ہین تاکہ گولی مسہل اس سے چھپ جای۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر فیروزجی لگا دے۔ نہایت عمدہ یہ تدبیر ہی کہ منھ
مین پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اوتار جای یا اور حیلہ ایسے کرے جس سے پوری دوا اوتر جای۔ حاصل سب حیلون کا یہی ہے کہ اصل جرم
دوا کا ظاہر نہو۔ دوای مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نیمگرم پینی چاہیے۔ اور گولی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ۔ اور پہلے مسہل پینے والے کا منھ
گرم کر لینا چاہیے بعد دوا پینے کے جب متلی مین تسکین ہو اوٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک
گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکالدے اور اوسکی قوت توڑ ڈالے۔ اتنا آب کثیر بروقت رکنے
اسہال کے البتہ جائز ہے۔ تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کی مضرت دوا کو دفع کرتا ہی۔ جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا مین اوسکے
ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اوسکو مناسب ہی کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آب انجبار یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذای لطیف اور سبک
معدہ مین پہونچ جای۔ اور جو شخص ایسا نہو اوسے نہار مونہہ مسہل پینا چاہیے۔ اکثر جس شخص کا مسہل گرمیون مین ہو اوسے تپ جاتی
ہی۔ مسہل کے پینے والے پر واجب ہی کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کر دے۔ اور جبتک جابت ہوا کرے سونے کو بھی ترک
کرے ہان اگر ارادہ مسہل کے رکنے کا ہو اوسوقت مضائقہ نہین ہے۔ پھر اگر اوسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفرا وبت غالب
ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی مین انصباب صفرا کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہی اور بھوک کی تکلیف اسی مدت سے پہونچ
رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت مین بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دیسکتے ہین۔ اس تدبیر سے
بنسبت فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے۔ اور شارب مسہل کو سرد پانی پینے و سونا سرد کا جائز نہین ہی۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ جو مسہل جوشاندہ کا
ہو اوسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب اثر اوسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ
افتیمون اور بسبایج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ قنطوریون پلانا چاہیے۔ اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوا سے
قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اوس بدن کی ترطیب چکنی غذاؤن سے کر لینی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ
شدید سے خالی نہین ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اوسمین تشنج پیدا کرتی ہے۔ اور جس بدن مین اخلاط بھرے ہون اوسکی رطوبت مین ایسی
تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہی اور احشا کی طرف ایسی چیزین کھینچ لیجاتی ہین جسکا دفع دشوار ہوتا ہے۔ یہ تو علامت زہردار

مثل مازریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال دہی کا ہو برطرف ہوجاتی ہے اور اسہال بند کردیتا ہے۔ اکثر دوا کی بو معدہ میں مختلف
طور کی ہوتی ہے اور جَو کے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہے مٹ جاتی ہے ۔ یہ سفوف بھی مناسب ہے بہ نسبت اور سفوفات کے ۔ اگر مسہل کے
بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو یعنے کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو یہی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہونے سے کسی طرف کا خوف ہو
تدبیر صائب یہی ہے کہ ماء العسل یا نمر العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا انطرون پانی میں گھول کر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ
کرائے ۔ کوتاہی دوائے مسہل کی اپنے عمل میں یا بسبب تنگی مجاری کے لینے خلقت میں خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قرب پہلے
مجاری کے کسی مرض سے ہوتی ہے پس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا اونکے مجاری اور بہ اسقدر تنگ ہوجاتی ہیں کہ دوا کا پہونچنا سوا اونتک نہیں
ہوسکتا ہے اسی جہت سے اونکے اسہال میں دشواری ہوتی ہے ۔ ایکدن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہے اور صواب سے دور ہے ۔ جو دوا
مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن میں وہ خلط نہیں پاتی ہے مشوش ہوجاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے مسہل صالح اگر اوس
خلط کو اوسکے اضداد میں ڈھونڈھ پاتی ہے ۔ پہلے ہر ایک دوائے مسہل اوسی خلط کا اخراج کرتی ہے جس سے خاص ہے اوسکے بعد جو خلط اوس کی
خلط خاص کی قلت اور کثرت اور رقت میں قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اوس قریب کو قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہے اور جو کہ وہ بطور
ذخیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اوسکی نکلنے میں بخل کرتی ہے ۔ ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے ۔ جس شخص کو خوف
کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے قے کر ڈالے تخم ترب پانی میں جوش دیکر یا مولی کھالے ۔ جس شخص کا ارادہ مسہل
لینے کا ہو نمک کی زیادتی کھانے میں نکرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہے خصوصاً جسوقت اجابت
نہو اور پسینا زیادہ نکلے ۔ اور اکثر دوائے مسہل کی قے کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے ۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزوں کے
کھانے سے دفع ہوجاتی ہے ۔ آنتیں بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کو دفع کردیتا ہے اور جو ہوا خواہ دوا گذرگاہ اور راہوں میں جیسے پیدا ہوئی سدد
ہیں اونکو دہو ڈالتا ہے ۔ جس شخص کا مزاج سرد ہو اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی میں جوش دیکر
تناول کرے اور اسمیں تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کریں ۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب
کے استعمال کریں ۔ اور معتدل مزاج تخم کتان ۔ جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال
بعد اسہال اور قطع ہوجانے اجابت کے واجب ہے ۔ جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اوسکے حق میں آش جو اور
سکنجبین کے استعمال سے ہے یعنے خراش امعاء پیدا ہوتا ہے اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال بہتر ہے تاکہ قوت امعاء کی بحال اور
برقرار ہوجاوے ۔ واجب ہے کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام میں داخل کریں اگر بقیہ اخلاط کا بدن میں رہے اور حمام میں جانے سے طبیعت
خوش ہو اور لذت پاوے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کردیا پھر اوسے مسہل نہ پینا چاہیے ۔ اور اگر حمام میں جانے سے لذت
نپاوے اور دلتنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکے امعاء ضعیف ہوں اکثر دوائے مسہل سے ایسا
اسہال شدید اوسکو عارض ہوتا ہے کہ اوسکے بند کرنے میں نہایت دقت ہوتی ہے اور بہت سے علاج کے بعد اوسکے دست بند ہوسکتے
ہیں ۔ اسی طرح مشائخ کا حال ہے کہ ادویہ مسہلہ کی قے میں اونکو دقتیں ہوتی ہیں ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل
کی حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے ۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر میں پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے
دفع ہوجاتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروقت طلوع شعری عبور کے اور بروقت بر دوست شدید اور بروقت برف ریزی کے

بیمارون پر دوای مسہل کا استعمال جائز نہین ہے۔ پس چاہیے کہ دواے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیونکا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سواے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز نہین ہے ہان فصل خریف مین قوی سے مسہل قوی کا موقع ہے۔ طبیعت کو دوای مسہل کا خوگر کرلینا تہوڑی سی حاجت کیلئے اگرچہ ہو مناسب نہین ہے۔ اسلیے کہ یہی عادت پختہ ہوجاتی ہے اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہے اور انجام اوسکا بہت بد ہوتا ہے۔ جس شخص کا مزاج یابس ہو دوای قوی اوسکو ناتوان کردیتی ہے۔ دوای ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نپائے۔ منجملہ اور ضعیفونکے جو بیمار کرتے ہین یعنے بیخبر ہو خفتہ اور سکر ہے۔ جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑونمین ہو چاہیے کہ منتظر ہواے جنوبی چلنے کا رہے ——— اور گرمیون مین بقول بعض اطبا رسکے انتظار ہواے شمالی کا کرنا چاہیے۔ مگر اس قول مین تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہواے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال مین کچہ ضرورت نہین ہے مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو کر استعمال دوای ضعیف کا کرے اور کچہ اثر ظاہر نہو پہر تکرار کرے جائز نہین ہے بلکہ بحال خود چہوڑ دینا چاہیے۔ اکثر ہیجان خون کا اسہال ہی ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اور اسکے دور کرنیمین تنہا فصد کافی ہوتی ہے

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اوسکے بند کرنے کا

منجملہ اون علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اسلیے کہ اگر اسہال برابر جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نچاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نچاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبہی بسبب کیفیت معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہو یا دونون کیفیتین معدے مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے۔ اور کبہی بسبب حال دوا کے بہی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت دوا گرم اور لذاع ہو۔ اور کبہی بنظر نفس کیفیت مادہ کی بہی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابہی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائی جائین بعید نہین ہے کہ پیاس دیر مین معلوم ہو بہر حال جسوقت پیاس مین افراط ہو اور اجابت بہی زیادہ ہو چکی ہو روکدینا چاہیے خصوصا اگر اسباب سرعت عطش موجود نہون بلکہ برخلاف موجود ہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تو تغیر پیاس مین کسیقدر جائز نہین ہے کبہی جو مادہ نکل رہا ہے وہی دلیل مسہل کی بند کرنے پر ہوتا ہے۔ مثلاً خلط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچ جانا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہو گیا چہ جائکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے۔ پہر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑے گی۔ جس شخص کو مسہل مین مغص یعنے مروڑا انجام کار مین پیدا ہو اوسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکہنی چاہیے ———

فصل ساتوین تدبیر اوس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہو

افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے یا بہت وسیع ہوجانے رگون کے منہ سے۔ یا اس وجہ سے کہ دوای مسہل رگون کے منہ مین لذع پیدا کرے۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دواے مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کی ہو بہر حال بوقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندہنا چاہیے ہاتہون کو بغل سے اور پاؤن کو بیچ ران سے شروع کرکے نیچے اوترتا ہوا چلا جائے اور تریاق یا تہوڑی سی فلونیا اوسکو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم کے بخارسے پسینا اوسکے بدن کا نکالا جاے اسطرح کہ تمام بدن کپڑون کے نیچے چہپا ہو اور سر کہلا ہو۔ پہر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بہی اسہال منقطع نہو قابض دوائین پلانی چاہیئن اور بدن کی مالش کیجاے اور خوشبو لخلخے جو آب سیب مین اور صندل اور کافور اور فشردہ فواکہ سے بنائی جائین سونگہانی چاہیئن۔ مالش اونہین اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضاے خارجی ہین اور اونکو گرم کردینا بہی چاہیے گو بذریعہ

مجمہ باری کے گرم کیے جاتین اسطرح پر کہ مجمہ نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانون کے لگایا جاے پہر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اوسکے معدہ یا اوسکو انسا پر ضماد آرد جو اور قابض ترچیزونکا لگایا جاے یہہ بہی جائز ہے — اور ادہان مین سے روغن بہ اور روغن مصطگی بہی مفید ہے — یہہ بہی واجب ہے کہ سرد ہوا سے اونکو بچائین اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے — اور گرم ہوا سے بہی اجتناب کرنا چاہیے کہ اونکی قوت کو سست کردیتی ہے — یہہ بہی واجب ہے کہ اونکی تقویت خوشبودار چیزون سونگہا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گہونٹ قوابض اور کعک یعنی کلیچہ شراب ریحانی مین ملا کر پلانا چاہیے — اگر یہہ چیزین گرم گرم پلائی جائین بہتر ہے — اور اوس سے پیشتر ولی آب انار مین خواہ اقسام سویق لینے ستو سے یا پوست خشخاش لیسی ہوئی استعمال کیجاے مجرب دوا یہہ ہے کہ ان تین درم ہو کہ روغن زیتون مین جوش دین تا انکہ سیاہ ہوجاے بعد اوسکے استعمال کرین اس بہی بہت مفید ہے — واجب ہے کہ انکی غذا قابض ہو اور بہرحال مین سرد کیجاے جیسے آب انگور ترش وغیرہ سنبھالو ان تدبیرون کے جو انکی بہی اسہال میں بڑا یہہ ہے کہ گرم پانی پلا کرتے پہر آمادہ کرین اور اطراف بدن کے بہی گرم پانی مین رکہین اور اونکو حرکت نہ دین اگرچہ اونکو غشی طاری ہوئی ہو — شراب کا استعمال اون لوگون کو قطعاً جائز نہین ہے — یہہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو تو آخر کار استعمال مخدرات کا کرے اون معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کو بیان ہوگا کرین — بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط قرص اور سفوف قابض قبل از وقت حاجت طیار کر رکہے اور احتیاطاً حقنے کو اور جو آلات احتقان کے ہین اونہین بہی موجود رکہے تا کہ بروقت حاجت استعمال کی نہو

فصل آٹھوین تدبیر اوس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نکیا ہو

جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی — تو ہوا میں روشنی اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہے اور اختلال اور جمائی پیدا ہوتی ہے ایسی صورت میں واجب ہے کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جسکا ذکر اوپر مین ہوگا اور مصطگی مین کہ سے تین تا ربع درم نیم گرم پانی مین ملا کر دین کبہی قوابض کے پلانے سے اسیوقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہوتا ہے جیسے سیب اور بہہ کہ یہہ چیزین قسم معدہ کو نچوڑ کر بسطی مین انکو دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کرکے اوپر کی طرف حرکت کو روک کر نیچے کی طرف متوجہ کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین — اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹہے کہنچے لگین اور گوشہ باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کردینی چاہیے — بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اوسکے بعد اعراض بد پیدا نہون تب بہی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجاے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضاے رئیسہ کو ہوتا ہے

فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین

بعض ادویہ مسہلہ ایسی ہین کہ اونکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا تربد اگر سپید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا فربیون کہ یہہ دوائین نہایت بد ہین — اگر ان دواؤن سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اوسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے بذریعہ قے یا منضج کر دینے کے دفع کردین — اور اوسکے بعد تریاق سے علاج کرین اگر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا شر اور فساد جو اللہ اعلم مین پیدا ہوا ہو بہت سرد پانی پینے سے دور ہوجاتا ہے نہایت ٹہنڈے پانی مین بیٹہنے سی تربد زرد یا وہ تربد جو متعفن ہوگیا ہو — اسیطرح جو چیز دوا کی تیزی کو بوجہ برانگیختہ کرنے اور تلیین کے اور بسبب اوس چکنائی کے جو اوسمین ہو اور مثل سرطان کے جیسی ہو تو ڈرانے والے ان ادویہ کے شر اور فساد کو دفع کرتی ہے — بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ اونکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے — اور بعض امزجہ سے اونکو مناسبت نہین ہوتی مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہے کہ اوسکا عمل اور اثر ہر ملک کے رہنے والون کے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہے اور جبتک سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل ہو کہ اوسنے اثر نہین ہوتا ہے جیسی حرارت بلاد ترک کے لوگون کی بہی ہے — کبہی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

اس بات کی ہوتی ہے کہ جرم دواؤن کا استعمال نکیے جائین بلکہ اونکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہے جو بذریعہ تر کرنے یا جوش دینے وغیرہ کے
نکالا جاتا ہے ـ واجب ہی کہ ادویہ مسہلہ کے ساتہ خوشبو دوائین بھی شریک کیجائین اسکا فائدہ یہ ہے کہ قوتین اعضا کی محفوظ رہتی ہین ـ
اگر خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اونسے تقویت قلب کی پیدا ہو اس مقام پر اونکا شریک کرنا بہت اچھا ہے اس واسطے کہ جو دوائین مقوی قلب
ہین اونسے تقویت اوس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہے جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہے ـ ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی
ہین پہلی قسم یہ ہے کہ جس خلط خاص کی دوا ہو اوسکا اسہال بہت جلد کرے دوسری قسم یہ ہے کہ استفراغ مین اوسکے دیر ہو ـ پہلی قسم
کی دوا اپنے فعل سے فارغ ہوتی ہے ـ اور دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کی فعل کو
کسیقدر روکتی ہی اور اوسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے ـ پہر جب پہلی قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہی اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع
کرتی ہے اس کا اثر ضعیف ہوتا ہی اور اوسکی تحریک پوری نہین ہوتی ہی اسیواسطے واجب ہی کہ ایسی دوا ضعیف العمل کے ہمراہ ایک ایسی
دوا بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کی عمل باقی رہتی
نہین رہتی مگر یہ فائدہ اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچہی طرح ہو جاے ـ واجب ہے
کہ ہر وقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے اون قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب مین بیان کیے ہین
ـ جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کئے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہے ـ دوای مسہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہی ـ کبھی
بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہے جیسے تربد ـ اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہی جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعہ
قبض اسہال پیدا کرتا ہی ـ کبھی اثر دوای مسہل کا بجہت تلئین اور نرم کرنے طبیعت کو بالخاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے شیرخشت ـ اور کبھی
بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسبغول اور آلوی بخارا ـ اکثر قوی دوائین جنمین سمیت ہی
وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتے ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسیواسطے واجب ہی کہ ایسی دواؤنکی اصلاح اون چیزون سے کیجاے
جنمین قوت فادزہری موجود ہو ـ کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنی کہٹا ہونا اور حموضت یعنے کہٹا ہونا بہت کچہ اعانت
فعل دوای مسہل کی کرتا ہے ـ جسوقت یہ کیفیتین فعل دوای مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے مناسب اوسکی خاصیت با تیز
مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہے پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تربد کے اوسکے ساتہ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہی اسہال کی
اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہی جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اوسکے ہمراہ کہٹی چیزین شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی
ہے ـ ترشی تقطیع معدہ سے کے بوجہ ازلاق کے کرتی ہے ـ پس مثل آلوی بخارا کے ہمراہ لعاب اسبغول کے معین اسہال ہوگی ـ
یہ بھی واجب ہی کہ دوای مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسبغول ہمراہ ہلیلہ کے مگر ممانعت اوسوقت ہی
کہ جب قوتین دونون دواؤن کے برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اوسکا
اثر پہلے ظاہر ہو جاے ـ مثلاً ایک دوای ملین بازلاق اپنا فعل قبل فعل دوای عاصر کے کرلے بعد اوسکے جب دوای عاصر اپنا فعل شروع کرے
جس چیز کی اوسنے پہلے تلئین کردی ہی پہ اوسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنی
چاہئین **فصل دسوین** بیان مین اون چیزون کے جنمین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے ہماری قرابادین
مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہی اوسمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جس دواؤن کا لگانے سے خواہ اوسکی

ترکیب ہو اونکا استعمال مسہل اور تلیین سے وہ بھی اوسی مقام پر مذکور ہیں اور جو مسہلات مرض کے موافق ہیں اونکا بھی اوسی جگہ بیان ہوا
ہے اور ادویہ مفردہ کے بیان میں اصلاح ہر ایک دوای مفرد کی اور اوسکے ضرر کا تدارک اور اوسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہے گولیان
دوائی کی اگر بسبب گاڑھے ہونے کے پتھر کے ہو جائیں تو انکا استعمال درست نہیں اور گیلی بانسبت سوکھی کے بہتر ہوتی ہیں اور اسقدر گیلی ہون کہ [illegible]
ہے بہر صورت اونکی بدل جاوے وہ بھی کام کی نہیں بلکہ جسوقت حبوب خشکی کی بگڑ جاتی ہیں اور گراری ہونے لگیں گولیان انتڑیون کے پیچ میں رہ جاتی ہیں
دب سکیں اوسوقت اونکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارہوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اوس شخص کو
زیادہ تر لازم ہے جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اوس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی راہ بار بار کی کیفیت نہ ہی ہو ۔ اور جس شخص میں
آثار اور علامات کی آمادگی نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اوسکی گردن باریک ہو یا آمادہ اس بات کا ہو کہ اوسکے حلق میں اورام پیدا
ہوتے ہوں خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہیں لاغر آدمی جنکو
صفراوی مزاج ہوتا ہے اوسکے حقمین قے بہت مفید ہے بنظر عادت کے قے کرانی اونکو نامناسب ہے جو کہ قے بآسانی نہ ہو سکے اور جنکو [illegible]
ہو اور نہ اونہیں قے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قے کرائی جائیں تھوڑی تا ہیں اور اونکے رگیں اعضاء النفس کی
پھٹ جائینگی اور مرض سل میں گرفتار ہونگے ۔ جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اوسکو قے مناسب ہے یا نہیں پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ کرنا
چاہیے اگر بآسانی قے ہو جاوے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے ۔ اگر شخص ایسا ہو کہ قے
کرنا اوسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اوسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور قے کرانا چاہیے کہ اوسکی غذا
نرم اور مائدہ دہن اور شیرین تجویز کرے اور اوسکی ریاضت میں کمی تاکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال مقی چیزونکا کرنا
چاہیے اسطرح کہ پہلے چکنی چیزیں اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائیں اور غذائیں خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کھلائی جائیں خصوصا
جنکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ یہ شخص مشقت کو ہو دوا پلانے اور [illegible] سے قے نہیں کرتا اور اوسکی طبیعت اخراج مواد کو بطرف قے کے
بخل کرتی ہے اسیواسطے اچھی غذا کھلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدہ میں باقی رہے تو اوسوقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہے بنسبت باقی
رہنے غذا ردی کے ۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے کرنے کے کھلایا گیا ہو قے کرے دوبارہ کھانا جب تک خوب
بھوک نہ لگے اوسے کھانا مناسب نہیں ہے اور پیاس ایسے شخص کی شربت سکنجبین سے دور کرنی چاہیے ۔ پانی [illegible] ملا ہوا
سکنجبین کا استعمال اچھا نہیں ہے اسلیے کہ اسکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہے ۔ غذا جو مناسب ایسے شخص کو [illegible]
پکائیں کہ ہلکی [illegible] بعد اوسکے اونکے پیٹ میں مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کباب کے بھونیں اور تین پیالہ شراب بعد غذا کے پلانے چاہیئیں
جس کو کبھی قے ہوا اور پہلے کبھی عادت ایسی قے کی نہو اور اوسکے نبض میں تھوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا اور [illegible] کھانے کے
قبل از غذا گلاب گرم کرکے پیئے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو جاوے اسفنج کھانا گرم گرم [illegible] بہتر ہے کہ جو طعام
بغرض قے کرانے کی کھلایا جاوے کئی قسم کا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہے کہ پھر اوسکے اخراج میں بخل
کرتا ہے اور اپنی طرف پھیر لیتا ہے ۔ جب قے بافراط ہو لے اور رطوبت باقی نکلنے لگے غذا میں گوشت گنجشک اور کبوتر [illegible]
اور [illegible] نافع ہے مگر ہڈیاں اور اطراف ان چیزون کے نہ کھلانی چاہئیں اسلیے کہ یہ ثقیل ہیں دیر میں ہضم ہوتی ہیں ۔ اور بعد اسکے حمام میں
داخل کرنا چاہیے ۔ اور ہر وقت پلانے دوا کے قے آور کے ایسی حرکات کی [illegible] جنمیں [illegible] کی ضرورت ہو اور ریاضت کریں [illegible]

اور شفقت کرین بعد اوسکے قے کرین اور یہ امور تھوڑا تھوڑا کرنے چاہئین ـــ ایضاً بوقت قے کرنے کے دونون آنکھین اوپر چڑھا کر پٹی باندھنی چاہیے اور پیٹ پر بھی
ایک کپڑا الٹ کر باندھنا چاہیے کیونکہ ضرور ہے کہ نرم ہو اور بندش مین اعتدال رہے ـــ قے پیدا کرنے والی چیزین جیسے چقندر اور مولی اور تخم ترب یعنے مولی کے بیج
جہل اور قنبیط کو بھی تر و تازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع ثفل کے شہد کے ساتھ اور میٹھا حریرہ باقلی کا اور شراب شیرین اور قریب اسکے بادام ہمراہ شہد کے
اور جو چیز مشابہ بلکہ بلند یعنے نیم خام ہو روٹی جو روغن مین پکا کر پتلے قوام بلکہ شکر وغیرہ مین بھگو دیجاوے جیسے حلیمی وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجاوے ـــ
اسی طرح خربزہ اور کھیرا اور دونون کے بیج خواہ انکی جڑین پانی مین بھگو کر کوٹی جائین اور شیرینی ملائی جاوے ـــ اور جس شے سے پیٹ مین مولی چڑھی ہو
جو شخص شراب مسکر بغرض قے کرنے کے پینی چاہے کہ تھوڑی سی پیکر قے نکرے بلکہ بہت سی پیوے اور قے کرے ـــ فقاع ہمراہ شہد کے اگر بعد حمام کے
کے قے کی جاوے گی اور آسانی ہوگی اور مسہل بھی ہو جس شخص کا ارادہ قے کرنے کا ہو قریب اسکے روز کے چاہیے کہ تجویز چبا کر کوئی چیز نہ کہائے
ـــ اگر کوئی شخص دوا مثل خربق کے استعمال کرے تو چاہیے کہ نہار منہ استعمال کرے اور اگر کوئی نفع نہو دو گھنٹے جب چڑھ اور بول و براز سے فارغ ہو
قے کرے ـــ اگر پر ڈالکر قے کرے اور آسانی ہو جاوے بہتر ہے ورنہ پیر کو کسیقدر حرکت دے اگر پھر بھی قے نہو حمام مین داخل کیا جاوے اور
جسم پر سے قے کرنا ہے مناسب ہو کہ اسمین روغن حنا تھوڑا سا لگا دیا جاوے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ پانی جاوے
خواہ اسہال عارض ہوگا ـــ قے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائین کہ اس سے تحلیل پیدا ہوتی ہے ـــ اگر دوا سے قے بہت
جلد تاثیر کرے اور جسم بیٹھ پیدا ہو جاوے تو چاہیے کہ قے کو روکین اور ٹہرائین اور خوشبو اور معطر چیزین سونگھائین اور اطراف کو دبائین اور ملین اور تھوڑا سرکہ پلائین
اور پانی سیب کا پلائین تھوڑی سی مصطگی ملاکر ـــ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قے زیادہ ہوتی ہے اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی
فصل سب سے پہلے قابل اسکے ہے کہ قے کا اوسمین استعمال کیا جاوے ـــ اگر احتیاج ہو ایسے شخص کو قے کرانے کی جسکا سخت بدن ہو مناسب قے کرانے
نہین ہے پس فصل جسقدر ہین البتہ اجازت ایسے شخص کو قے کرانے کی دیجاتی ہے ـــ سب سے زیادہ کی فائدہ کی قے کرنے مین بنظر تنقیہ اول کے تنہا معدہ
کو ہے سوائے اسکے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب اور قلع مادہ کا فائدہ اسافل بدن کو ہوتا ہے ـــ مفید قے کی نشانیت
مفید ہے اسطور پر ہوتی ہے کہ بعد قے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور یہی حال سب قوتون کا ہے اور اوس سے قے
سے پہلے تلی ہوتی ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ لذع شدید معدہ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مسہل قوی ہو مثل خربق کے خواہ جو دوا خربق سے مرکب
ہو شروع مین ایسی قے کہ منہ سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قے مین بلغم کثیر بدفعات نکلتا ہے اوسکے بعد ایک شے سیال اور روان صاف صاف
پیدا ہوتی ہے اور لذع خواہ وہ جسقدر ہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اوس سے اور قسم کے بعد اعراض کے سوائے تلی اور کرب قے کی پیدا نہین ہوتی
اور کبھی تشنج بھی ہو جاتا ہے بعد اوسکے چوتھی ساعت مین سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور بالکل راحت ہو جاتی ہے ـــ مضر قے کی نشانیت
یہ ہے کہ اولاً طبیعت کو سبب نہین ہوتی اور قے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اور اگر بجبر پیدا بھی ہو تو کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاون کھچے جاتے ہین
اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہو کر تمتما جاتا ہے اور آنکھ مین سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو
یہ کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نکیا جاوے فوراً مر جاتا ہے ـــ تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جن ادویہ
مین اثر پایا جاتا ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ اونکا استعمال کرنا چاہیے اور تا بمقدور کوشش کرکے قے کرانی چاہیے اگر قے ہو جاوے اختناق پیدا ہوگا
ایضاً حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہو اوسے استعمال کرنا چاہیے ـــ بہت مناسب استعمال قے کا اول امراض مین ہے جو مزمن ہون جیسے صرع
اور استسقا اور جذام اور مالیخولیا اور نقرس اور عرق النسا ـــ قے مین اگرچہ منافع ہین تاہم اکثر امراض بوجہ قے کے پیدا ہوتے ہین جیسے طرش یعنے ثقل السامعہ

بعد قے کے متصل فصد نکرنی چاہیے بلکہ تین دن کا وقفہ دے کر فصد کا استعمال مناسب ہے خصوصاً اگر معدہ میں خلط موجود ہو۔ اگر دشواری
قے میں بوجہ رقت خلط کے پیدا ہوتی ہے پس پہلا اس خلط کو غلیظ کرنا مناسب ہے سویق حب الرمان کا استعمال کرے۔ یہ بھی جاننا ضروری
کہ اسہال کچھی بعد قے کے دلیل اس بات پر ہے کہ مادہ تخمہ کا بطرف اسفل کے دفع ہوا ہے۔ اور اسہال کے بعد قے کا عارض ہونا اسہال کو
کرتا ہے کیونکہ قے اعراض اسہال سے ہے۔ افضل اوقات قے کرنے کے واسطے گرمیوں مین ٹھیک دوپہر ہے اگر اوسکو درد سر کی تکلیف ہے۔ بعد
واسطے قے نافع ہے اور آنکھ کے حق مین مضر ہے۔ حاملہ کو قے کرانی مناسب نہین ہے اسلیے کہ نقصان جنین کے اس قے سے متوقع نہوسکے اور قے سے
قے کو اضطراب مین پڑنے کی پیدا ہوتی ہو تو اسکی تسکین کرنی چاہیے اور قے بند کرنی چاہیے اور سب لوگ سواے حاملہ کے جنکا قے عارض ہو جاتی ہے کہ بدن
چیزین جنسے قے بخوبی ہو جاوے پلانی چاہیین **فصل بارھوین بیان مین اون چیزون کے جو قے کرنے والی کو چاہیے کہ**
قے کرنے والا جب قے کرنے سے فارغ ہو اسنے موہنہ اور چہرے کو سرکہ مین پانی ملا کر دہوے تاکہ سر مین گرانی پیدا نہو اور آب سیب کی ساتھ تھوڑی
مصطگی ملا کر پیے اور کہانے سے منع کیا جاوے اور راحت اور آرام کا التزام کرے اور اوسکے سینہ مین روغن لگائین اور حمام مین داخل کرین
اور جلد نہلا کر باہر نکالین۔ اگر بوجہ کسی ضرورت کے کھانا واجب ہو کوئی لذیذ قے کھلائین جسکا جوہر پاکیزہ ہو اور سریع الہضم **فصل تیرھوین**
منافع قے کے بیان مین حکیم بقراط ایک مہینہ مین دو مرتبہ قے کرنے کا حکم کرتا ہے یعنی دو دن پے در پے قے کرنی چاہیے تاکہ دوسرے
روز باقی ماندہ روز اول کا بوجہ کمی خواہ دشواری روز اول کے نکل جاسکا اور جو کچھ معدہ مین پہنچ گیا ہو وہ بھی نکل جاوے بقراط کہتا ہے کہ یہ عمل حافظ
حفظ صحت کا اوس شخص کے واسطے ہے جو یہ تدبیر التزام کیا کرے۔ اور بکثرت قے کرنی بری ہے اور قے مذکورہ بالا سے استفراغ بلغم اور صفراوی
اور سوداوی خلط کا بھی ہوتا ہے اور معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنے والی کوئی ایسی قے نہین ہے جیسا کہ اسلیے
وہ صفراوی جو بطرف اونکے آتا ہے اور تنقیہ کرتا ہے۔ ایسی قے سے سر کی گرانی بھی دور ہو جاتی ہے اور بصارت مین جلا پیدا ہوتی ہے اور تخمہ دفع
ہو جاتا ہے۔ الغایت اوس شخص کو بھی مفید ہے جسکا معدہ پر صفرا گرتا ہے اور طعام کو فاسد کر دیتا ہے اگر طعام سے پہلے قے کرے پھر اوسکی غذا
ہر وقت صفائی معدہ کے پہونچیگی اور نافاسد ہوگی اس قے سے معدہ کی نفرت چکنی غذا سے برطرف ہو جاتی ہے اور جو شہوت اشتہاے کاذب معدہ مین ہو
یا انتہا تیز اور ترش اور کھٹی چیزونکی معدہ مین پیدا ہو وہ بھی زائل ہو جاتی ہے اور بدن کا ترہل اور ڈھیلا پن بھی دور ہوتا ہے اور جو قروح گردہ
اور مثانہ مین ہون یہ قے اونکو بھی نافع ہوتی ہے۔ جذام کے واسطے یہ قوی علاج ہے اور رنگ مین برائی پیدا ہونے کا بھی علاج قوی ہے
اور صرع جو بشرکت معدہ کے ہوا اور یرقان اور انتصاب نفس یعنی سینہ سے کھڑے ہو کر سانس آنے ورنہ دشوار ہو اوسکے واسطے اور رعشہ
اور فالج کے واسطے بھی یہ قے مفید ہے۔ قوبا کا بھی علاج کامل اس قے سے ہوتا ہے واجب ہے کہ ہر مہینہ مین ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ
بر وقت امتلا معدہ کی قے کرے مگر دورہ مقرر نکرے اور شمار ایام کا لحاظ نکرے سب سے موافق اوسکو قے ہوتی ہے جسکا مزاج صفراوی
ہو اور بدن اوسکا لاغر ہو **فصل چودھوین مفرط قے کے ضرر کا بیان** قے بافراط کرنی معدہ کو ضرر دیتی ہے کہ اوسمین ضعف پیدا
کرتی ہے اور اوسکو بمنزلہ اثنا نے کے واسطے متوجہ ہونے مواد کے کرتی ہے اور سینہ اور آنکھ کی بصارت کو اور دانتونکو اور درد سر کو بھی
مضر ہے مگر وہ درد سر جو بشرکت معدہ ہوا اور جو بسبب فقط سر کی وجہ سے ہو اور کسی عضو کی شرکت سے پیدا نہوئی ہو وہ بھی سر سے
ہے اوسکو بھی مضر ہے افراط زیادہ قے مین جگر کو بھی مضر ہے اور پیدا اوسکی چشم کو اور بعض بعض رگین پھٹ جاتی ہین۔ بعض آدمیونکی عادت
ہوتی ہے کہ خوب پیٹ بھر کے بہت جلد کہا لیتے ہین اور بعد ازان قے کر ڈالتے ہین اس طریقہ سے اکثر امراض ردی اونمین پیدا ہو جاتے ہین

ایسے شخص کو پرخوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب مین اعتدال کر دینا چاہیے **فصل پندرہوین بیان مین تدارک ون احوال کے جو قے کرنے والون کو عارض ہوتے ہین** قے کو روکنے کی تدبیر پہلے بیان ہو چکی اور قدر اور وجع جو شراسیف کے نیچے پیدا ہون گرم پانی اور روغن بلسان کے سینکنے سے خواہ محجمہ ناری لگانے سے دفع ہوتے ہین — جو لذع شدید لعوبہ قے کے معدہ مین باقی رہجاے اوسکو تناول شوربا و روغن دار سریع الہضم دفع کر دیتا ہے اور مقام درد پر مالش روغن بنفشہ کی جسمین روغن شبت یا روغن کچھ موم شریک ہو بھی مفید ہے — ہچکی اگر ہیجان قے سے عارض ہو چھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہے اور جرعہ جرعہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پلانا بھی نافع ہے قے کے دفع کرنے کی تدبیر چودہوین فصل مین خواہ جہان بخار قی کا بیان ہوا اور کزاز اور دیگر امراض بارد اور سبات اور انقطاع صوت جو بعد قے کے عارض ہون اطراف کی بندش اور اونکا بیلے سے متصل باندہنا نافع ہے اور معدہ کو روغن زیتون جسمین سداب کو جوش دیا ہو اور کبیلا جوش دیا ہو اوس سے سینکنا اور شہد ہمراہ آب گرم کے پلانا مفید ہے اور جسکو حیات عارض ہوا اوسکے لیے بھی ادویہ مستعمل کیجاتین اور اوسکے کان مین پکارا کرتے ہین **فصل سولہوین تدبیر افراط سے قے عارض ہونے کی** اوسکو سولانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اوسکے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جسطرح افراط اسہال مین کیجاتی ہے اور معدہ کا علاج بذریعہ ضماد قابض اور مقوی کے کرنا چاہیے — پھر اگر قے مین افراط ہوا اور خون برامد ہو دو دانگ شراب جاہے قو طولی جو تھمیا یا دانا یا کسی زائد بوزن ہندوستان ہوئی شریک کر کے پلاتین کہ اوسیت دواے تقو کی کم کر دیتی ہے اور خون بند کر دیتی ہے اور طبیعت نرم کر دیتی ہے — اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہو جاتین کہ خون اون مقامات مین بستہ نہو جاے اوسوقت سکنجبین برف سے سرد کر کے تھوڑی تھوڑی پلانی چاہیے اس پچھلے امر کے فائدہ کو خیال سے آب برگ خرفہ ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کرتے ہین پس جس شخص کو قے بافراط عارض ہو چاہیے کہ بہت جلد دوا پلائی جاے — جو ادویہ مقوی ہین اونکی قوت کو درجات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بھی خیال ضرور ہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہے اور خصوصاً خریق کے استعمال کے شرائط قرابادین اور ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنی چاہیین **فصل سترہوین حقنہ کے بیان مین** حقنہ ایک علاج عمدہ ہے آنتون کی فضول دفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور مثانہ اور اونکے اورام کے بارہ مین بھی نافع ہے اور امراض قولنج کو بھی مفید ہے اور جذب فضول کا اعضاے رئیسہ جو معدہ سے اوپر ہین بھی کرتا ہے — اگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے اور تپ عارض ہوتی ہے اور باوجود بعد استفراغ کو امعاء وغیرہ مین باقی رہ جاے اوسکے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہے جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہے اور جس طرح کرنا چاہیے اوسکا ذکر قولنج کے باب مین کیا جاویگا — غالباً افضل اوقات حقنہ لینے والے کی یہ ہین کہ مستلقی ہو اور پھر چیت لیٹ جاے اور بطرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اوسوقت ہوا سرد ہو لیکن دونون وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت مین کرب اور اضطراب اور غشی کم ہوتی ہے — حمام کی خاصیت یہ ہے کہ اوس سے اخلاط مین ثوران اور تفرق پیدا ہوتا ہے اور حقنہ اخلاط البتہ کو جذب کرتا ہے — اسیواسطے بہتر نہین ہے کہ قبل حقنہ کے حمام کرے جس شخص کے امعا مین عفونت یا لسعنگی ہو اور سبب حمی خواہ اور کسی مرض کے حاجت حقنہ کے ہو اور خوف ہو کہ شاید حقنہ سے اخراج مواد نہو بلکہ دواے حقنہ بھی رک جاے اوسپر واجب ہے کہ اپنی مقعد اور ناف کو اور گرد اگرد اسکے سینکا کرے یا جرے وغیرہ کو گرم کر کے **فصل اٹھارہوین طلا کے بیان مین** طلا کا بھی معالجات کی اقسام مین ایسا ہے کہ خاص مقام پر اسکا اثر پہونچتا ہے اور کبھی کسی دوا مین دو قوتین ہوتی ہین لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت کثیف کے

واسطے کہ آنکی خفت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اس وقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو تو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جاوے گی اور
کثیف قوت نافذ ہونے سے رکی رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اوسکا نفع پیدا ہو گا اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے دہنیا جو کہ
ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیا جاوے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہی مگر ضماد مین کسیقدر چپچپاہٹ ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ اور
اوچھوٹے کو ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاء رئیسہ مثل قلب اور جگر کے تدبیر بذریعہ طلا منظور ہو کپڑونکے ٹکڑے عود اور صندل مین بسے
ہوئے کام طلا یا خوشبو کا کرتے ہین جب اون اعضاء مذکورہ گرم کیے جاتین

فصل انیسوین نطولات کے بیان مین

نطول تریڑے کو کہتے ہین یہی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے منظور ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جب
اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اوسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد
سے تریڑا دینا چاہیے تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے دور ہو جاوے آب سرد سے عضو مذکور مضبوط ہو جاوے اور اگر انصباب مواد کا اوس
عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین

فصل بیسوین فصد کے بیان مین

فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اوس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین زیادہ ہو اور کسی رگ مین
کم اور بیشی نہو۔ فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے۔ اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اوسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوسرے
جو مریض ہو۔ یہ دونون شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجاوے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر
مجتمع ہون۔ آمادہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ
شگافتہ ہونے اوس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اوسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اوسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ
جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اونکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام احشا کو اور
کے ہون۔ خواہ جو لوگ کہ اونکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت اوسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورات کا حیض بند ہوا ہے
دونون بھی تیئہ انکے ابدان رجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔
ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اونکے اعضائے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اونکے گرم ہون پس ان لوگون کو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین
فصد انکی کہولی جاوے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور بھی جو لوگ ایسے ہون کہ اونہین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے
پہونچا ہو اور کبھی منجملہ اس احتیاط کے انکی فصد لیجاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جبکہ باطن مین ورم ایسا ہو کہ اوسکے شگافتہ ہونے کا خوف
قبل ورم پختہ ہونے کے کہ انکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف
وقوع سے ہے اور پیدا نہون اوسمین نہایت جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جاتین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک
کرنا لازم ہے اسلیے کہ اسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہو کر تمام بدن مین جاری ہوتی ہین اور خون صالح
سیل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوایل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی
ضرورت ہوتی ہے کہ اوس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جس وقت نضج مادہ کا ظاہر ہوا اور زمانہ ابتدا سے مرض کا گذر جاوے اور زمانہ
انتہا کا بھی تمام ہو جاوے اوسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کہولنی چاہیے۔ پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض
فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اوسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اوسدن مرض کا ثوران اور غلبہ

ہوتا ہے — اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہون اور ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو لیکن مادہ خون کا نکالنا ہرگز جائز نہین ہے — بلکہ اگر بدون
فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون
باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جاسے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے — جس شخص کی فصد زمانہ دراز سے کھلی
اور چار دن مین زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤن ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہے مگر بقیہ خون اسقدر رہے جو بیوست فصل کو دافع ہو
اور مفصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے — اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اغلاط
کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور غشی اول فصد مین واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنے جاری ہونا خون کا — اگر قے ہوئی ہو فصد
لینے سے خون برابر نہین ہوتا اور اسطرح کہ اگر اور فصد کہلنے کے قے ہو خون بند ہوجاتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود
بند نہین ہوتا جب تک بند نہ کیا جاسے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہین ہوتی ہے — حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہین
مثلاً حیض قوی روکنا منظور ہو اگر قوت وفا کرے — یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلای خون کے پیدا ہون جو اوپر مذکور ہوچکے
فصد واجب نہین ہوتی بلکہ اگر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد لی جاے خوف
ہلاکت مریض کا ہوتا ہے — جسکے بدن مین خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہین کہ پہلے اوسکی فصد کھولو بعد ازان بذریعہ اسہال کے استفراغ
کرین — بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے اون شرطون سے جو آئندہ ہم مذکور کرین اور اعتبار عادت کا بھی کرنا چاہیے کہ طبیعت معتاد
اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے — جس شخص کی بدن مین خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن مین کثرت ہو اور اگر اوسکی فصد
کھولین خون صالح نکلجائیگا اور خلط ردی غالب ہوجائیگی — اور جس کا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اوسکا
مائل ہونا ضرر عظیم اوس عضو مین پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالین اور بعد ازان غذا
خوشگوار کہلائین اور پھر دوبارہ فصد کھولین چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجائے اور اچھا خون باقی رہجاے — اگر فاسد خون مین اخلاط صفراوی
ملے ہون اونکے استفراغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ سنا کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اونکے تسکین کی فکر کیجاسے اور مریض کو سکون اور آرام
دینے مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے — اور اگر اخلاط غلیظ ہون قدما اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف استحمام کی دیتے تھے اور اسکا راستے
ضروری ہونے چاہیے پہلے کو زیادہ حکم دیتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور بہی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے سکنجبین لطیف جسمین
زوفا ہو پلاتا تھا جو اسطوخودوس ہو پلاتے تھے — اگر باضطرار فصد کے حاجت ہو باوجود ضعف قوت کی بوجہ غلبہ حمی یا اور اخلاط کے جو ردی ہون لیس چاہیے
کہ فصد چند مرتبہ کھولی جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہے — باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن نشتر ایسی فصد سے
خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہین نکلتا ہے — اور چوڑے مونہہ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور
تنقیہ خوب ہوجاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اوسکے حق مین بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلواتے اور فربہ لوگون کو
بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑون مین فصد واسع بہرحال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہوکر رک نہ جاے اور تنگ مونہہ کی فصد گرمیون مین اگر حاجت ہو
بہتر ہے — ہر وقت فصد کھولنے کے مقصود یہ ہے جسکی فصد کھولی جاے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے
اور غشی بھی پیدا نہین ہوتی حمیات مین اگر شدید ہون تا امکان فصد سے اجتناب اولی ہے اگر التہاب شدید پیدا ہوا ہو اور کل حمیات
جو غیر حادہ ہین اونکے تا انتہا ابتدائین اور ایام دورہ مین اور بعض حمیات کی ہمراہ تشنج ہو یا وصف حاجت کی بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

کہ تشنج جس وقت پیدا ہوتا ہے یا بیداری پیدا ہوتی ہے خواہ پسینا زیادہ نکلتا ہے یا قوت ساقط ہوتی ہے انہین اعراض کی مقابلہ کے واسطے کسی قدر
خون زائد رہنا چاہیے جو بمقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے۔ اسی طرح جس محموم کی حمی عفونیہ ہو اور فصد کھولی جاسے واجب ہے کہ خون
کم نکالین تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا ساز وسامان باقی رہے۔ پھر اگر تپ مین التہاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو جس کا عادتاً
لحاظ کرکے فصد کھولنی چاہیے۔ پھر قارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بھی عظیم اور سخت مین انتفاخ ہو اور حمی ایسی نہ ہو جس سبب سے
بدن مین انحلال اور رطوبات کا فنا آنا فانا اور لاغری بڑھتی جاتی ہے پس بروقت خلاء معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر قارورہ عفونت
رقیق ہے خواہ ناری ہے اور سخت ہوتا جاتا ہے ابتداء مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نہ چاہیے۔ اگر حمی مین فترات اور سکون پیدا ہوا ہے تو اوس
زمانہ مین فصد کا موقع ہے۔ لرزہ کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لرزہ قوی ہو ہرگز فصد نکھولنی چاہیے۔ رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر بسبزی
مائل بسپیدی ہو فوراً بند کردینا چاہیے۔ ملاحظہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو اور نہ اخلاط خام بارد غلبہ کرے۔
پھر اگر تپ مین فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اس قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محموم کے فصد مناسب
نہین ہے اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دن کی مدت مین بھی ہر وقت فصد جائز ہے یہ رای جالینوس کی ہے۔ لیکن روز چہارم قبل
فصد اولیٰ ہے بہ نسبت بعد اس زمانہ کے۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہون اور فصد مین تقصیر ہو جاے پھر جو وقت کیون نہو
فصد کھلوا لینا چاہیے بعد حاجت اوس چیز کو۔ اکثر بعض حمیات مین گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا
ہوتی ہے اسواسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کیوجہ سے کم ہوجاتی ہے۔ مگر یہ فصد بلا حاجت اوس وقت جائز ہے کہ سحنہ اور نفوخ وغیرہ
رخصت فصد کی دیتے ہون۔ حمی دموی مین استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتدا مین خون بافراط نکالنا جائز نہین ہے اور بروقت
نضج کے فصد مفرط ضرور ہے اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہوجاتی ہے۔ جو مزاج بشدت بارد ہو اوسکے بدن کی فصد
نکھولنی چاہیے اور جو بلاد بشدت سرد ہون اونمین بھی استعمال فصد کا ناجائز ہے۔ اور بروقت درد شدید کے اور ابتدا ہیضہ تمام کے
جو محلل ہو اور عقب جماع کے اور تا امکان اوس سن مین جو چودہ برس سے کم ہو اور نیز ضعیفون شیخوخت مین بقدر امکان ہان اگر اعتماد [illegible]
پر ہو یا عضل کا اسطرح پر کہ سختی اور ڈھیلے ہون ورگ کشادہ کی رگونکی اور ادنکا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہوا ہے مشائخ اور کم سن لوگون کی
فصد پر جراحت ہوسکتی ہے۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑی تھوڑی فصد سے فرق کیے جاتے ہین۔ جنکے بدن زیادہ لاغر ہون خواہ
زیادہ فربہ ہون خواہ بدنمین زیادہ تخلخل اور ڈھیلاپن ہو خواہ بدن سپید اور ڈھیلے ہون خواہ زرد بدن کہ اونمین خون بہ قلت معلوم ہوا ہو اونکی
فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہے جب تک ممکن ہو۔ اور جن ابدان کے امراض طولانی ہو چکے ہون اونکی فصد بھی نلینی چاہیے مگر اسکے
فساد خون اون ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پھر مضایقہ نہین۔ گو خون کو بتامل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑھا ہو نکالنا چاہیے اور
سپید اور رقیق ہو فوراً بند کردینا واجب ہے کہ ایسے خون کے نکالنے مین خطرہ عظیم ہے۔ بروقت امتلای طعام کے بھی فصد سے
اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگون کے جذب نہو عوض اوس رطوبت کی جو فصد سے نکل گیا ہے۔ اور بروقت امتلا
معدہ و امعا کی فضلہ محبوس خواہ اوس فضلہ سے جو قریب نہ محبوس ہو الغرض فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کی نکالنے
مین کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے معدہ اور قریب معدہ کے فضول کو بذریعہ قے کے اور نیچے کی امعا کا ثفل جسطور سے نکل سکے
گو بذریعہ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے۔ جس شخص کو تخمہ عارض ہو اوسکی فصد بھی نلینی چاہیے بلکہ اتنی مہلت دینی چاہیے کہ تخمہ منہضم ہوجا

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد
پر بھی جراءت نکرنی چاہیے خصوصاً ناہار ہو نہایت مضر ہے — جس کا فم معدہ ذکی الحس ہو اوسکی شناخت لاذع اور تیز چیزون کے کہلانے سے
ہوتی ہے — اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہے — اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور بکثرت تولد
اس خلط کا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اوسکا منہ تلخ
رہتا ہے — یہ لوگ اگر انکی فصد کہولی جاے اور انکے فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلی سے نہ کی ہو تو فصد سے خطر عظیم پیدا ہوگا اور بہتیر بعض کی
ہلاکت عارض ہوتی ہے — پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اوسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کہلا دینے چاہیئیں جو کسی
خمر اور خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون — اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبودار گرم
چیزین پڑی ہون — خواہ پودینہ کا شربت اور معجون مسک اور شربت ... مسک پلاکر بعد ازان فصد کہولی جاے — اور جسکے معدہ مین
صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اوسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کراکے اوسکے بعد چند لقمہ کہلائین اور تہوڑی دیر آرام دیکے بعد ازان
فصد کہولی جاے اور بدل تحلل اوس خون جیسا کہ جو فصد سے خارج ہوگا اوسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب مع اوسکے ثفل کے کہلاوین
کہ اگر وہ ہضم ہو جاویگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہو بعد ازان فصد کرنی چاہیے — کبھی نکسیر زیادہ
چلنے کی وجہ سے کبھی رگ ہی فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کو خون کے
روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کر بند ہو جاے اور یہ علاج
قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد مین زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کہولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار اور ضرورت
ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایکدن کے بعد دوسرے روز — اور ہر مرتبہ خون کم لیا جاے اگر ممکن ہو — حاصل یہ ہے شمار
فصدون کا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین — جو فصد بلا حاجت کہلتی ہے اوسی سے
صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور اوسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کرین — اور جو شخص دوبارہ
فصد کہلواتے اور پہلی فصد سے اوسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیئے کہ دوبارہ کی فصد مین اوسکی رگ طول مین کہولی
جاے تاکہ حرکت متصل کی اوسکے التیام اور ترک جانے سے باز رکہے اور فصد وسیع کہولی جاے اور اگر باوجود اسکے خوف یہ ہو کہ خون بند
ہو جاے گا باعث جلد التیام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بہگو کر رکہین اور اوپر اوسی مقام سے پٹی باندہین اور اگر شدت
درد وقت فصد کے ہو روغن لگادین بسبب سرعت التیام یعنی زخم کے بہر آنے کو منع کریگا اور درد بھی کم ہو جاے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن
زیتون وغیرہ اوس مقام پر لگائین اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اوسکے بعد کپڑے سے ملین — سو رہنا درمیان فصد
اول اور فصد دوم کے بہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے — وہ قواعد بھی یاد کرنی چاہیئن جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس مین
بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اوس روز کا کرین جبکہ ... ن ہوا جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکے نزدیک ہے
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد اون لوگون کی جنکا مزاج مین سوء ... اور فصد چاہین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو
اور دوبارہ نوم مین ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا نہو — یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کہولنا تا فرصت کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مفصود کے

اگر مقصود تنقیہ نہو تو نہایت کم یہ ہے کہ ایک ساعت کا فاصلہ دونون فصدون مین کیا جاوے — ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بہر خون فصد کا بند نکیا جاوے
— فصد صورت بغیر تنقیہ مناسب اوسکی ہے جو ایک بدن دوسری فصد کہلوانیکا قصد کرے — اور جو غرض مین فصد اوسکو مناسب ہے جو دوسری فصد
ایک ساعت کہلوا سکے — اور طولانی فصد اوسکی کہولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کہلوانے کا قصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ چند
دنون تک برابر فصد کہلوا سکے — جسقدر فصد کے بعد درد زیادہ ہو دیر مین زخم بہرتا ہے — دوسری فصد مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا
ہوتی ہے اگر اینکہ دوبارہ فصد لینے والا کیا کہا ہے — پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سو ہضم ہو فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوا اسلیے کہ
نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہین — منجملہ فوائد دوبارہ فصد کہولنے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت مقصود کی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ تمام
پورا ہوجاتا ہے جسقدر استفراغ واجب ہو — دوسری فصد بہتر یہی ہو کہ دو تین دن کی تاخیر کرکے کہولی جاوے — بعد فصد کے بہت جلد سو جانے کو
اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہے — قبل فصد کے استحمام سے اکثر دشواری خون برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور
جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اوسکا واسطے تفرش اور پہیلنے کے مانع برآمد خون کا ہوتا ہے ہان اگر مقصود کا خون بہت غلیظ ہوا اوسوقت استحمام سے
یہ مضرت زیادہ پیدا نہین ہوتی — فصد کہلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کہانا نکہاوے بلکہ بتدریج غذا کو بڑہاوے اور
پہلی غذا لطیف کا استعمال کرے اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری بہی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کیطرف میلان خاطر رکہے — اور
استحمام محلل بعد فصد کے نکرے — جس شخص کی ہاتہ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو جاوے چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتہ کی فصد کہلوالے خواہ مقام ورم پر مرہم
اسفیداج رکہے اور گرد اوسکے مبردات قویہ کو ملا کرے — جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہوا اور فصد کہلوالے بعد فصد کے شریان اور
اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہو جاتین گے پہر اونکی اصلاح محتاج فصد ہنو اتنی کی ہوگی — خصوصا سوداوی
محتاج فصد ہنو اتنی کا ہر فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہے اور زمانہ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہوتے ہین ازانجملہ سکتہ ہے — اکثر اوقات فصد
کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تخلیل عفونت کرتے ہین — جو صحیح آدمی فصد کہلوالے اوسپر واجب ہے کہ استعمال
چیزکا جو باب شراب مین مذکور ہوچکا ہین — یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ فصد کی رگین آوردہ بہی ہین اور شریانین بہی مگر شریانین کم کہولی جاتی ہین
— اور یہ وجہ اوس خطرہ کے جو شریان کے کہولنے سے پیدا ہوتا ہے اوسکے جہپٹنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون جاری
ہو جاتا ہے کم ضرر یہ ہے کہ ابو سیما لیعنی سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب نشتر باریک اور تنگ لگایا
جاوے — بالجملہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جاوے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اون امراض مین جنکی نسبت فصد دلالت کرتی
اور اکثر شریان کی فصد اوسوقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اوس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہو اور اوس
مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اسوقت جب ایسی شریان قریب کی فصد کہولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے اسشرطیکہ اوسکے کہولنے
مین خطرہ اور اندیشہ نہو — جو رگین ساکن ہاتہ مین کہولی جاتی ہین شمار مین چہ ہین قیفال لیعنی سرارو اور اکحل لیعنی ہفت اندام اور
حبل الذراع اور اسیلم اور الابطی جو شعبہ باسلیق کا ہے اور سرارو سب سے زیادہ اسلم ہے لیعنی اوسکے کہولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین
ہے — پہلی تینون رگین اکحل باسلیق ابطی ابض سے اوپر کہولی جاتین لیعنی جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جہکتا ہے اور جہان ہاتہ کے
خم پیدا ہوتا ہے اوس سے تہوڑا اوپر ہی ہو کہولنی چاہیے لیعنی پٹی نیچے باندہ کہ جب رگ اوپر برآمد ہو کہولی جاوے اور ابض کے نیچے خواہ اوسکے
کہولنی چاہیے تاکہ خون بخوبی برآمد ہو جسطرح دہار جہوٹی ہی جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین پٹی پر آفت پہونچنے کا خوف نہین

اور نہ شریان کو آفت پہونچتی ہے ۔ اور اسی طرح قیفال کو اگر فصد طول مین کھولی جاسے دیر مین زخم پورا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ رگ جو ڑ سے تعلق رکھتی ہی اور جو رگ مفصل نہو اور جوڑ سے بے تعلق ہو اوسکی فصد طول مین اچھی ہے ۔ عرق النسا اور اسلیم کی دینز او ر رگون کی فصد بین مین بھی صاحب یہی ہے کہ طول مین کھولی جاے ۔ اور معتدنا مناسب ہو کہ قیفال کی فصد اوس عضلہ کی سر سے نشتر دور رکھے جو موضع نرم مین اوسپر پایا جاتا ہے کو واقع ہے اور وسیع زخم لگایا جاے اور دوہرا نشتر نہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہو گا ۔ اکثر فصاد کو اگر مقام قیفال مین خطا ہوتی ہو ایسا ہی نشتر لگانے سے برائی پیدا نہین ہوتی کو کہ کہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط کرنے زخم لگانے سے ہوتا ہے ۔ اور جانا زخم قیفال کا دیر مین او سوقت ہوتا ہے کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کہولنی اوسوقت چاہیے کہ دوبارہ پھر کہولنے کی ضرورت ہو ۔ اگر قیفال نظر نہ آوے اور ملنا دشوار ہو اوسکا کوئی شعبہ جو گردن کی جانب وحشی یعنے بیرونی جانب مین بطرف انگوٹھے کی سیدہ مین تلاش کرکے کہولدیا جاے ۔ مفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہے اوسمین نشتر لگنے کا خوف ہے اور کبھی بیچ مین دو پٹھون کے ہوتی ہے لہذا واجب ہو کہ یہ رگ طولاً کہولی جاے اور لگا کر فصد کہولنی چاہیے یعنے اوچھا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو ۔ اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھا دراز ہوتا ہو جیسے تار اسکی شناخت کرکے فصد کہولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نشتر اوسی پٹھہ تک پہونچے ورنہ خدر پیدا ہو گا ۔ جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہے اوسکے ہاتھ مین یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے ۔ اگر خطا سے اس پٹھہ مین نشتر لگ جاے بہت اذیت ہو گی اگر غلطی سے پڑ جاے پھر فصد کے پورے کی تدبیر نکرنی چاہیے اور اوسپر ایسی چیز رکہنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو کی جراحات کا علاج ہے اور اوسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہے ۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شی ٹہنڈا کرنیوالی نہ پہونچے جیسے آب برگ کدو اور صندل وغیرہ بلکہ اسکے گرد اور تمام بدن مین روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے ۔ حبل الذراع کا بھی سورا کہولنا مناسب ہو مگر اسکے دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اسوقت ترچھا چاہیے طول مین کہولنی چاہیے ۔ باسلیق مین خوف یہہ ہی کہ اوسکے نیچے شریان ہو اوسکی حفاظت ضرور ہے اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچیگا خون بند نہو گا خواہ بند بدشواری ہو گا ۔ بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہین جب ایک شریان دکہائی دے فصاد گمان کرتا ہے کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے سے رہائی حاصل ہوی اور اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہے لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہو ۔ جب پٹی باندھتے ہین اکثر اوقات وہ مقام بہول جاتا ہے لیکن یہ بہولنا کبھی بوجہ برابر ہونے شریان کے ہوتا ہے اور کبھی باسلیق ہولتی ہے اور کوئی کیون نہین بہولے چاہیے کہ پٹی کہولکر لیلین اور نرم نرم مالش کرین بعد از ان پہر پٹی باندہین اگر پہر بہولے دوبارہ یہی ترکیب کرین پہر بھی اطمینان نہو کچہ حرج نہین باسلیق کو چھوڑ کر اوسکا شعبہ جسکا نام الطی ہے کہولین اور وہ شعبہ پہونچی کی جانب اتسی یعنے اندرونی ہے ہے نیچے ہٹ کر باسلیق سے اسلیے کہ بہول جاتین اکثر غلطی واقع ہوتی ہے باسلیق شریان سے مشتبہ ہو جاتی ہے اکثر بوجہ باندہنے اور بہولنے کے حرکت شریان کی ٹہر جاتی ہے جب وسکو اوٹہاتے ہین اور شہوق پیدا کرتے ہین گمان ہوتا ہے کہ کوئی ورید ہے اسی وجہ سے فصاد کہولدیتا ہے ۔ جسوقت کسی رگ کی بندش کیجاے اور بعد بندش کی مثل انہ اسکے خواہ مثل چنے کے گول گول کچہ برابر ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہے جو باسلیق کے اشتباہ مین مذکور ہو چکی ۔ باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اوتار کر کہولین خطا سے اسلم ہو گی نشتر کا مسلک خلاف جہت اوس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کو قریب ہے ۔ خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہے بلکہ اوسکے نیچے ایک عضلہ بھی ہے اور ایک پٹھہ ہے ان دونون کے سبب سے بھی خطا واقع ہوتی ہے اور اسکی خبر اوپر باب تشریح مین ہم دے چکے ہین ۔ باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچنے کی

شناخت یہ ہے کہ خون رقیق اشقر اور چہلتا ہوا نکلا اور مجس مین نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کر کے موہنہ مین زخم کے لتیم ارنب لبنی جو گوش
بہر دینا چاہیے جس مین تہوڑے سے دواے کندر اور دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تہوڑی سی بیٹکری سبز اور بیٹکری سرخ ملی ہو اور سرد پانی اوسپر
ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندہنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہو جاے اگر بند ہو جاے تین روز تک ہرگز نہ کہولین اور بعد
تین روز کے بہی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہے اور گرد زخم کے ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے ہین
تاکہ سمٹ کر اوسکا منہہ گوشت اس پر جم جاے کہ اس جہت سے خون بند ہو۔ اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مرجاتے ہین۔ اور
اکثر کی موت اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ تحمل اوس سخت بندش کا جو لغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہے نہین کرسکتے وہ بندش ایسی سخت
ہوتی ہے کہ عضو کی موت اوس سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ خون کبہی اور وہ سے بہی بعد فصد کے جاری رہتا ہے
۔ اور یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ قیفال سے اکثر اون خونکا استفراغ ہوتا ہے جو ترقوہ اور گردن سے اوپر ہے اور بہت کم گردے کے نیچے کا
خون برابر ہوتا ہے۔ اور اطراف تک اور شراسیف سے نیچے کا استفراغ بکار آمد نہین ہوتا اور شراسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہین
ہوتا اور نہ اسافل بدن کا تنقیہ ایسا جو تنقیہ مین شمار ہو سکے۔ ہفت اندام کا حکم متوسط ہے درمیان سر اور باسلیق کے اور اس
فصد سے استفراغ اطراف تمام بدن یعنی از سینہ تا اسفل ہوتا ہے۔ حبل الذراع مثل قیفال کے ہے۔ اسیلم کا ذکر اسواسطے کیا
جاتا ہے کہ داہنے ہاتہ کی یہ رگ کہولنی درد جگر کو مفید ہے اور بائین ہاتہ کی اوجاع طحال کو مفید ہے۔ اور اسپر پٹی نہین باندہی جاتی
جب تک کہ خون خود بخود بند نہو جاے۔ اور جسکے بدن کی یہ فصد کہولی جاے اوسکا بدن آب گرم مین رکہنا چاہیے تاکہ خون بند
نہو اور بہ سہولت نکلے اگر خون بدقت نکلتا ہو جیسے اکثر مفصود کا یہی حال ہوتا ہے۔ افضل فصد اسیلم کی یہی ہے کہ طول مین ہو
ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہے۔ جو شریان داہنے ہاتہ کی کہولی جاتی ہے وہی ہے جو ہتہیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام
کے واقع ہے اوسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے ہے اس میں عجیب ہے جالینوس نے خواب مین دیکہا کہ کوئی شخص اوسے اس
رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اوسوقت جالینوس درد جگر مین گرفتار تہا خواب سے چونکے اور فصد کہولی اور فوراً درد زائل ہو گیا۔ کبہی
ایک اور شریان جو پشت اس رگ کی مائل بطرف باطن کف کے ہے اسی فائدہ کے واسطے کہولی جاتی ہے۔ جو شخص ہاتہ کے کسی رگ کی
فصد کہلواے اور خون نہ برامد ہو پس براہ غلط اوسکے پیچ پیچ کرنے اور اوسپر سخت پٹی باندہنے اور بکرار نشتر لگانے مین احتراز کرے بلکہ
دو دن خواہ ایک ہی روز یون ہی رہنے دے۔ پہر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگاوے
اور اوس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہین ہے۔ زور سے باندہنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اوسکو گلاب خواہ آب سرد سے
تر کرنا بہتر ہے۔ واجب ہے کہ پٹی بندہی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹاے اور بعد فصد کے بہی اوسکا سرکانا جائز نہین ہے۔ لاغر
اندام کو پٹی بہت کس کر باندہنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ اونکی رگین خالی ہوتی ہین اور جب خون نکلتا ہے بدون سخت بندش
کے اوسکا بند ہونا نہین ہو سکتا اور سخت بندش سے عضو مشدود کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اوس عضو مین فساد عارض ہوتا ہے
اور فربہ اندام کی رگین جب تک کس کر باندہی نہ جاوین بخوبی ظاہر نہین ہوتی اسلیے ڈہیلی باندہنی مناسب نہین۔ کبہی بعض فصاد
جو خوب واقف اور ماہر ہین ایک لطف کی یہ بات کرتے ہین کہ درد مخفی ہو جاتا ہے اس طرح کہ ہاتہ کو
بیچ رگ کے پٹی مضبوط باندہتے ہین اور تہوڑی دیر چہار بنے رہتے ہین شاید درد نیچے تک اوتر کر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہے

اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کا باریک سی کو اوس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہین اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے درد مین تخفیف پیدا
کرتی ہے زخم کے بند ہو جانی کو دیر تک روکتی ہی — جو رگین اوپر مذکور ہو چکی ہین اگر ہاتھ مین ظاہر نہون اور اونکے شعبے ظاہر ہون لازم
ہے کہ شعبے کے مقام پر ہاتھ کو دبائین اور ملتے رہین اور دیکھین اگر بعد ترک مالش اور دباو کے خون اون شعبونکی طرف کرتا ہے اور اونکو بہہ
دیتا ہے تو انہین شعبون کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اون شعبونکو نشتر سے نہ چھیڑین — اگر ہاتھ کا دھونا ابتدائے فصد کے بند ہونے کے
پہلے جلد کو کھینچین تا کہ زخم چھپ جاوے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیلائین اور پٹی کو درست کر کے باندھین یا ڈھیلا کر دین یا
روغن کتان سے بھیگا ہوا روئی کا تر کر کے پٹی کے نیچے رکھین اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے دوڑا بٹا ہوا — اگر زخم کو سونے سے پہلی بار اٹھانا
ہو چاہیے کہ اوسکو بہ نرمی دور کرین اور کاٹنا مناسب نہین ہے اور ایسے لوگون کے دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جا سکے — یہ
بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بندش کے اوقات معین ہین اگرچہ مختلف ہین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اونکے
بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر نمبری کے سے زائد خواہ چھ رطل یعنے ڈہائی سیر نکلے تو اون مین حالت غشی نہین آتی اور اونہین اسکا
تحمل ہو سکتا ہے اور بعض لوگ کی بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ اونہین اسکا تحمل ہوتا ہے کہ اس مقدار کے
بارہ مین تین باتونکا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور تیسرے پہلے خون غلیظ نہیں
نکلتا ہی بلکہ رقیق اور پتلا نکلتا ہی اسوجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاء خون کی موجود ہون اور شاہد حال
سے فصد واجب ہو پس فصد کرنے مین سستی کرنی نہ چاہیے — کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے مثلاً جبکہ ورم کسی
بدن مین اسلیئے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون مین پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پر جب ورم کے قریب کا خون
آتا ہی سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بر وقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر درمیان
نکلنا خون کا موجب خوف مقصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جاوے یا نبض صغیر ہو جاوے خصوصاً وہ صغیر جو اکثر [illegible] ہو تو
خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جماہی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی چھوٹا ہو جاتا رنگ متغیر ہو جاوے
بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جاوے اوسوقت اعتماد نبض پر کر کے [illegible] اور ضعف کے روکنا چاہیے جن لوگون کو فصد
بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہین جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکا بدن ڈھیلا اور متخلخل ہوتے ہین — اور جنکو
دیر مین غشی لاحق ہوتی ہے اونکے بدن معتدل اور گوشت اونکے سخت ہوتے ہین — اطبا کہتے ہین کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ
بہت سی ہون نوکدار بھی ہون اور [illegible] اور نوکدار بہتر [illegible] رگ [illegible] جیسے [illegible] وغیرہ — ایضاً
فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ [illegible] ہونی چاہیے اور [illegible] خواہ [illegible] کا بھی اوسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور مرغ کا گوشت
کباب اور دواء مصبر اور کندر اور نافہ مشک اور دواء المسک [illegible] کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو
غشی آجاوے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے — اور اکثر اوقات ان چیزونکا پاس نہونا [illegible] کی
مفصود کی موت ہی ہوتا ہے اسطرح سے کہ بروقت غشی کے فوراً [illegible] اوسکی حلق سے [illegible] اور [illegible] کراسکو [illegible] خوشبو
نافہ کی سونگھاوے اور دواء المسک تھوڑی سی پلاوے خواہ قرص مشک کھلاوے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہے — اگر
خون بند ہو جاوے پس مرغ کے گوشت اور دواء کندر سے پہرے(؟) دینا چاہیے — اگر غشی تا وقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہین ہوتی بلکہ بعد بند

خون کو پیدا ہوتی ہی لیکن اگر بافراط نکلا اوسوقت اثناء براز خون مین بہی خوف عروض غشی کا ہوتا ہے — لیکن حمی مطبقہ مین فصد کیوجہ اگر قریب بغشی پہونچ کچہ مضائقہ نہین بسطرح ابتدای سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام عظیم اور مہلک ہون خواہ ایسے اور وجع شدید اور محلل ارواح ہون لیکن ایسی فصد اوسیوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو — اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتہون کی رگونکا بیان بہت بسط سے کر رہے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہے اور پانونکی رگونکا حال چہوٹا جاتا ہے اور سوای پانون کو اور مقامات کی رگین جنکی فصد کہولی جاتی ہے وہ بہی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہے کہ اسی سلسلہ مین اون رگونکا بیان بہی مسلسل کرین — پانون مین ایک رگ عرق النسا نام رکہتی ہے اور اسکی فصد یا نیچے وحشی کعب کے خواہ اوپر کہولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر رگ سے کعب تک پٹی باندہی جاتی ہے اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہے — مناسب ہے کہ اس فصد کے کہولنے سے پہلے استحمام کرے اور صواب یہ ہے کہ طول مین یہ رگ کہولی جاتی اور تو شعبہ ہو اور اگر نہ ملے اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پانون کی اونگلیون سے کہولا جاوے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کو مرض مین بڑا ہے اسی طرح نقرس اور دوالی مین اور داء الفیل جسے پیل پا کہتے ہین اور دوبارہ کہولنا عرق النسا کا دشوار ہے — ایک رگ پانون مین اور ہے جسے صافن کہتے ہین اور یہ رگ اطراف انسی کعب کی ہے اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اسکی فصد واسطے امراض اون اعضا کو مفید ہے جو زیر جگر واقع ہین اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضای سافلہ کے بہی اس فصد سے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے ادرار حیض کا بخوبی ہوتا ہے اور بواسیر کے منہ بہی کہلجاتے ہین — قیاس عقلی اسبات مقتضی ہے کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایکسا ہو جیسا کہ ان تشریح پر مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ نسبتاً زیادہ ہے شاید یہ بات بوجہ محاذات کی پیدا ہوتی ہے — فصد صافن کی افضل علامت یہ ہے کہ بطور تورب کہولی جاوے بجانب عرض کے — منجملہ پانون کی رگونکے مابض بہی ہے اور یہ رگ اندرون زانون مین واقع ہے اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہے — لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے ادرار حیض کے اور اوجاع مقعدہ اور بواسیر کے — منجملہ اون وہ رگ ہے جو پس عرقوب یعنی پیچہ پاشنہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اسکا حال بہی وہی ہے جو صافن کا فصد مین ہے —
خلاصہ یہ ہے کہ پانو کی رگین ایسی ہین کہ اونکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہے جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض سوداوی ہون — اونکی فصد پانوکی رگونکی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بہ نسبت ہاتہ کی رگون کے — جو رگین اطراف مین سر کے کہولی جاتی ہین سوای وداج کے اور رگونکی فصد سے سب کہولنی افضل ہے — یہ رگین بہی کچہ از قسم اوردہ ہین اور کچہ از قسم شراین کی ہین — اور وہ جیسے کہ عرق جبہہ یعنی پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کہڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر مین سر کی گرانی پیدا ہو اور آنکہونکی گرانی کو مفید ہے اور جو درد سر مزمن اور لازم ہو — اور جو رگ سر کے بیچ مین ہے شقیقہ کی اور قروح سر کے واسطے کہولی جاتی ہے — دونو رگین جو کنپٹیون پر لپیٹی ہوئی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خوب دبانے گلے کے — اگر یہ کہ کنپٹی گرہ لگایا جاوے اور اکثر تاسور پڑجاتا ہے اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہے اور انکی فصد سے دردسر اور شقیقہ اور آشوب چشم جو مزمن ہو اور رمد یعنی دکہنا اور جہلی جو آنکہ پر پڑتی ہے اور پلکون کی کہجلی اور پلکون کے بثور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہے —
تین اور رگین چہوٹی چہوٹی پیچہ اوسی مقام کی ہین جہان پر کان کی لو بالون سے ملتی ہے ایک اونمین سے بہت ظاہر ہے اوسکی فصد ابتدای نزول الما مین مفید ہے اور سبب یہ ہے کہ دوسری بخارات بطرف سر کے اوٹہین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسطرح کان کی زخم کو جو اوسمین گردن سکے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہے بعض لوگ جو مدعی اسبات کی ہین کہ اگر لیس گوشت کی دونو رگین فصد مین کٹ جاتین

دہن ان مفصدوں کی منقطع ہو جاتی ہے جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہیں اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہیں جالینوس اس
حکم کا منکر ہے۔ انہیں اوردہ سے وداجین بھی ہیں اور وہ دو رگیں ہیں جو ساتھ ہی ابتدای جذام میں کھولی جاتی ہیں اور خناق
شدید او ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ میں پیدا ہوا ور بہر لینے دمہ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہوا ور امراض طحال اور
جنبین میں بھی انکی فصد کھولی جاتی ہے۔ انکی فصد میں نشتر کو کرار در کار ہے چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت یہ ہے کہ اوجیر
ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اوس رگ کی جسکی فصد کھولی جاتی ہو اس بندش سے رگ ابھر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہے اور بعد
ازان دیکھیں کہ کسطرف زیادہ ہٹتی ہے اوسکے مخالف جہت میں رگ کو چھیڑنا چاہیے۔ اور جسکا نام کا اس رگ کی فصد کے واسطے عرض
میں چاہیے نہ طول میں جیسے فصد عرق النسا او صافن میں کیا جاتا ہے بلکہ فصد اس رگ کی طول میں ہونی چاہیے۔ انہیں کو ان میں سے
وہ رگ ہے جو ارنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہے اسکی فصد کا مقام وہی ہے جہان سے دونون کناری بینی کی الگ ہوئی ہیں یعنے وہ مقام جو انگلی
سے دبایا جاے اوسوقت ناک کی دو حصہ معلوم ہوتے ہیں اسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اس سے بہت کم نکلتا ہے اس رگ کی فصد
کلف یعنی جھائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہے لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی مرض پیدا ہوتی ہے جو
مشابہ بمعفہ یعنے رشتہ کو ہوتی ہے اور تمام چہرہ پر سرخی پھیل کر نمودار ہو جاتی ہے پس اس فصد سے اوسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے۔ جو رگیں
پنجو سر بینی کے قریب کلیسکی(?) ہیں اونکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہے جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پرانی اوجاع سر میں ہو
منجملہ انہیں کے ہونٹوں کی چار رگ ہیں اور چار رگیں ہر ایک ہونٹھ پر ایک زوج واقع ہے اونکی فصد قروح دہن اور قلاع اور مسوڑھوں کی
درد اور ورم خواہ مسوڑھونکی استرخا اور قروح خون بواسیر اللثہ اور ہونٹھ کے پھٹ جانے کو مفید ہے۔ ایک رگ زبان کے نیچے ہے
باطنی فقن پر خوانیق اور اورام لوزتین کو اوسکی فصد مفید ہے۔ ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہے اوسکی فصد سے ثقل زبان
(جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہے مگر اسکی فصد طول میں کھولنی چاہیے اگر عرض میں کھولیں خون بدشواری بند ہوگا ایک
رگ نزدیک بچے کے یعنے نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جو بال اوگتے ہیں اوسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی
کے علاج میں کھولی جاتی ہے ایک رگ ہنسلی کے قریب ہے فم معدہ کے معالجات میں کھولی جاتی ہے جو شریانیں(?) ہیں اون میں سے
ایک شریان کنپٹی کی ہے کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہے اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی نرمی نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی داغ دیجاتی
ہے اور یہ سب باتیں واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکھوں پر گرتا ہو اور واسطے ابتدای انتشار شعاع کے کیجاتی ہیں۔ اور
دو شریانیں دونون کانونکی پیچھے ہیں اونکی فصد اقسام رمد اور ابتدای نزول الماء اور جھلی او شبکوری اور درد سر مزمن کو واسطے مفید ہے
لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہیں اور وہ بہ میں انکا زخم پورا ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک زخمی کے حلق میں ایک ٹکڑا شریان کا
پایا گیا اور اوس سے خون بمقدار صالح روان ہوا اوسکا تدارک جالینوس نے دوا کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مر سے کیا خون
بھی بند ہو گیا اور جو درد طرف ورک میں اوسکی مدت سے تھا وہ بھی دور ہو گیا۔ منجملہ اون رگونکی جو بدن انسان میں کھولی جاتی ہیں
دو رگیں پیٹ پر ہیں ایک تو مقام جگر پر موضوع ہے اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا میں اور بائیں امراض طحال میں کھولی
جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے واسطے دو وقت ہیں ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری
وقت وہ دو پہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے۔ اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جسوقت تاخیر فصد

کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجایش تاخیر کی نہو۔ اوسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ نشتر کند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوس سے خطا پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہین پہونچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہے اگر
درست ہوا سے اندر چبھونا جائز نہین ہے بلکہ بآسانی رگ تک سر نشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب اوبھر آئے اور
نشتر گرنے پائے اور نشتر چبونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی نوک ٹوٹ کر اندر رہجاتی ہے اور پہسلتی ہوئی رگ نہین رہتی ہے
اور رگ سے خون نہین نکلتی ہے اگر اوسکے نکالنے مین زیادہ کوشش کیجائے خواہ زخم زیادہ بڑہایا جائے ضرر زیادہ بڑہ جاتا ہے۔ اسی طرح قبل چھیدنے
رگ کی کیفیت چھیدنے کی نشتر کی جلد پر لگاکر دریافت کرنی چاہیے۔ اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری نہ پڑے خواہ رگ سے خون
نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو اور سر نو امتحان نشتر کی تیزی اور کندی کا کرلینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ رگین خوب بند ہوجائین
ہوجائین اور خون سے بھر جائین اور پھول جائین کہ پھسلنا اور ہٹ جانا رگونکا کم ہوجائے گا اگر با وجود اتمام تپیخ کے رگین نہ اوبھرتی ہون
نہون اور اونمین خون کی پری ہوجائے اور جہان پر نشتر لگانا چاہیے اوس مقام مین بخوبی ظہور نہو تو چاہیے کہ پھر دوبارہ مالش کرکے بندش
کرنی چاہیے اور ملتی ملتی جہان رگونکا کنج ہے اونکے سے ہوتے ہوئے پھر چڑہانا چاہیے تاکہ دبا باعث رگ کو خبر دار کرے اور ظاہر ہو جائے اور اسکا طریقہ
دو اونگلی یعنے سبابہ اور بنصر انگشت سے دباکر اوس مقام کو جہان پر امتداد رگونکا معلوم ہو اس طرح کرنا چاہیے کہ پہلے دونون اونگلی سے
بند کرے اور پھر ایک اونگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹہرے ہوئے کا خبر ہروقت روانی خون کے اور اونکے
ہروقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو۔ نشتر کا سر اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگون مین دراٰئے اور زیادہ بڑا نہو کہ دوسری طرف
پار ہوجائے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خواہ پٹہ ہو اوس تک پہونچے۔ زیادہ اوسنا رگ کا اوسی مقام مین ضرور ہوتا ہے جہاں رگین
باریک ہون لیکن جسوقت نشتر مضاد ہاتہ مین بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھی اور بیچ کی اونگلی سے گرفت کرے اور سبابہ کو واسطے
چھونے اور مس کرنے کے بیچمین چھوڑ دے اور نشتر کے آدہے حصہ سے گرفت کرے اس سے کم بطرف دنبالہ کے گرفت کرنی جائز نہین
ہے ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہو گا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہٹتی ہو اوسکی جہت مقابل مین بندش کردے اور اگر دونون طرف جنبش
کرتی ہو طول مین اوس رگ کو کہولدے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بندش اور دبا بالقدر احوال جلد کے سختی اور غلاظت اور بقدر
کثرت لحم اور زیادتی گوشت کی کم و بیش ہونی چاہیے اور یہی قریب مقام نشتر لگانے کے باندہنی چاہیے اگر قریب باندہنے سے رگ
چھپ جائے اور سر نشان سیاہی وغیرہ سے لگاکر ٹپی سر کا کم باندہنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے
اور بالینمہ گہرا زخم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی نہو اور اوبھر نہ سکے لاغر اندام مین شگاف جلد کرکے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور بعض
گرمی کپڑے کی لگا کر ٹپی باندہین مفصل اور کہنی کے پاس ٹپی باندہیے خواہ بندش کرنے سے امتلا رگونکی بخوبی خون سے نہین ہوتی
ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلا بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اگر جس محموم کو
درد سر ہو اور اوسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہوجاتی ہے۔ جسوقت بعد فصد
دہونے کا ارادہ ہو جلد کو ہاتہ کی اپنی اونگلی سے خوب کہینچکر ملین تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جائے بعد ازان دہوئین اور پونچہین اور ٹپی کہیں
اور جلد کو چھوڑ دین کہ اپنی وضع سابق پر آجائے

فصل اکیسوین حجامت کا بیان

حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہین اور پچھنے کا فائدہ
جلد کے قریب کو مادہ مین تنقیہ کرنے سے زیادہ ہے بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برامد ہوتا ہے

اور منفعت اوسکی فربہ اور شاداب بدن مین کہ اون خون مین غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اسلیے کہ حجامت خون کو
بخوبی اخراج نہین کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہے اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہین کہ بوجہ حجامت کے اونمین ضعف پیدا ہوتا ہے
اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ مین نہین دے سکتا ہے اسلیے کہ ابتداے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر مہینے مین بھی بوجہ نقصان
ہو جانے کے اخلاط مین حجامت جائز نہین ہے ۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہے کہ اوسوقت اخلاط مین ہیجان ہوتا ہے اور زیادتی
بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کے اسوقت ہوتی اور مغز سر ونمین زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی ایسی نہرون مین جن مین جذر اور مد ہوا کرتا ہے بڑھ جاتا ہے ۔
افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہے اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ ہان جس شخص کا خون غلیظ ہو اوسکو
استحمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کراوے ۔ اکثر آدمی اگلے بدن مین حجامت ناپسند کرتے ہین اور خوف کرتے ہین کہ اوس سے
حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہے ۔ حجامت نقرہ پر یعنے گدی کی گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہے اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکون کو ہلکا
کر دیتی ہے اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اور حجامت بیچ مین دونون شانون کی قائم مقام فصد باسلیق کے
اور وجع منکب یعنی مونڈھے اور حلق کو مفید ہے اور ایک واحد عین یعنے پشت کی دونون رگون پر جنکو ورید کہتے ہین حجامت کرانی قائم مقام
فصد قیفال یعنے سر ارو کی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت ہونٹ اور ٹیٹوے اور کان اور آنکھ اور حلق
اور ناک کو مفید ہے ۔ مگر نقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالتمآب صلوات اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلیے
کہ موخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اوس مقام مین بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونون شانون کے حجامت سے فم معدہ اور اخدعین
کی حجامت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ نقرہ کی حجامت تھوڑا اونچا اوٹھا کے کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی سی اوپر
چڑھا کر کہ انکا اوس سے امید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اوس وقت دونون شانون کی حجامت مین اوپر
چڑھنا مضر ہے بلکہ نیچے اوتر کر کرنی چاہیے ۔ یہ حجامت کاہل اور اخدعین کی نافع ہے امراض مین سینہ کو جو دموی ہوتا ہے ۔ اور زیر لب و موی
کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حیض کا ادرار
کرتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اوسکا بدن متخلخل اور خون اوسکا رقیق ہو اوسکے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہے بہ نسبت فصد
صافن کے حجامت پیش سر کی اوسکی بموجب دعوی بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنی پیری دیر تک
پیدا نہین ہوتی ۔ مگر ہمکو اس قول مین اعتراض ہے اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہے بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا
ہے بلکہ بعض ابدان مین اس حجامت کی وجہ شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہے ۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہے کہ جرب
مین اور بثور اور سعفہ کو فائدہ ناسہ ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور رداءت جگر مین پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن
اور فہم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھ مین پانی اوتر آیا ہو اونکو ضرر پہونچتا ہے ہان اگر وقت اور حال مریض دونو ایسے ہون کہ اوسوقت
اسکا استعمال واجب ہے پھر یہ ضرر پیدا نہین ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونون فک یعنی جبڑونکو
مفید ہے حجامت قطن یعنے میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور
رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدون پچھنے کے ہو جب بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگا کر زیادہ
قوی ہے سواے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی توڑ دانا قوی ہے کہ تحلیل اور استیصال ریاح اس مقام سے یا کہ ہر مقام سے

ہوجاتا ہے ـــ دونوں ران پر حجامت آگے کی طرف ورم خصیتین کو نافع ہے اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہے اور رانوں کے نیچے اور بازو کی
اوپر پیچھے کی طرف سے اورام اور جراحات جو الیتین میں پیدا ہوتے ہیں خواہ اسفل رکبہ پر قروح ہوں، رکبہ کو جو درد بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہے
اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق میں اور پاؤں میں ہوں اونکو مفید ہے کعبین پر حجامت احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو فائدہ
دیتی ہے ـــ حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کی اوس طرف سے جدہر متحرک ہوتا ہے جیسے پستان پر محجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے کبھی
ـــ کبھی محجمہ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر واقع ہے باہر کو ابھر آئے تاکہ دوا کا اثر اوس ورم تک پہونچے ـــ اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو رئیس کا
ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہو جائے جو رئیس کے قریب میں ہے ـــ اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو معین میں گرمی پیدا ہو اور خون اوسکی طرف
کھینچ کر پہونچے اور جو ریاح عضو میں بھرے ہوئے ہیں اونکی تحلیل ہو جائے ـــ کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اوتر گیا ہو خواہ الگ ہو گیا
ہو اپنے مقام اصلی کی طرف پلٹ آئے جس طرح مرض قیلہ میں کیا جاتا ہے ـــ کبھی تسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہیں جیسے درد قولنج لازم ہے
ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم میں خواہ رحم اور جاع میں جو بوقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہیں ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی
ہے ـــ خواہ ورک پر سینگی توڑنے سے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے یا اگر خوف اوتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہو جاتی ہے ـــ
ابین دونو ورک کی حجامت دونو ورک اور دونو رانوں کو اور بواسیر اور صاحب قیلہ اور جنہیں نقرس کا مرض ہو مفید ہے ـــ مقعد پر حجامت
تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہے اور فساد حیض کو نافع ہے اور بدن میں
بوجہ اسکے سبکی پیدا ہوتی ہے ـــ حجامت باشرط کے تین فائدہ ہیں ـــ پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ مادہ کا ہو جاتا ہے دوسرا
فائدہ یہ ہے کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہے اور بہ تبعیت اوس خلط کی جو حجامت سے مستفرغ ہوتی ہے استفراغ جوہر روح نہیں ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہے
کہ اعضاء رئیسہ سے استفراغ نہیں ہوتا ہے ـــ واجب ہے کہ پچھنے گہرے لگائے جائیں تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اگر موضع چسپاں ہونے محجمہ کا
سوج جاتا ہے پھر اوسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھیچھڑوں سے خواہ اسفنج یعنی ابر مردہ سے گرم پانی میں بھگو کر چھوڑائیں اور گرد پچھنے کے
پہلے گرم پانی سے سینکیں ـــ اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون حیض کے پچھنے لگائے جاتے
ہیں ـــ اسواسطے خاص پستان پر نہیں لگاتے ہیں ـــ اگر پچھنے لگانے کے مقام میں روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اوسکے فوراً حجامت کیجائے
اور تاخیر اور بدا فعتہ جائز نہیں ہے اور پہلے پاسبک اور نرم لگائیں جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جائیں بعد ازان رفتہ رفتہ گہرے لگانے
چاہیے ـــ جس کی حجامت کرتے ہیں اوسکی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے ـــ لڑکے کی حجامت دو برس کے سن میں جائز ہے اور
ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہیں ہے اوپر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن میں انصباب مواد کے امان حاصل ہوتی ہے
اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے دانہ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے تناول کریں **فصل بائیسوین**
علق کے بیان میں علق جونک کو کہتے ہیں حکماء ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جونک کی طبیعت میں سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے
سر کی جونک ہو اور رنگ بدن کا سرمہ گوں ہو خواہ اوسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن میں بال ہوں اور جو کہ شبیہ مارماہی کے ہو اور جسکے
بدن پر لاجوردی لکیریں ہوں خواہ شبیہ الوان بوقلموں کے ہو کیونکہ ان اقسام میں سمیت ہے پس چاہیے کہ ایسی سے اجتناب کیا جائے اور اگر
احیاناً ایسی جونک لگائی جائے ورم اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور استرخا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے لیس جونک کہ سیاہ مٹی اور ردی
پانی سے پکڑی گئی ہو اوسے بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمیں کائی پڑتی ہو اور جسمیں مینڈک ہوں اختیار کری

چاہیے اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک کو جسمین مینڈک پیدا ہوئے ہین بری تجویز کرتے ہین اونکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہے — اور چاہیے کہ رنگ جونک کا ماشی ہو کہ اوسپر سبزی غالب ہوا اور اوسپر دو لکیرین ہرتال رنگ طبقی کے ہون اور سیگون اور نیل اوسکے گول خواہ ہرنگ جگر اور کلیجی کے ہون خواہ وہ جونک جو مشابہ چہوٹی مچھلی کے ہو خواہ جو جسم مین مشابہ دم موش کے ہوا اور پتلی جونک جسکا سر چھوٹا ہے اور شکم سرخ جس سے سبزی ظاہر ہوتی ہو خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جاوے اختیار کرنی چاہیے — جونک خون کو بنسبت پچھنے کے زیادہ جذب کرتی ہے اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلا لا لاب وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور مونہہ کے بل اولٹی لٹکا کرکے قے کرائین تاکہ اندرونی آلایش اسکی نکلجاوے اگر یہ بات ممکن ہوا اوسکے بعد تہوڑا سا خون بچہ گوسفند کا ساتھ کرین کہ اوس سے غذا پاوے قبل رہا کرنے کے — اوسکے بعد پکڑ کر اوسکی لزوجیت اور میل وغیرہ اسفنج سے پاک کرین اور جس مقام سے جونک بدن مین چپٹے اوس جگہہ کو بورہ ارمنی سے دہوئین اور مالش سے سرخ کرکے جس وقت ارادہ لگانیکا ہوا اوس سے تہوڑی دیر پیشتر آب شیرین مین ڈالکر نکال لین اور پہر صاف کرکے نکالین — جونک کے نکلنے کے بعد جونکی اچہی طرح سے اسطرح بڑہتی ہے کہ مقام چسپیدگی کو مسہ کے ملنے کی مٹی یا خون سے ملین جب خوب سا خون بدن کا لیکے اور چہڑانا ارادہ ہو تہوڑا نمک یا راکہہ یا خاکستر پارچہ کتان یا اسفنج سوختہ یا پشم سوختہ چہڑکین — اور بہتر یہ ہے کہ بعد دور ہونے جونک کے اوس مقام کو پچہنے سے چوسین تاکہ مقام چسپیدگی مین جو ضرر جونک کے کاٹنے کا ہے دفع ہوجاوے — اگر خون بند نہو مازو سوختہ یا چونہ یا راکہہ یا ایسی ہوئی اینٹ وغیرہ جو حابسات خون کے ہین چہڑکین — مگر واجب ہے کہ بوقت جونک لگانے کے یہ چیزین طیار رہین — استعمال جونک کا امراض جلدیہ مین بہتر ہے جیسے سعفہ اور داد وغیرہ

فصل تئیسوین حبس استفراغات کا بیان

بند کرنا استفراغ کا یا بغرض امالہ مادہ یا الاستفراغ دوسرے قسم کے ہوتا ہے یا واسطے استفراغ کے جو آلہ بند کیا جاتا ہے یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤن سے حبس کیا جاتا ہے یا قابض دواؤن سے یا منفذ یا پہنسیات سے یا دوستی کا دیہ سے یعنے وہ دوائین جو جلد کو سمیٹین اور مسامات کو بند کرین یا حبس استفراغ کا اطراف کی باندہنے سے کیا جاتا ہے — پہلے طریقہ کا حبس جسمین بغرض امالہ یا استفراغ ہوا اوسکی مثال یہ ہے کہ پستان پر پچہنہ لگائین تاکہ جریان کو رحم سے بند کر ہوا مذہب بہتر اوسیوقت ہی کہ پہلا اوس بلغم کے دور ہونے کا پیدا کیجاوے جسکے مادہ کا جذب کرنا منظور ہے بعد اوسکے تدبیر حبس کی کرین — اور دوسری قسم کا حبس جسمین بسبب استفراغ کے ہوتا ہے اوسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون روکنے کے یا فی کا بند کرنا یا جواسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قے کرانے سے یا دونوکا روکنا پسینا نکالنے سے — تیسرے قسم کا حبس واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اوسکی مثال جیسے سعفہ اور امعاء کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جنسے زرب پیدا ہو ہوتی ہو اور وہ اخلاط لزوجی ہون جنسے امعاء پاک نہو شش کرنا منقبضہ فم عروق یا بیوقوف واسطے قطع کرنے اوس مادہ کے جو فم عروق تک بہرا ہوا ہو — اور چوتہی قسم کا حبس جو سرد دواؤن سے کیا جاتا ہے اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ سائل اور روان ہو بستہ ہوجاوے اور منہ رگون کی بند اور صاف ہوجائین — پانچوین قسم کا حبس قابض دواؤن سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہے — چہٹی قسم کا حبس دوستی مغریہ سے اسواسطے کیا جاتا ہے کہ سدہ مجاری کے مونہہ مین پڑجائین اگر یہ دوائین تیز اور مجفف ہون زیادہ منہ رگونکو — ساتوین قسم کا حبس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہے اوسکا فائدہ یہ ہے کہ مجری کے مونہہ پر خشک ریشہ پڑجاوے پس مادہ حرکت سے ٹہرجاوے اور بستہ ہوجاوے — بعض ادویہ کاویہ قابض بہی ہوتی ہین جیسے زاج سبز اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب نارسیدہ — جو ادویہ کاویہ کہ قبض ہوتا ہی اونکی مقدار زیادہ اوسوقت استعمال کیجاتی ہین کہ خشک ریشہ کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہو — اور جو

کا دیہ غیر قابض اس وقت زیادہ کیجاتی ہیں جب منفذ کے لبّہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو — آٹھویں قسم کا علاج جو ضد کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے
کبھی ایسی بندش ہوتی ہے کہ مجری مادہ کا لبتہ ہو جاتا اور حرکت قدری الٹی وضع مناسب پر پہنچ کر ترسب پاجانے کے ہو جیسے ہونٹ
کے اوپر کی بندش ہر وقت خلا کے نفاذ کے باسلیق کے نشتر لگانے ہیں کہ شریان تک نشتر پہنچ جاوے — اور ایسی قسم کی بندش
ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے موند میں وہ چیز بھر دیں جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہو جاوے جیسے پشم جو کہ بعض مقام جراحت میں
بھر کر پٹی باندھتے ہیں — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جو بعض مرہم ہوتے ہیں کہ رگ کے منہ کو مواد دینے والی سے علاج کیا جائیگا تاکہ منہ بند ہو جاوے
— اور اگر بوجہ جلجانے کے ہو اور دیہ قابض منفذ سے علاج کیا جاوے جیسے گل مختوم — اور اگر یہ بھی ہو کہ [illegible] ایسی دوا سے علاج کریں جو کہ
پیدا کرے اور زخم کو صاف کردے فصل چوبیسویں سدوں کے علاج کا بیان سدے یا اخلاط غلیظ سے پڑتے
ہیں یا اون اخلاط سے جنمیں لزوجت ہو یا اون اخلاط سے جنمیں کثرت ہو — اخلاط کثیرہ کے سدے اگر اونمیں کوئی سبب نہو تو فقط فصد
و اسہال سے اونکی مضرت رفع ہو جاتی ہے — اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسی محللات جنسے جلا پیدا ہو اونکی بھی حاجت ہوتی ہے — اور
اگر اخلاط میں لزوجت ہو خصوصاً ہر وقت رقیق ہونے کے مقطعات کا استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے — غلیظ اور لزج کا فرق ہم
بیان کر چکے ہیں — مجملاً فرق اوسکا یہ ہے جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلایا ہوا سریشم — مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہے کہ اوسمیں رقت
پیدا ہو لیں اوسکا دفع آسان ہو جاوے اور مادہ لزج محتاج تقطیع کا ہوتا ہے تاکہ درمیان اوس مادہ کے اور جسمیں وہ مادہ لپٹا ہوا
وہ نفوذ کرے اور دور کرے پس اوس مادہ کو اوس مقام سے جدا کردے اور اوسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کردے اسواسطے کہ مادہ لزج
بسبب لپٹ جانے اور ایک جز دوسرے جز کی متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے — واجب ہے کہ غلیظ کی تحلیل میں دو
متضاد سے خوف کیا جاوے اول تحلیل ایسی عضو ضعیف کی جس سے تحلیل مادہ زیادہ ہو و [illegible] اوسکا [illegible] جاوے بدون اوسکے کہ
حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدہ میں زیادتی ہوتی ہے دوسری تحلیل شدید قوی ایسی مادہ لطیف بطور بخارات کے
منتج ہو اور کثیف منجمد ہو جاوے — پس جس وقت حاجت تحلیل قوی کی ہو تو بہتر ہے کہ [illegible] لطیف اوس مادہ کے جسمیں غلظت نہو
باندھ کر حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سدے ڈالنے والی شے کے کلیتہ تحلیل کردے — بہت دشوار سدے وہی ہیں
جو بڑی رگوں میں پڑتے ہیں اور رگوں میں سخت تر وہی ہیں جو شریانوں میں پڑتے ہیں — اور شریانوں میں سخت وہی ہیں جو اعضاء رئیسہ میں پڑتے ہیں —
جس وقت ادویہ مفتحہ میں قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہو اسلیے کہ قبض کے ذریعہ سے [illegible] دوا کی لطافت کے عضو سے [illegible]
ہو جاتی ہے فصل پچیسویں دمامیل اور اورام کے بیان میں ورم گرم بھی ہوتا ہے اور سرد بھی — اور سرد ورم ڈھیلا
بھی ہوتا ہے اور سخت بھی — اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچویں تعلیم پہلی فن دوسرے میں ہو چکا ہے اور اونکے اسباب کا بیان بھی فصل [illegible]
تعلیم تیسری فن دوسرے میں مذکور ہوا ہے — اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا ذکر ہوتا ہے کہ اسباب اورام کے چند طرح کے ہوتے ہیں — کچھ اسباب
بادیہ ہیں یعنی جو چیزیں بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ موثر ہوں — اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہیں جیسے امتلاء بدن کا — اور بادیہ کی
مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کا کاٹنے سے ورم پیدا ہونا — جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا ہر وقت امتلاء بدن کے اخلاط سے حادث ہو
— یا ہر وقت اعتدال اخلاط پیدا ہو — جو ورم اسباب سابقہ سے یا اوس مادہ سے جو بدن میں بھرا ہوا اوسکی بھی دو صورتیں ہیں یا ایسے اعضاء میں ہوگا
جو قریب اعضاء رئیسہ کے ہیں اور اعضاء رئیسہ کے واسطے بمنزلہ مقام انحدار کے واقع ہیں یا ایسے اعضاء میں نہوں — اگر ورم ایسے اعضاء کو

جو قریب اعضای رئیسہ کے ہین اون اعضا کے اورام مین ابتدا مین محللات کا استعمال جائز نہین ہے بلکہ واجب ہو کہ اصلاح عضو رادع کی
کیجاے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنے یہ مادہ اوس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کیجائے اگر اوسکے واسطے کوئی عضو دافع
نہو ۔ اسی ابتدا مین کوئی شے رادع کا یا دواے جاذب جو بر خلاف جذب کرے یا دواے قابض کا استعمال جائز نہین ہے ۔ اکثر خلاف
اس عضو کی مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اوٹھانے کا
ہوتا ہے مثلا اگر کسی ہاتھ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اوٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہین اس تدبیر سے اوس ہاتھ کا ورم دفع ہوجاتا ہے
۔ قابضات کا یہ حال ہے کہ اورام گرم مین قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین ۔ اور اورام سرد مین ایسے قابضات
جنمین آمیزش اجزای حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب ۔ اور جسقدر ان دونون قسمون کی اورام مین زیادتی ہو
قابضات کی وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اوسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے
۔ اور زمانہ انحطاط مین اور ہر وقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے ۔ بلغمی ورم جو سرد اور ڈہیلا ہوتا ہے اوسپر
واجب ہے کہ دواے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو پہنچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اوس دواے ناشف کی جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہے
یہ معالجہ اورام مادی کا تھا ۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن مین امتلای اخلاط نہو اوسکا معالجہ واجب ہو کہ ابتدا مین دواے مرخی اور
محلل سے کیا جاے ۔ اور اگر امتلای اخلاط بھی ہو پس مثل اوس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے ۔ اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام اخراج
مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گرد دونون کانون کے واسطے دماغ کے بالعکس واسطے قلب کے یا کنج ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرود گاہ
مواد اعضای رئیسہ کے ہین انکے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین ہے اور عدم جواز کچھ اس نظر سے نہین ہے کہ اون اعضا کے
ورم کا علاج دواے رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہے لیکن ہمکو احتیاط اسبات کی ہے کہ اگر رادعات سے
انکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کی کیجاے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالج بے پروا ہوجاے اسمین کسیقدر خلاف
مصلحت عضو رئیس کی لازم آتا ہے ۔ اور ہمکو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر ردع اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا
جاے اور ایسی خرابی نہ پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین
اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہو کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرکے اوسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کی ہو یا دواے
جاذب گرم مین اور انکے ضماد کے ذریعہ سے ہو ۔ اگر ایسے اورام پکجا ہو جائین خصوصا اون مقامات مین جنکا گوشت نرم ہے خالی ہون یا مواد جاذب کے مواد ہون انکی طرف
تو کبھی خود بخود شگافتہ ہوجاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نضیج دینے کے اور کبھی احتیاج نضیج دینی اور چاک کرنیکی ساتھ
ہی ہوتی ہے ۔ نضج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہے جسمین قوت تحلیل اور سدہ سے ڈالنے کی اور قوام کے چسپیدہ کرنیکی ہو کہ اوسکی
جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہوجاے ۔ جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اوسپر واجب ہو کہ کیفیت حار غریزی کی
تامل دیکھے ۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پائے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دوا اونکو ترک کرے
اور منضجات کا استعمال کرکے پچھنے لگائے اوسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا ۔
اکثر ورم اندر کیطرف زیادہ ہوتا ہے اونکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط محجمہ ناری سے کیون نہو ۔ اورام
سخت جب زمانہ ابتدا سے گذر جائین قانون اونکے علاج مین یہ ہے کہ جن دواؤنکی تخفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اونہین

اختیار کرین تاکہ مادہ کثیف اون اورام کا بہت شدت تحلیل سے منتجر نہو جاے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اوسکے بعد اوسکی تحلیل کرنیمین
اہتمام شدید کرنا چاہیے — پہر اگر تحلیل کی تدبیر مین اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اوسکی تحلیل ہو جائیگی اور باقیماندہ منجمد
ہو جائیگا دوبارہ اوسکی تلیین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین کہ سارا مادہ اسی تلیین اور تحلیل سے فنا ہو جاوے — جو اورام بطور نفخ کے
پیدا ہوتے ہین اونکا علاج ایسے مسخنات سے کرین جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بہی کرے اور مسامات مین توسیع پیدا کرے اسواسطے کہ سبب اون اورام
نفخیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے — یہ بہی واجب ہے کہ توجہ خاطر اوطرف قطع کرنے اوس مادہ کے جس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہے
کرین — بعض اورام قروحی بہی ہوتے ہین جیسے نملہ پس اونکی تبرید مثل فلغمونی کے واجب ہے لیکن ترطیب اونکی مناسب نہین ہے اگرچہ ورم
مقتضی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہے اسوجہ سے کہ عرض یعنے قرحہ کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑہا ہوا ہے
اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اوسکے واقع ہونیکی امید ہے بہرحال اوسکا علاج تجفیف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہین ہے —
اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جیسے ورم حار مین ہو حمام اور شراب اور حرکات بدنی اور نفسانی جو باعث
ہون مثل غضب وغیرہ کے اونسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا استعمال ایسی دوای رادع کا کرے جسمین زیادہ قوت نہو اور محلل
شدید کی ضرورت نپڑے خصوصًا اگر یہ ورم معدے اور جگر مین ہو اور جب وقت تحلیل کا آ پہونچے پس واجب ہے کہ دوای محلل شرکت سے دوای قابض
خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہین — جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہے بہ نسبت ریہ کی — اور جو ملینات طبیعت
کہ مستعمل ہون اونمین ایسی دوائین درکار ہین جو با وجود انضاج کے اورام سے بہی مناسب ہون جیسے عنب الثعلب و زالماش خصوصًا عنب الثعلب
کو ایک خاصیت زائد ہے بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے — ایسے مریض کو سواے غذای لطیف کے اور کچہ مناسب نہین ہے اور وہ بہی بعد نوبت
نوبت مین دینی چاہیے اگر اون اورام کیواسطے نوبت ہو اور بغیر وقت ابتدای نوبت کی مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو — جو شخص با وجود
ورم اندرونی کی بوجہ بند ہونے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جاے وہ موت کی راہ پر کہڑا ہے اسلیے کہ قوت بغیر غذا کے حاصل نہین ہوتی
اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونیکو مضر نہین ہے — اگر اورام باطنی کے تحلیل ہو جاے اس سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور اگر شگافتہ ہو جاوین
واجب ہے کہ ایسی دوائین پلائین جو اونکو دہو ڈالین جو ماء العسل اور شکر اور بعد اوسکے وہ چیز جو نضج بآسانی دے اور تجفیف بہی پیدا کرے اوسکے
بعد فقط مجففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے امراض جزوی مین ایسا مفصل اور مشرح کیا جائیگا جیسا چاہیے — کبہی
اورام باطنی اور اون اورام مین جو نیچے بطن کے ہین اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ بشبیہ ورم نہین ہوتی بلکہ وہ فتق ہوتا ہے یعنے تفرق اتصال
جہلی اور پردہ کا اور بشبیہ اسکے چاک کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے — اور کبہی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردہ مین نہین ہوتا لیکن نفس سطح مین ہوتا ہے اسکے
چاک کرنے مین بہی خطرہ ہے

فصل چہبیسوین بط یعنے چاک کرنے کے بیان مین

جو شخص چاک کرنیکا عمل کرے چاہیے کہ خط
شکن اس عضو مین پڑتی ہو اوسپر استرے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اوسمین اگر چاک بطرف شکن کے ہوگا عضلہ پیشانی
کٹ جائیگا اور ابرو ساقط ہو جائیگی — اور جن اعضا مین چاک استر کا مخالف لیف عضل کے ہو اوسمین بہی قباحت واقع ہوگی
ابطاط یعنے چاک کنندہ کو علم تشریح مین بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور اوردہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹہون کو
بخوبی بچا کے چاک کرے — اور واجب ہے کہ اوسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوائین اور درد کی تسکین دینے والی مرہم وغیرہ موجود رہین اور ایسے
آلات اور اسباب جو ان دونون فایدون مین کام دین جیسے دوای جالینوس جو بحث فصد مین بیان ہوئے یا خرگوش کے بال غرا

جالے یا انڈے کی سفیدی اور جتنے آلات داغ دینے کے ہین وہ سب خون کو روک دیتے ہین — اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو —
اسی طرح اوسکے پاس او وہ مرخیہ بھی موجود رہنی چاہئین — اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو اور اوسکی آلایش سب نکالی جاے بعد اسکے پانی
خواہ روغن نہ لگانا چاہیے اور نہ ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم واقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور
اوسکے اوپر شراب قابض مین اسفنج بھگو کر رکھنا چاہیے

فصل ستائیسوین فساد عضو اور اوسکے کاٹنے کا بیان

جب عضو جسوقت فاسد ہو جاے کسی مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور طلا وغیرہ سے اوسکی اصلاح جیسی کتب جزئی
مین لکھی ہے نہین ہو تو ضرور ہے کہ گوشت فاسد اوسکا کاٹ کر نکال ڈالا جاے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جاے اسلیے
کہ لوہا اکثر کنارے عضو اور چند رگون کی کیفیت خرابی پیدا کرتا ہے اگر اسقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہنچ جاوے تو اس عضو کو
کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل مین داغ دیکر تل دینا چاہیے تاکہ اوسکے قریب کا عضو اوسکی ضرر سے محفوظ رہے
اور خون کا نکلنا بند ہو جاے اور اوسکے مقام قطع پر گوشت یا کوئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ سختی مین گوشت کے ہو جسوقت
ارادہ کاٹنے کا ہو اور نکلا ہے وہاں کہ ہڈی سکے تو دیکھین جہان اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہو اور وہان سے درد پیدا ہوتا ہو وہان
غیر مناسب ہے اور جہان کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے ضعیف متصل ہے وہ قابل کاٹنے کے ہے — کبھی اوس ہڈی کے گرد کی شے مین
سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہے تاکہ پیدا ہوا گوشت کٹکر گر پڑے — اور کبھی اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین جب
اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ مین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دواے پیچ مین حائل کر دیتے ہین تاکہ ورم
پیدا نہو — اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہے کنارے کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہو اور نہ اوسکی درستی کی امید ہو اور
فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونیکا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہین کبھی چاک کر کے پھر ایسی بندش کرتے ہین جو فساد
بہت فاسد مین الجھای یا اور چند حیلے کیے جاتے ہین جنکا اطلاع دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو شریف اور اوس کے جسکا کاٹنا منظور
ہوتا ہے ایک شے حائل مقرر کرنا ضرور ہے مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اوس جگہ یہ بات ممکن ہو — اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے جیسے نلی
استخوان ران کے اور پہونچے سے بہت قریب ہو اور شرائین اور اوردہ اوسکے نزدیک بہت ہون اور اوسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو
پس طبیب کو اوس کو کٹنا مناسب ہے

فصل اٹھائیسوین معالجات تفرق اتصال کے بیان مین اور نیز اقسام قروح کے

معالجات اور ہڈی ملانے کا طریقہ اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گرپڑنے خواہ مارنے کے علاج — تفرق اتصال بڑے بڑے اعضا کا
علاج برابر درست کرکے باندھنے سے ہے اور ملائم بندش کرنے سے جسکا ذکر مقام جبر مین آتا ہے کیا جاتا ہے — اور بعد اس تدبیر کے مریض کو
سکون اور آرام دینا چاہیے — ایک مثال ایسی غذا کا ہے جو مغزی ہو یعنی لزوجت پیدا کرنے والی چیز ہو امید یہ ہو کہ غضروفی مادہ پیدا
ہو کر دونون کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ ملا دیتی ہین گے اور ایسا ہم ہو جاتی ہین کہ جیسے کفشیر یعنی وہ گوشت جس سے تانبے کے
پتر وغیرہ جوڑے جاتے ہین اور مومیائی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور خصوصاً ایسے لوگون کی ہڈی جو سن
ہون اور سن نمو سے تجاوز کر گئے ہون بدون ایسی تدبیرات کے محالات سے ہے اور یقیناً وہ ہڈی درست نہین ہوتی — کتاب سوم مین
جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہان اسقدر پر اختصار کیا گیا — جو تفرق اتصال نرم اعضا مین واقع ہو اوسکے علاج مین تین اصول
کی رعایت مد نظر ہوتی ہے اگر سبب تفرق اتصال کا برقرار رہا اور رفع نہوا ہو — پہلے استعمال اور تناول ایسی شے کا جو قطع سبب کرے

خواہ مادہ کو بہادے اور اگر مادہ متحرک ہو اوسکو قطع کردے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنے کی تدبیر بذریعہ غذا اور دوا مناسب ہو۔ تیسرے
عفونت کو روکنے کی تدبیر جہاں تک ممکن ہو اور جب ان تینوں میں سے ایک تدبیر پوری ہو چکی ہو دوسری باقیماندہ کی تدبیر میں اہتمام شروع
کرنا چاہیے۔ سیلان مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اور مرکب اجتماعات میں پہلے مذکور ہو چکی ہے اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملانیوالی
تدبیر یہ ہے کہ دونوں سرے ملجائیں اگر ان میں شرائط پائے جائیں اور اونکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر ایسا اور بنظر اسکے جیسے [illegible] اونکا استعمال کرین اور
یہ بھی ضروری بات ہے کہ [illegible] علاج میں شروع کر دی خشکی پیدا کرنی ہے پس جو قرحہ کہ الایش سے پاک اور صاف ہو اوسکا علاج فقط تجفیف
سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ ہو اور متعفن ہو پہلے گرم دوائیں جو اکال ہوں جیسے مرہم زنگاری خواہ زہر دہنگلی اور ہرتال اور چونا وغیرہ اور اگر
یہ دوائیں کارگر نہوں پس جلا دینا چاہیے جو دوا کہ زنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو اور جو زنگار کے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہے اور
افراط انبیج اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہے اسواسطے دوا اس کام کے واسطے بہت اچھی اور معتدل ہے مرہم
کہتے ہیں کہ ہر ایک قرحہ کی دو قسمیں ہیں یا مفرد ہو یا مرکب مفرد قرحہ اگر چھوٹا ہو اور بیچ سے شگافتہ ہوا ہو اسکے سرونکو ملا کے پٹی
باندہ دینا چاہیے مگر اسکا خیال رہے کہ اوسکے اندر کوئی شے از قسم روغن خواہ گرد و غبار نہ پڑ جائے ورنہ اوسکا پورا ہونا دشوار ہوگا اسیطرح
مفرد قرحہ جو بڑا ہو اور اصل عضو متفرق ہے کوئی جزو کم نہو گیا ہو اور اوسکے سرے ملا لینے سے آپس میں مل بھی سکتے ہوں اوسکا بھی علاج
مثل چھوٹے قرحہ مذکورہ کے ہو سکتا ہے اور اگر بڑے قرحہ کا شگاف مل نسکے اور بیچ میں ریم وغیرہ بھرا ہو یا خالی ہو اور اصل عضو سے کچھ
کم ہو گیا ہے اوسکا علاج فقط خشک کرنے سے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اوڑ گئی ہو اوسکو خشکی بھی پہنچانا پڑجاے اور اگر ان مدہ مقدار
خواہ بالذات یہ خاصیت دوائیں ہوں جیسے اور یہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کریں جیسے ادویہ حادہ اور تیز ایسی دوائیں لیکن
تہوڑی تہوڑی لگائی جاویں جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف اور خشکی شدید پیدا کرنے میں زیادہ معین ہیں اور اگر زیادہ مقدار
انکا استعمال کیجائے قرحہ بڑہا دیتے ہیں اور سڑا دیتے ہیں۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا بھی حال ہوتا ہے
ایسے زخم کے علاج میں عجلت اس تدبیر کی نہ کرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہے
اور گوشت پیدا کرنیوالی وہی دوا ہے جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ نہ بڑہی ہو۔ چند شروط اور بھی ہیں جنکی رعایت ایسے زخم
کے علاج میں ضرور ہے اول تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور نیز مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہے کہ اگر مزاج میں عضو کے رطوبت زیادہ
ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تہوڑی سی کافی ہے جو پہلے درجہ میں ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ
بعد اور مخالفت نہیں ہے اور اگر مزاج میں عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج میں رطوبت شدید ہو اوسوقت ایسی دوا جسکی
تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تا کہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاوے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل
ہو اور قرحہ کا بھی رطوبت اور یبوست میں معتدل ہو اختیار دوای معتدل کا ایسے مقام میں کرنا چاہیے۔ ایضاً تمام بدن کی مزاج کا حال
بھی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن میں خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل
ہو اوسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر بدن میں رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن میں خشکی
زیادہ ہو تو علاج میں تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح قوت اور [illegible] کا بھی خیال ضرور ہے اسلیے کہ جو
دوائیں خشکی پیدا کرتی ہیں اور گوشت پیدا کرتی ہیں اگرچہ ویسے ویسی خشکی جو انمین ہے مطلوب نہو لیکن اون [illegible] زیادہ استعمال [illegible]

جتنی اونکی قوت ہو — تاہم ریزش مادہ کو بطرف اوس عضو کے مانع ہوتی ہین جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونے کی متوقع ہو جیسے وہ مجففات
جو بغرض انبات لحم مستعمل نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشک ریشہ کے استعمال کیجاتین کہ اونمین جلا اور ہیم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے نسبت
اون اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پپڑی پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو — جو دوائین خشکی بدون لذع کے پیدا کرین اونسے
گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین — اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہے اور اسی طرح جو قرحہ مستدیر
یعنے گول ہو اوسکا اندمال جلد نہین ہوتا — اندرونی جسم کے قروح کی دوائین مجففہ قابض کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہئین جنمین قوت
نفوذ بڑھانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور وہ دوائین بھی مدر بشرکت کرنی چاہئین جو اوس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہون
جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول مین اور جب ارادہ اندمال کا ہو اور وہ قابضہ کے ساتھ دوای لزج اور چسپندہ بھی شریک کی
چاہئے جیسے گل مختوم — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قرحہ کے اچھے ہونے کی بہت سی موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اوس عضو کا ہے
جسمین قرحہ پڑا ہے پس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہے اور خرابی اوس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہے جو بطرف قرحہ کے آتا ہو
بذریعہ استفراغ اور تلطیف اور ریاضت غذا کی خون کو درست کرنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو — اور اوس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے
واقع ہو اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اوسی ہڈی سے آیا کرتا ہے یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہے اور اسکی مضرت اور کچھ نہین ہے سوای اسکے کہ
اوس ہڈی کی اصلاح کیجاے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اوسکا چھیلنا منتہی فساد عضو پر ہو خواہ اوس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین
اکثر احتیاج قرحہ کی معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کرچین اور ریزہ خواہ پوست اور پھاہہ کے ٹکڑے جو قرحہ مین ہون اونکو جذب
کرین اور نکال دین ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی — غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہے اور تقلیل غذا کی بنظر
قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہے اور ان دونون مقتضی مین خلاف ہے اسلیے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہے اور یہ استعمال
غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذای قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تناقض
اور اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے کہ اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اوسوقت مریض کو حمام مین داخل
نہونے دے اور آب گرم اوسکے بدن تک نہ پہنچنے پاے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہے
— پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہو اور ریم پڑجاے اوسوقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت جلد اچھا ہو ہوکر پھر پلٹتا ہو اوسمین
خوف ناصور پڑنے کا ہے — یہ بھی واجب ہے کہ ہر وقت مدہ کا رنگ اور زخم کے مونہہ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برآمد ہو اور غذا اوسکی
کثرت نہو تو وہی زمانہ نضج کا ہے — اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہین اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول مین عضلہ کے
واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اور اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اسکی علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ نسبت بہ
اون دواؤن کی جو کھلی ہوئی قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین اور پھر چونکہ خون کی ریزش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہے اسلیے دوای محلل
کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اسکی دوای محلل مین زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کرکے جز کثیف کو متحجر کردین
پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دوای ملحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو لطیف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور
اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اوسمین رہ نجاے کہ تھوڑی سبب ہی سے متعفن ہوجاے خواہ چرک کی وجہ سے جو گہرا یا نیچی پڑی ہو اور گہرا نہ جاے
کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہو جاے گا — اگر فسخ زیادہ اندر کیطرف گہرا ہو مقام ماؤف مین پچھنے لگائینگے تاکہ دراز یا دہ تہ غواص ہو جاے

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو پاشان سے خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اوسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے اور اگر ہمراہ فسخ کے تشنج بھی ہو یعنے پٹھہ کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے تشنج کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ ممکن ہو پھر پٹھہ کا تفرق اتصال یعنے تشنج اگر زیادہ ہو مجففات سے اوسکا علاج کرین سے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اوسی طبیعت چھوڑ دینا اور دینا چاہیے مگر یہ کہ اوسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پٹھہ تک پہونچ جانیکی وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت علاج خفیف کا مضایقہ نہین — تدبیر وثی یعنے اوکھڑے اور ہٹے ہوئے عضو خواہ ہڈی سکے بٹھانے کی تدبیر اوسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اوسپر بٹھانے والی دوائین رکھنی چاہیین سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جاینگے استعمال کیے جاوین — پھوڑون اور ہڈیون مین جو اور طرحکا تفرق اتصال ہوتا ہے اوسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ تر عالم ہے

فصل انتیسوین کی کی بیان

کی یعنی داغ نہادن کی ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار ہر طرف ہو جاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد ہو گیا ہو اوسکی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور خون کہ نکلتا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے — داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے [illegible] داغ لگایا جاے اگر [illegible] ہوا ہے دیکھی اور موقع اور محل دریافت کرکے داغ لگانے کا استعمال کرینگے اور اگر [illegible] مقام ظاہر بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور مونہہ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اوسپر ایک [illegible] گیرو [illegible] مین بھگو کر طلا کرکے پھر ایک کپڑا اوسپر لپیٹ کر اوسی گلاب خواہ اوسی قسم کے عصارات سے تر کرتے ہین اور یہ قالب اوس مقام پر [illegible] جیسا کرتے ہین کہ موضع یا وقت جہان کی آگ کا استعمال منظور ہے اس سانچہ کے مونہہ مین سماجاے بعد اسکے داغ کرنیوالی [illegible] کیطرف سے اوس جگہہ پہونچائی ہین ایسی احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہے کہ سواے مقام یا وقت کے اور جگہہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور [illegible] آلہ داغ لگانے والا سانچہ کے دور ونسے باریک تر ہو اوسوقت سانچہ کی دوڑ ونکو گیرا نچاہیے — کاوی یعنے داغ لگانے والا اسکا خیال [illegible] کہ داغ کی اذیت پٹھہ تک پہونچ پاوے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگاوے تاکہ خشک ریشہ کیواسطے عمق اور ثخن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشک ریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اوس آفت کے جو [illegible] کی وجہ سے تھی — اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہہ دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکی شناخت یہی ہے کہ جہان خشکی کا اثر ہو اور درد معلوم ہو اوس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بسبب ہمراہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہے یعنے جس پر گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے — اگر یہ ہڈی مثل سر کی ہڈی کی ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تاکہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور نہ حجاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے

فصل تیسوین درد مین تسکین پیدا کرنیکا بیان

جن اسباب سے درد کی پیدائش ہے اونکا انحصار دو قسمون مین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اجزا اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یابس یا مادہ پیدا ہو خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے انہین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہو چکا — اور

یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خوار یح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد
ہو جاتا ہے اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے — دلیل اسکی یہ ہے برودت کا اسقدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے
اوسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کو برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے — تمام اشیا جو
کہ درد مین تسکین پیدا کرنیوالی ہین یا مزاج کو بدل دیتی ہین یا مادہ کو تحلیل کرین خواہ مخدر ہون اور تخدیر یعنی سُن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اسلیے
کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے — بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قسم سمی جو خلاف قوت عضو
یا دوت کی دواے مخدر مین ہوتی ہے اوسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے — ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنیوالی دوائین بھی کچھ ایسی ہین کہ تحلیل
باسانی پیدا کرتی ہین جیسے تخم شبت یعنی سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ آرد جو دو اول درجہ مین گرم ہو خصوصا اگر اوس مین
چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ الو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لاذن خطمی تماما کرنب شلجم اور انکا جوشاندہ اور چربی اور زوفاے رطب اور روغن
جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جاوین — اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیون نہون اسی قسم مین داخل ہین لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ
کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اوسکا انصباب منقطع ہو جاے ایضا ادویہ مرخیہ مین وہ بھی چیزین داخل
ہین جو اورام مین نضج پیدا کرین اور ورم کو توڑ دین — مخدرات مین قوی تر افیون ہے اور لفاح اور اوسکے بیج اور اوسکی کلی اور اوسکے جڑ کے چھلکے
اور خشخاش اور بھنگ اور شوکران اور سیاہ مکو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمین داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع
کی شناخت مین یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ سخت طور پر تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا
خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع مین سبب درد کا انھین سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب براہ خطا یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی کا
اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسواسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی استفسار کر لیا جاے کہ بعد
ازان سبب اصلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معاودہ کرنا چاہیے — اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت امتلا و اخلاط ہے یا نہین اور
درد سے پہلے اسباب مثلا معلوم کی پیدا ہوئی تھی یا نہین اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازان بمنزلہ سبب اصلی کے
جا گزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر مین — اور اکثر ازالہ درد مین امر عظیم
سے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد مین استحمام اور نوم کافی ہے بلکہ سو رہنا نہایت درجہ مفید ہے اور
جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھانے اور اوسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسے صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے
کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے — جیسے استفراغ
اوس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعا مین محتبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اوسمین ضرر عظیم
بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج مین — ایسے وقت بنظر لطول اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دوا مین تحیر پیدا ہوتا ہے
کہ کون سی دوا کو استعمال کرے — پس چاہیے کہ حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت مین سے کونسی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقاے درد
یعنی تا زمانہ بقاے وجع قوت ساقط نہو گی اور اوسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاے درد مین ہے یا دواے مخدر سریع الاثر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ
زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونو مین ہے اوسکی تقدیم کرنی چاہیے — اسلیے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت بہلاک پہونچ جاتی
ہے اور دواے مخدر سے ہلاکت نہین پیدا ہوتی گو اوسکی مضرت ضرور ہوتی ہے — پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوبارہ

ایسی تدبیر صائب علاج کیجاے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی منحل ہو جاے - باانیہمہ ترکیب مخدر اور اوسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ
کرنا ضروری ہے تاکہ اسہل مخدرات کا استعمال کیا جاے اور جو تریاق اوس مخدر کی مضرت کا ہے اوسکے ہمراہ مرکب کرکے مستعمل ہو لیکن اگر درد
مین بہت ہی شدت ہو اوسوقت بدون استعمال مخدر قوی کوچارہ نہین ہوتا - بتحقیق بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مخدر
کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اوپر دوائے مخدر رکھی جاے کچہ ایسا ضرر نہین ہے - اگر شراب مخدر کا
استعمال بجاے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کو بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوائے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائین کہ
شراب مخدر کو پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے - ہان مگر قولنج مین اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ
ہوتی ہے اور جمود اور سنگی اوس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے - ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے
کردیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کے جو درد کو مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجع مادی مین پیدا ہو - جو مخدرات
مرکب ایسی ہون کہ اونمین تعفن کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اون اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال
اسلم ہے بہ نسبت ایسی مخدرات کے جنکے اجزا کاسرہ تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان
ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہے ہان تازہ طیار کیجائین تخدیر قوی پیدا کرین گی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین
کرتی اور متوسط درمیان نئی اور پرانی کے اونکی قوت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے - بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع
کے علاج اونکا آسان ہوتا ہے جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہے لیکن
اس تدبیر مین خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہے اور طبیب ریحی گمان کرکے آب گرم کا نطول کرتا ہے اوسوقت ضرر عظیم
پیدا ہوتا ہے - پھر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اوسکا حجم بڑھادے کہ درد
مین اور شدت ہو جاتی ہے - تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ
مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اوسے کپڑے سے سینکنا چاہیے - بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہے
- منجملہ قوی کمادات کے یہ ہے کہ آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اوس سے پوٹلی بنا کر سینکین - اور اس سے ضعیف
یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین - نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہے - اور باجرہ نمک سے
بہتر ہے اور اثر مین ضعیف ہے - کبھی پانی سے بھی اسطرح تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اوس سے سینکنے کو مقام درد پر رکھتے
ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہے - مگر اسکا بھی ضرر وہی ہے جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت شناخت وجع ریحی اور ورمی
کی نہ کیجاے - مجمہر ناری کبھی بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے
درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اسکا ضرر بھی وہی ہے جو نطول کا ضرر ہے بشرطیکہ درد ورمی ہو - منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم و
کمی کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے - اسیطرح مشہور چربی کی اقسام اور جو روغن کہ اوپر جا بجا مذکور ہو چکے ہین اور مغنی خوش آواز کا
گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے

فصل اکتیسوین مشتمل خاتمہ کے

ہے اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہے کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے - ہمارا طریقہ
یہ ہے کہ بروقت اجتماع امراض اگر جسمین تین خاصیتین مین کوئی خاصیت موجود اوس سے شروع علاج کا کرتے ہین پہلے

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہے جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر ورم اور قرحہ مجتمع ہون اسصورت مین ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کی ہے برطرف ہو جاے — وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہے کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہے قرحہ اچھا نہین ہو سکتا — دوسری یہ بات ہے کہ پہلی علاج اوسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسری کیواسطے بمنزلہ سبب کی ہو جیسے اگر حمی سدّی پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرین اور بعد تفتیح سدہ کی علاج تپ کا کرینگے — اور تفتیح مین سدہ کی اگر حاجت دواے گرم کی پڑے تپ کی خوف سے اوسے ترک نکرینگی — اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہے مگر ہم مجففات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے — اسلیے کہ یہ بات محال ہے کہ سبب تپ کا مثلاً حمی سدی مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہو جاے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تجفیف کی علاج پذیر ہوتا ہے اور تجفیف سے ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے تیسرے یہ بات ہے کہ تقدیم علاج مین اوس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سونا خس یعنی حمی دموی اور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سونا خس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون یعنی فصد کی کرینگے اور مبردات جنسے اطفاء حرارت خون کا ہوتا ہے بخوف فالج بارد کی ترک نکرینگے — اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کیطرف کچھ التفات نکرینگے — جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کی جو عرض ہے کرتے ہین اگرچہ مخدر بیرمرض قولنج کو مضر ہے جیسا فصل سابق مین بیان ہو چکا — اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کی تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال متقدم یا متلی کی — جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد مین کر دیتے ہین اور بیشتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد کو فوراً کر دیتے ہین مگر اسقدر تنقیہ جس سے قطع سبب ہو جاے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام خلط کا اخراج نہین کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تا کہ حرکت تشنجی سے اوسکی تحلیل ہو جاے ورنہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کر دیگی — اسیقدر بیان پر گو کہ مختصر ہے فن کلیات علم طب مین ختم کرکے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہین اور اوسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرینگے ان شاء اللہ

تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم میر غلام حسنین صاحب

کلیات حمد اوسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کی قابل ہین جسنے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور اوسکی اشارے مین ہر ایک کیلیے علامات ہستی ہو اپنی اسباب قدرت سے آشکار فرمایا کھلا عاجز بندی اور بزبان مخلوق سے اوسکی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی تشریح بجز آیہ ورانی ہدایہ تبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہو سکے بعد حمد کی طیب و پاکیزہ پاکیزہ سلام اور درود کی گلدستے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ثناء و نعت کی فقرے اون بارگاہون عرش جاہون مین نذر کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہین جن نفوس قدسیہ نے اپنی صائب تدبیرون اور سچے معالجون سے ہم کو ضلالت اور ہلاکت کی محرق تپون اور جانگزا بخارون سے بچایا صلوات اللہ و سلامہ علیٰ نبینا محمد المصطفیٰ و آلہ المجتبیٰ ہر ایک صاحب فہم و کیاست کی نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو یعنی جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شی موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اوسکی اوصاف فائقہ میں کچھ بھی نہین کہہ سکتا بجز اس کے کہ میرے ممدوح کا رتبہ عالی ہے ہر فرد و ناکس جانتا اور اوسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہے مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور ارسطو و ارسطو دوران جالینوس کا سا حکیم و یگانہ عالم تھا اوسکی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت کی لیے ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہے کہ آجتک اوسکی ایک بھی دفعہ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قاعدہ کوئی کونسل اطبا اور پارلیمنٹ حکما منسوخ نکر سکے پس ایسی کتاب اور اوسکی مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی لہذا اوس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہے — یہ تو سب کچھ ہے لیکن اوس کتاب کی عربی ہونے

سے اور عربی بھی کبھی نہ تھی جسکا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ و مدقق یگانۂ آفاق ہو اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک اونہیں لوگون میں محدود رہا جو کملا روزگار و یکتاے عصر ہوتے چلے آئے اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ یابی سے محروم ہی رہے اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان میں کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان والوں کے لیے تو سب سے بھی قسموں کا نرخ چڑھا ہوا ہے ـ اس مقام پر ایک اسا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم میں ہوا تو وہ خاص لوگ جو علم مذکور کے جاننے والے تھے اس کو باعث کمال کے عام اور آسان ہو جانے سے ضرر پذیر خاطر ہوتے رہے ہیں ـ مثلاً جب یونانی سے عربی میں علوم عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی دانوں نے غل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی دانوں نے حملہ کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طعن و تشنیع شائع ہووے تو کچھ عجب نہیں ـ ہمارے گمان میں شاید بعض لوگوں کا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنی محاورات و روزمرہ زبان میں سمجھا جاتا ہے غیر زبان میں اس درجہ کا فائدہ جبھی حاصل ہوگا کہ شخص طالب اوسکا اہل زبان ہو جائے اور اتنی استعداد بہم پہونچائے کہ اوسمیں اور زبان والوں میں بہت ہی کم فرق ہو سکے لیکن ہر ایک کو اتنی استعداد کا کمال پیدا ہونا سبھی جانتے ہیں کہ نہایت دشوار ہے پھر کہنے کی کیا ضرورت ہے ـ بالآخر اگر سچ پوچھیے تو آج کم استعداد والے طبیبوں کو در حقیقت جو پایۂ تحقیق میں ہیں اونکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہیں دیتا وہ نیز قانون پڑھنے والے طالب علموں کو جنہیں ہر وقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے ایک مژدہ جانبخش اور نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب سے مسیحا نفس نے قرنہا سے ہر سکے بعد عربی پوشاک اوتار کر اردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب منشی صاحب عالیجاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم علم دوست ہنر قدر کمال پرور بلند اختر جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار دام اقبالہ و زاد احتشامہ نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی اولو العزمی خوشگوار اشاعت علوم کے خیال سے عالیجناب معلی القاب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حاوی فنون حلمیہ و شرعیہ اکمل الکملا عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا حضرت و الدی العلامہ جناب مولوی حکیم سید غلام حسین صاحب ادام اللہ ایامہ کو حق ترجمہ و تالیف عطا فرمایا کہ قانون شیخ الرئیس کا اردو ہو جانا چاہیے چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے منجملہ پانچوں مجلدات کے شنہ و شنہ و شنہ ام میں جلد اول کلیات و جلد چہارم حمیات بالتمام ترجمہ فرمایا اور جلد سوم یعنی معالجات اوس زمانہ میں ناقص رہ گئی تھی جواب ہوئی انشاء اللہ جلد پوری ہو جاویگی ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنے کی کیا ضرورت عیان را چہ بیان ناظرین خود ہی معترف اور ثناخوان ہونگے حق یہ ہے کہ خوشنما تبدیل لباس کا اوپر لکھی گئی مثال باوجود پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہیں سے بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہیں ہوتی گویا بالاستقلال اردو زبان میں نئی کتاب تصنیف ہوئی ہزار ہزار شکر خداوند عالم کا کہ منجملہ اون مجلدات سہ گانہ کے بالفعل ماہ اپریل ۱۸۷۸ء مطابق ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۵ھ میں حصہ کلیات نے اون نئے کپڑوں اور تازہ ملبوس کو اور زیور طبع سے بھی اپنے آپ کو آراستہ و مزین کر لیا اور آب ہمہ تن مطالعہ مشتاقان کے لیے آمادہ اور موجود ہو گیا فللہ الحمد علی ذلک حمداً کثیراً ـ چونکہ ایک تہ کی صحت طبع جناب مترجم دام ظلہ کے متعلق تھی اور وقت طبع اس جلد کی جناب ممدوح لکھنؤ میں تشریف نہ رکھتے تھے لہذا جناب منشی صاحب موصوف الصدر دام اقبالہ نے مجکو خدمت تصحیح سے معزز فرمایا اونکے ارشاد اور حکم کی تعمیل چار و ناچار کرنی ہی پڑی لیکن مجھے اپنی کم مایگی اور بے استعدادی سے یقین ہے کہ اغلاط کثرت سے رہی ہونگی حضرات ناظرین والا تمکین سے امید رکھتا ہوں کہ اونکو بدامن عفو پوشیدہ فرماینگے والعذر عند کرام الناس مقبول ـ راقم آثم ذرہ بے مقدار احمد حسین عفی عنہ

حررہ فی الیوم الحادی عشر من الصفر ۱۲۹۵ھ من ہجرۃ رسول المختار ﷺ